ردِّ قادیانیت

رسائل

حضرت مولانا عبداللطیف مسعود رحمۃ اللہ علیہ

احتسابِ قادیانیت

جلد ۲۴

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 4514122

رد قادیانیت

رسائل

حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ

احتساب قادیانیت

۲۴

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

عرض مرتب

حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ (م ۱۱رمئی ۲۰۰۳ء) ڈسکہ کے رہائشی تھے۔ جامعہ مدینہ ڈسکہ کے مہتمم حضرت مولانا محمد فیروز خان فاضل دیوبند کے ابتدائی شاگردوں میں سے تھے۔ دورہ حدیث آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور سے کیا۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا رسول خانؒ کے شاگرد رشید تھے۔ بیعت کا تعلق حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ سے تھا۔ ایسے نابغہ روزگار شخصیات کی صحبتوں نے آپ کو چمکتا دمکتا ستارہ بنادیا تھا۔ صرف ونحو پر مکمل دسترس تھی۔ ذی استعداد عالم دین تھے۔ قدرت نے آپ کو خوبیوں کا مرقعہ بنادیا تھا۔ عمر بھر بڑی مستعدی سے عسر ویسر میں تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ تمام بے دین فتنوں کے خلاف آپ کے پاس معلومات کا قابل قدر وقابل فخر ذخیرہ تھا۔ اخلاص وللّٰہیت فقر واستغناء کا پیکر تھے۔ ان کو دیکھ کر اکابر علمائے اسلاف کی یاد تازہ ہوجاتی تھی۔ طبیعت میں وقار تھا۔ مزاج میں مسکنت تھی۔ سراپا اخلاص تھے۔ نام ونمود دکھاوہ اور ریاء سے کوسوں دور تھے۔ عمر بھر رزق حلال کما کر دین کی فی سبیل اللہ تبلیغ کرتے رہے۔ شان ابوذریؓ کا پرتو تھے۔ قادیانیت وعیسائیت پر بھرپور گرفت رکھتے تھے۔ ان کا لٹریچر آپ کو ازبر تھا۔ برصغیر میں اس وقت عیسائیت کے لٹریچر پر گہری نظر رکھنے میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ قادیانیت وعیسائیت کے خلاف متعدد وقیع کتب اور عام رسائل تالیف کئے۔ آپ کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے والہانہ تعلق تھا۔ چناب نگر کے سالانہ ردقادیانیت کورس کے افتتاح پر تشریف لاتے اور اختتامی دعاء کے بعد رخصت ہوتے۔ ان گنت خوبیوں کے مالک تھے۔ کئی بار مختلف بیماریوں کا شکار ہوئے۔ لیکن اتنے مضبوط اعصاب کے انسان تھے کہ ہر دفعہ بیماریوں کو شکست دے کر شیر ہوجاتے تھے۔ یہ ان پر رب کریم کا کرم تھا۔ احکام شرع پر مداومت ان کی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی۔ وفات کے روز شام تین بجے جنازہ ہوا۔ حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے نماز جنازہ پڑھایا۔

مولانا عبداللطیف مسعودؒ صاحب کو ردعیسائیت پر خصوصی دسترس حاصل تھی۔ تحریف بائبل، بزبان بائبل اور اس کا ''مقدمہ'' ردعیسائیت پر یہ آپ کی گرانقدر تصنیفات ہیں۔

مولانا مرحوم کو ردقادیانیت پر بھی عبور حاصل تھا۔ آپ نے ردقادیانیت پر متعدد کتب ورسائل واشتہار شائع کئے جو ہمیں میسر آئے وہ یہ ہیں۔

۱...... رفع ونزول وحیات مسیح علیہ السلام

۲...... حقیقت مرزائیت

۳...... مرزا قادیانی کی سچی باتیں

۴...... بدترین دجل وفریب

۵...... ایک مسجد کی حالت زار

۶...... قادیان کے الہامی چکر

۷...... قادیانیت کی حقیقت

۸...... معرکہ حق وباطل

۹...... مرزا قادیانی کی کہانی اس کی اپنی زبانی

۱۰...... پنجابی نبوت کے کرشمے

۱۱...... مرزائیوں کو احمدی کہنا زبردست کفر ہے

۱۲...... عدالتی فیصلہ

۱۳...... وہ عہد کا رسولؐ

۱۴...... آئینہ قادیانی

۱۵...... مسلم ذرا ہوشیار باش

طیف مسعودؒ صاحب کو ردعیسائیت پرخصوصی دسترس حاصل تھی۔ تحریف

ں کا ''مقدمہ'' ردعیسائیت پر یہ آپ کی گرانقدر تصنیفات ہیں۔

ور ردقادیانیت پر بھی عبور حاصل تھا۔ آپ نے ردقادیانیت پر متعدد کتب

ے جو ہمیں میسر آئے وہ یہ ہیں۔

رفع ونزول وحیات مسیح علیہ السلام

حقیقت مرزائیت

مرزا قادیانی کی سچی باتیں

رترین دجل وفریب

یک مسجد کی حالت زار

ادیان کے الہامی چکر

دیانیت کی حقیقت

رکہ حق وباطل

زا قادیانی کی کہانی اس کی اپنی زبانی

ابی نبوت کے کرشمے

زائیوں کو احمدی کہنا زبردست کفر ہے

لتی فیصلہ

عہد کا رسولؐ

ینہ قادیانی

م ذرا ہوشیار باش

۱۶...... مرزا غلام احمد قادیانی کے ساٹھ (60) شاہکار جھوٹ

۱۷...... مرزائیت کا الہامی ہیڈ کوارٹر

۱۸...... مرزا قادیانی کے رنگ برنگے شیطانی الہامات

۱۹...... مرزا قادیانی کے بائیس (22) جھوٹ

مقدم الذکر نمبر:ا مستقل کتاب ہے۔ حال ہی میں شائع ہوئی۔ عام طور پر مل جاتی ہے۔ احتساب قادیانیت کی اس جلد چوبیس (۲۴) میں وہ شامل نہیں کی۔ باقی اٹھارہ کتب ورسائل تمام اس جلد میں شامل ہیں۔ مؤخر الذکر تین نمبر ۱۷، ۱۸، ۱۹۔ یہ ردقادیانیت پر آپ کے اشتہارات ہیں۔ ان کو بھی اس جلد میں شامل کر دیا گیا۔ حق تعالیٰ، مجلس تحفظ ختم نبوت کی ان خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں۔ قارئین لیجئے احتساب قادیانیت کی ۲۴ویں جلد پیش خدمت ہے۔ ۲۵، ۲۶ پر کام شروع ہے۔ حق تعالیٰ کو منظور ہے تو وہ بھی جلد پیش خدمت ہوں گی۔

اس جلد کی تیاری میں بہت سارے احباب مولانا عزیز الرحمان ثانی مبلغ لاہور، مولانا مفتی محمد راشد مدنی مبلغ رحیم یار خان، مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ ساہیوال، مولانا غلام رسول دین پوری دفتر مرکزیہ، مولانا عبدالستار حیدری مبلغ میانوالی، بھکر، مولانا عبدالرشید سیال مبلغ مظفرگڑھ، جناب عزیز الرحمان رحمانی دفتر مرکزیہ اور دیگر جن دوستوں نے معاونت کی وہ بہت ہی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت قبول فرمائی اور کتاب طبع ہو رہی ہے۔

فالحمدللہ اوّلاً وآخراً!

محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا

۱۴؍ذیقعدہ ۱۴۲۹ھ، بمطابق ۱۳؍نومبر ۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

اجمالی فہرست ...... احتساب قادیانیت جلد۲۴

حقیقت مرزائیت

دجل وفریب، کذب وافتراء، حماقت وجہ

مع رسالہ

علامات مسیح حقانی بزبان مسیح قادیانی

حضرت مولانا عبداللطیف مس

حقیقت مرزائیت

دجل وفریب، کذب وافتراء، حماقت وجہالت

مع رسالہ

علامات مسیح حقانی بزبان مسیح قادیانی

حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

لی فہرست...... احتساب قادیانیت جلد۲۴

حقیقت مرزائیت

کذب وافتراء، دجل وفریب، حماقت وجہالت (۱۰ قادیانی اصولوں کی روشنی میں)

ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ کے ایک گاؤں قادیان میں غداران ملت وملک کا ایک قدیم خاندان رہائش پذیر تھا۔ جس کا سربراہ مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔ اس خاندان نے جہاں جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے دوران اپنے آقا انگریز کا حق نمک ادا کرتے ہوئے مجاہدین وطن وملت کے خون سے خوب ہاتھ رنگے۔ ہاں اس کے آئندہ اخلاف بھی اسی ڈگر پر چلنے کا عزم لے کر دنیا میں وجود پذیر ہوتے چلے آئے ہیں۔ اسی غدار ملت کے گھر ۱۸۳۹ء، ۱۹۴۰ء کے دوران ایک فرزند تولد ہوا۔ جس کا نام مرزا غلام احمد تھا۔ یہ فرزند ابتدائی عمر میں کسی نمایاں پوزیشن کا مالک نہ تھا۔ اس کے باپ نے خود اور چند دیگر افراد کے ذریعے اس کی ادھوری سی تعلیم وتربیت کا بندوبست بھی کیا۔ آخر یہ عالم شباب (۲۵ سال کی عمر میں) ایک شرمناک حرکت کی وجہ سے گھر سے بھاگ کر سیالکوٹ کچہری میں معمولی سی تنخواہ مبلغ ۱۰ روپیہ پر ۴ سال تک تعینات رہا۔ پھر وہاں سے اگلے مرحلہ کے لئے ایک خاص مقصد کے تحت گھر واپس آ گیا اور مختلف اہل مذاہب کے ساتھ بحث ومباحثہ شروع کر دیا۔ جس میں ہمیشہ ناکام ہی رہا۔ آخر پلان کے مطابق ۱۸۸۰ء کے لگ بھگ براہین احمدیہ نامی ایک کتاب حمایت اسلام کے سلسلہ میں شائع کرنے کے لئے اشتہار بازی شروع کر دی۔ جس پر اس کی حرص زراندوزی کی خوب آبیاری ہوئی۔ اس کے بعد ۱۸۸۹ء میں مہدویت اور مجددیت کا دعویٰ کر کے بیعت کا سلسلہ شروع کر دیا اور دو سال بعد ۱۸۹۱ء میں مثیل مسیح اور پھر مسیح موعود کا دعویٰ داغ دیا اور مختلف قسم کے الہامات اور پیش گوئیاں شائع کرنا شروع کر دیں۔ ساتھ ساتھ مختلف تصانیف بھی لکھیں جن میں دعویٰ مسیحیت، نبوت بھی کر دیا۔ نیز قرآن وحدیث میں غلو وتحریف کا بھی بازار گرم کر دیا۔ توہین انبیاء وصلحاء کا محاذ بھی کھول دیا۔ جس کے رد عمل میں علمائے حقانی نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اس کے ہر دعویٰ اور تحریف وتسویل کا تار پور بکھیر دیا۔ تمام مکاتب فکر کے جمیع علماء نے اس پر فتویٰ کفر لگا دیا۔ جس سے بوکھلا کر یہ دجال نہایت گندی ذہنیت پر اتر آیا۔ اس کے بعد اس نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کر دیا اور نہایت زور شور سے اپنے کفر والحاد کی اشاعت میں مصروف رہا۔ ادھر علمائے حق نے بھی اس کا ناک میں دم کر دیا۔ چنانچہ اسے کبھی بھی آمنے سامنے بحث ومناظرہ کی جرأت نہ ہو سکی۔ محض اپنے گھر بیٹھ کر ہی ہرزہ سرائی کرتا رہتا۔ متعدد مناظرے بھی کئے، مگر سب تحریری تھے۔ تقریری ایک بھی نہ کر سکا۔ بالآخر اسی گہما گہمی میں

حقیقت مرزائیت

افتراء، دجل وفریب، حماقت وجہالت (۱۰ قادیانی اصولوں کی روشنی میں)

بٹالہ کے ایک گاؤں قادیان میں غداران ملت وملک کا ایک قدیم خاندان
کا سربراہ مرزا غلام مرتضٰی تھا۔ اس خاندان نے جہاں جنگ آزادی ۱۸۵۷ء
انگریز کا حق نمک ادا کرتے ہوئے مجاہدین وطن وملت کے خون سے خوب
کے آئندہ اخلاف بھی اسی ڈگر پر چلنے کا عزم لے کر دنیا میں وجود پذیر ہوتے
غدار ملت کے گھر ۱۸۳۹ء، ۱۹۴۰ء کے دوران ایک فرزند تولد ہوا۔ جس کا نام
رزند ابتدائی عمر میں کسی نمایاں پوزیشن کا مالک نہ تھا۔ اس کے باپ نے خود
ذریعے اس کی ادھوری سی تعلیم وتربیت کا بندوبست بھی کیا۔ آخر یہ عالم شباب
) ایک شرمناک حرکت کی وجہ سے گھر سے بھاگ کر سیالکوٹ کچہری میں
ا روپیہ پر ۴ سال تک تعینات رہا۔ پھر وہاں سے اگلے مرحلہ کے لئے ایک
ھر واپس آ گیا اور مختلف اہل مذاہب کے ساتھ بحث ومباحثہ شروع کر دیا۔
ی رہا۔ آخر پلان کے مطابق ۱۸۸۰ء کے لگ بھگ براہین احمدیہ نامی ایک
کے سلسلہ میں شائع کرنے کے لئے اشتہار بازی شروع کر دی۔ جس پر اس
ں خوب آبیاری ہوئی۔ اس کے بعد ۱۸۸۹ء میں مہدویت اور مجددیت کا
لسلہ شروع کر دیا اور دو سال بعد ۱۸۹۱ء میں مثیل مسیح اور پھر مسیح موعود کا دعویٰ
کے الہامات اور پیش گوئیاں شائع کرنا شروع کر دیں۔ ساتھ ساتھ مختلف
میں دعویٰ مسیحیت، نبوت بھی کر دیا۔ نیز قرآن وحدیث میں غلو وتحریف کا
ہین انبیاء وصلحاء کا محاذ بھی کھول دیا۔ جس کے رد عمل میں علمائے حقانی نے
اور اس کے ہر دعویٰ اور تحریف وتسویل کا تار پور بکھیر دیا۔ تمام مکاتب فکر
فتویٰ کفر لگا دیا۔ جس سے بوکھلا کر یہ دجال نہایت گندی ذہنیت پر اتر آیا۔
۱۹ء میں دعویٰ نبوت کر دیا اور نہایت زور شور سے اپنے کفر والحاد کی اشاعت
علمائے حق نے بھی اس کا ناک میں دم کر دیا۔ چنانچہ اسے کبھی بھی آمنے
ی جرأت نہ ہو سکی۔ محض اپنے گھر بیٹھ کر ہی ہرزہ سرائی کرتا رہتا۔ متعدد
سب تحریری تھے۔ تقریری ایک بھی نہ کر سکا۔ بالآخر اسی گھما گھمی میں

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو نہایت ہی ذلت آمیز اور عبرتناک موت مر کر واصل جہنم ہوا۔ اس نے پچاس کتب اور تین صد اشتہارات اپنا ملحدانہ ترکہ چھوڑا۔ جن میں ہر قسم کا کذب وافتراء، مکروفریب، جہالت وحماقت بھری ہوئی ہے۔ کوئی صحیح اور معقول بات ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بقول خود خدا کا فرستادہ نہیں بلکہ ملکہ برطانیہ کے زیر اثر مبعوث ہوا تھا۔ انگریز کا ہی لگایا ہوا پودا تھا۔ یہ حقیقت سو فیصد صحیح اور درست ہے کہ اسے اور اس کے پیروکاروں کو خدا، رسولؐ اور دین ومذہب سے رتی برابر واسطہ نہیں ہے۔ یہ محض ایک تخریبی صیہونیت اور استعاریت کا آلہ کار گروہ ہے۔ ان کے قلوب واذہان میں خدا رسول اور دین ومذہب کا رتی برابر تقدس یا عقیدت نہیں ہے۔ یہ لوگ چند مذہبی مباحث کو محض آڑ بنا کر اپنے اغراض ومقاصد کی تکمیل میں مصروف رہتے ہیں اور ہم بھی محض اس لئے ان کے ساتھ مذہبی مباحثہ کرتے ہیں تا کہ عوام الناس میں یہ تأثر پیدا نہ ہو سکے کہ ہمارے علماء کو ان کے مسائل کا جواب نہیں آتا، ورنہ حقیقت وہی ہے جو اوپر واضح کر دی گئی ہے۔ بھلا دین وایمان اور جھوٹ میں کیا رابطہ ہے۔ ایمان اور دجل وفریب کا کیا جوڑ ہے؟

اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے ذیل میں صرف دس وہ اصول اور ضابطے پیش کئے جاتے ہیں جو کہ خود مرزا قادیانی کی ذاتی کتب اور تحریرات سے لئے گئے ہیں۔ پھر ان اصولوں پر مرزا کی سیرت، شخصیت اور کردار کو پرکھا گیا ہے کہ مرزا کسی بھی قسم کے شرف وفضل یا اکرام واعزاز کا مستحق یا کسی بھی سطح پر قابل ذکر اور توجہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو ہر منفی وصف کا منبع ومرکز اور پلندہ تھا حتیٰ کہ وہ تو ایک شریف انسان بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ چہ جائیکہ اسے کسی بھی اعزاز یا منصب وعہدہ کا مستحق قرار دیا جائے۔

اب ذیل میں وہ اصول وضوابط اور ان پر شخصیت مرزا کی فٹنگ ملاحظہ فرمائیے۔

مرزا قادیانیت کی اصلی پوزیشن (شرافت یا رذالت؟)

مرزا قادیانی خود بھی اور اس کے چیلے چانٹے مرزا کے کئی کمالات بیان کرتے رہتے ہیں۔ مگر جب ہم اہل حق ان کے ساتھ بحث مباحثہ میں مرزا کے کردار پر بحث کا عنوان پیش کرتے ہیں تو کوئی بھی مرزائی اس پر بحث کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ حالانکہ کسی شخصیت کے دعویٰ اور تعلیمات کی صحت وعدم صحت معلوم کرنے کے لئے اس کے ذاتی کردار پر بحث از حد ضروری اور مفید ہوتی ہے۔ خود رب العالمین نے اپنے حبیب کریم خاتم الانبیاء ﷺ کی حقانیت کے اثبات میں یوں ارشاد فرمایا ہے۔ ’’فقد لبثت فیکم عمرا من قبلی افلا تعقلون (یونس:۱۶)‘‘ ﴿(اعلان نبوت) بلاشبہ میں تم میں اس دعویٰ رسالت سے پیشتر عمر کا کافی حصہ

(چالیس برس) گزار چکا ہوں۔ کیاتم نے کبھی مجھے جھوٹ بولتے یا وعدہ خلافی کرتے دیکھا یا سنا ہے؟ (یہ کبھی نہیں ہواتو سوچ لوکہ میرا دعویٰ نبوت کتنا صحیح اور مبنی برحقیقت ہے) ﴾

اسی طرح حدیث پاک میں بھی مذکور ہے کہ جب آپؐ نے کفار مکہ کے سامنے دعوت حق پیش کرنے کا ارادہ فرمایا تو کوہ صفا پر کھڑے ہوکر سب کو بلا کر اکٹھا فرمایا اور پھر فرمایا ’’هل وجد تموني صادقاً او كاذباً ‘‘ کہ کیاتم نے مجھے آج سے قبل ہر بات ومعاملہ میں سچا پایا ہے یا اس کے خلاف غلط بیانی سے کام لینے والا پایا ہے؟ توسب نے بیک زبان ہوکر پکارا کہ ’’ما جربنا عليك الا صدقا ‘‘ (بخاری ج۲ص۷۰۲، باب وانذر عشیرتک الاقربین) کہ ہم نے ہر موقعہ پر آپ کو راست باز اور سچا ہی پایا ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے ان کے سامنے اعلان حق فرمایا۔

مگران حقائق کے برعکس قادیانیت کا معاملہ بالکل الٹ ہے۔ مرزا قادیانی کا ذاتی کردار ہر پہلو سے داغ دار اور منفی ہے۔ انسانیت کے خصائل وصفات سے بالکل عاری ہے۔ حتیٰ کہ خود مرزا قادیانی کی تحریرات سے واضح طور پر اس کا منفی کردار اظہر من الشمس ہے۔ ذیل میں اس حقیقت پر شواہد پیش خدمت ہیں۔ ان کو بغور مطالعہ فرما کر بانی قادیانیت کی صحیح پوزیشن اور کردار معلوم کرلیں کہ وہ تو ایک شریف انسان بھی ثابت نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ وہ کسی روحانی عہدے پر فائز ہو۔

۱......مرزا قادیانی کی اپنی پوزیشن کے متعلق وضاحت

لکھتے ہیں کہ:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷، خزائن ج۲۱ص۱۲۷)

بتلایئے ایسی شخصیت کو کیا تسلیم کریں؟

۲......اصول

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

۱...... ’’کسی سچے اور عقل منداور صاف دل انسان کے کلام میں اتنا تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق ہوکہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو۔ اس کا کلام بے شک متناقض ہوجاتا ہے۔‘‘ (ست بچن ص۳۰، خزائن ج۱۰ص۱۴۲)

۲...... ’’ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریقے سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔‘‘ (ست بچن ص۳۱، خزائن ج۱۰ص۱۴۳)

...چکا ہوں۔کیاتم نے کبھی مجھے جھوٹ بولتے یاوعدہ خلافی کرتے دیکھایاسنا
...سوچ لوکہ میرادعویٰ نبوت کتنا صحیح اورمبنی برحقیقت ہے)﴾
...دیث پاک میں بھی مذکور ہے کہ جب آپؐ نے کفار مکہ کے سامنے دعوت حق
...تو کوہ صفاپر کھڑے ہوکرسب کوبلاکراکٹھافرمایااورپھرفرمایا"ھل وجد
...کاذباً" کہ کیاتم نے مجھے آج سے قبل ہربات ومعاملہ میں سچاپایاہے یااس
...کام لینے والاپایاہے؟توسب نے بیک زبان ہوکرپکاراکہ'ماجربنا
...(بخاری ج۲ص۷۰۲،باب وانذرلعشیرتک الاقربین) کہ ہم نے ہرموقعہ پرآپ کو
...ہے۔اس کے بعدآپؐ نے ان کے سامنے اعلان حق فرمایا۔
...ن کے برعکس قادیانیت کامعاملہ بالکل الٹ ہے۔مرزاقادیانی کاذاتی کردار
...نی ہے۔انسانیت کے خصائل وصفات سے بالکل عاری ہے۔حتیٰ کہ خود
...سے واضح طورپراس کامنفی کرداراظہرمن الشمس ہے۔ذیل میں اس حقیقت پر
...ت کوبغورمطالعہ فرماکربائی قادیانیت کی صحیح پوزیشن اورکردارمعلوم کرلیں کہ وہ
...بت نہیں ہوتا۔چہ جائیکہ وہ کسی روحانی عہدے پرفائزہو۔

...ا اپنی پوزیشن کے متعلق وضاحت

...رم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زادہوں
...ں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷،خزائن ج۲۱ص۱۲۷)

...یت کوکیاتسلیم کریں؟

...اہے کہ:

...ی سچے اورعقل منداورصاف دل انسان کے کلام میں اتناتناقض نہیں
...نون یاایسامنافق ہوکہ خوشامدکے طورپرہاں میں ہاں ملادیتاہو۔اس کا
...اہے۔" (ست بچن ص۳۰،خزائن ج۱۰ص۱۴۲)

...ہرہے کہ ایک دل سے دومتناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔کیونکہ ایسے
...تاہے یامنافق۔" (ست بچن ص۳۱،خزائن ج۱۰ص۱۴۳)

۳...... "تلك كلم متناقضته متهافتة لا ينطق بها الا الذى ضلـ...
هواسه، وغرب عقله وقياسه وترك طريق المهتدين"

(انجام آتھم ص۸۳،خزائن ج۱۱ص۸۳)

مندرجہ بالاتینوں قادیانی عبارات اورحوالہ جات سے معلوم ہواکہ کسی صحیح الدماغ انسان کے کلام میں تناقض اورمخالفت (کہیں ایک بات لکھے اوردوسری اس کے خلاف اوربات لکھ دے) نہیں ہوسکتی۔ہاں پاگل،منافق،مخبوط الحواس اورگمراہ کے کلام میں ایساہوسکتاہے۔اب ذیل میں جناب مرزاقادیانی کی شہادت اوراقرارسنئے۔لکھتے ہیں کہ:

۱...... "(میں نے) ان دومتناقض باتوں (حیات مسیح اوروفات مسیح، ناقل) کو براہین میں جمع کردیا۔" (اعجازاحمدی ص۸،خزائن ج۱۹ص۱۱۴)

۲...... "رہی یہ بات کہ ایساکیوں لکھاگیااورکلام میں تناقض کیوں پیداہوگیا۔...اس بات کوتوجہ کرکے سمجھ لوکہ یہ اسی قسم کاتناقض ہے کہ جیسابراہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھاتھاکہ مسیح ابن مریم علیہ السلام آسمان سے نازل ہوگا۔مگربعدمیں یہ لکھاکہ آنے والامسیح میں ہوں۔اس تناقض کاسبب بھی یہی تھا۔" (حقیقت الوحی ص۱۴۸،۱۴۹،خزائن ج۲۲ص۱۵۲،۱۵۳)

۳...... "اس جگہ یادرہے کہ میں نے براہین میں غلطی سے توفی کے معنی ایک جگہ پورادینے کے کئے ہیں۔جس کوبعض مولوی صاحبان بطوراعتراض پیش کیاکرتے ہیں۔مگریہ امر جائے اعتراض نہیں۔میں مانتاہوں وہ میری غلطی ہے......میرااپناعقیدہ جومیں نے براہین احمدیہ میں لکھاان الہامات کے منشاءسے جوبراہین احمدیہ میں درج ہیں۔صریح نقیض پڑاہواہے۔"

(ایام الصلح ص۴۱،خزائن ج۱۴ص۲۷۱،۲۷۲)

ف...... یہ سراسرکذب ودجل ہے۔اس نے (براہین ص۴۹۹،۵۰۵،خزائن ج۱ص۵۹۳،۶۰۱) پرقرآنی آیات کے حوالہ سے نزول مسیح کااقرارکیاہے۔ایسے ہی (شہادت القرآن ص۲،خزائن ج۶ص۲۹۸) نیز (ازالہ اوہام ص۵۵۷،خزائن ج۳ص۴۰۰) پراس نے حیات مسیح کے عقیدہ کوقرآن وحدیث اوراجماع امت کے حوالہ سے اجماعی اوراتفاقی تسلیم کیاہے۔اب اس سے انکارکررہاہے۔محض اپنے الہامات کی بناءپر،توکیااس کے الہام قرآن مجیداوراجماع امت اور بےشماراحادیث سے زیادہ وقعت رکھتے ہیں؟معاذاللہ ثم معاذاللہ!بالفرض اس کے الہامات قطعی بھی مان لئے جائیں تواورخرابی لازم آئے گی کہ خداکے کلام میں تناقض لازم آئے گاجوکہ ازروئے قرآن مجیدبھی سراسرمحال ہے۔خداتعالیٰ نے صداقت قرآن پرعدم تناقض کودلیل بنایا

ہے۔ پھر اس میں تناقض کیسے ہوسکتا ہے؟ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ قرآن برحق ہے۔ مگر الہامات مرزا محض وساوس ابلیسیہ ہیں۔

۳......اصول

مرزا قادیانی بقلم خود لکھتے ہیں کہ:

۱...... ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۵۶ حاشیہ)

۲...... ''تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۳)

۳...... ''غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمی کا کام ہے۔'' (آریہ دھرم ص ۱۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۳)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ غلط بیانی کرنا، جھوٹ بولنا، مرتد ہونا ہے، غلاظت خوری ہے، شرارت اور بدذاتی ہے۔ مگر اس اقرار کے باوجود مرزا نے سینکڑوں ہزاروں جھوٹ دھڑلے سے بولے، سرعدالت بھی بولے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

پہلا عدالتی جھوٹ

۱...... ''پیش گوئی میں فریق مخالف کے لفظ سے جس کے لئے ھاویہ یا ذلت کا وعدہ تھا، ایک گروہ مراد ہے۔ جو اس بحث سے تعلق رکھتا ہے۔ خواہ خود بحث کرنے والا تھا یا معاون یا حامی یا سرکردہ تھا۔'' (انوار الاسلام ص ۲،۸، خزائن ج ۹ ص ایضاً)

۲...... ''یہ تو مسٹر عبداللہ آتھم کا حال ہوا۔ مگر اس کے باقی رفیق بھی جو فریق بحث کے لفظ میں داخل تھے...... ان میں سے کوئی بھی اثر ھاویہ سے خالی نہ رہا اور ان سب نے اس میعاد کے اندر اپنی اپنی حالت کے موافق ھاویہ کا مزہ چکھ لیا...... ڈاکٹر مارٹن کلارک اور ویسے ہی اس کے دوسرے تمام دوستوں اور عزیزوں اور ماتحتوں کو سخت صدمہ پہنچا۔''

(انوار الاسلام ص ۸، خزائن ج ۹ ص ایضاً)

اور کتاب البریہ میں جو ۱۸۹۷ء میں بیان عدالت میں دیا بالکل اس کی ضد ہے اور ہے بھی وہ بیان بعد تالیف انوار الاسلام کے۔

۳ ''ہم نے کبھی پیش گوئی نہیں کی کہ ڈاکٹر کلارک مر جائیں گے...... عبداللہ آتھم صاحب درخواست پر پیش گوئی صرف اس کے واسطے کی تھی۔ کل متعلقین مباحث کی بابت

یسے ہوسکتا ہے؟ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ قرآن برحق ہے۔ مگر الہامات مرزا

لم خود لکھتے ہیں کہ:

جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۳، خزائن ج۱۷ص۵۶ حاشیہ)

تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۹، خزائن ج۱۱ص۳۴۳)

غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر

۔'' (آریہ دھرم ص۱۱، خزائن ج۱۰ص۱۳)

سے معلوم ہوا کہ غلط بیانی کرنا، جھوٹ بولنا، مرتد ہونا ہے، غلاظت

اتی ہے۔ مگر اس اقرار کے باوجود مرزا نے سینکڑوں ہزاروں جھوٹ

ت بھی بولے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

یش گوئی میں فریق مخالف کے لفظ سے جس کے لئے ھاویہ یا ذلت کا

۔ جو اس بحث سے تعلق رکھتا ہے۔ خواہ خود بحث کرنے والا تھا یا معاون

(انوار الاسلام ص۲، ۸، خزائن ج۹ص ایضاً)

یہ تو مسٹر عبداللہ آتھم کا حال ہوا۔ مگر اس کے باقی رفیق بھی جو فریق

...... ان میں سے کوئی بھی اثر ھاویہ سے خالی نہ رہا اور ان سب نے اس

ت کے موافق ھاویہ کا مزہ چکھ لیا...... ڈاکٹر مارٹن کلارک اور ویسے ہی

ں اور عزیزوں اور ماتحتوں کو سخت صدمہ پہنچا۔''

(انوار الاسلام ص۸، خزائن ج۹ص ایضاً)

میں جو ۱۸۹۷ء میں بیان عدالت میں دیا بالکل اس کی ضد ہے اور ہے

الاسلام کے۔

م نے کبھی پیش گوئی نہیں کی کہ ڈاکٹر کلارک مر جائیں گے...... عبداللہ

ر پیش گوئی صرف اس کے واسطے کی تھی۔ کل متعلقین مباحث کی بابت

پیش گوئی نہ تھی۔'' (کتاب البریہ ص۲۸۲، خزائن ج۱۳ص۳۰۰) دیکھئے کتنی جلد مکر گیا ہے۔

۴...... ''ڈاکٹر کلارک صاحب کی بابت یہ پیش گوئی نہ تھی اور نہ وہ اس پیش گوئی میں شامل تھا۔ فریق سے مراد آتھم ہے۔ جیسا کہ عبارت سے ظاہر ہے۔ فریق اور شخص کے ایک ہی معنی ہیں...... میں نے کوئی پیش گوئی نہ اشارتاً نہ کنایۃً، ڈاکٹر صاحب کی بابت کی۔''

(کتاب البریہ ص۲۶۱، ۲۶۲، خزائن ج۱۳ص۲۷۹، ۲۸۰)

یہی صاحب انجام آتھم میں لکھ چکے ہیں کہ فریق سے مراد تمام افراد فریق مخالف ہیں۔ ایک بھی باہر نہیں۔ (دیکھئے انجام آتھم ص۶۷، خزائن ج۱۱ص ایضاً) اور اب شخص اور فریق کو ایک بنا رہا ہے۔ دیکھا کبھی ایسا نوسرباز؟

دوسرا عدالتی جھوٹ

۱۸۹۷ء میں کتاب انجام آتھم کے ضمیمہ میں لکھا کہ میرے مریدوں کو تعداد آٹھ ہزار سے زائد ہے اور جب انکم ٹیکس کا مقدمہ ۱۸۹۸ء میں دائر ہوا تو اس وقت اپنے مریدوں کی تعداد صرف ۳۱۸ تسلیم کی۔ گویا ایک سال بعد تمام مریدوں کو طاعون چاٹ گئی۔ حوالہ جات سنئے:

''مباہلہ سے پیشتر میرے ساتھ شائد تین چار سو آدمی ہوں گے اور اب آٹھ ہزار سے کچھ زیادہ وہ لوگ ہیں جو اس راہ میں جاں فشاں ہیں۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۶، خزائن ج۱۱ص۳۱۰)

''مرزا غلام احمد قادیانی ابتدائی ایام میں خود ملازمت کرتا رہا...... اس فرقہ میں حسب فہرست منسلکہ ہذا ۳۱۸ آدمی ہیں۔'' (ضرورت الامام ص۴۳، خزائن ج۱۳ص۵۱۴)

''اس جگہ محنت اور تفتیش منشی تاجدین صاحب تحصیل دار پرگنہ بٹالہ قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے انصاف اور احقاق حق مقصود رکھ کر واقعات صحیحہ کو آئینہ کی طرح حکام بالادست کو دکھا دیا۔'' (ضرورت الامام ص۴۲، خزائن ج۱۳ص۵۱۳)

یہ بیان جو داخل عدالت ہوا وہ ایک تحصیل دار صاحب کا بیان تھا۔ جس کی تائید وتصدیق خود مرزا قادیانی نے بھی کر دی۔

تیسرا جھوٹ

''مجدد صاحب سرہندی نے اپنی مکتوبات میں لکھا ہے کہ جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔''

(حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ص۴۰۶)

یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ مجدد صاحب نے تو لفظ محدث لکھا ہے، یہ نبی بنا بیٹھا۔ چنانچہ یہی لفظ محدث اس سے قبل مرزا قادیانی نقل کر بھی چکے ہیں۔ دیکھئے (براہین احمدیہ ص ۵۴۷، خزائن ج ۱ ص ۶۵۵ حاشیہ در حاشیہ) نیز (تحفہ بغداد ص ۱۷ حاشیہ، خزائن ج ۷ ص ۲۱) اور (ازالہ اوہام ص ۴۵۲، خزائن ج ۳ ص ۳۴۱) میں بھی صرف محدث ہی نقل کیا ہے۔ مگر یہاں رگ دجالیت نے جوش مارا تو محدث کی بجائے نبی لکھ مارا۔

سچ ہے۔ ''ان الشیاطین لیو حون الیٰ اولیئھم''

۴......اصول

جناب مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''وہ شخص بدذات اور حرام زادہ ہے جو مقدس اور راست بازوں پر بے ثبوت تہمت لگاتا ہے۔'' (آریہ دھرم ص ۵۵، خزائن ج ۱۰ ص ۶۲)

نیز یہ بات اور کتب میں بھی مندرج ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے خود اس جرم کا دل کھول کر ارتکاب کیا ہے۔ لہٰذا یہ فتویٰ خود اس پر عائد ہوگا۔ سنئے:

۱...... ''اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا...... یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں۔'' (کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

۲...... نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ شرمناک بہتان لگایا کہ: ''عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ (معاذ اللہ) شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔''

(کشتی نوح ص ۶۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

۳...... نیز لکھا ہے کہ: ''یحییٰ نبی کو اس (مسیح علیہ السلام) پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ نبی کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔''

(دافع البلاء ص ۴ حاشیہ، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)

مرزا قادیانی نے خود اقرار کیا ہے کہ میں نے حضرت حسینؓ اور مسیح کے حق میں زبان درازی کی ہے۔ اعجاز احمدی میں لکھا ہے کہ: ''میں نے اس قصیدہ میں جو امام حسینؓ کی نسبت لکھا ہے یا عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت بیان کیا ہے۔ یہ انسانی کاروائی نہیں۔ خبیث ہے وہ انسان جو اپنے

ث ہے۔ مجدد صاحب نے تو لفظ محدث لکھا ہے، یہ نبی بنا بیٹھا۔ چنانچہ
مرزا قادیانی نقل کر بھی چکے ہیں۔ دیکھئے (براہین احمدیہ ص ۵۴۷، خزائن ج ۱
تحفہ بغداد ص ۱۷ حاشیہ، خزائن ج ۷ ص ۲۱) اور (ازالہ اوہام ص ۴۵۲، خزائن ج ۳
ث ہی نقل کیا ہے۔ مگر یہاں رگ دجالیت نے جوش مارا تو محدث کی

شیاطین لیو حون الیٰ اولیئھم"

یانی لکھتے ہیں کہ: "وہ شخص بدذات اور حرام زادہ ہے جو مقدس اور
مت لگاتا ہے۔"
(آریہ دھرم ص ۵۵، خزائن ج ۱۰ ص ۶۲)
ب میں بھی مندرج ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے خود اس جرم کا دل کھول
ئی خود اس پر عائد ہوگا۔ سنئے:
مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے
ت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا...... یہ سب مجبوریاں تھیں جو
(کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)
رت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ شرمناک بہتان لگایا کہ: "عیسیٰ علیہ السلام
للہ) شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔"
(کشتی نوح ص ۶۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)
ہے کہ: "یحییٰ نبی کو اس (مسیح علیہ السلام) پر ایک فضیلت ہے۔
ھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے
اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان
۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ نبی کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا
ام کے رکھنے سے مانع تھے۔"
(دافع البلاء ص ۴ حاشیہ، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)
اقرار کیا ہے کہ میں نے حضرت حسینؓ اور مسیح کے حق میں زبان
لکھا ہے کہ: "میں نے اس قصیدہ میں جو امام حسینؓ کی نسبت لکھا
ن کیا ہے۔ یہ انسانی کاروائی نہیں۔ خبیث ہے وہ انسان جو اپنے

نفس سے کاملوں اور راستبازوں پر زبان دراز کرتا ہے۔" (اعجاز احمدی ص ۳۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۹)
گویا آپ نے خود یہ زبان درازی نہیں کی۔ بلکہ اس کی شیطانی وحی نے کرائی ہے۔ کیونکہ رحمانی وحی میں اس قسم کی ہرزہ سرائی نہیں ہوسکتی۔"

حضرت داؤد علیہ السلام پر تہمت، مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"اور ایک نانی یسوع صاحب کی جو ایک رشتہ سے دادی بھی تھی بنت سبع (صحیح بنت سبع) کے نام سے موسوم ہے۔ یہ وہی پاک دامن تھی جس نے داؤد کے ساتھ زنا کیا تھا۔ دیکھو سموئیل ۲:۱۱ (یہ حوالہ بھی غلط صحیح ۴:۱۱، ۵ ہے)"

حضرت الیسع اور مسیح، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام پر مسمریزم کی تہمت

۱...... "اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوچکی ہے کہ حضرت مسیح بن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے...... اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا۔" (ازالہ اوہام ص ۳۰۸ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷، ۲۵۸)

۲...... "پھر وہ ایک اور وہم پیش کرتے ہیں کہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض مردے زندہ ہوگئے۔ جیسے وہ مردہ جس کا خون بنی اسرائیل نے چھپا دیا تھا۔ جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ واذ قتلتم نفسا فادارء تم فیھا واللہ مخرج ماکنتم تکتمون" اس کا جواب یہ ہے کہ: یہ طریق علم عمل الترب مسمریزم کا ایک شعبہ تھا۔ جس کے بعض خواص میں سے یہ بھی ہے کہ جمادات یا مردہ حیوانات میں ایک حرکت مشابہ بحرکت حیوانات پیدا ہوکر اس سے بعض مشتبہ اور مجہول امور کا پتہ لگ سکتا ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۷۵۱، خزائن ج ۳ ص ۵۰۴)

۳...... "اور یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم میں چار پرندوں کا ذکر لکھا ہے کہ ان کے اجزاء متفرقہ یعنی جدا جدا کر کے چار پہاڑوں پر چھوڑا گیا تھا اور پھر وہ بلانے سے آگئے تھے۔ یہ بھی عمل الترب کی طرف اشارہ ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۷۵۴، خزائن ج ۳ ص ۵۰۶)

سید کائنات ﷺ کی تحقیر

"جب آنحضرت ﷺ کی بیبیوں نے آپ کے روبرو ہاتھ ماپنے شروع کئے تھے تو آپ کو اس غلطی پر متنبہ نہیں کیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ فوت ہوگئے۔"

(ازالہ ص ۶۳۷، خزائن ج ۳ ص ۴۹۶)

مندرجہ بالا اقتباسات سے واضح ہوگیا کہ مرزا قادیانی نے ضابطہ تو ٹھیک بنایا ہے۔ مگر

اس میں خود بری طرح پھنسا ہے۔ دیکھئے ان اقتباسات کی رو سے آریہ دھرم ص ۵۵ میں ذکر کردہ تمام القاب کا واحد مستحق ٹھہرے گا۔

۵......مرزائی اصول

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ:

''اسی طرح انسان کو چاہئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مؤمن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کت پن کی مثال صادق آئے گی۔'' (ملفوظات احمد یہ ج ۲ ص ۸۰)

لہٰذا اس حوالہ کی رو سے اگرچہ بالفرض مرزا قادیانی نے جواباً ہی گالیاں دی ہوں تو بھی اس پر اپنے بیان کردہ کت پن کی مثال تو لازماً صادق آئے گی۔ ادھر آنجناب کی گالیوں اور گندہ ذہنی کی طویل فہرست محتاج بیان نہیں ہے۔

۶......قادیانی ضابطہ

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ:

''اخفا کرنا لئیموں کا کام ہے۔'' **''الاخفاء معصیته عندی ومن سیر اللئام''**

(الاستفتاء ص ۳۶ ملحقہ حقیقت الوحی، خزائن ج ۲۲ ص ۶۵۷)

مرزا کا اعتراف اخفاء...... لکھتا ہے کہ:

''واللّٰہ قد کنت اعلم من ایام مدیدة اننی جعلت السمیح ابن مریم وانی نازل فی منزلته ولکنی اخفیته...... وتوقفت فی الاظهار عشر سنین''

(آئینہ کمالات ص ۵۵۱، خزائن ج ۵ ص ۵۵۱)

مندرجہ بالا اقتباس کی رو سے بتلایئے مرزا قادیانی لئیم ہوا یا نہیں؟

۷......قادیانی ضابطہ

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

''ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۲۶، خزائن ج ۲۱ ص ۲۹۲)

اب دیکھئے مرزا قادیانی خود ہی اس دفعہ کا سنگین مجرم اور ان القابات کا صحیح مستحق بنتا ہے۔ کیونکہ اس نے دعویٰ کیا تھا کہ محمدی بیگم کا نکاح مجھ سے ہوگا اور اس الہام کو موکد بقسم کیا تھا دیکھئے لکھتا ہے کہ:

ہے۔ دیکھئے ان اقتباسات کی رو سے آریہ دھرم ص۵۵ میں ذکر کردہ
ے گا۔

تے ہیں کہ:
ن کو چاہئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مؤمن کو لازم ہے کہ اعراض
ں کی مثال صادق آئے گی۔'' (ملفوظات احمدیہ ج۲ص۸۰)
روسے اگرچہ بالفرض مرزا قادیانی نے جواباً ہی گالیاں دی ہوں تو بھی
ین کی مثال تو لازماً صادق آئے گی۔ ادھر آنجناب کی گالیوں اور گندہ
ں نہیں ہے۔

تے ہیں کہ:
ن کا کام ہے۔''الاخفاء معصیته عندی ومن سیر اللئام''
(الاستفتاء ص۳۶ ملحقہ، حقیقت الوحی، خزائن ج۲۲ص۶۵۷)
اخفاء......لکھتا ہے کہ:
نت اعلم من ایام مدیدة اننی جعلت السمیح ابن مریم
لکنی اخفیته...... وتوقفت فی الاظهار عشر سنین''
(آئینہ کمالات ص۵۵۱، خزائن ج۵ص۵۵۱)
س کی رو سے بتلایئے مرزا قادیانی لئیم ہوا یا نہیں؟

ا ہے کہ:
روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو
تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔''
(ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۲۶، خزائن ج۲۱ص۲۹۲)
قادیانی خود ہی اس دفعہ کا سنگین مجرم اور ان القابات کا صحیح مستحق بنتا
تھا کہ محمدی بیگم کا نکاح مجھ سے ہوگا اور اس الہام کو موکد بقسم کیا تھا

''یسئلونك احق قل ای وربی انه لحق وما انتم بمعجزین زوجنا کها لا مبدل بکلماتی'' (آسمانی فیصلہ ص۴۰، خزائن ج۴ص۳۵۰)

لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا وہ (آسمانی نکاح) حق ہے تو کہہ دے کہ ہاں میرے رب کی قسم وہ یقیناً حق ہے اور تم عاجز نہیں کر سکتے۔ ہم نے تیرا نکاح اس سے کر دیا ہے میرے کلام کو کوئی بھی نہیں بدل سکتا۔

خود اس نے یہ اصول تحریر کیا ہے کہ:''والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاهر لا تاویل فیه ولا استثناء والا فای فائده کانت فی ذکر القسم''
(حمامتہ البشریٰ ص۱۴ حاشیہ، خزائن ج۷ص۱۹۲)

پھر یہ حقیقت واضح ہے کہ مرزا قادیانی کا نکاح محمدی بیگم سے کبھی نہیں ہوا تو معلوم ہوا کہ مرزا نے جھوٹ موٹ محمدی بیگم کے والدین کو مرعوب کرنے کے لئے یہ بڑھانکی تھی کہ یہ خدائی الہام ہے۔ تو صاف طور پر مرزا قادیانی مندرجہ بالا القابات کا مستحق ہوگیا۔ لہٰذا اس کا دامن چھوڑ کر سیدھے سادے مسلمان ہو جاؤ۔

۲...... اسی طرح براہین کے متعلق لکھتا ہے کہ:''میں نے اسے ملہم و مامور ہو کر لکھا ہے۔'' (دیکھو اس کی کتاب سرمہ چشم آریہ، اشتہار واجب الاظہار خزائن ج۲ص۴۸)

اور اسی براہین میں دو جگہ پر حیات و نزول مسیح کو آیات قرآنی سے ثابت کیا ہے۔
(براہین احمدیہ ص۴۹۹،۵۰۵، خزائن ج۱ص۵۹۳،۶۰۱)

جس مسئلہ کے قادیانی غلط اور قبل از الہام ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ اس نے بقول خود ملہم و مامور ہو کر لکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ مرزا کو وحی وغیرہ کچھ بھی نہیں ہوتی۔ محض منہ زور ہو کر دعویٰ الہام کرتا پھرتا ہے۔ لہٰذا وہ بقول خود سور اور بندروں سے بھی بدتر ہوا۔ ایسے ہی ہم مرزا کے بقایا الہامات کو بھی شیطانی سمجھتے ہیں۔ لہٰذا جناب مرزا بقول خود بدذات، کتوں، بندروں اور سوروں سے بدتر ہوا۔ (اللہ پناہ دے)

۸......قادیانی ضابطہ

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:''یونہی کسی آیت کا سر پیر کاٹ کر اور اپنے مطلب کے موافق بنا کر پیش کرنا یہ تو ان لوگوں کا کام ہے۔ جو سخت شریر اور بدمعاش اور غنڈے کہلاتے ہیں۔''
(چشمہ معرفت ص۱۹۵، خزائن ج۲۳ص۲۰۳،۲۰۴)

دوسری جگہ لکھا ہے کہ:''اگر ہم بے باک اور کذاب ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کے سامنے

افتراؤں سے نہ ڈریں تو ہزار درجہ ہم سے کتے اور سور اچھے ہیں۔''

(نشان آسمانی ص۲، خزائن ج۴ص۳۶۲)

نتیجہ:۱...... مرزا قادیانی نے یہ تمام حرکات بد کی ہیں۔ جیسا کہ سابقہ نمبروں میں یہ سب چیزیں ذکر ہو چکی ہیں۔ مرزا قادیانی نے جھوٹ بھی سیر ہو کر بولے ہیں۔ جھوٹے افتراء بھی خدا کے ذمے باندھے ہیں۔ آیات کو بھی توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔ دیکھئے حیات مسیح کا عقیدہ کس طرح مختلف آیات کا غلط مطلب لے کر دنیا کو گمراہ کرتا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث کے متعلق خوب ڈٹ کر جھوٹ بولتا ہے۔ ابھی تو میرے ۲۲ جھوٹ مرزا اور اس کے حواریوں کی گردن پر فرض ہیں۔ بلکہ اس کے بعد مزید ۴۵ جھوٹوں کا پلندہ ان کو بھیج چکا ہوں۔ جن میں سے ایک کا بھی جواب ان کی طرف سے موصول نہیں ہوا۔

۲...... مرزا قادیانی نے اپنی متعدد تصانیف میں قرآنی آیات اور احادیث نبویہ ﷺ سے ختم نبوت کو ثابت کیا اور اس کے منکر کو واضح طور پر کافر کہا۔ مگر مرزا کا بیٹا بشیر الدین محمود اپنی کتاب حقیقت النبوۃ میں لکھتا ہے کہ میرے ابا نے یہ غلطی کی ہے اور ان تمام عبارتوں کو جو مرزا نے ختم نبوت کے لئے لکھی ہیں اور وہ ۱۹۰۰ء سے پہلی کی ہیں وہ منسوخ سمجھو۔

(حقیقت النبوۃ ص۱۲۱)

''معلوم ہوا کہ نبوۃ کا مسئلہ آپ (مرزا قادیانی) پر ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء میں کھلا ہے اور چونکہ کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' ۱۹۰۱ء میں شائع ہوتی ہے۔ جس میں آپ نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی ہے...... (یہ بات ثابت ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے) یہی بات مرزا محمود نے بالصراحت (حقیقت النبوۃ ص۲۸۶) پر بھی لکھی ہے۔

۳...... مرزا قادیانی نے اپنی مسیحیت کے اثبات کے لئے سورہ تحریم کی آخری آیت کو نہایت ہی گھناؤنے طریقے پر توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔

لکھتا ہے کہ: ''اور اسی واقعہ کو سورہ تحریم میں بطور پیش گوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ بن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جائے گا اور پھر بعد اس کے اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی جائے گی۔ پس وہ مریم کے رحم میں ایک مدت تک پرورش پا کر عیسیٰ کی روحانیت میں تولد پائے گا اور اس پر وہ عیسیٰ بن مریم کہلائے گا۔''

(کشتی نوح ص۴۵،۴۶، خزائن ج۱۹ص۴۸،۴۹)

اردرجہ ہم سے کتے اور سور اچھے ہیں۔''

(نشان آسمانی ص۲، خزائن ج۴ ص۳۶۲)

رزا قادیانی نے یہ تمام حرکات بد کی ہیں۔ جیسا کہ سابقہ نمبروں میں یہ
ں۔ مرزا قادیانی نے جھوٹ بھی سیر ہوکر بولے ہیں۔ جھوٹے افتراء بھی
ں۔ آیات کو بھی توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔ دیکھئے حیات مسیح کا عقیدہ کس
مطلب لے کر دنیا کو گمراہ کرتا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث کے متعلق
ہے۔ ابھی تو میرے ۲۲ جھوٹ مرزا اور اس کے حواریوں کی گردن پر فرض
ر۴۵ جھوٹوں کا پلندہ ان کو بھیج چکا ہوں۔ جن میں سے ایک، کا بھی جواب
یں ہوا۔

رزا قادیانی نے اپنی متعدد تصانیف میں قرآنی آیات اور احادیث
ثابت کیا اور اس کے منکر کو واضح طور پر کافر کہا۔ مگر مرزا کا بیٹا بشیر الدین
بوۃ میں لکھتا ہے کہ میرے ابا نے یہ غلطی کی ہے اور ان تمام عبارتوں کو جو
لکھی ہیں اور وہ ۱۹۰۰ء سے پہلی کی ہیں وہ منسوخ سمجھو۔

(حقیقت النبوۃ ص۱۲۱)

ہ نبوۃ کا مسئلہ آپ (مرزا قادیانی) پر ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء میں لکھا ہے اور
زالہ'' ۱۹۰۱ء میں شائع ہوتی ہے۔ جس میں آپ نے اپنے عقیدہ میں
ت ثابت ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے نبی
سوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے) یہی بات مرزا محمود نے
ں ۲۸۶) پر بھی لکھی ہے۔

رزا قادیانی نے اپنی مسیحیت کے اثبات کے لئے سورہ تحریم کی آخری
طریقے پر توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔

''اور اسی واقعہ کو سورہ تحریم میں بطور پیش گوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا
ست میں اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جائے
مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی جائے گی۔ پس وہ مریم کے رحم میں
ر عیسیٰ کی روحانیت میں تولد پائے گا اور اس پر وہ عیسیٰ بن مریم کہلائے

(کشتی نوح ص۴۵، ۴۶، خزائن ج۱۹ ص۴۸، ۴۹)

دیکھئے جن باتوں کا سورہ تحریم میں اشارہ تک نہیں اور نہ ہی آج تک کسی محدث، مفسر، مجدد و ملہم اور مجتہد نے ظاہر کیا ہے۔ اسے یہ دجال لکھتا ہے کہ کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے۔ العیاذ باللہ! ''قد صدق النبی من قال فی القرآن برایه فلیتبؤا مقعده من النار (مشکوٰۃ ص۳۵، کتاب العلم)''

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''اور منجملہ ان دلائل کے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود اسی امتہ میں سے ہوگا۔ قرآن شریف کی یہ آیت ہے ''کنتم خیر امة اخرجت للناس'' اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم بہترین امت ہو۔ جو اس لئے نکالی گئی ہو تا کہ تم تمام دجالوں اور دجال معہود کے فتنہ کو فرو کر کے اور ان کے شر کو دفع کر کے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچاؤ۔ واضح رہے کہ قرآن شریف میں الناس کا لفظ بھی دجال معہود بھی آتا ہے اور جس جگہ ان معنوں کو قرینہ قویہ متعین کرے تو پھر اور معنی کرنا معصیت ہے۔ چنانچہ قرآن شریف کے ایک مقام پر الناس کے معنی دجال ہی لکھا ہے اور وہ یہ ہے۔ ''خلق السمٰوٰت والارض اکبر من خلق الناس'' یعنی جو کچھ آسمانوں اور زمین کی بناوٹ میں اسرار و عجائبات پر ہیں۔ دجال معہود کی طبائع کی بناوٹ اس کے برابر نہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۲۱، خزائن ج۱۷ ص۱۲۰)

ناظرین! فرمایئے، مندرجہ بالا مفہوم آج تک کسی صحابیؓ تابعیؒ یا کسی مجتہد، مفسر مجدد اور محدث و ملہم نے لیا ہے؟ جو یہ دجال اعظم نکال رہا ہے۔

اس طرح اس مثیل دجال نے رب العالمین، الرحمٰن، الرحیم، مالک یوم الدین کی تفسیر، آکاش، سورج، قمر، زمین کیا ہے۔ (نسیم دعوت ص۴۳ تا ۵۱، ۵۷ تا ۸۱، خزائن ج۱۹ ص۴۰۵ تا ۴۱۳)

دجال قادیانی کے حوالہ جات بکثرت ملتے ہیں۔ آپ صرف انہی پر اکتفاء فرمائیں۔

۹...... قادیانی ضابطہ

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''اور اس میں کوئی لفظ نہیں کہ جس میں کسی بزرگ یا پیشوا کسی فریق کی کسر شان لازم آئے اور خود ہم ایسے الفاظ کو صراحتاً یا کنایۃً اختیار کرنا خبث عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کو پرلے درجے کا شریر النفس خیال کرتے ہیں۔''

(براہین احمدیہ ص۱۰۱، خزائن ج۱ ص۹۰، ۹۱)

مرزا قادیانی نے اس اپنے تسلیم کردہ ضابطے کی قدم قدم پر خود دھجیاں بکھیری ہیں۔ اس نے کسی بھی مذہب و ملت کے پیشوا اور اکابر کو معاف نہیں کیا۔ حتیٰ کہ خود سید المرسلین ﷺ، صحابہ کرام، اکابرین امت کی زبردست توہین کی ہے۔ حضرت مسیح کی توہین و تنقیص کے بارہ میں تمام

حدود کو پھلانگ گیا ہے۔

کتاب ''مغلظات مرزا'' مشہور معروف ہے۔ اس کا مطالعہ آپ کو مرزا قادیانی کی شرافت و دیانت سے خوب متعارف کرادے گا۔

۱۰...... قادیانی ضابطہ

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

۱...... ''مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس پر جھوٹ بولنا ایک شیطان اور لعنتی کا کام ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۰۹، خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۸)

۲...... ''وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں۔ وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔'' (شحنہ حق ص ۶۰، خزائن ج ۲ ص ۳۸۶)

۳...... ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔''

(اربعین نمبر ۳ ص ۲۱، خزائن ج ۱۷ ص ۴۰۷ حاشیہ، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۵۶)

۴...... ''جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۲۰۶، خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۵، ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۴۳، خزائن ج ۱۱ ص ۵۹)

۵...... ''جھوٹ ام الخبائث ہے۔'' (تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۲۸)

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا حوالہ جات اور فتاویٰ سے ہم سو فیصد متفق ہیں۔ اس نے بالکل سچ کہا ہے۔ مگر مرزا قادیانی خود اتنے جھوٹ بولتا ہے کہ خدا کی پناہ۔ خدا کے ذمے، رسول ﷺ کے ذمے، قرآن وحدیث اور دیگر تمام امور کے متعلق جھوٹ ہی جھوٹ بولتا جاتا ہے۔ خود بندہ نے اس کے ۶۵ جھوٹ کا مجموعہ مرتب کر کے پیش کیا ہے۔ مگر آج تک وہ کسی کی تردید نہیں کر سکے۔ لہٰذا اوپر درج کردہ تمام القابات اور فتوؤں کا مستحق خود ہی بن گیا۔

ضمیمہ

مندرجہ بالا شواہد کے علاوہ دو مزید بنیادی قسم کے ضابطے مزید سماعت فرمائیے۔ مسئلہ ختم نبوت، مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

''ماکان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین'' (حمامتہ البشریٰ ص ۷۹، خزائن ج ۷ ص ۲۹۷)

مجھے کب حق پہنچا ہے کہ دعویٰ نبوت کر کے اسلام سے خارج ہو کر کافروں میں جا ملوں۔ اس جیسے مرزا قادیانی کے بے شمار اقوال اس کی کتابوں میں مندرج ہیں۔ دیکھئے اس

مغلظات مرزا'' مشہور معروف ہے۔ اس کا مطالعہ آپ کو مرزا قادیانی کی
وب متعارف کرادے گا۔

بطہ

نی لکھتا ہے کہ:

''مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس پر
ن اور لعنتی کا کام ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۲۰۹، خزائن ج۲۲ ص۲۱۸)

''وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں۔ وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے
(شحنہ حق ص۶۰، خزائن ج۲ ص۳۸۶)

''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔''
ن نمبر۳ ص۲۱، خزائن ج۱۷ ص۴۰۷ حاشیہ، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۵۶)

''جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔''
ت الوحی ص۲۰۶، خزائن ج۲۲ ص۲۱۵، ضمیمہ انجام آتھم ص۳۴۳، خزائن ج۱۱ ص۵۹)

''جھوٹ ام الخبائث ہے۔'' (تبلیغ رسالت ج۷ ص۲۸)

ی کے مندرجہ بالا حوالہ جات اور فتاویٰ سے ہم سو فیصد متفق ہیں۔ اس نے
مرزا قادیانی خود اتنے جھوٹ بولتا ہے کہ خدا کی پناہ۔ خدا کے ذمے،
ر آن وحدیث اور دیگر تمام امور کے متعلق جھوٹ ہی جھوٹ بولتا جاتا ہے۔
۶ جھوٹ کا مجموعہ مرتب کر کے پیش کیا ہے۔ مگر آج تک وہ کسی کی تردید
رج کردہ تمام القابات اور فتوؤں کا مستحق خود ہی بن گیا۔

شواہد کے علاوہ دو مزید بنیادی قسم کے ضابطے مزید سماعت فرمائیے۔ مسئلہ
لکھتا ہے۔

لی ان ادعی النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم
(حمامۃ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ ص۲۹۷)

پہنچا ہے کہ دعویٰ نبوت کر کے اسلام سے خارج ہو کر کافروں میں جاملوں۔
ا قادیانی کے بے شمار اقوال اس کی کتابوں میں مندرج ہیں۔ دیکھئے اس

میں دعویٰ نبوت کو خروج من الاسلام اور کفر قرار دیا ہے۔ مگر اس کے بعد دعویٰ نبوت کر دیا اور برملا کر دیا۔ حتیٰ کہ قادیانی ٹولہ اس کی تائید کے لئے قرآن وحدیث کی نصوص میں باطل تاویلات کرتے رہتے ہیں۔ نیز کہتے ہیں کہ: ''عدم نبوت کے حوالہ جات سے منسوخ ہیں۔''

(حقیقت النبوۃ ص۱۲۰)

مگر کوئی قادیانی جیالا یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ پہلے کوئی بات کفر ہو اور پھر وہ عین اسلام بن جائے۔ ''ھل من مبارز'' بتلائیے جناب قادیانی بقول خود ہی اسلام سے نکل کر کافروں میں جانہیں ملا؟

مسئلہ حیات ونزول مسیح حقانی علیہ السلام

مرزا قادیانی قبل از ارتداد وزندقہ اسی چیز کا قائل تھا کہ حضرت مسیح از روئے قرآن وحدیث اور اجماع امت بصورت جسد عنصری اتریں گے اور دین اسلام کو تمام دنیا میں غالب کر دیں گے۔ (دیکھئے حوالہ جات براہین احمدیہ ص۴۹۸، ۴۹۹، ص۵۰۵، شہادۃ القرآن ص۴، ۹، ازالہ اوہام ص۵۵۷، ص۲۱۱) وغیرہ چنانچہ ازالہ اوہام میں لکھتا ہے کہ: ''یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اوّل درجہ کی پیش گوئی ہے۔ جس کو سب نے باتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں۔ کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہموزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔ اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں۔ درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے۔ جن کو خداتعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی بخرہ اور حصہ نہیں دیا۔''

(ازالہ اوہام ص۵۵۷، خزائن ج۳ ص۴۰۰)

اس کے بعد اس مسئلہ کو شرک قرار دے کر قادیانیت کی بنیاد اسی کو قرار دیا ہے تو بتلائیے مرزا قادیانی بقول خود کور باطن اور حق شناسی سے اندھا قرار نہ پایا؟

ناظرین کرام! بندہ نے مرزا قادیانی کی ذاتی تحریرات سے اس کی ذات اور شخصیت کو پہچاننے کے لئے صرف دس شواہد بمع ضمیمہ پیش کئے ہیں۔ جن کے تحت مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل صفات وخصوصیات معلوم ہوتی ہے۔

۱..... مرزا آدم زاد ہی نہیں۔ ۲..... وہ بشر کی جائے نفرت (شرمگاہ) ہے۔ ۳..... متناقض الکلام ہونے کی بناء پر۔ ۴..... وہ پاگل۔ ۵..... مجنوں اور۔ ۶..... منافق ہے۔ ۷..... بوجہ کذب بیانی وہ مرتد اور گندگی خور نیز ولد الزنا اور کنجر وہ راست باز نہیں، راست بازوں پر تہمت لگانے کی وجہ سے

دہ۔۱۰...... بدذات اور۔۱۱...... حرام زادہ ہے۔۱۲...... کت پن کا عادی۔۱۳...... لیئم یعنی کمینہ۔ ۱۳...... بدذات۔۱۴...... کتے۔۱۵...... سور اور بندروں سے بھی بدتر کذاب ومفتری۔۱۸...... سور، بندر، شریر اور غنڈا۔۲۰،۲۱...... شریر النفس۔۲۲...... شیطان۔۲۳...... لعنتی۔

ملاحظہ فرمائیں مندرجہ بالا مرزا قادیانی کے حوالہ جات سے اس کی صرف ۲۳ صفات اور خصلتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اب ہر ایک شخص (مسلم، غیر مسلم) سرسری نظر سے ہی مطالعہ کر کے فیصلہ کرے کہ ان تیس اقراری صفات کی موجودگی کی صورت میں ہم مرزا قادیانی کو کیا مانیں۔ مجدد، ملہم، مسیح موعود، نبی، رسول، بزرگ، ایک مسلمان، ایک انسان یا ہم اسے پکا شیطان، لعین دجال وکذاب، منبع شر وضلالت اور جو کچھ اس نے خود کہا، خدارا کچھ تو انصاف سے کام لیجئے۔ آخر ایک دن مر کر قبر میں جانا ہے۔ خدا کے حضور جواب دہی کے لئے پیش ہونا ہے۔ بتلایئے ایسی صفات کے مالک شخص کے پیچھے لگ کر کیا تمہارا انجام ہوگا۔'' واللہ۔ باللہ۔ تاللہ ''بندہ کو مرزا قادیانی یا اس کے ماننے والوں سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں۔ محض انسانی ہمدردی کے تحت یہ جدوجہد کر رہا ہوں۔ خدارا سوچئے پھر سوچئے بندہ نے کوئی مرزا قادیانی پر الزام نہیں لگایا۔ بہتان نہیں باندھا۔ ایک ایک لفظ اس کی ذاتی تحریرات سے پیش کیا ہے۔ بندہ تو ابلیس لعین پر بھی جھوٹا الزام لگانا گناہ عظیم اور حرام سمجھتا ہے۔ لہٰذا میری خیر خواہی کو ذہن وقلب میں جگہ دے کر اس ضلالت کی دلدل سے نکل کر سابقہ اسلام کے صراط مستقیم پر آ جایئے۔ اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔ آمین!

مرزا قادیانی اور علامات مسیح بن مریم علیہ السلام

یا اخوۃ الاسلام، یہ ایک دوٹوک اور ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر حقیقت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے مرزائیوں کو حق وصداقت اور مذہب سے رتی بھر تعلق نہیں ہے۔ یہ محض ایک پولیٹکل اور تخریب کار ٹولہ ہے جو ہر سطح پر ملک وملت کا کٹر دشمن ہے۔ مرزا قادیانی کے جملہ دعوے اور اعلان محض دجل وفریب اور کذب وافتراء تھا۔ ان میں حقیقت کا شائبہ تک نہیں تھا۔ یہ بات مرزا کی مجموعی پوزیشن سے بھی واضح ہوتی ہے اور اس کے تفصیلی کردار، جدوجہد اور کتب وتحریرات سے بھی اس کی تمام تحریرات اور دعوے تضاد اور تناقض کا ملغوبہ اور گورکھ دھندہ ہیں۔ اس کا ایک ایک نظریہ اور دعویٰ متناقض اور نہایت پیچ دار اور پہلو دار ہے۔ ایک ایک بات چار چار پانچ پانچ متخالف عنوانات پر مشتمل ہے۔ کہیں ایک بات کا اقرار واعتراف اور پھر دوسری جگہ اسی کا انکار ملے گا۔ مثلاً اس کا دعویٰ نبوت ہی ملاحظہ فرمالیجئے کہ:

اور۔۱۱......حرام زادہ ہے۔۱۲......کت پن کا عادی۔۱۳......لئیم یعنی کمینہ۔
......کتے۔۱۵......سور اور بندروں سے بھی بدتر کذاب و مفتری۔۱۸......
ا۔۲۰،۲۱......شریرالنفس۔۲۲......شیطان۔۲۳......لعنتی۔

رمائیں مندرجہ بالا مرزا قادیانی کے حوالہ جات سے اس کی صرف
ں ثابت ہوتی ہیں۔اب ہرایک شخص (مسلم، غیر مسلم) سرسری نظر سے ہی
ے کہ ان تیس اقراری صفات کی موجودگی کی صورت میں ہم مرزا قادیانی
م، مسیح موعود، نبی، رسول، بزرگ، ایک مسلمان، ایک انسان یا ہم اسے پکا
وکذاب، منبع شر و ضلالت اور جو کچھ اس نے خود کہا، خدارا کچھ تو انصاف
یک دن مر کر قبر میں جانا ہے۔ خدا کے حضور جواب دہی کے لئے پیش ہونا
صفات کے مالک شخص کے پیچھے لگ کر کیا تمہارا انجام ہوگا۔'' واللہ ۔
' بندہ کو مرزا قادیانی یا اس کے ماننے والوں سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں۔ محض
فت یہ جدوجہد کر رہا ہوں۔ خدارا سوچئے پھر سوچئے بندہ نے کوئی
ہیں لگایا۔ بہتان نہیں باندھا۔ ایک ایک لفظ اس کی ذاتی تحریرات سے
ابلیس لعین پر بھی جھوٹا الزام لگانا گناہ عظیم اور حرام سمجھتا ہے۔ لہٰذا میری
ب میں جگہ دے کر اس ضلالت کی دلدل سے نکل کر سابقہ اسلام کے صراط
دا آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

امات مسیح بن مریم علیہ السلام

سلام، یہ ایک دوٹوک اور ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر حقیقت ہے کہ
راس کے ماننے والے مرزائیوں کو حق و صداقت اور مذہب سے رتی بھر
ایک پولیٹکل اور تخریب کار ٹولہ ہے جو ہر سطح پر ملک و ملت کا کٹر دشمن ہے۔
وے اور اعلان محض دجل و فریب اور کذب و افتراء تھا۔ ان میں حقیقت کا
ت مرزا کی مجموعی پوزیشن سے بھی واضح ہوتی ہے اور اس کے تفصیلی کردار،
ت سے بھی اس کی تمام تحریرات اور دعوے تضاد اور تناقض کا ملغوبہ اور گورکھ
ایک نظریہ اور دعویٰ متناقض اور نہایت پیچ دار اور پہلو دار ہے۔ ایک ایک
متخالف عنوانات پر مشتمل ہے۔ کہیں ایک بات کا اقرار و اعتراف اور پھر
ملے گا۔ مثلاً اس کا دعویٰ نبوت ہی ملاحظہ فرمالیجئے کہ:

ابتداء میں اس کا بکلی انکار کر کے مدعی نبوت کو کافر و کذاب تک کہتا ہے۔ لیکن پھر ظلی اور بروزی نبوت کا دعویٰ پھر غیر تشریع نبوت کا اعلان حتیٰ کہ دبے لفظوں میں حقیقی اور تشریعی نبوت کا بھی دعویٰ کرنے سے نہ چوکا۔ جس کی تشریح و وضاحت بعد میں اس کے فرزند دلبند مرزا بشیر احمد اور بشیر الدین محمود نے نہایت تفصیل سے کی ہے۔ (دیکھئے حقیقت النبوۃ وغیرہ)

ایسے ہی دعویٰ مجددیت اور مسیحیت کا چکر ہے کہ پہلے ملہم اور مجدد و مہدی ہونے کا اعلان کر کے بیعت لینا شروع کی۔ مسیحیت سے بھی انکار تھا۔ بلکہ اس مسئلہ میں جملہ اہل اسلام کے بکلی ہمنوا۔ (دیکھئے شہادت القرآن ص ۴، ۹، ازالہ اوہام ص ۵۵۷، طبع لاہور)

اس کے بعد مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ اور دعویٰ مسیحیت کو افتراء اور کم فہمی قرار دیا ہے۔
(ازالہ ص ۱۹۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲)

ازاں بعد بعینہ مسیح بن مریم ہونے کا دعویٰ اور اعلان اور مسلسل الہامات کا چکر پھر ایک نئی یہ بات بتائی کہ اسلامی لٹریچر میں جو شخص مذکور ہیں۔ مہدیؒ اور مسیح علیہ السلام وہ دونوں ایک ہی ہستی کا نام ہے۔ بلکہ مجدد بھی وہی ہے۔ حتیٰ کہ نبوت بھی اس میں جمع ہے۔ کیونکہ احادیث میں مذکور مسیح کو نبی بھی کہا گیا ہے۔ اس بناء پر اس نے مندرہ بالا تمام دعوے علی الاعلان داغ دیئے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام عنوانات تقریباً الگ الگ ہیں۔

۱...... مجدد تو ہر صدی اور زمانہ میں ہوتے رہے ہیں۔ ایک ایک دو دو بھی اور اس سے بڑھ کر بھی، مگر مرزا قادیانی کی طرح کسی نے اس کا دعویٰ نہیں فرمایا اور نہ ہی کوئی الگ پارٹی بنائی اور نہ بیعت کا ڈھونگ رچایا۔

۲...... اسی طرح احادیث کی رو سے مہدی الگ شخصیت ہے اور مسیح الگ الگ قائم کئے گئے ہیں۔ دونوں کی علامات اور کوائف بھی الگ الگ ہیں۔ مگر یہ بات یہاں بھی واضح ہے کہ نہ تو مہدی نے آ کر دعویٰ نبوت کر کے بھی الگ پارٹی بنانا ہے اور نہ ہی مسیح نے آ کر اپنی مسیحیت کا اعلان کر کے اور دوسروں کو کافر قرار دے کر اپنی الگ ٹولی بنانا ہے۔

محض تبلیغ و تجدید اسلام ہی کریں گے۔ سب لوگ ان کے عقیدتمند اور فرمانبردار ہوں گے۔ کوئی مخالفت اور تکفیر نہ کرے گا۔ دین کو غلبہ حاصل ہوگا۔ بخلاف مرزا کے کہ اس نے آ کر ہر منصب کا الگ الگ اعلان و دعویٰ بھی کیا۔ نہ ماننے والوں کو منکر اور کافر بھی کہا ادھر اسے نہ تو نمایاں کامیابی ہوئی اور نہ ہی دین اسلام کو عالمی غلبہ نصیب ہوا۔

غرض یہ کہ اسلامی مجدد، مہدی اور مسیح والی کوئی بھی بات مرزا میں ثابت نہیں ہوئی۔ یہ محض

وہی حقیقت ہے جسے مسیح نے کہا تھا کہ بہتیرے ہیں میرے نام سے آ کر لوگوں کو گمراہ کریں گے۔(انجیل متی:۲۴) اور آنحضورﷺ نے تیس جھوٹے مدعیان نبوت کی جزدی۔ ہر فرد انسانی پر یہ بات ملحوظ خاطر رکھے کہ ہمارے خاتم الانبیاﷺ کے بعد کسی بھی منصب کا دعویٰ نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کسی حق پرست نے کیا ہے اور نہ ہی آئندہ کرے گا۔ حتیٰ کہ خدائے پاک کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو وہ بھی آ کر یہ اعلان یا دعویٰ نہ کریں گے کہ میں نیا نبی ہوں۔ اس لئے کہ ان کی آمد کی خبر خود سید دو عالمﷺ نے بمع علامات پہلے ہی دے دی ہے۔ تو جب وہ تشریف لاویں گے تو تمام امت مسلمہ بسر و چشم ان کو پہچان کر متبع ہو جاویں گے۔ کوئی جھگڑا کوئی اختلاف کوئی تکفیر اور پارٹی بازی کا چکر نہیں چلے گا۔ وہ آتے ہی مسلمانوں کے ساتھ امام مہدی کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ وہ کوئی الگ مسجد یا عبادت خانہ نہ بنائیں گے کہ کوئی مسلمان ان کے پیچھے لگے اور کوئی الگ رہے اور مناظرہ بازی کا چکر چل جائے۔ وہ تو آتے ہی نفاذ اسلام اور غلبہ اسلام کی جدوجہد میں مصروف ہو جائیں گے اور تھوڑی ہی مدت میں دجال کو قتل کر کے یہ فریضہ پورا کر لیں گے۔ پھر نہ کوئی قادیانی رہے گا نہ کوئی عیسائی نہ یہودی نہ کوئی ہندو اور دھریہ وغیرہ۔ سب کے سب خاتم الانبیاﷺ کے جھنڈے تلے آ کر ”ورافعنا لك ذكرك“ کی پرنور فضاء قائم کر دیں گے۔ ہر طرف توحید خالص اور رسالت آخر الزمانﷺ ہی کا سلسلہ چلے گا۔ اب ذیل میں ہم حسب تحریرات مرزا قادیانی چند علامات مسیح علیہ السلام کا تذکرہ کر کے واضح کریں گے کہ وہ علامات خود مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتیں۔ لہٰذا مرزا کا مسیحیت یا مہدویت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس سے الگ اور بچ کر رہنے ہی میں سلامتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے!

علامت اوّل

یہ ہے آنے والے مسیح علیہ السلام کے متعلق خود سید دو عالمﷺ نے مؤکد بقسم یہ اعلان فرمایا ہے کہ:”والذی نفسی بیده لیوشكن ان ینزل فیكم ابن مریم (مشكوة ص٤٧٩، باب نزول عیسىٰ علیه السلام) “یعنی اس ذات عالی کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ عنقریب تم میں مریم کے بیٹے (عیسیٰ) نازل ہوں گے۔ الخ!

اب یہاں دو باتیں قابل توجہ ہیں۔

۱...... آنحضورﷺ نے نزول مسیح کی قسم کھا کر بیان فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:”جو بات قسم کھا کر بیان ہو اس میں تاویل استثناء نہیں ہوتا کہ اس سے مراد یہ ہے یا وہ ہے۔ بلکہ بعینہ اس کا ظاہری مصداق مراد لیا جائے گا۔“ (حمامۃ البشریٰ ص۱۴، خزائن ج۷ ص۱۹۲)

تو جب یہ اعلان مؤکد بقسم ہے تو اس میں بیان کردہ ابن مریم علیہ السلام سے مراد بھی

نے کہا تھا کہ بہتیرے ہیں میرے نام سے آکر لوگوں کو گمراہ کریں گے۔(انجیل
نے تیس جھوٹے مدعیان نبوت کی جز دی۔ ہر فرد انسانی پر یہ بات ملحوظ خاطر
بیا ﷺ کے بعد کسی بھی منصب کا دعویٰ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی حق پرست نے
کرے گا۔ حتیٰ کہ خدائے پاک کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل
اعلان یا دعویٰ نہ کریں گے کہ میں نیا نبی ہوں۔ اس لئے کہ ان کی آمد کی خبر خود
علامات پہلے ہی دے دی ہے۔ تو جب وہ تشریف لاویں گے تو تمام امت
ن کر تبع ہو جاویں گے۔ کوئی جھگڑا کوئی اختلاف کوئی تکفیر اور پارٹی بازی کا چکر
مسلمانوں کے ساتھ امام مہدی کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ وہ کوئی الگ
یں گے کہ کوئی مسلمان ان کے پیچھے لگے اور کوئی الگ رہے اور مناظرہ بازی کا
تے ہی نفاذ اسلام اور غلبہ اسلام کی جدوجہد میں مصروف ہو جائیں گے اور تھوڑی
کر کے یہ فریضہ پورا کر لیں گے۔ پھر نہ کوئی قادیانی رہے گا نہ کوئی عیسائی نہ
ھریہ وغیرہ۔ سب کے سب خاتم الانبیا ﷺ کے جھنڈے تلے آکر
رك" کی پرنور فضاء قائم کر دیں گے۔ ہر طرف توحید خالص اور رسالت آخر
لے گا۔ اب ذیل میں، ہم حسب تحریرات مرزا قادیانی چند علامات مسیح علیہ السلام
گے کہ وہ علامات خود مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتیں۔ لہٰذا مرزا کا مسیحیت
ں ہے۔ اس سے الگ اور بچ کر رہنے ہی میں سلامتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے!

لے مسیح علیہ السلام کے متعلق خود سید دو عالم ﷺ نے مؤکد بقسم یہ اعلان
نسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم (مشکوٰة
سیٰ علیه السلام) "یعنی اس ذات عالی کی قسم جس کے قبضہ قدرت
ب تم میں مریم کے بیٹے (عیسیٰ) نازل ہوں گے۔ الخ!
ں قابل توجہ ہیں۔
نبوی ﷺ نے نزول مسیح کی قسم کھا کر بیان فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں
ت قسم کھا کر بیان ہو اس میں تاویل استثناء نہیں ہوتا کہ اس سے مراد یہ
ظاہری مصداق مراد لیا جائے گا۔" (حمامۃ البشریٰ ص۱۴، خزائن ج۷ ص۱۹۲)
ؤکد بقسم ہے تو اس میں بیان کردہ ابن مریم علیہ السلام سے مراد بھی

وہی عیسیٰ ہوں گے جو بنی اسرائیل کی طرف رسول بن کر آئے تھے۔ جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ دوسرا کوئی فرد نہ ہوگا۔

۲...... یہ فرمان نبوی ﷺ نزول مسیح کے سلسلہ میں نص صریح ہے اور خود مرزا قادیانی نے نصوص میں تاویل کرنے کو الحاد قرار دیا ہے۔ (انجام آتھم ص۱۲۹، خزائن ج۱۱ ص۱۲۹)

اور دوسری جگہ کہا ہے۔ "تحمل النصوص علی ظواهر"

(ازالہ اوہام ص۴۰۹، خزائن ج۳ ص۳۱۲)

تو چونکہ یہ ذات دجل وفریب، نہ اسرائیلی ہے نہ ہی اس کو خدا نے یہودیوں کی طرف مبعوث فرمایا تھا۔ نہ ہی اس کا ماں کا نام مریم ہے۔ لہٰذا اسے اصلی مسیح علیہ السلام کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ یہ محض سینہ زوری سے دعویٰ مسیحیت داغ رہا ہے۔ جب کہ حقیقی اور سچا مسیح دوبارہ آکر کوئی دعویٰ وغیرہ نہیں کریں گے اور نہ ہی اپنی پیش گوئیوں اور الہامات کا چکر اور گورکھ دھندہ شروع کریں گے۔ نیز کوئی مسلمان بھی ان سے الگ نہ رہے گا۔ بلکہ تمام مسلمان ان کے زیر فرمان ہوں گے۔ بلکہ تمام انسان اپنے اپنے مذہب کو چھوڑ کر مسلمان ہو جائیں گے۔ یہ کوئی مرزائی نہ رہے گا نہ کوئی عیسائی یہودی۔

علامت دوم

خاتم الانبیا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام حج کریں گے۔ چنانچہ مرزا قادیانی بھی لکھتا ہے کہ: "ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر ودجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کرے گا۔ کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا...... آخر ایک گروہ دجال کا ایمان لا کر حج کرے گا۔ سو دجال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے۔ وہی دن ہمارے حج کے بھی ہوں گے۔" (ایام الصلح ص۱۶۸، ۱۶۹، خزائن ج۱۴ ص۴۱۶، ۴۱۷)

مندرجہ بالا اقتباس میں مرزا قادیانی نے تسلیم کر لیا ہے کہ از روئے حدیث صحیح مسیح موعود کا حج کرنا ضروری ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے مرتے دم تک حج نہ کیا۔ اس لئے اس میں یہ علامت نہ پائی گئی تو یہ مسیح موعود کیسے ہو سکتا ہے؟...... لہٰذا مرزا اس علامت میں فیل ہو گیا۔

علامت سوم

مسیح بن مریم کے زمانہ میں تمام مذاہب ختم ہو کر صرف دین اسلام ہی رہ جائے گا۔ ہر طرف عملی طور پر اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

"نفخ فی الصور فجمعنا هم جمعا" تب ہم تمام فرقوں کو ایک ہی مذہب پر جمع کر دیں گے...... اور ایسے زمانہ میں صور پھونک کر تمام فرقوں کو دین اسلام پر جمع کیا جائے گا......

اور ایک آسمان مصلح آئے گا۔ درحقیقت اسی مصلح کا نام مسیح موعود (وہ مسیح جس کے آنے کا وعدہ کیا گیا ہے) (شہادۃ القرآن ص۱۵،۱۶، خزائن ج۶ ص۳۱۱،۳۱۲)

اس اقتباس میں مرزا قادیانی نے تسلیم کیا ہے کہ از روئے قرآن مسیح موعود کی علامت یہ ہے کہ اس وقت تمام دنیا میں صرف ایک ہی مذہب اسلام باقی رہ جائے گا۔ اب دیکھئے یہ علامت مرزا قادیانی میں بالکل موجود نہیں۔ لہٰذا مرزا فیل۔

مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا کہ: ”وقد اتیٰ زمان تهلك فيه الا باطليل ولا تبغى الزور والظلام وتفنيى الملل كلها الا الاسلام“ (اعجاز المسیح ص۸۳، خزائن ج۱۸ ص۸۵)

نیز مزید لکھا ہے کہ ”ونفخ فی الصور فجمعنا هم جمعا یعنی آخری زمانہ میں ہر ایک قوم کو آزادی دیں گے۔ تا کہ اپنے مذہب کی خوبی دوسری قوم کے سامنے پیش کرے...... ایک مدت تک ایسا ہوتا رہے گا۔ پھر قرنا میں ایک آواز پھونک دی جائے گی۔ تب ہم تمام قوموں کو ایک قوم بنا دیں گے اور ایک ہی مذہب پر جمع کر دیں گے۔“

(چشمہ معرفت ص۶۷ حاشیہ، خزائن ج۲۳ ص۷۵، شہادت القرآن ص۱۵،۱۶، خزائن ج۶ ص۳۱۱،۳۱۲)

تبصرہ ونتیجہ: مندرجہ بالا تینوں اقتباسات سے بالوضاحت معلوم ہوا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں تمام مذاہب ختم ہو کر صرف ایک ہی مذہب یعنی اسلام رہ جائے گا۔ اب چونکہ یہ علامت مرزا قادیانی میں نہیں پائی گئی۔ لہٰذا مرزا قادیانی اس میں بھی ناکام اور فیل۔

علامت چہارم

مرزا قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ مسیح موعود کا زمانہ امن وصلح کا دور ہوگا۔ چنانچہ ایک جگہ لکھتا ہے کہ: ”ویضع الله الحرب وتقع الامنة على الارض وتنزل السكينة والصلح فى جذور القلوب“ (خطبہ الہامیہ ص۳۲۲، خزائن ج۱۶ ص۳۲۲)

اور اللہ تعالیٰ جنگ وجدال کو موقوف کر دے گا۔ زمین پر امن وصلح ہوگی اور لوگوں کے دلوں میں اطمینان وسکون اور صلح وصفائی پیدا ہو جائے گی۔

چونکہ یہ علامت بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی گئی۔ لہٰذا مرزا فیل۔

علامت پنجم

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ”مسیح موعود کے زمانہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہو جائے گی۔“ مگر مرزا کی اس پیش گوئی کا اثر یہ ہوا کہ حرمین میں ریل کی تیاری شروع ہو کر پھر رہ گئی۔

مرزا قادیانی اس سلسلے میں لکھتے ہیں کہ: ”ابھی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے لوگوں کے

ئے گا۔درحقیقت اسی مصلح کا نام مسیح موعود(وہ مسیح جس کے آنے کا وعدہ

(شہادۃ القرآن ص۱۵،۱۶،خزائن ج۶ص۳۱۱،۳۱۲)

یں مرزا قادیانی نے تسلیم کیا ہے کہ از روئے قرآن مسیح موعود کی علامت
دنیا میں صرف ایک ہی مذہب اسلام باقی رہ جائے گا۔اب دیکھئے یہ
بالکل موجود نہیں۔لہٰذا مرزا فیل۔

نے یہ بھی لکھا کہ:"وقد اتیٰ زمان تهلك فيه الا باطليل ولا تبغى
ی الملل کلها الا الاسلام" (اعجاز المسیح ص۸۳،خزائن ج۱۸ص۸۵)

ہے کہ"ونفخ فی الصور فجمعنا هم جمعا یعنی آخری زمانہ میں
گے۔تا کہ اپنے مذہب کی خوبی دوسری قوم کے سامنے پیش کرے......
ہے گا۔پھر قرنا میں ایک آواز پھونک دی جائے گی۔تب ہم تمام قوموں کو
ہی مذہب پر جمع کردیں گے۔"

اشیہ،خزائن ج۲۳ص۷۵،شہادت القرآن ص۱۵،۱۶،خزائن ج۶ص۳۱۱،۳۱۲)

درجہ بالا تینوں اقتباسات سے بالوضاحت معلوم ہوا کہ مسیح موعود کے
کر صرف ایک ہی مذہب یعنی اسلام رہ جائے گا۔اب چونکہ یہ علامت
ا۔لہٰذا مرزا قادیانی اس میں بھی ناکام اور فیل۔

،خود تسلیم کیا ہے کہ مسیح موعود کا زمانہ امن وصلح کا دور ہوگا۔چنانچہ ایک
الله الحرب وتقع الامنة على الارض وتنزل السكينة
وب" (خطبہ الہامیہ ص۳۲۲،خزائن ج۱۶ص۳۲۲)
وجدال کو موقوف کردے گا۔زمین پر امن وصلح ہوگی اور لوگوں کے
لح وصفائی پیدا ہو جائے گی۔
مرزا قادیانی میں نہیں پائی گئی۔لہٰذا مرزا فیل۔

ہے کہ:"مسیح موعود کے زمانہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہو
گوئی کا اثر یہ ہوا کہ حرمین میں ریل کی تیاری شروع ہوکر پھر رہ گئی۔
سلسلے میں لکھتے ہیں کہ:"ابھی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے لوگوں کے

لئے ایک بھاری نشان ظاہر ہوا ہے......حدیث"يترك القلاص يسعى عليها"اس پر گواہ
ہے۔پس یہ کس قدر بھاری پیش گوئی ہے۔جو مسیح کے زمانہ کے لئے اور مسیح موعود کے ظہور کے لئے
بطور علامت تھی۔ریل کی تیاری سے پوری ہوگئی۔"

(تحفہ گولڑویہ ص۴۶،خزائن ج۱۷ص۱۹۴،۱۹۵،اربعین نمبر۴ص۲۷حاشیہ،خزائن ج۱۷ص۴۷۵)

تبصرہ ونتیجہ:حدیث میں ایسی کسی علامت کا تذکرہ نہیں۔مرزا قادیانی نے خود ایک جھوٹ بول
کر جھوٹ يترك القلاص کی تاویل کر کے اپنے اوپر فٹ کرلی۔لہٰذا خدا نے اس کی تذلیل وتکذیب کے
لئے اس شروع کردہ کارروائی کو روک دیا۔چنانچہ آج تک وہ منصوبہ دوبارہ شروع نہیں ہوسکا۔اگرچہ اس کی
پیش گوئی کے قبل اس منصوبہ کی تیاری شروع تھی۔خود ہندوستان سے بھی اس کے لئے فنڈ فراہم کیا گیا۔
چنانچہ اس فراہمی فنڈ کا تذکرہ مرزا قادیانی نے خود بھی کیا ہے۔(الحکم ج۷ص۱۲،مورخہ۲۴جنوری۱۹۰۳)چونکہ
یہ ریل آج تک نہیں چل سکی۔بلکہ اس کی پٹری بھی تیار نہ ہوسکی۔لہٰذا مرزا قادیانی فیل۔

علامت ششم

مسیح موعود کسی کا شاگرد نہ ہوگا۔

چنانچہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:"ہمارے نبی ﷺ نے اپنوں کی طرح ظاہری علوم کسی
استاد سے نہیں پڑھا تھا۔مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام مکتبوں میں بیٹھے تھے۔(بالکل
غلط اور بکواس)اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک یہودی استاد سے تمام توراۃ پڑھی تھی......غرض
آنے والے کا نام مہدی رکھا گیا۔(بالکل جھوٹ کسی حدیث میں نہیں)سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ
آنے والا علوم دین خدا ہی سے حاصل کرے گا اور قرآن حدیث میں وہ کسی کا شاگرد نہ ہوگا...سو
میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا
حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔" (ایام الصلح ص۱۴۷،خزائن ج۱۴ص۳۹۴)

مندرجہ بالا اقتباسات میں دو باتیں قابل توجہ ہیں۔

۱...... حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے یہ ذمے جھوٹ کہ وہ مکتب میں بیٹھے
تھے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توراۃ ایک یہودی استاد سے پڑھی تھی۔یہ سب جھوٹ اور افتراء
ہے۔جس کا کوئی بھی ثبوت نہیں۔جب مرزا قادیانی نے پہلے یہ کہہ لیا کہ ہمارے نبی ﷺ نے اور
نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی سے نہیں پڑھا۔تو کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ
السلام نبی نہیں کہ انہوں نے لوگوں سے پڑھا تھا۔گویا خود مرزا قادیانی کے کلام میں تناقض پیدا ہو
جاتا ہے جو اس منافقت اور پاگل پن کی علامت ہے۔

۲..... دوسری یہ بات کہ مرزا قادیانی نے کسی انسان سے قرآن وحدیث کا ایک سبق بھی نہیں پڑھا۔ یہ بھی بالکل جھوٹ اور ہذیان ہے۔ کیونکہ خود اس کی ذاتی تحریرات میں یہ حقیقت موجود ہے کہ ”میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کی کتابیں مجھے پڑھائیں۔“ (کتاب البریہ ص۱۶۲ حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۱۸۰)

دوسری جگہ لکھا ہے کہ: ”لم یتفق لی التوغل فی علم الحدیث والاصول والفقہ الاکطل من الوبل“ (آئینہ کمالات ص۵۴۵، خزائن ج۵ ص۵۴۵)

یعنی مجھے علوم حدیث، اصول اور فقہ میں مشغول ہونے کا بہت ہی کم اتفاق ہوا ہے۔ جیسے موسلا دھار بارش کے مقابلہ میں معمولی پھوار، اثبات جزئی سے دعویٰ کلیت منہدم ہو جاتا ہے۔

دیکھئے اس حوالہ میں تینوں علوم میں تعلیم کا اقرار واعتراف پایا جاتا ہے۔ پھر یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مرزا قادیانی کی پوزیشن نیم ملا کی تھی۔ اس لئے ہر علم میں کچا اور ناقص تھا۔ جس کی بناء پر ہر جگہ شیطانی تاویلات، غلط تاویلات اور منفی مفہوم پیش کرتا ہے۔ حتیٰ کہ مصنفین کتب کے صحیح نام بھی نہیں لکھ سکتا۔ یہ تفصیل میرے دوسری مضمون میں بخوبی ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ جس کا عنوان میں نے ”مرزا قادیانی کی پوزیشن“ قائم کیا ہے۔

مرزا قادیانی کے استاد یہ لوگ تھے۔ فضل الٰہی، فضل احمد، گل علی شیعہ، غلام مرتضیٰ حکیم۔

اب دیکھئے اس علامت میں بھی مرزا قادیانی نے تناقض اور تضاد بیانی سے کام لیا ہے۔ حالانکہ سچا مسیح علیہ السلام کسی سے پڑھا ہوا نہ ہوگا۔ نیز وہ اس قسم کے ڈھینگیں مارنے کا بھی عادی نہ ہوگا۔ لہٰذا مرزا قادیانی اس علامت میں بھی ناکام اور فیل۔

علامت ہفتم

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ مسیح موعود آ کر صلیب کو توڑے گا۔ البدر ۱۹؍جولائی ۱۹۰۶ء۔ چنانچہ آنجہانی لکھتا ہے کہ:

”باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں۔ یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت وعظمت اور شان کو دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی مجھ سے ظاہر نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں

ی یہ بات کہ مرزا قادیانی نے کسی انسان سے قرآن وحدیث کا ایک
لکل جھوٹ اور ہذیان ہے۔ کیونکہ خود اس کی ذاتی تحریرات میں یہ
علیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سال کا تھا تو ایک فارسی خواں
گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کی کتابیں مجھے

(کتاب البریہ ص ۱۶۲ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۱۸۰)

ہ کہ: ”لم یتفق لی التوغل فی علم الحدیث والاصول
“

(آئینہ کمالات ص ۵۴۵، خزائن ج ۵ ص ۵۴۵)

ث، اصول اور فقہ میں مشغول ہونے کا بہت ہی کم اتفاق ہوا ہے۔
میں معمولی پھوار، اثبات جزئی سے دعویٰ کلیت منہدم ہو جاتا ہے۔
تینوں علوم میں تعلیم کا اقرار واعتراف پایا جاتا ہے۔ پھر یہ بھی ایک
نی کی پوزیشن نیم ملا کی تھی۔ اس لئے ہر علم میں کچا اور ناقص تھا۔ جس
ت، غلط تاویلات اور منفی مفہوم پیش کرتا ہے۔ حتیٰ کہ مصنفین کتب
صیل میرے دوسری مضمون میں بخوبی ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ جس کا
ی پوزیشن“ قائم کیا ہے۔

تاد یہ لوگ تھے۔ فضل الٰہی، فضل احمد، گل علی شیعہ، غلام مرتضیٰ حکیم۔
مرزا قادیانی نے تناقض اور تضاد بیانی سے کام لیا ہے۔ حالانکہ سچا
نہ ہوگا۔ نیز وہ اس قسم کے ڈھینگیں مارنے کا بھی عادی نہ ہوگا۔ لہٰذا
ں ناکام اور فیل۔

ا ہے کہ مسیح موعود آ کر صلیب کو توڑے گا۔ البدر ۱۹ر جولائی
کہ:

توں کے طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا
ن میں کھڑا ہوا ہوں۔ یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ
پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت وعظمت اور شان کو دنیا پر
وڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی مجھ سے ظاہر نہ ہو تو میں
ں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں

نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا تھا تو پھر میں سچا ہوں۔ اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں۔ (واقعی ہم گواہ ہیں کہ کذاب ودجال تھا) کہ میں جھوٹا ہوں۔“ (بالکل ایسا ہی ہے) (قادیانی اخبار بدر بابت ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء)

اب غلبہ اسلام اور غلبہ عیسائیت کا مفہوم بھی اس سے سن لیجئے۔

اسی اخبار میں لکھتا ہے کہ: ”میں یقیناً کہہ سکتا ہوں اور یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر طبقہ کے مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں اور ایک لاکھ سے بھی ان کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے۔“ البدر ۲۰ر ستمبر ۱۹۰۶ء پھر لکھا ہے کہ: ”اب جبکہ عیسائی مذہب کا غلبہ ہوگیا اور ہر طبقہ کے مسلمان اس گروہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اسلام کو اپنے وعدہ کے مطابق غالب کرے۔“ (اخبار مذکورہ بالا ص ۹، کالم:۱)

مندرجہ بالا دونوں عبارتوں سے معلوم ہوا کہ عیسائیت کا غلبہ یہ ہے کہ لوگ عیسائی ہو رہے ہیں۔ لہٰذا اب اسلام کا غلبہ یوں ہوگا کہ عیسائی مسلمان ہو جائیں۔ جیسے کہ احادیث میں سیدنا مسیح علیہ السلام کی علامات میں مذکور ہے کہ کوئی یہودی عیسائی باقی نہ رہے گا۔ تو جب مرزا کے بقول اس کے زمانہ میں مسلمان ہی عیسائی ہو رہے ہیں تو مسیح کی علامت اسلام کا غلبہ تو نہ ظاہر ہوا بلکہ اس کے برعکس صلیب کو ترقی وغلبہ حاصل ہوا۔ چنانچہ اسی ادبار کے دور میں بڑے بڑے عالم بھی لالچ دنیوی میں آ کر مرتد ہو گئے اور پادری بن گئے۔ جیسے پادری صفدر، عماد الدین، پادری احمد شاہ، حافظ قائم الدین، پادری سلطان محمد پال وغیرہ خذلہم اللہ! تو یہ علامت مرزا قادیانی کے صریح خلاف ہو کر اس کی دجالیت پر مہر لگا رہی ہے کہ واقعی یہ جھوٹا مسیح اور کاذب مدعی نبوت تھا۔

مزید ایک قادیانی رپورٹ...... قادیانی خود لکھتا ہے کہ:

”ابھی کلکتہ میں جو پادری ہیکر صاحب نے اندازہ کرستان (عیسائی ہونے والے) شدہ آدمیوں کا بیان کیا ہے۔ اس سے ایک نہایت قابل افسوس بات ظاہر ہوتی ہے۔ پادری صاحب فرماتے ہیں۔ جو پچاس سال پہلے تمام ہندوستان میں کرستان شدہ لوگوں کی تعداد صرف ستائیس ہزار تھی۔ اس پچاس سال میں یہ کارروائی ہوئی جو ستائیس ہزار سے پانچ لاکھ تک شمار عیسائیوں کا پہنچ گئی ہے۔“ (براہین احمدیہ تحت عنوان عرض ضروری بحالت مجبوری ص و، خزائن ج ۱ ص ۲۸، ۲۹)

قبل از مقدمہ کتاب دوسری جگہ ہے کہ: ”دیکھو! اس قدر لوگ عیسائی ہوگئے ہیں۔ جن کی تعداد بیس لاکھ تک پہنچی ہے۔ میں نے ایک بشپ کے لیکچر کا خلاصہ پڑھا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ ہم بیس لاکھ عیسائی کر چکے ہیں۔“ (ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۴۴۷، ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۴۲۰) میں لکھا ہے کہ: ۲۹ لاکھ لوگ عیسائی ہو کر مرتد ہو گئے ہیں۔ یہ مرزا قادیانی کی

حقانیت کی دلیل ہے۔.....عیسائیت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ (پیغام الصلح ۶ مارچ ۱۹۲۸ء)

دور جانے کی ضرورت نہیں۔ خود مرزا قادیانی کے ضلع گورداسپور کی رپورٹ ہی ملاحظہ کر لیں۔

۱۸۹۱ء میں عیسائی تعداد صرف ۲۴۰۰ تھی۔

۱۹۰۱ء میں عیسائی تعداد ببرکت مرزا، ۴۴۷۱ ہوگئی۔

۱۹۱۱ء میں عیسائی تعداد ببرکت قادیانی ۲۳۳۶۵ ہوگئی۔

۱۹۲۱ء میں عیسائی تعداد ببرکت قادیانی ۳۲۸۳۲ تک پہنچ گئی۔

۱۹۳۱ء میں عیسائی تعداد ببرکت قادیانی ۴۳۲۲۳ تک پہنچ گئی تھی۔

اب ۱۹۳۱ سے ۱۹۹۴ء تک مزید ۵۳ سالوں میں یہ تعداد کہاں تک پہنچ چکی ہوگی۔ تعداد کا از خود اندازہ لگالیں اور مرزا قادیانی کا اعتراف پڑھیں کہ: ''اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو سچے موعود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔'' (بدر ۱۹؍جولائی ۱۹۰۶ء)

کسی نے سچ کہا ہے۔

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا تیرا آنا جانا

(بحوالہ محمدیہ پاکٹ بک ص ۳۵۰)

مبارک ہیں وہ لوگ جو مرزا کی ناکامی اور نامرادی پر گواہی دیتے ہیں اور انہیں کذاب ودجال سمجھ کر اس پر تین حرف (ل ع ن) بھیج کر اپنی عاقبت سنوارتے ہیں۔

علامت ہشتم

سچا مسیح شادی کرے گا اور اس کی اولاد بھی ہوگی۔

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''اس (محمدی بیگم کے نکاح والی) پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ ''یتزوج ویولد له'' یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا۔ نیز صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے۔ جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی ہے۔ اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور ہوں گی۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷)

ت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ (پیغام الصلح ۶ر مارچ ۱۹۲۸ء)
ہیں۔ خود مرزا قادیانی کے ضلع گورداسپور کی رپورٹ ہی ملاحظہ کرلیں۔
نداد صرف ۲۴۰۰ تھی۔
عداد ببرکت مرزا، ۴۴۷۱ ہوگئی۔
راد ببرکت قادیانی ۲۳۳۶۵ ہوگئی۔
راد ببرکت قادیانی ۳۲۸۳۲ تک پہنچ گئی۔
عداد ببرکت قادیانی ۴۳۲۴۲ تک پہنچ گئی تھی۔
اء تک مزید ۵۳ سالوں میں یہ تعداد کہاں تک پہنچ چکی ہوگی۔ تعداد
ادیانی کا اعتراف پڑھیں کہ: ''اگر میں نے اسلام کی حمایت میں
چاہئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو سب
(بدر ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء)

ھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
میں ہوا تیرا آنا جانا

(بحوالہ محمدیہ پاکٹ بک ص ۳۵۰)
جو مرزا کی ناکامی اور نامرادی پر گواہی دیتے ہیں اور انہیں کذاب
ع ن) بھیج کر اپنی عاقبت سنوارتے ہیں۔

ا اور اس کی اولاد بھی ہوگی۔
کہ: ''اس (محمدی بیگم کے نکاح والی) پیش گوئی کی تصدیق کے لئے
سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ ''یتزوج ویولد له'' یعنی وہ مسیح
ولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود
ا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوج سے
ن ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز
ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شہادت کا جواب دے رہے
ور ہوں گی۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷)

اس پیش گوئی کے متعلق مزید سنئے۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

''یاد رکھو اس پیش گوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی۔ (نکاح) تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں۔ یہ کسی خبیث ومفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

تبصرہ، ملاحظہ فرمائیے۔ کسی بے باکی سے حدیث رسول اللہ ﷺ کو اپنی پیش گوئی بنا رہا ہے اور پھر اس کی صداقت پر اتنا زور دے رہا ہے۔ گویا کہ یہ کبھی ٹل ہی نہیں سکتی۔ مگر خدائے برحق نے اس کو خوب ذلیل فرمایا کہ نہ وہ نکاح ہوا اور نہ ہی آگے اولاد کا مسئلہ بنا۔ یہ ''افتراء علی اللہ وعلی الرسول'' کی سزا تھی۔ اس تفصیل کے مطابق مرزا قادیانی اس علامت میں بھی فیل ہوئے۔

ف...... مرزا قادیانی نے اس پیش گوئی کے پورا نہ ہونے کے بعد بہت سی تاویلات کیں کہ یہ مشروط تھی۔ مگر جس حدیث کو اپنی تائید میں پیش کر رہا ہے۔ اس میں کسی شرط یا تاویل کا اشارہ تک نہیں۔ ایسے ہی مرزا قادیانی کی آخری بڑھک میں بھی اس کا کوئی ذکر نہیں۔ لہٰذا مرزا قادیانی اس علامت میں سو فیصلہ ناکام اور فیل ہوا۔

''فلعنة اللّٰہ علی الکاذبین والمفترین الف لعنة الی یوم الحساب''

علامت نہم

سچے مسیح دنیا میں ۴۵ برس رہیں گے۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱...... ''میرا یہ دعویٰ تو نہیں...... کہ کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانے میں خاص کر دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے۔''

(ازالہ اوہام ص ۲۷، ۳۰۷ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۱۳۸)

۲...... ''ہاں اس بات سے انکار نہیں کہ شاید پیش گوئی کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے کوئی اور مسیح موعود بھی آئندہ کسی وقت پیدا ہو۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۶۱، خزائن ج ۳ ص ۲۳۱)

تبصرہ، مرزا قادیانی نزول سے مراد پیدائش بتلاتے ہیں۔ لہٰذا مرزا کو صرف ۴۵ برس زندہ رہنا چاہئے تھا۔ مگر یہ ۶۸ برس تک پہنچ گیا۔ معلوم ہوا کہ یہ وہ مسیح برحق نہیں بلکہ مسیح کاذب ہے تو اس علامت کے بھی نہ پائے جانے کی بناء پر مرزا ناکام اور فیل ہوا۔

علامت دہم

سچے مسیح علیہ السلام کا روضہ رسول ﷺ میں مدفون ہونا۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

''اور اس کے معنی کو ظاہر پر ہی حمل کریں۔(وہ تو کرنا ہی پڑے گا۔کیونکہ النصوص تحمل علیٰ ظواہرہا) اور حدیث کو صحیح بھی مان لیں تو ممکن ہے کہ کوئی مثیل مسیح ایسا بھی ہو جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔''

(دیکھئے ازالہ اوہام ص ۴۷۰، خزائن ج ۳ ص ۳۵۲)

نیز مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔

مگر جناب قادیانی نہ مکہ نہ مدینہ جاسکتا نہ حج نصیب ہوا۔ مرنا تو دور کی بات ہے اسی طرح روضہ رسول ﷺ میں مدفون ہونا تو وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا۔ لہٰذا قادیانی اس نمبر میں بھی ناکام اور فیل ہوئے۔

ناظرین کرام! مندرجہ بالا حوالہ جات سے آپ سچے مسیح علیہ السلام کی ازروئے حدیث رسول اللہ ﷺ اور ازروئے تحریرات مرزا ۱۰ علامات ملاحظہ فرمائیں۔ جن میں سے ایک بھی اس میں نہ پائی گئی۔ حالانکہ ایک دو کا پایا جانا بھی اس کے صدق کی دلیل نہ بن سکتی تھی۔ مگر خدائے ذوالجلال والانتقام ایسے کذابوں اور دجالوں کو علیٰ رؤس الاشہاد سو فیصد ذلیل وخوار کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ اس کی مخلوق کے کسی بھی فرد کو ذرا بھی اشتباہ نہ ہو سکے کہ اس میں یہ ایک یا دو علامتیں تو پائی ہی گئی ہیں۔ باقی بھی شاید پوری ہو جائیں۔ اس شک اور اشتباہ کو بکلی ختم کرنے کے لئے خداتعالیٰ نے اس میں ایک علامت بھی ظاہر نہ ہونے دی۔ تاکہ ''یحیی من حی عن بینة ویهلك من هلك عن بینة'' آخر میں ہر فرد بشر (قادیانی یا غیر قادیانی) سے استدعا ہے کہ ایسے راندگان درگاہ الٰہی سے بکلی مجتنب رہ کر اپنی سلامتی کا سامان کریں اور جو افراد اس کے چنگل میں پھنس چکے ہیں وہ خصوصی طور پر اس مسئلہ میں غور وفکر سے کام لے کر سچے مسلمان بنیں اور سعادت اخروی کو حاصل کریں۔ ''وما توفیقی الا باللّٰہ وهو یهدی السبیل ۰ اللّٰهم انا نعوذبك من فتنة الدجال ۰ آمین''

ف...... یاد رہے کہ مرزا قادیان ہر بات میں فیل ہی فیل ہے۔ اپنی علمی تربیت میں بھی بوجہ عدم تکمیل کے فیل، بعدہ مختاری کا امتحان دیا اس میں بھی فیل، اپنی پیش گوئیوں میں فیل۔ آتھم وغیرہ کے مناظرہ میں فیل، مباحثہ میں فیل، محمدی بیگم کے نکاح میں فیل، اپنے ہر دعویٰ میں فیل، عربی تفسیر لکھنے کے چیلنج میں فیل۔ غرضیکہ ہر معاملہ میں فیل جب دوسرا نکاح کیا تو اس وقت بھی فیل، مرزا فیل ہی فیل۔ لہٰذا قادیانیوں کی خدمت میں پرزور اپیل ہے کہ اپنے اس سو فیصد فیل گرو سے جان چھڑا کر سابقہ سچے دین اسلام سے وابستہ ہو جائیں۔

خاتم النبیین لا نبی بعدی

مرزا قادیانی کی سچی باتیں

حضرت مولانا عبداللطیف مسعود رح

کے معنی کو ظاہر پر ہی حمل کریں۔ (وہ تو کرنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ النصوص تحمل
کو صحیح بھی مان لیں تو ممکن ہے کہ کوئی مثیل مسیح ایسا بھی ہو جو آنحضرت ﷺ
ن ہو۔"
(دیکھئے ازالہ اوہام ص ۴۷۰، خزائن ج ۳ ص ۳۵۲)

یانی نے لکھا ہے کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔
قادیانی نہ مکہ نہ مدینہ جا سکتا نہ حج نصیب ہوا۔ مرنا تو دور کی بات ہے اسی
میں مدفون ہونا تو وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ لہٰذا قادیانی اس نمبر میں
ے۔

ام! مندرجہ بالا حوالہ جات سے آپ سچے مسیح علیہ السلام کی از روئے
ور از روئے تحریرات مرزا ۱۰ علامات ملاحظہ فرمائیں۔ جن میں سے ایک
۔ حالانکہ ایک دو کا پایا جانا بھی اس کے صدق کی دلیل نہ بن سکتی تھی۔ مگر
نام ایسے کذابوں اور دجالوں کو علی رؤس الاشہاد سو فیصد ذلیل و خوار کرنا
مخلوق کے کسی بھی فرد کو ذرا بھی اشتباہ نہ ہو سکے کہ اس میں یہ ایک یا دو
۔ باقی بھی شاید پوری ہو جائیں۔ اس شک اور اشتباہ کو بلکل ختم کرنے
ں میں ایک علامت بھی ظاہر نہ ہونے دی۔ تا کہ "یحی من حی عن
عن بینة "آخر میں ہر فرد بشر (قادیانی یا غیر قادیانی) سے استدعا ہے
ی سے بلکل مجتنب رہ کر اپنی سلامتی کا سامان کریں اور جو افراد اس کے
ہ خصوصی طور پر اس مسئلہ میں غور و فکر سے کام لے کر سچے مسلمان بنیں اور
دیں۔" وما توفیقی الا باللّٰہ وھو یھدی السبیل ۔ اللھم انا
جال ۔ آمین"

در ہے کہ مرزا قادیان ہر بات میں فیل ہی فیل ہے۔ اپنی علمی تربیت میں
، بعدہ مختاری کا امتحان دیا اس میں بھی فیل، اپنی پیش گوئیوں میں فیل۔
ں فیل، مباحثہ میں فیل، محمدی بیگم کے نکاح میں فیل، اپنے ہر دعویٰ میں
ں میں فیل۔ غرضیکہ ہر معاملہ میں فیل جب دوسرا نکاح کیا تو اس وقت بھی
ا قادیانیوں کی خدمت میں پر زور اپیل ہے کہ اپنے اس سو فیصد فیل گرو
ہ دین اسلام سے وابستہ ہو جائیں۔

مرزا صاحب کی سچی باتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کوئی چیز چاہے کتنی ہی ناپسندیدہ اور ناگوار ہو، مگر پھر بھی اس میں کوئی نہ کوئی بھلائی ضرور ہوتی ہے۔کوئی بھی چیز سراسر شر نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی خیر ہر قسم کے شر سے خالی ہوتی ہے۔ ایسے ہی کوئی انسان چاہے کتنا ہی کذاب، مفتری، مکار ودجال ہو، وہ کبھی کبھی کوئی سچ بھی بول جاتا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی سو کذاب ومکار اور دجال ہوں، مگر کبھی کبھی کچھ باتیں انہوں نے سچی بھی کی ہیں۔ اس لئے دیانت داری کا تقاضا یہ ہے کہ آنجناب کے اس پہلو کو بھی نمایاں کیا جائے اور صرف ان کا منفی پہلو ملحوظ نہ رکھا جائے۔ چنانچہ ذیل میں اسی حق ادائی کے پیش نظر بندہ خادم، جناب مرزا قادیانی کی کچھ سچائیاں پیش کر کے عدل وانصاف کا تقاضا پورا کرتا ہے۔ تاکہ ’’اعدلوا هو اقرب للتقوىٰ (مائدہ:۸)‘‘ کا حکم بھی پورا ہو جائے۔

ہر زمانہ میں بنیادی اسلامی تعلیمات کی شہرت

مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں کہ:

۱...... ’’مگر وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے۔ وہ ہر زمانہ میں برابر طور پر شائع ہوتی رہیں۔‘‘

(کرامات الصادقین ص۲۰، خزائن ج۷ ص۶۲)

۲...... ’’یہ کلام (قرآن مجید) ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اس کی تعلیم کو تازہ رکھنے والے اور اس کا نفع لوگوں کو پہنچانے والے ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے...... بلکہ اس جگہ مع حفاظت ظاہری حفاظت فوائد وتاثیرات قرآنی مراد ہیں۔‘‘ (شہادت القرآن ص۴۲، خزائن ج۶ ص۳۳۸)

۳...... ’’انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون‘‘ کے تحت لکھتے ہیں کہ: ’’حالانکہ ذکر کا لفظ بھی صریح گواہی دے رہا ہے کہ قرآن بحیثیت ذکر ہونے کے قیامت تک محفوظ رہے گا اور اس کے حقیقی ذاکر ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے...... کوئی حصہ تعلیم قرآن کا برباد اور ضائع نہیں ہوگا اور جس طرح روز اول سے اس کا پودا دلوں میں جمایا گیا، یہی سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔‘‘ (شہادۃ القرآن ص۵۴،۵۵، خزائن ج۶ ص۳۵۰،۳۵۱)

۴...... ’’دوسرے ایسے آئمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر ایک صدی میں فہم قرآن عطاء ہوا ہے۔ جنہوں نے قرآن شریف کے اجمالی مقامات کی احادیث نبویہ ﷺ کی مدد

حب کی سچی باتیں

لله الرحمن الرحیم!

یدہ اور نا گوار ہو، مگر پھر بھی اس میں کوئی نہ کوئی بھلائی
ہوتی اور نہ ہی کوئی خیر ہر قسم کے شر سے خالی ہوتی ہے۔
فتری، مکار و دجال ہو، وہ کبھی کبھی کوئی سچ بھی بول جاتا
و مکار اور دجال ہوں، مگر کبھی کبھی کچھ باتیں انہوں نے
ا تقاضا یہ ہے کہ آنجناب کے اس پہلو کو بھی نمایاں کیا
جائے۔ چنانچہ ذیل میں اسی حق ادائی کے پیش نظر بندہ
پیش کر کے عدل وانصاف کا تقاضا پورا کرتا ہے۔ تا کہ
۸) " کا حکم بھی پورا ہو جائے۔

ت کی شہرت

:

دار ایمان ہیں اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے
ں برابر طور پر شائع ہوتی رہیں۔"

(کرامات الصادقین ص۲۰، خزائن ج۷ ص۶۲)

مجید) ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اس کی تعلیم کو تازہ رکھنے
ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے...... بلکہ اس جگہ مع حفاظت
ہیں۔" (شہادت القرآن ص۴۲، خزائن ج۶ ص۳۳۸)

لنا الذکر وانا له لحافظون " کے تحت لکھتے ہیں
ے رہا ہے کہ قرآن بحیثیت ذکر ہونے کے قیامت تک
دا ہوتے رہیں گے...... کوئی حصہ تعلیم قرآن کا برباد اور
اس کا پودا دلوں میں جمایا گیا، یہی سلسلہ قیامت تک۔

(شہادۃ القرآن ص۵۴، ۵۵، خزائن ج۶ ص۳۵۰، ۳۵۱)

ہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر ایک صدی میں فہم
یف کے اجمالی مقامات کی احادیث نبویہ ﷺ کی مدد

سے تفسیر کر کے خدا کی پاک کلام اور پاک تعلیم کو ہر ایک زمانہ میں تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔"

(ایام الصلح ص۵۵، خزائن ج۱۴ ص۲۸۸)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا چاروں اقتباسات میں واضح طور پر مرزا قادیانی گواہی دے رہے ہیں کہ جیسے قرآن مجید کے الفاظ وحروف روز اوّل سے آج تک اور ہمیشہ تک محفوظ اور باقی رہیں گے۔ اسی طرح اس کے مطالب ومفاہیم بھی محفوظ رہیں گے۔ نیز ہر نظریہ اور عقیدہ اور دیگر اصول واحکام بھی من وعن روز اوّل سے آخر تک برابر یکساں طور پر واضح اور مشہور رہیں گے۔ مسئلہ توحید ہو یا مسئلہ ختم نبوت یا مسئلہ نزول وحیات مسیح وغیرہ۔ تمام امور برابر اور مسلسل ہر دور میں یکساں اور واضح طور پر افراد امت کے اذہان وقلوب میں راسخ اور جاگزیں رہے ہیں۔ کسی بھی زمانہ اور دور میں یہ امور مخفی، اجمالی اور غیر واضح نہیں رہے۔ لہٰذا اب کوئی اگر یہ کہنے لگے کہ ختم نبوت کا یہ مفہوم ہے کہ مستقل نبی نہیں آسکتا، مگر ظلی آسکتا ہے تو یہ بالکل الحاد ہوگا۔ گمراہی ہوگی، یا کوئی کہے توفی مسیح کا یہ مطلب ہے، رفع ونزول کا یہ مفہوم ہے تو یہ محض زندقہ اور گمراہی ہوگی۔ بلکہ اصول بالا کے تحت ان کا وہی مفہوم ہوگا۔ جس کو ہر دور میں آئمہ امت کی تفہیم سے افراد امت حرز جان بنائے ہوئے ہیں۔ اللہ کا اعلان ہے۔ "من یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا (نساء:۱۱۵)"

ختم نبوت

اس ضمن میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں کہ:

۱...... "اے اہل عرب تمہیں یہی فخر کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی حضرت آدم سے شروع فرما کر اس نبی معظم ﷺ پر ختم فرمادی جو کہ تم میں سے ہوئے۔ تمہارے ہی خطے، وطن اور علاقے سے مبعوث ہوئے۔"

(آئینہ کمالات ص۴۲۰، خزائن ج۵ ص ایضاً)

۲...... "اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں کہ وہ ہمارے نبی معظم خاتم النبیین ﷺ کے بعد اور کوئی بھی بھیج دے اور نہ ہی یہ بات اس کے لائق شان ہے کہ وہ دوبارہ سلسلہ نبوت جاری کر دے۔ اس کے بعد کہ وہ اسے منقطع کر چکا ہے۔"

(آئینہ کمالات ص۳۷۷، خزائن ج۵ ص ایضاً)

۳...... "اللہ وہ ذات ہے کہ جو رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم ہے۔ جس نے زمین اور آسمان کو چھ دن میں بنایا اور آدم کو پیدا کیا اور رسول بھیجے اور کتابیں بھیجیں اور سب کے

آخر حضرت محمد ﷺ کو پیدا کیا۔ جو خاتم الانبیاء اور خیر الرسل ہیں۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۴۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۴۵)

۴...... "اے مخاطب، تو مدعی نبوت بن کر خدا تعالیٰ پر جھوٹ بول رہا ہے۔ کیونکہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے بعد نبی بننے بنانے کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ اب فرقان حمید کے بعد کوئی کتاب نہیں ہے جو کہ تمام سابقہ کتب سے افضل ہے اور نہ ہی شریعت محمدیہ کے بعد مزید کوئی شریعت ہوگی۔"

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۶۴، خزائن ج ۲۲ ص ۶۸۸، ۶۸۹)

۵...... "کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت "ولکن رسول الله وخاتم النبیین" کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں؟" (انجام آتھم ص ۲۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

آگے لکھا کہ "پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے۔ اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کو کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔"

(انجام آتھم ص ۲۸، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۶...... "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفار روئے زمین دعاء کرنے کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں اور ایک طرف میں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا۔ مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں۔ بلکہ اس لئے کہ میں اس کے رسول ﷺ پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔"

(چشمہ معرفت ص ۳۲۴، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۹، ۳۴۰)

۷...... "فضل والے مہربان پروردگار نے ہمارے نبی کریم ﷺ کا نام بلا استثناء خاتم الانبیاء رکھا اور نبی کریم ﷺ نے اس کی تفسیر اپنے فرمان "لا نبی بعدی" میں واضح فرمادی۔ تو اگر ہم آنحضور ﷺ کے بعد کسی کے ظہور کو جائز قرار دے دیں۔ گویا ہم نے وحی نبوت کے دروازہ کو بند ہونے کے بعد دوبارہ کھل جانا جائز قرار دے دیا۔ حالانکہ خاتم الانبیا ﷺ کی وفات کے بعد سلسلہ وحی منقطع ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلسلہ انبیاء کو ختم کر دیا ہے۔"

(حمامتہ البشریٰ ص ۲۰، خزائن ج ۷ ص ۲۰۰)

۸...... "لوگ میرے متعلق کہتے ہیں کہ یہ شخص محمد ﷺ کو آخری نبی اور خاتم الرسل ﷺ نہیں مانتا۔ جب کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ خاتم النبیین ہیں۔ یہ الزام محض

پیدا کیا۔ جو خاتم الانبیاء اور خیر الرسل ہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۴۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۴۵)

''اے مخاطب، تو مدعی نبوت بن کر خدا تعالیٰ پر جھوٹ بول رہا ہے۔ کیونکہ
کے بعد نبی بننے بنانے کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ اب فرقان حمید کے بعد کوئی
نام سابقہ کتب سے افضل ہے اور نہ ہی شریعت محمدیہ کے بعد مزید کوئی

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۶۴، خزائن ج ۲۲ ص ۶۸۸، ۶۸۹)

''کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ''ولکن
تم النبیین'' کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی
سول اور نبی ہوں؟'' (انجام آتھم ص ۲۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

''پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے۔ اس کے کافر ہونے میں کچھ
یونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔''

(انجام آتھم ص ۲۸، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفار
کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں اور ایک طرف میں اکیلا اپنے خدا کی
رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا۔ مگر نہ اس لئے کہ سب سے
لئے کہ میں اس کے رسول ﷺ پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور
ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔''

(چشمہ معرفت ص ۳۲۴، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۹، ۳۴۰)

والے مہربان پروردگار نے ہمارے نبی کریم ﷺ کا نام بلا استثناء
ﷺ نے اس کی تفسیر اپنے فرمان ''لا نبی بعدی'' میں واضح
کے بعد کسی کے ظہور کو جائز قرار دے دیں۔ گویا ہم نے وحی نبوت
ند دوبارہ کھل جانا جائز قرار دے دیا۔ حالانکہ خاتم الانبیاء ﷺ کی
و چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلسلہ انبیاء کو ختم کر دیا ہے۔''

(حمامۃ البشریٰ ص ۲۰، خزائن ج ۷ ص ۲۰۰)

میرے متعلق کہتے ہیں کہ یہ شخص محمد ﷺ کو آخری نبی اور خاتم
پ کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ خاتم النبیین ہیں۔ یہ الزام محض

من گھڑت اور تحریف ہے۔ سبحان اللہ! میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ یہ محض جھوٹ ہے اور یہ
لوگ دجال ہیں۔'' (حمامۃ البشریٰ ص ۹، خزائن ج ۷ ص ۱۸۵)

۹...... ''ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ''لا اله الا الله محمد رسول
الله'' کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔''

(اشتہار مندرجہ مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲۹۷)

۱۰...... آیت ''ماکان محمد'' کا ترجمہ ''یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ
نہیں ہے۔ مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔'' (ازالہ اوہام ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۱)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا تمام اقتباسات بالکل صحیح اور درست ہیں۔ ان کا قائل بالکل
صادق ہے کہ آنحضور ﷺ قرآن و حدیث کے مطابق خدا کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کسی
قسم کا ظلی یا بروزی وغیرہ کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا۔ بلکہ آپ ہی بلا استثناء آخری رسول ہیں۔
آپ کے بعد باب نبوت بالکل بند ہے۔ اس میں کسی بھی ظلی یا بروزی یا غیر مستقل نبوت کی قطعاً
کوئی گنجائش نہیں۔ جیسے سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا کہ ''ان الرسالة والنبوة قد انقطعت
فلا رسول بعدی ولا نبی (جامع ترمذی ج ۲ ص ۵۳، باب ذهبت النبوة وبقیت
المبشرات)'' بالکل اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی بالوضاحت اقرار کیا ہے کہ: ''سلسلہ نبوت
منقطع ہو جانے کے بعد دوبارہ شروع نہیں ہو سکتا۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۷۷، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

ہم مندرجہ بالا حوالہ جات کو شرح صدر سے صحیح تسلیم کر سکتے ہیں اور مرزا قادیانی کو سچی
بات کہنے پر داد دیتے ہیں اور ان کو غلط ثابت کرنے والے کو منہ مانگا انعام پیش کرتے ہیں۔

مزید حقائق سماعت فرمائیے۔

قادیانی گماشتے کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں بلکہ نبیوں کا مصدق اور
افضل النبیین ہے۔ مگر مرزا قادیانی ان کے متفق نہیں۔ وہ برملا کہتے ہیں کہ: ''ختم نبوت کے متعلق
میں پھر کہتا ہوں کہ خاتم النبیین کے بڑے معنی یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو آدم علیہ السلام سے لے
کر آنحضرت ﷺ پر ختم کر دیا اور نبوت ختم ہو گئی۔'' (دیکھئے ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۲۱، طبع لاہور)

۲...... ''اب بھی اس کے فیضان کے ایسے دروازے کھلے ہیں۔ جیسے کہ پہلے
تھے۔ ہاں ضرورتوں کے ختم ہونے پر شریعتیں اور حدود ختم ہو گئیں اور تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے
آخری نقطہ پر آ کر جو ہمارے سید رسول اللہ ﷺ کا وجود تھا۔ کمال کو پہنچ گئیں۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۵۳، خزائن ج ۱۰ ص ۳۶۷، ست بچن ص ۱۴۹، خزائن ج ۱۰ ص ۲۷۳)

۴...... مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ ”قد قال رسول اللہ ﷺ لا نبی بعدی وسماہ اللّٰہ تعالیٰ خاتم الانبیاء فمن این یظھر نبی بعدہ“ (تحفہ بغداد ص۲۸، خزائن ج۷ ص۳۴)

۵...... ”اور جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ تھی، وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔“ (سرمہ چشم آریہ ص۱۹۸، خزائن ج۲ ص۲۴۶)

۶...... ”ہمارے نبی کریم آخر زمانے کے نبی تھے...... چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ آپ آخر الزمان ﷺ تھے۔“ (ملفوظات احمدیہ ج۱ ص۸۲)

۷...... ”الیوم اکملت لکم دینکم“ اور آیت ”ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین“ میں صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ جیسے کہ فرماتا ہے۔ ”ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین“ (تحفہ گولڑویہ ص۵۱، خزائن ج۱۷ ص۱۷۴)

۸...... ”آپ نے ”لا نبی بعدی“ کہہ کر کسی نئے نبی یا دوبارہ آنے والے نبی کا قطعاً دروازہ بند کر دیا۔“ (ایام الصلح ص۱۵۲، خزائن ج۱۴ ص۴۰۰)

۹...... ”والنبوۃ قد انقطعت بعد نبینا ﷺ ولا کتاب بعد الفرقان الذی ھو خیر الصحف السابقۃ...... وان رسولنا خاتم النبیین علیہ انقطعت سلسلۃ المرسلین فلیس حق احد ان یدعی النبوۃ بعد رسولنا المصطفی ﷺ علی الطریقۃ المستقلۃ“ (ضمیمہ حقیقت الوحی ص۶۴، خزائن ج۲۲ ص۶۸۸، ۶۸۹)

۱۰...... ”ایسے زمانے میں خدا تعالیٰ نے مسیح بن مریم کو بنی اسرائیل کے نبیوں کا خاتم الانبیاء بنا کر بھیجا۔“ (ازالہ اوہام ص۶۴۵، خزائن ج۳ ص۴۴۸)

۱۱...... ”اس میں حکمت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ جیسا کہ آدم علیہ السلام خاتم المخلوقات ہیں۔“ (تحفہ گولڑویہ ص۹۸، خزائن ج۱۷ ص۲۵۷)

۱۲...... ”کما کان عیسی علیہ السلام خاتم خلفاء السلسۃ الکلیمیۃ وکان لھا کاخر اللبنۃ وخاتم المرسلین“

(رسالہ الفرق بین آدم والمسیح ملحقہ خطبہ الہامیہ، خزائن ج۱۶ ص۳۰۹)

۱۳...... ”یہ صرف اسی خدا نے ہی خبر دی۔ جس نے ہمارے نبی ﷺ کو سب نبیوں کے آخر میں بھیجا۔ تا تمام قوموں کو آپ کے جھنڈے کے نیچے اکٹھا کرے۔“

(تتمہ حقیقت الوحی ص۴۴، خزائن ج۲۲ ص۴۷۷)

مرزاقادیانی لکھتے ہیں کہ''قد قال رسول اللهﷺ لا نبی بعدی
اتم الانبیاء فمن این یظهر نبی بعده'' (تحفہ بغداد ص۲۸، خزائن ج۷ ص۳۲)

''اور جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ تھی، وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ
(سرمہ چشم آریہ ص۱۹۸، خزائن ج۲ ص۲۴۶)

''ہمارے نبی کریم آخر زمانے کے نبی تھے...... چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا
آخرالزمان ﷺ تھے۔''
(ملفوظات احمدیہ ج۱ ص۸۲)

''الیوم اکملت لکم دینکم ''اور آیت''ولکن رسول الله
''میں صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں
ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ جیسے کہ فرماتا ہے۔''ولکن رسول الله وخاتم
(تحفہ گولڑویہ ص۵۱، خزائن ج۱۷ ص۱۷۴)

''آپ نے''لا نبی بعدی ''کہہ کر کسی نئے نبی یا دوبارہ آنے والے
یا۔''
(ایام الصلح ص۱۵۲، خزائن ج۱۴ ص۴۰۰)

''والنبوة قد انقطعت بعد نبیناﷺ ولا کتاب بعد الفرقان
حف السابقة...... وان رسولنا خاتم النبیین علیه انقطعت
یس حق احد ان یدعی النبوة بعد رسولنا المصطفیﷺ
ة''
(ضمیمہ حقیقت الوحی ص۶۴، خزائن ج۲۲ ص۶۸۸، ۶۸۹)

''ایسے زمانے میں خداتعالیٰ نے مسیح بن مریم کو بنی اسرائیل کے نبیوں کا
(ازالہ اوہام ص۶۴۵، خزائن ج۳ ص۴۴۸)

اس میں حکمت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ جیسا کہ آدم
یں۔''
(تحفہ گولڑویہ ص۹۸، خزائن ج۱۷ ص۲۵۷)

کما کان عیسی علیه السلام خاتم خلفاء السلسة
ر اللبنة وخاتم المرسلین''
(رسالہ الفرق بین آدم والمسیح ملحقہ خطبہ الہامیہ، خزائن ج۱۶ ص۳۰۹)

صرف اسی خدا نے ہی خبر دی۔ جس نے ہمارے نبی ﷺ کو سب نبیوں
وں کو آپ کے جھنڈے کے نیچے اکٹھا کرے۔''
(تتمہ حقیقت الوحی ص۴۴، خزائن ج۲۲ ص۴۷۷)

۱۴...... ''اذ اخذ الله میثاق النبیین...... الخ!''یاد کر جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں گا اور پھر آخر زمانہ میں تمہارے پاس یہ الرسول آئے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے گا تو تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنا ہوگی۔''
(حقیقت الوحی ص۱۳۰، خزائن ج۲۲ ص۱۳۳)

۱۵...... ''یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمدورفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون میں قرآن سے توارد ہی رکھتی ہو، پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو وہ محال ہوتا ہے۔''
(ازالہ ص۵۸۳، خزائن ج۳ ص۴۱۴)

دیکھئے! مندرجہ بالا کثیر مقامات پر مرزا قادیانی نے نہایت وضاحت سے اصل عقیدہ ختم نبوت کی شاندار طریقے پر وضاحت کر دی۔ اب کسی کو ہرگز اس کے خلاف کچھ بھی کہنے کا حق نہیں۔ حتیٰ کہ اگر مرزا قادیانی بھی ایک نقطہ یا شوشہ کا فرق کریں تو وہ بھی ان کے لئے جائز نہ ہوگا۔ بلکہ وہ انحراف اور ارتداد ہی ہوگا۔ کہہ مکرنی ہوگی۔ لہٰذا اصل مسئلہ واضح اور مستحکم ہوگیا۔ اس کے خلاف ایک حرف بھی کہنا اسلام سے انحراف کہلائے گا۔

قرآن مجید کے معنی ومفہوم کی حفاظت

۱...... ''قرآن مجید کے حروف والفاظ کی طرح اس کا مفہوم بھی ہر زمانہ میں موجود اور محفوظ رہا ہے۔''انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون ''کے بموجب خدا نے ہر زمانہ میں قرآن مجید کے الفاظ ومعانی اور مفہوم کی حفاظت علیٰ وجہ الکمال کرائی ہے۔''
(شہادۃ القرآن ص۴۲، ۵۴، خزائن ج۶ ص۳۳۸، ۳۵۰، ایام الصلح ص۵۵، خزائن ج۱۴ ص۲۸۸)

۲...... ''مگر وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں اور جن کو قبول کرنے اور ماننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے۔ وہ ہر زمانہ میں برابر شائع ہوتی رہیں۔''
(کرامات الصادقین ص۲۰، خزائن ج۷ ص۶۲)

تفسیر بالرائے اور خدا پر افتراء

۱...... ''مؤمن کا کام نہیں کہ تفسیر بالرائے کرے۔ من فسر القرآن برایه فهو لین بمؤمن بل هواخ الشیطان''
(اتمام الحجۃ ص۴، خزائن ج۸ ص۲۷۶، ازالہ ص۱۳۷، خزائن ج۳ ص۱۷۰)

۲...... ''یونہی کسی آیت کا سر پیر کاٹ کر اور اپنے مطلب کے موافق بنا کر پیش

کرنا یہ توان لوگوں کا کام ہے۔ جو سخت شریر اور بدمعاش اور غنڈے کہلاتے ہیں۔''
(چشمہ معرفت ص۱۹۵، خزائن ج۲۳ ص۲۰۳، ۲۰۴)

۳...... ''اگر ہم بے باک اور کذاب ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کے سامنے افتراؤں سے نہ ڈریں تو ہزار درجے ہم سے کتے اور سور اچھے ہیں۔'' (نشان آسمانی ص۲، خزائن ج۴ ص۳۶۲)

۴...... ''ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے...... اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔''
(ضمیمہ براہین ص۱۲۶، خزائن ج۲۱ ص۲۹۲)

۵...... ''مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس پر جھوٹ بولنا ایک شیطان اور لعنتی کا کام ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۲۰۹، خزائن ج۲۲ ص۲۱۸)

کلام میں تناقض ہونا

۱...... ''کسی سچیار اور عقل مند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملاتا جائے تو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔'' (ست بچن ص۳۰، خزائن ج۱۰ ص۱۴۲)

۲...... اخفاء کرنا چھپانا لیموں کا کام ہے۔ (الاستفتاء ص۳۶، خزائن ج۲۲ ص۶۵۷)

قرآن مجید کی تفسیر کا ضابطہ

۱...... ''قرآن مجید کے وہ معانی اور مطالب سب سے زیادہ قبول ہوں گے جن کی تائید قرآن شریف ہی سے ہوتی ہو۔ (یعنی شواہد قرآن)''

(برکات الدعاء ص۱۸، خزائن ج۶ ص ایضاً)

۲...... ''دوسرا معیار تفسیر رسول اللہ ﷺ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن مجید کے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ حضرت محمد ﷺ تھے۔ پس اگر آنحضرت ﷺ سے تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلاتوقف اور بلادغدغہ قبول کرے۔ نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہے۔'' (برکات ص۱۸، خزائن ج۶ ص ایضاً)

۳...... ''تیسرا معیار صحابہؓ کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ کرامؓ آنحضرت ﷺ کے نوروں کے حاصل کرنے والے اور علم نبوت کے پہلے وارث تھے اور خدا کا ان پر بڑا فضل تھا اور نصرت الٰہی ان کی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی۔ چونکہ ان کا نہ صرف قال (ظاہر) تھا۔ بلکہ حال بھی تھا۔''
(برکات ص۱۸، خزائن ج۶ ص ایضاً)

ا ہے۔جوسخت شریراور بدمعاش اورغنڈے کہلاتے ہیں۔''

(چشمہ معرفت ص۱۹۵،خزائن ج۲۳ص۲۰۳،۲۰۴)

'اگرہم بے باک اورکذاب ہوجائیں اورخداتعالیٰ کے سامنے افتراؤں
ہم سے کتے اورسوراچھے ہیں۔'' (نشان آسمانی ص۲،خزائن ج۴ص۳۶۲)

ایسا آدمی جو ہرروز خداپرجھوٹ بولتاہے......اورپھرکہتاہے کہ یہ خدا کی
ایسابدذات انسان توکتوں اورسوروں اور بندروں سے بدترہوتاہے۔''

(ضمیمہ براہین ص۱۲۶،خزائن ج۲۱ص۲۹۲)

مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اورجس پر
عنتی کا کام ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۲۰۹،خزائن ج۲۲ص۲۱۸)

ی سچیاراورعقل منداورصاف دل انسان کی کلام میں ہرگزتناقض نہیں
وں یاایسامنافق ہوکہ خوشامد کے طورپرہاں میں ہاں ملاتاجائے تواس
اہے۔''

(ست بچن ص۳۰،خزائن ج۱۰ص۱۴۲)

کرناچھپانالیموں کاکام ہے۔(الاستفتاء ص۳۶،خزائن ج۲۲ص۶۵۷)

بطہ

ن مجید کے وہ معانی اورمطالب سب سے زیادہ قبول ہوں گے جن
وتی ہو۔(یعنی شواہدقرآن)''

(برکات الدعاء ص۱۸،خزائن ج۶ص ایضاً)

معیارتفسیر رسول اللہ ﷺ ہے۔اس میں شک نہیں کہ سب سے
لے ہمارے پیارے اور بزرگ حضرت محمد ﷺ تھے۔پس اگر
ہوجائے تو مسلمان کافرض ہے کہ بلاتوقف اور بلادغدغہ قبول
سفیت کی رگ ہے۔'' (برکات ص۱۸،خزائن ج۶ص ایضاً)

عیارصحابہؓ کی تفسیرہے۔اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ کرامؓ
صل کرنے والے اورعلم نبوت کے پہلے وارث تھے اورخداکاان
اقوت مدرکہ کے ساتھ تھی۔چونکہ ان کانہ صرف قال(ظاہر)

(برکات ص۱۸،خزائن ج۶ص ایضاً)

۴...... ''پھراگرکسی وقت کلام اللہ اورحدیث رسول کے سمجھنے میں اختلاف رونما ہوجائے اورعاقبت گمراہ ہونے لگےتواللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ہرصدی میں ایسے علماء ربانی پیدا فرمانے کاانتظام فرمارکھاہے جواختلافی مسائل کوخدااوررسول کی منشاء کے مطابق واضح کرتے رہتے ہیں۔''

۵...... ''(مسلمہ مفہوم کے علاوہ)ایک نئے معنی اپنی طرف سے گھڑلینا(جیسے خاتم النبیین کامعنی آخری نبی کے بجائے افضل لینااورتوفی کامعنی موت کرنا۔مؤلف)بھی توالحاد وتحریف ہے۔خدامسلمانوں کواس سے بچائے۔'' (ازالہ ص۷۴۵،خزائن ج۳ص۵۰۱)

۶...... ''نصوص(قرآن وحدیث کے واضح المفہوم الفاظ)کوظاہری معنی پرمحمول کرنے پراجماع ہے۔'' (ازالہ ص۴۰۹،خزائن ج۳ص۳۱۲)

''النصوص یحمل علی ظواھرھا'' (ازالہ ص۵۴۰،خزائن ج۳ص۳۹۰)

مجددین کاکام

سیددوعالم ﷺ کاارشادہے کہ''یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین''

(مشکوٰۃ ص۳۶،کتاب العلم)

فرمایا''ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ یجددلھا دینا (ابوداؤد ج۲ ص۱۳۲، باب مایذکر فی قدر المائۃ)''

نیزفرمایا''لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامراللّٰہ لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللّٰہ وھم علیٰ ذالک (مشکوٰۃ ص۵۸۳، باب ثواب ھذہ الامۃ)''

مرزاقادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱...... ''مجددلوگ دین میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتے۔گمشدہ دین کوپھردنوں میں قائم کرتے ہیں۔'' (شہادۃ القرآن ص۴۸،خزائن ج۶ص۳۴۴)

۲...... ''ایسے اکابرائمہ کوفہم قرآن عطاء ہوتاہے۔جنہوں نے قرآن شریف کو اجمالی مقامات کواحادیث نبویہ کی مددسے تفسیرکرکے خداکے پاک کلام اورپاک تعلیم کوہرزمانہ میں تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔'' (ایام الصلح ص۵۵،خزائن ج۱۴ص۲۸۸)

۳...... ''مجددمجملات کی تفسیرکرتااورکتاب اللہ کے معارف بیان کرتاہے۔''

(حمامۃ البشریٰ ص۷۵،خزائن ج۷ص۲۹۰)

۴...... ''جو لوگ خدا کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں۔ وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے۔''

(فتح الاسلام ص۹، خزائن ج۳ ص۷ حاشیہ)

۵...... ''سلف خلف کے لئے بطور وکیل کے ہوتے ہیں اور ان کی شہادتیں آنے والی ذریت کو ماننا ہی پڑتی ہیں۔'' (ازالہ ص۳۷۴، ۳۷۵، خزائن ج۳ ص۲۹۳)

حدیث نبوی

۱...... ''پس حدیث کی قدر نہ کرنا گویا ایک عضو اسلام کا کاٹ دینا ہے۔ ہاں ایک ایسی حدیث جو قرآن وسنت کی نقیض ہے اور ایسی حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق یا مثلاً ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف ہے تو وہ حدیث قبول کے لائق نہ ہوگی۔''

(کشتی نوح ص۵۸، خزائن ج۱۹ ص۶۲)

۲...... ''اور اگر یہ کہو کہ کیوں جائز نہیں کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہوں اور آنے والا کوئی بھی نہ ہو تو میں کہتا ہوں کہ ایسا خیال بھی سراسر ظلم ہے۔ کیونکہ یہ حدیثیں (نزول مسیح کی) ایسے تواتر کی حد تک پہنچ گئی ہیں کہ عندالعقل ان کا کذب محال ہے اور ایسے متواترات بدیہیات کے رنگ میں ہو جاتے ہیں۔'' (ایام الصلح ص۴۸، خزائن ج۱۴ ص۲۷۹)

انبیاء کرام اور اکابر قوم کا احترام

۱...... ''اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے۔''

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص۱۸، خزائن ج۲۳ ص۳۹۰)

۲...... ''وہ بڑا ہی خبیث اور ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ ومقدس لوگوں کو گالیاں دیتا ہے۔''

(البلاغ المبین ص۱۹، لیکچر لاہور، بدر ج۷ نمبر۲۵ ص۸، مورخہ ۲۵؍جون ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج۱۰ ص۴۱۹)

۳...... ''ہم مختلف فرقوں کے بزرگ ہادیوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا پرلے درجے کی خباثت اور شرارت سمجھتے ہیں۔'' (براہین احمدیہ حصہ دوم ص۱۰۲، خزائن ج۱ ص۹۲)

۴...... ''تیر بر معصوم مے بارد خبیث ...... آسماں رامے سزد گر سنگ بارد برزمیں''

(فتح اسلام ص۵۷، خزائن ج۳ ص۴۵)

۵...... ''جن نبیوں کا وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی

''جولوگ خدا کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں۔ وہ نرے
وتے۔ بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ
ں انہیں تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے۔''

(فتح الاسلام ص۹، خزائن ج۳ ص۷ حاشیہ)

''سلف خلف کے لئے بطور وکیل کے ہوتے ہیں اور ان کی شہادتیں آنے
پڑتی ہیں۔'' (ازالہ ص۳۷۴، ۳۷۵، خزائن ج۳ ص۲۹۴)

''پس حدیث کی قدر نہ کرنا گویا ایک عضو اسلام کا کاٹ دینا ہے۔ ہاں
رآن وسنت کی نقیض ہے اور ایسی حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق یا
صحیح بخاری کے مخالف ہے تو وہ حدیث قبول کے لائق نہ ہوگی۔''

(کشتی نوح ص۵۸، خزائن ج۱۹ ص۶۲)

''اور اگر یہ کہو کہ کیوں جائز نہیں کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہوں اور آنے
ں کہتا ہوں کہ ایسا خیال بھی سراسر ظلم ہے۔ کیونکہ یہ حدیثیں (نزول مسیح کی)
نچ گئی ہیں کہ عندالعقل ان کا کذب محال ہے اور ایسے متواترات بدیہیات
ہیں۔'' (ایام الصلح ص۴۸، خزائن ج۱۴ ص۲۷۹)

رقوم کا احترام

''اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے۔''

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص۱۸، خزائن ج۲۳ ص۳۹۰)

''وہ بڑا ہی خبیث اور ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ ومقدس
۔''

۱۹، لیکچر لاہور، بدر ج۷ نمبر۲۵ ص۸، مورخہ ۲۵ رجون ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج۱۰ ص۴۱۹)

''ہم مختلف فرقوں کے بزرگ ہادیوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا
اور شرارت سمجھتے ہیں۔'' (براہین احمدیہ حصہ دوم ص۱۰۲، خزائن ج۱ ص۹۲)

''تیر بر معصوم مے بارد خبیث ...... آسماں را مے سزد گر سنگ بارد

(فتح اسلام ص۷۵، خزائن ج۳ ص۴۵)

''جن نبیوں کا وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی

ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح بن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی
کہتے ہیں۔'' (توضیح المرام ص۳، خزائن ج۳ ص۵۲)

۶...... ''حضرت مسیح کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترکہ جائیداد
ہے۔'' (تحفہ قیصریہ ص۲۳، خزائن ج۱۲ ص۲۷۵)

۷...... ''اس خدا کے دائمی پیارے اور دائمی محبوب اور دائمی مقبول کی نسبت جس کا
نام یسوع ہے۔ یہودیوں نے تو اپنی شرارت اور بے ایمانی سے لعنت کے برے سے برے مفہوم کو
جائز رکھا۔'' (تحفہ قیصریہ ص۲۲، خزائن ج۱۲ ص۲۷۴)

۸...... ''اور خدا نے اماموں کے لئے چاہا کہ وہ ذونسب ہوں تا کہ لوگوں کو ان کی
کمی نسب کا تصور کر کے نفرت پیدا نہ ہو۔ اسی طرح خدا کی سنت اس کے نبیوں میں ہے۔ جو قدیم
زمانے سے جاری ہے۔ پس ڈرو اور دیکھو۔'' (اعجاز احمدی ص۱۷، خزائن ج۹ ص۱۸۳، ۱۸۴)

۹...... ''شریر انسانوں کا طریق یہ ہے کہ ہجو (کسی کی برائی) کرنے کے وقت
پہلے ایک تعریف کا لفظ لے آتے ہیں۔ گویا وہ منصف مزاج ہیں۔''

(ست بچن ص۱۳، خزائن ج۱۰ ص۱۲۵، حاشیہ)

۱۰...... ''خبیث ہے وہ انسان جو اپنے نفس سے کاملوں اور راستبازوں پر
زبان دراز کرتا ہے۔'' (اعجاز احمدی ص۳۸، خزائن ج۹ ص۱۴۹)

۱۱...... ''مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی ﷺ کو گالی
دے تو ایک مسلمان اس کے عوض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔ کیونکہ مسلمانوں کے دلوں
میں دودھ کے ساتھ یہ اثر پہنچایا گیا ہے۔ جیسا کہ وہ اپنے نبی ﷺ سے محبت رکھتے ہیں، ویسا ہی وہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔'' (ضمیمہ نمبر۳، تریاق القلوب، خزائن ج۱۵ ص۴۹۱)

۱۲...... ''بعض جاہل سلمان کسی عیسائی بدزبانی کے مقابل پر جو آنحضرت ﷺ
کی شان میں کرتا ہے حضرت عیسیٰ کی نسبت سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔''

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ج۲ ص۸۷، فتاویٰ مسیح موعود ص۲۳۶)

۱۳...... ''وہ شخص بھی اس سے کچھ کم بدذات نہیں جو مقدس اور راستبازوں پر
بے ثبوت تہمت لگاتا ہے۔'' (آریہ دھرم ص۵۵، خزائن ج۱۰ ص۶۲)

۱۴...... ''اور اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں کہ جس میں کسی بزرگ یا پیشوا کسی فرقہ کی
کسر شان لازم آئے اور خود ہم ایسے الفاظ کو صراحتاً یا کنایتاً اختیار کرنا خبث عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب

ایسے امر کو پرلے درجے کا شریرالنفس خیال کرتے ہیں۔" (براہین ص ۱۰۱، خزائن ج ۱ ص ۹۰)

۱۵...... "غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں۔ بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔" (آریہ دھرم ص ۱۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۳)

۱۶...... "اسی طرح انسان کو چاہئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ وہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کتپن کی مثال صادق آئے گی۔" (ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۱۰۳)

صحیح عقائد

۱...... "خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں۔ جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا اله الا الله محمد رسول الله کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مدعی نہیں۔ بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور یہ بھی لکھا کہ میں ملائکہ کا منکر بھی نہیں۔ بخدا میں اسی طرح ملائک کو مانتا ہوں۔ جیسا کہ شرع میں مانا گیا ہے۔ نہ کسی استبعاد عقلی کی وجہ سے معجزات کے ماننے سے منہ پھیرنے والا ہوں۔" (آسمانی فیصلہ ص ۳، خزائن ج ۴ ص ۳۱۳)

۲...... "اے لوگو! اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو! دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خدا سے شرم کرو۔ جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔" (آسمانی فیصلہ ص ۲۵، خزائن ج ۴ ص ۳۳۵)

۳...... "گواہ رہو کہ میرا تمسک قرآن شریف سے ہے اور میں حدیث کی پیروی کرتا ہوں جو چشمہ حق ومعرفت ہے اور تمام باتوں کو قبول کرتا ہوں۔ جو خیر القرون میں باجماع صحابہ صحیح قرار پاگئی۔ نہ ان پر کوئی زیادتی کرتا ہوں اور نہ کمی اور اسی اعتقاد پر میں زندہ ہوں اور اس پر میرا خاتمہ اور انجام ہوگا اور جو شخص شریعت محمدی میں ذرہ برابر کمی بیشی کرے یا کسی عقیدہ اجماعی کا انکار کرے، اس پر خدا، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔"

(انجام آتھم ص ۱۴۴، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۴...... "والله انی لا ادعی النبوة ولا اجاوز الملة ولا اغترف الامن فضالة خاتم النبیین واومن بالله وملائکته وکتبه ورسله واصلی واستقبل القبلة" (المکتوب الی العلماء الحق ملحق بہ رسالہ سر الخلافہ ص ۸۷، خزائن ج ۸ ص ۴۲۲)

"اور خدا کی قسم میں نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ میں نے ملت اسلام سے بغاوت کی ہے۔ میں تو خاتم النبیین ﷺ کے فیض سے ہی فیض یاب ہو رہا ہوں۔ میں اللہ پر اس

ے کا شریرالنفس خیال کرتے ہیں۔" (براہین ص ۱۰۱، خزائن ج ۱ ص ۹۰)

"غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں۔ بلکہ نہایت شریر
کام ہے۔" (آریہ دھرم ص ۱۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۳)

"اسی طرح انسان کو چاہئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم
نہیں تو وہی کتین کی مثال صادق آئے گی۔" (ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۱۰۳)

"خداتعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا
اعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا اله الا الله محمد رسول الله کا قائل
ز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مدعی نہیں۔ بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے
بھی لکھا کہ میں ملائکہ کا منکر بھی نہیں۔ بخدا میں اسی طرح ملائک کو مانتا
ں مانا گیا ہے۔ نہ کسی استبعاد عقلی کی وجہ سے معجزات کے ماننے سے منہ
(آسمانی فیصلہ ص ۳، خزائن ج ۴ ص ۳۱۳)

"اے لوگو! اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو! دشمن قرآن نہ بنو اور
بوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خدا سے شرم کرو۔ جس کے سامنے
(آسمانی فیصلہ ص ۲۵، خزائن ج ۴ ص ۳۳۵)

"گواہ رہو کہ میرا تمسک قرآن شریف سے ہے اور میں حدیث کی پیروی
رفت ہے اور تمام باتوں کو قبول کرتا ہوں۔ جو خیر القرون میں باجماع
پر کوئی زیادتی کرتا ہوں اور نہ کمی اور اسی اعتقاد پر میں زندہ ہوں اور اس
ر جو شخص شریعت محمدی میں ذرہ برابر کمی بیشی کرے یا کسی عقیدہ اجماعی کا
کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔"

(انجام آتھم ص ۱۴۴، خزائن ج ۱۱ ص ایضا)

الله انی لا ادعی النبوة ولا اجاوز الملة ولا اغترف
النبيين واومن بالله وملائكته وكتبه ورسله واصلى
(المکتوب الی العلماء الحق ملحق بہ رسالہ سر الخلافہ ص ۸۷، خزائن ج ۸ ص ۴۲۲)

میں نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ میں نے ملت اسلام سے
النبیین ﷺ کے فیض سے ہی فیض یاب ہو رہا ہوں۔ میں اللہ پر اس

کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور تمام انبیاء پر ایمان رکھتا ہوں۔ نماز کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف منہ کرتا ہوں، مجھ میں کوئی آلائش کفر کی نہیں۔"

۵...... "تم نے مجھے دعویٰ نبوت کی طرف منسوب کیا اور تم لوگ اس بہتان بازی پر ذرا بھر خداتعالیٰ سے نہ ڈرے اور نہ ہی تم ڈرنے والے ہو۔ تم لوگ میرے مقام کو سمجھے ہی نہیں۔ تم نے میرے صاف شفاف چشمے کو کھارا سمجھ لیا، نہ تمہیں عقل ہی ہے۔ تم کیسے الٰہی اسرار کو سمجھ سکتے ہو۔ جب کہ تم نے تکبر کے کپڑے لٹکا رکھے ہیں۔ تم لوگ کینہ کے جذبات میں غرق ہو کر حق سے اعراض کر رہے ہو اور جہالت کی باتوں پر ریجھے ہوئے اور تم فضولیات میں غرق ہو اور اندھوں کی طرح صراط مستقیم سے منہ پھیر رہے ہو۔" (المکتوب الی العلماء ملحق سر الخلافہ ص ۹۱، خزائن ج ۸ ص ۴۲۸)

عظمت صحابہ کرامؓ

مرزا قادیانی نے ایک رسالہ بنام سر الخلافہ خزائن ج ۸ (عربی) الہام خداوندی کی روشنی میں لکھا ہے۔ جس میں تمام صحابہ کرامؓ کی نہایت مدح وتوصیف فرمائی۔ ان کو کجوارح رسول اللہ ﷺ قرار دے دیا اور ان کی صالحیت کو تسلیم کیا۔ ان کی ایذا کو ایذاء الٰہی قرار دیا اور ظلم وتعدی کرنے والا قرار دیا۔ ان کے سب وشتم کو انبیاء کا سب وشتم قرار دیا اور لکھا۔ "واعطاهم مالم يوت احدا من العالمين" ان کو اللہ نے وہ مقام دیا اور انعامات واعزازات سے نوازا کہ تمام جہان میں سے کسی کو بھی نہیں نوازا گیا۔ ان کے تمام افعال زندگی محض رضائے الٰہی کے لئے تھے۔

دوسری جگہ لکھا کہ "گویا وہ سب آنحضرت ﷺ کی عکسی تصویریں تھیں۔"
(فتح اسلام ص ۳۶، خزائن ج ۳ ص ۲۱)

اس کے بعد مسئلہ خلافت میں صدیق وفاروقؓ کو آیت استخلاف کا حقیقی مصداق قرار دیا اور آیت مبارکہ کو انہی کے حق میں منحصر قرار دیا۔ اسی طرح صدیق اکبرؓ کو آیت "انعم الله عليهم من النبيين والصديقين" کا مصداق قرار دیا۔ خاص کر صدیق اکبرؓ کی مدح وتوصیف میں خوب قلم چلایا۔ ان کو ہمزاج رسول اور خلیفہ رسول ﷺ، محسن امت، ممدوح امت قرار دیا۔ حتیٰ کہ اس سلسلہ میں حق وباطل میں فرق کرنے کے لئے انعامی چیلنج اور مباہلہ تک اعلان کر دیا۔ صدیق اکبرؓ کو تمام صحابہؓ سے افضل، اعلیٰ، فضل ومدح کا مرکز قرار دیا۔ ان کے بے پناہ حسنات وبرکات کا اظہار کیا۔ سید المرسلین ﷺ کا ہر مشکل میں رفیق حقیقی، خدا کا انتخاب اور رفیق ہجرت قرار دیا۔ ان کو اشجع الناس، محافظ امت مرحومہ، شفیق ورحیم کہا اور کہا سبحان اللہ کیا شان ہے۔ صدیق وفاروق

کی ''لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لتمنیاها غبطة ولکن لا یحصل هذا المقام بالمنیة ''یعنی ان کا مقام اتنا منفرد اور رفیع ہے کہ اگر موسیٰ وعیسیٰ زیدہ ہوتے تو وہ بھی ان کے مقام کے حصول کی تمنا کرتے۔ مگر حصول مقام صرف آرزو سے نہیں ہوتا۔ یہ تو رب رحیم کی رحمت ازلی کا نتیجہ ہے جو کہ انہیں کے ساتھ وابستہ ہے۔

روح صدیق اکبرؓ جامع رجاء وخوف اور شوق وخشیت اور انس ومحبت تھی۔ صفائی باطن میں بے مثال اور صرف درگاہ ربوبیت کی طرف متوجہ تھی۔ ایسی عظیم الشان اور منفرد ہستی کسی قسم کی زیادتی اور ظلم کی مرتکب نہیں ہوسکتی۔

مرزا قادیانی نے مزید لکھا ''ایها الناس لا تظنوا ظن السوء فی الصحابة ولا تهلکوا انفسکم فی بوادی الاسترابة''

صدیق اکبرؓ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح حق کی گواہی دی۔ اسی کا ساتھ دیا اسی لئے علی المرتضیٰ نے ان دونوں کے دست اقدس پر رضا ورغبت سے بیعت کی۔ ان کے پیچھے بلا تکلف نماز پڑھتے رہے۔ انہی کے ساتھ ہر وقت ہر مشکل میں شامل مشورہ رہے۔ وہ ان کے مخالف کیسے ہوسکتے ہیں؟ آیت استخلاف کا مصداق ہے ہی خلافت صدیق اکبرؓ۔

پھر لکھا کہ صدیق اکبرؓ فخر الاسلام والمسلمین تھے۔ ان کا جوہر فطرت رحمت عالم ﷺ کے قریب تھا۔ ''وکان اوّل المستعدین لقبول نفحات النبوة ''یہ فرد اوّل تھے کہ جنہوں نے مثیل قیامت کا حشر روحانی ملاحظہ فرمالیا تھا۔ ''وبدل الجلابیب المتدنسة بالملاحف المطهر قوضاها الانبیاء فی اکثر سیر النبیین''

ہم قرآن عظیم میں ان کے تذکرہ کے سوا قطعاً کسی کا بھی تذکرہ نہیں پاتے۔ ''ومن عاداه فبینه وبین الحق باب مسدود ینفخ ابدا الا بعد رجوعه الی سید الصدیقین ''اسی لئے ہم گروہ شیعہ میں کوئی اہل تقویٰ نہیں پاتے۔ کیونکہ ان کے اعمال اللہ کے ہاں غیر پسندیدہ ہیں اور وہ صالحین سے عداوت رکھنے والے ہیں۔

نیز لکھا کہ آپؓ کی روح سید المرسلین ﷺ کی روح انور کے ساتھ ملصق ہے اور فیضان الٰہی میں ان کی روح مطہرہ کے ساتھ شامل ہے اور آپ فہم قرآن میں تمام امت سے ممتاز ہیں اور حب رسول ﷺ میں یکتا اور منفرد ہیں۔ حتیٰ کہ: ''انه کان نسخة اجمالیة من کتاب النبوة وکان امام ارباب الفضل والفتوة من بقیة طین النبیین وکان کظل لرسولنا وسیدنا ﷺ فی جمیع الاداب وکانت له مناسبة ازلیة بحضرة

عیسیٰ حیین لتمنیاھا غبطة ولکن لا یحصل ھذا المقام
قام اتنا منفرد اور رفیع ہے کہ اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے تو وہ بھی ان کے
تے۔ مگر حصول مقام صرف آرزو سے نہیں ہوتا۔ یہ تو رب رحیم کی رحمت
کے ساتھ وابستہ ہے۔

کبرؓ جامع رجاء وخوف اور شوق وخشیت اور انس ومحبت تھی۔ صفائی باطن
گاہ ربوبیت کی طرف متوجہ تھی۔ ایسی عظیم الشان اور منفرد ہستی کسی قسم کی
ہو سکتی۔

نے مزید لکھا ''ایھا الناس لا تظنوا ظن السوء فی الصحابة
بوادی الاسترابة''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح حق کی گواہی دی۔ اسی کا ساتھ دیا
دونوں کے دست اقدس پر رضا اور رغبت سے بیعت کی۔ ان کے پیچھے بلا
نبی کے ساتھ ہر وقت ہر مشکل میں شامل مشورہ رہے۔ وہ ان کے
یت استخلاف کا مصداق ہے ہی خلافت صدیق اکبرؓ۔

ق اکبر فخر الاسلام والمسلمین تھے۔ ان کا جوہر فطرت رحمت عالم ﷺ
ن المستعدین لقبول نفحات النبوة ''یہ فرد اوّل تھے کہ
شر روحانی ملاحظہ فرمایا تھا۔'' وبدل الجلابیب المتدنسة
ماھا الانبیاء فی اکثر سیر النبیین''
ہیں ان کے تذکرہ کے سوا قطعاً کسی کا بھی تذکرہ نہیں پاتے۔'' ومن
لحق باب مسدود ینفخ ابدا الا بعد رجوعه الی سید
گروہ شیعہ میں کوئی اہل تقویٰ نہیں پاتے۔ کیونکہ ان کے اعمال اللہ کے
الحین سے عداوت رکھنے والے ہیں۔

روح سید المرسلین ﷺ کی روح انور کے ساتھ ملصق ہے اور فیضان
کے ساتھ شامل ہے اور آپ فہم قرآن میں تمام امت سے ممتاز ہیں اور
منفرد ہیں۔ حتیٰ کہ: ''انه کان نسخة اجمالیة من کتاب
اب الفضل والفتوة من بقیة طین النبیین وکان کظل
ﷺ فی جمیع الاداب وکانت له مناسبة ازلیة بحضرة

خیر البریة والذالک حصل له من الفیض فی الساعة الواحدة ما لم یحصل للاخرین فی الازمنة المتطاولة والاقطار المتباعدة''

''اما الصدیق فقد خلق منوجھا الی مبدء الفیض ومقبلا علی رسول الرحمان فلذاک کان احق الناس بحلول صفات النبوة واولی بان یکون خلیفة لحضرة خیر البریة ویتحد مع متبوعه ویوافقه باتم الوفاق...... ویکون الداخل فی جوھر روحه صدقاً وصفاءً وثباتاً واتقاءً۔ لو ارتد العالم کله لا یبالیھم ولا یتاثر بل یقدم قدمه کل حین''

اسی لئے خالق کائنات نے نبیوں کے بعد صدیقین کا ذکر فرمایا۔ فرمایا ''فاولئك مع الذین انعم الله علیھم من النبیین والصدیقین'' اور اس میں اشارہ ہے شان صدیق کی طرف۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ میں سے کسی کو بھی صدیق کے لقب سے نہیں نوازا۔ تا کہ آپ کا مقام ظاہر ہو جائے۔ معلوم ہوا کہ یہ آیت کریمہ بھی کمالات صدیق اکبر پر شواہد میں سے ہے۔ کیونکہ صدیق اکبر ہی لسان رسالت سے صدیق کہلائے اور فرقان حمید نے ان کو انبیاء کے ساتھ ملا دیا۔ جیسا اہل نظر پر واضح ہے۔ یہ شان بھی صدیق اکبر ہی کی ہے جس میں وہ منفرد ہیں۔ کوئی ان کا شریک وسہیم نہیں ہے۔

تو ان حقائق بالا سے شان صدیق اکبر واضح ہو گئی کہ انبیاء کے بعد آپ کا ہی مقام افضل ہے۔ ''کان افضل الناس بعد الانبیاء'' آپ کا شان اقدس میں کوئی بھی ہمسر نہیں ہے۔ مگر آپ نبی نہیں۔ نبوت کا مقام نہایت ہی اعلیٰ وارفع ہے اور وہ ہے بھی وہبی۔ وہ ذاتی کمالات سے نصیب نہیں ہوتا۔ وہ محض عطائے الٰہی سے ملتا ہے۔

اسی طرح مرزا قادیانی نے فاروق اعظمؓ کو بھی آنحضور ﷺ کا ظلی وجود قرار دیا ہے۔ (ایام صلح ص ۳۵، خزائن ج ۱۴ ص ۲۶۵) مگر اصدق الخلق نے صاف فرما دیا ''لو کان بعدی نبی لکان عمر (مشکوٰة ص ۵۵۸، باب مناقب عمر)'' کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر جیسا با کمال انسان ہوتا۔ مگر کیا کہئے باب نبوت کو تو اب تا قیامت تالا لگ گیا ہے۔ یعنی اب کسی بھی قسم کا کوئی نبی نہیں پیدا ہو سکتا۔ ''ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (جامع ترمذی ج ۲ ص ۵۳، باب ذھبت النبوة وبقیت المبشرات)''

صحابہ کرام عالم تھے، فقیہ تھے، متقی صالح سب کچھ تھے۔ قریب تھے کہ نبی ہو جائیں کیونکہ ان میں نبوت کی استعداد اور صلاحیت تھی۔ مگر وہ اعلان الٰہی آڑے آیا کہ ''ماکان محمد

ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شئى عليما (احزاب:٤٠) ''لہٰذا آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت کا تا قیامت کوئی امکان نہیں۔'' ''لا نبی بعد ولا امة بعدكم (كنزالعمال ج١٥ ص٩٤٧، حديث نمبر٣٨ ٤٣)''

حیات ونزول مسیح علیہ السلام اور قرآن وحدیث

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱...... وہ فرقانی ارشاد اس آیت میں ہے۔''ھوالذی رسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله'' یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ کیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔

(براہین احمدیہ ص۴۹۸،۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳ حاشیہ)

۲...... ''عسی ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم للکافرین حصیرا'' خدا تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح علیہ السلام کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے۔ یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف، واحسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے۔ اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کر دیں گے اور کجی اور ناراستی کا نام ونشان نہ رہے گا اور جلال الٰہی اپنی قہری تجلی سے نیست ونابود کر دے گا۔'' (براہین احمدیہ ص۵۰۵، خزائن ج۱ ص۶۰۲)

۳...... ''اور جو قرآن شریف کی آیتیں پیش گوئی کے طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب تھیں۔'' (براہین احمدیہ ج۵ ص۸۵، خزائن ج۲۱ ص۱۱۱)

۴...... ''سو واضح ہو کہ اس امر سے دنیا میں کسی کو بھی انکار نہیں کہ احادیث میں مسیح موعود (عیسیٰ بن مریم علیہ السلام) کی کھلی کھلی پیش گوئی موجود ہے۔ بلکہ قریباً تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے۔ جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا اور

یہ پیش گوئی بخاری، مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لئے کافی ہے اور بالضرورت اس قدر مشترک پر ایمان لانا پڑتا ہے کہ ایک مسیح موعود آنے والا ہے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ اکثر ہر حدیث اپنی ذات میں مرتبہ آحاد سے زیادہ نہیں۔ مگر اس میں کچھ بھی کلام نہیں کہ جس قدر طرق متفرقہ کی رو سے احادیث نبویہ اس بارہ میں مدون ہو چکی ہیں۔ ان سب کو یکجائی نظر سے دیکھنے سے بلاشبہ اس قدر قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ضرور آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود کے آنے کی خبر دی ہے اور پھر جب ہم ان احادیث کے ساتھ جو اہل سنت و جماعت کے ہاتھ میں ہیں، ان احادیث کو بھی ملاتے ہیں جو دوسرے فرقے اسلام کے مثلاً شیعہ وغیرہ ان پر بھروسہ رکھتے ہیں تو اور بھی اس تواتر کی قوت اور طاقت ثابت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ صدہا کتابیں متصوفین کی دیکھی جاتی ہیں تو وہ بھی اس کی شہادت دے رہی ہیں۔ پھر بعد اس کے جب ہم بیرونی طور پر اہل کتاب یعنی نصاریٰ کی کتابیں دیکھتے ہیں یہ خبر ان سے بھی ملتی ہے۔..... لیکن یہ خبر مسیح موعود کے آنے کی اس قدر زور کے ساتھ ہر زمانہ میں پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی جہالت نہیں ہوگی کہ اس کے تواتر سے انکار کیا جائے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اسلام کی وہ کتابیں جن کی رو سے یہ خبر سلسلہ وار شائع ہوتی چلی آئی ہے۔ صدی وار مرتب کر کے اکٹھی کی جائیں تو ایسی کتابیں ہزارہا سے کچھ کم نہیں ہوں گی۔ ہاں یہ بات اس آدمی کو سمجھانا مشکل ہے جو اسلامی کتابوں سے بالکل بے خبر ہے۔ درحقیقت ایسے اعتراض کرنے والے اپنی بدقسمتی سے کچھ ایسے بے خبر ہوتے ہیں کہ انہیں یہ بصیرت حاصل ہی نہیں ہوتی کہ فلاں واقعہ کس قدر قوت اور مضبوطی کے ساتھ اپنا ثبوت رکھتا ہے۔''

(شہادۃ القرآن ص۲، خزائن ج۶ ص ۲۹۸)

۵..... ''اب اس تمہید کے بعد یہ بھی واضح ہو کہ مسیح موعود کے بارے میں جو احادیث میں پیش گوئی ہے۔ وہ ایسی نہیں کہ جس کو آئمہ حدیث نے چند روایتوں کی بناء پر لکھا ہو و بس۔ بلکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ پیش گوئی عقیدہ کے طور پر ابتداء سے مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں داخل چلی آتی ہے۔ گویا جس قدر اس وقت روئے زمین پر مسلمان تھے، اس قدر اس پیش گوئی کی صحت پر شہادتیں موجود تھیں۔ کیونکہ عقیدہ کے طور پر وہ اس کو ابتداء سے یاد کرتے چلے آتے تھے اور آئمہ حدیث امام بخاری وغیرہ نے اس پیش گوئی کی نسبت اگر کوئی امر اپنی کوشش سے نکالا ہے تو صرف یہی ہے کہ جب اس کو کروڑہا مسلمانوں میں مشہور اور زبان زد پایا تو اپنے قاعدہ کے موافق مسلمانوں کے اس قولی تعامل کے لئے روایتی سند کو تلاش کر کے پیدا کیا اور روایات صحیحہ

مرفوعہ متصلہ سے جن کا ایک ذخیرہ ان کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔اسناد کو دکھایا۔''

(شہادۃ القرآن ص۸،۹،خزائن ج۶ص۳۰۴،۳۰۵)

ف...... واقعی اہل اسلام کی ہر کتاب حدیث میں اس مسئلہ پر متواتر احادیث موجود ہیں کہ عیسیٰ بن مریم صاحب انجیل لازماً نازل ہوں گے۔ پھر اکابر نے ہر تفسیر سے اسی عقیدہ کو نقل کیا۔ صدہا تفاسیر کے حوالہ جات اکٹھے کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح نزول مسیح کی احادیث التصریح بما تواتر فی نزول المسیح کے نام سے مستقل کتاب میں اکٹھی کردی گئی ہیں۔ جس کے بعد اس عقیدہ سے انکار کی گنجائش نہیں اور نہ ہی کسی قسم کے اشتباہ کی گنجائش ہے۔ ہاں منکرین حق ہی اس میں شک وشبہات پیش کرتے رہتے ہیں۔ اللہ کریم تمام اہل اسلام کو ان تمام وساوس سے محفوظ فرماویں۔

۶...... ''یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اوّل درجہ کی پیش گوئی ہے۔ جس کو سب نے باتفاق قبول کرلیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں، کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔ اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں۔ درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خداتعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی بخرہ اور حصہ نہیں دیا اور بباعث اس کے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قال اللہ اور قال الرسول کی عظمت باقی نہیں رہی۔ اس لئے جو بات اپنی سمجھ سے بالاتر ہو اس کو محالات اور ممتنعات میں داخل کر لیتے ہیں۔''

(ازالہ اوہام ص۵۵۷،خزائن ج۳ص۴۰۰)

۷...... ''اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو۔ اس لئے اس آیت ''ھو الذی ارسل رسولہ'' کی نسبت ان متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح ابن مریم کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔''

(چشمہ معرفت ص۸۳،خزائن ج۲۳ص۹۱)

مندرجہ بالا اقتباسات سے روشن ترین طور پر ثابت ہوگیا کہ قرآن مجید کی طرح احادیث رسول ﷺ میں بھی بالاہتمام آمد مسیح علیہ السلام کو بیان فرمایا گیا ہے۔ نیز ابتداء ہی سے تمام افراد امت (عوام وخواص) کا اس پر کلی اتفاق ہے اور تمام امت اس نظریہ کو ایک عام بات کی طرح نہیں بلکہ بطور عقیدہ کے اس حقیقت کو اپنے قلب وجگر میں راسخ اور بسائے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہ حقیقت مشاہدۂ بھی اور بقول مرزاقادیانی بھی کتب تفسیر وحدیث، شروح حدیث، کتب

کاایک ذخیرہ ان کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔اسنادکودکھایا۔‘‘

(شہادۃ القرآن ص۸،۹،خزائن ج۶ص۳۰۴،۳۰۵)

واقعی اہل اسلام کی ہر کتاب حدیث میں اس مسئلہ پر متواتر احادیث موجود
صاحب انجیل لازماً نازل ہوں گے۔پھر اکابر نے ہر تفسیر سے اسی عقیدہ کو نقل
کے حوالہ جات اکٹھے کر دیئے گئے ہیں۔اسی طرح نزول مسیح کی احادیث
تواتر فی نزول المسیح کے نام سے مستقل کتاب میں اکٹھی کر دی گئی
عقیدہ سے انکار کی گنجائش نہیں اور نہ ہی کسی قسم کے اشتباہ کی گنجائش ہے۔
میں شک وشبہات پیش کرتے رہتے ہیں۔اللہ کریم تمام اہل اسلام کو ان
فرماویں۔

’’یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اوّل
جس کو سب نے باتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں
گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔تواتر کا اوّل درجہ اس کو
اس کی مصدق ہے۔اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام
درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق
اور حصہ نہیں دیا اور بباعث اس کے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قال اللہ اور
باقی نہیں رہی۔اس لئے جو بات اپنی سمجھ سے بالاتر ہو اس کو محالات اور
لیتے ہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۵۵۷،خزائن ج۳ص۴۰۰)

’’اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو۔اس لئے اس آیت
سولہ‘‘ کی نسبت ان متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں
مریم کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔‘‘

(چشمہ معرفت ص۸۳،خزائن ج۲۳ص۹۱)

اقتباسات سے روشن ترین طور پر ثابت ہوگیا کہ قرآن مجید کی طرح
بھی بالاہتمام آمد مسیح علیہ السلام کو بیان فرمایا گیا ہے۔نیز ابتداء ہی سے
خواص) کا اس پر کلی اتفاق ہے اور تمام امت اس نظریہ کو ایک عام بات کی
کے اس حقیقت کو اپنے قلب وجگر میں راسخ اور بسائے ہوئے ہیں۔
بھی اور بقول مرزا قادیانی بھی کتب تفسیر وحدیث،شروح حدیث،کتب

عقائد وتصوف میں برملا اور بالاہتمام مذکور ہے۔کتب شیعہ اور اہل کتاب بھی اس نظریہ حقہ کی مصدق اور مؤید ہیں۔یہ ہے وہ سچائی،صداقت اور حقیقت جس کا مرزا قادیانی نے واضح ترین اظہار کر کے نظریہ اسلام کی سو فیصد تائید کر دی ہے۔لہٰذا ہم صمیم قلب سے مرزا قادیانی کی اس تصدیق وتائید کے مشکور ہیں۔

اس ذخیرہ حدیث میں مذکور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے مراد ان کا کوئی مثیل نہیں۔ بلکہ وہی فرزند مریم بتول اور صاحب انجیل عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو رسولا الی بنی اسرائیل تھے اور مبشر خاتم الانبیاء ﷺ تھے۔جیسے کہ سطور بالا سے دوٹوک انداز سے ثابت ہوگیا۔ بلکہ مرزا قادیانی نے اس تاویل وتحریف کا ہمیشہ کے لئے دروازہ بند کرتے ہوئے ایک ضابطہ یہ طے کر دیا کہ جس بات پر قسم کھائی جائے،یعنی اسے حلفاً بیان کیا جائے۔اس میں کوئی تاویل اور استثناء نہیں چل سکتے۔چنانچہ مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں۔

’’والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاهر لا تاویل فیه ولا استثناء والا فای فائدة فی ذکر القسم فتدبر کالمفتشین المحققین‘‘

(حمامۃ البشریٰ ص۱۴،خزائن ج۷ص۱۹۲ حاشیہ)

’’ذکر قسم اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ اس خبر اور اطلاع کو ظاہر ہی پر تسلیم کریں گے۔ اس میں کوئی تاویل یا استثناء کی گنجائش نہ ہوگی۔ورنہ ذکر قسم کا کیا فائدہ تھا؟ لہٰذا تم ایک مفتش اور محقق کے اندر پر اس مسئلہ میں غور وفکر کرو۔یعنی قسم کے ساتھ کوئی خبر،واقعہ یا اطلاع حقیقت پر مبنی ہوتی ہے۔یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس سے مراد یہ ہے یا وہ ہے۔‘‘اب نزول مسیح کی خبر جو صحیح حدیث رسول ﷺ میں مذکور ہے اور مذکور بھی اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری شریف وغیرہ میں ہے صادق وامین نبی معظم ﷺ فرماتے ہیں کہ:

۱…… ’’والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم (بخاری ج۱ ص۲۹۶، باب قتل الخنزیر، ۳۳۶، باب کسر الصلیب وقتل الخنزیر، ۴۹۰، باب نزول عیسیٰ بن مریم)‘‘

۲…… ’’والذی نفسی بیده لینزلن فیکم ابن مریم (مسلم شریف ج۱ ص۸۷، باب نزول عیسیٰ بن مریم علیه السلام)‘‘

۳…… ’’والذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا اومعتمرا (مسلم ج۱ ص۴۰۸، باب جواز التمتع فی الحج والقرآن)‘‘

۴...... ”والذی نفسی بیده لیقتلنه ابن مریم بباب لد (مسند حمیدی ج۲ ص۳٦٥، حدیث نمبر۸۲۸)“

یہ چار احادیث ہیں جن میں اصدق الخلق ﷺ نے آمد مسیح کو حلفاً بیان فرمایا ہے۔ گویا اس خبر پر ایک نہیں چار قسمیں کھائی گئی ہیں اور قسم بھی اس ذات اقدس کی ہے جو بلاقسم بھی تمام مخلوقات سے زیادہ راست باز اور سچے ہیں۔ لہٰذا اس خبر اور پیش گوئی میں کوئی کیسے کہہ سکتا ہے کہ مسیح سے مراد اس کا مثیل ہے۔ آمد سے مراد یہ ہے، رفع یا نزول سے مراد یہ ہے، قتل خنزیر، کسر صلیب وغیرہ سے مراد یہ ہے یا وہ ہے۔ جب ایک قسم والی خبر میں یہ اینچ پینچ نہیں چل سکتا تو چار قسموں والی خبر میں یہ ڈھکوسلے کیسے چل سکیں گے۔ لہٰذا ازروئے قرآن وحدیث، اجماع امت اور بقول مرزا قادیانی، اہل اسلام کا نظریہ کہ آنے والے وہی مسیح ہیں جو کہ فرزند مریم صدیقہ اور صاحب انجیل تھے۔ دوسرا کوئی فرد ممکن نہیں ورنہ قسم کھا کر بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ پھر امت کا ہر فرد جو یہ عقیدہ رکھتا ہے، وہ ہر کتاب میں مذکور ہے کہ وہ اسی اصلی انداز سے آمد مراد ومصداق ہے۔ آج تک کسی ایک فرد نے بھی اس کو تاویل اور مثیلی انداز میں تسلیم نہیں کیا۔ لہٰذا ہمارا عقیدہ سو فیصد برحق ثابت ہوا اور منکرین (قادیانی یا دیگر ملحدین) کا عقیدہ باطل ہوا۔

ہمارے ہر ایک مفسر، محدث، ملہم، مجدد، متکلم، فقیہ ومجتہد، امام وولی وغیرہ تمام کے تمام صراحتاً اس عقیدہ حقہ پر متفق ہیں۔ ایک فرد بھی دکھایا نہیں جاسکتا کہ فلاں نے اس کی یہ تاویل کی ہے۔ دنیا کا کوئی قادیانی، کوئی ملحد ایک ہی تحریر پیش کر کے منہ مانگا انعام حاصل کرسکتا ہے۔ ھل من مبارز؟

مرزا قادیانی کی علت غائی

”ہر ایک چیز اپنی علت غائی سے شناخت کی جاتی ہے۔“

(ازالہ ص۵۵۳، خزائن ج۳ ص۳۹۸)

”میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ وہ سچے مسلمان ہوں اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو، ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے، دنیا ان کو بھول جائے۔“

(اخبار الحکم ج۹ نمبر۲۵ ص۱۰، مورخہ ۱۷؍جولائی ۱۹۰۵ء، ملفوظات ج۸ ص۱۴۸)

”اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے۔ (یعنی قیام تقویٰ اور کسر صلیب وتثلیث) تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان (دس لاکھ یا ہزار تو کجا رہے)

براہین بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی (غرض ومقصد) ظہور میں نہ آوے تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔'' (مرزا قادیانی کا خط بنام قاضی نذر حسین مندرجہ اخبار بدر ج ۲ نمبر ۲۹ ص ۴، مورخہ ۱۹ رجولائی ۱۹۰۶ء، مکتوبات احمدیہ ج ۶ حصہ اوّل ص ۱۶۲)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا تمام تصریحات کو ہم بالکل درست اور صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کی روشنی میں ہم دیکھیں گے کہ جناب مرزا قادیانی اس سچے اور مبنی برحقیقت معیار پر پورے اترے یا نہیں؟ سو بات بالکل واضح ہے۔ مشاہدہ ہے کہ نہ تو مسلمان صحیح مسلمان اور متقی بنے بلکہ مزید عملی اور اعتقادی کمزوریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ دوسری بات کسر صلیب اور خاتمہ تثلیث (عیسائیت) کی اس سے بھی خراب اور بدتر حالت ہے۔ لہٰذا صاف واضح ہو گیا کہ مرزا قادیانی اپنی علت غائی میں بالکل ناکام بلکہ صفر ثابت ہوئے۔ چنانچہ آنجناب خود اپنی زبان اور قلم سے بھی اس حقیقت کا اظہار کر گئے ہیں۔ دیکھئے مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں۔

''مجھے افسوس ہے کہ میں اس کی راہ میں وہ اطاعت اور تقویٰ کا حق بجا نہیں لاسکا جو میری مراد تھی اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کر سکا جو میری تمنا تھی۔ میں اس درد کو ساتھ لے جاؤں گا کہ جو کچھ مجھے کرنا چاہئے تھا میں کر نہیں سکا۔ جب مجھے اپنے نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی اور مردہ ہوں نہ زندہ۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۵۹، خزائن ج ۲۲ ص ۴۹۳)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا تحریرات کی روشنی میں فیصلہ اور نتیجہ بالکل واضح ہے کہ جناب مرزا قادیانی سال ہا سال اپنی آمد کے جو اغراض ومقاصد پیش کرتے رہے وہ مشاہدۃً اور بقلم خود پورے نہیں کر سکے۔ لہٰذا انہی کی اس سچی بات کے مطابق (کہ اگر مجھ سے میری علت غائی ظہور میں نہ آوے تو پھر کروڑوں نشان بھی مجھ سے ظاہر ہوں تو گواہ رہو کہ میں جھوٹا ہوں) ہم اب بانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی شہادت خود کذاب، دجال اور ناکام ونامراد ثابت ہو چکے۔ اس لئے قادیانیوں کا ان سے چمٹے رہنا محض حماقت وجہالت اور کفر وضلالت ہے۔

واسطہ وحی الٰہی

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱...... ''اور رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبرئیل حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تابقیامت منقطع ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۲)

۲...... ’’کیونکہ حسب تصریح قرآن کریم رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دینی جبرائیل کے ذریعے حاصل کئے ہوں۔ لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۵۳۴، خزائن ج۳ ص۳۸۷)

۳...... ’’اور ظاہر ہے کہ یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمدورفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون میں قرآن شریف سے توارد رکھتی ہو، پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو، وہ محال ہوتا ہے۔ فتدبر!‘‘

(ازالہ اوہام ص۵۸۳، خزائن ج۳ ص۴۱۴)

۴...... ’’اور رسولوں کی تعلیم اور اعلام کے لئے یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے جو وہ بواسطہ جبرائیل علیہ السلام کے اور بذریعہ نزول آیات ربانی اور کلام رحمانی کے سکھلائی جاتی ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۵۸۴، خزائن ج۳ ص۴۱۵)

ف...... مندرجہ بالا اقتباسات سے معلوم ہوگیا کہ انبیاء ورسل پر وحی صرف بواسطہ جبرائیل نازل ہوتی ہے اور کوئی بھی ذریعہ نہیں ہوتا۔ اب وحی نبوت پر مکمل طور پر مہر لگ چکی ہے۔ یعنی رسالت ونبوت منقطع ہوچکی ہے۔ یہ امر محال ہے کہ جبرائیل امین دوبارہ وحی رسالت لانا شروع کردیں۔ اب کوئی کلام ربانی اگرچہ وہ قرآن سے توارد ہی رکھتا ہو، نازل نہیں ہوسکتا۔

لہٰذا اب قادیانی، جو مرزا قادیانی کا کلام مشتمل بر آیات قرآنی جمع کئے بیٹھے ہیں، وہ سب من جانب اللہ نہیں ہے۔ بلکہ محض من گھڑت ہے۔ کیونکہ بقول مرزا قادیانی ایسے کلام کا نزول اب محال ہے۔ باقی رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور امت کی تعلیم وتربیت کے ذرائع تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سب کچھ سکھا دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ ’’ویعلمہ الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل (آل عمران:٤٨) ‘‘یعنی اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو کتاب وسنت کی تعلیم دے دی اور تورات وانجیل کی بھی۔

پہلی تعلیم امت آخرالزمان کے لئے اور توارت وانجیل کی تعلیم اصلاح یہود کے لئے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ روز حشر آپ کو بطور احسان جتلائیں گے کہ’’ واذ علمتك الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل (المائدہ:١١٠) ‘‘اور یاد کیجئے جب کہ میں نے تمہیں کتاب وحکمت اور توراۃ وانجیل کی تعلیم دی تھی۔

اور ظاہر بات ہے کہ اللہ جس کسی کو کسی منصب پر فائز کرے گا۔ اس کے متعلق تمام ضروریات پہلے ضرور فراہم فرماوے گا۔ ورنہ تکلیف مالا یطاق لازم آئے گی۔ جو کہ اللہ کریم کی

۔ حسب تصریح قرآن کریم رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام
، حاصل کئے ہوں۔ لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی
(ازالہ اوہام ص ۵۳۴، خزائن ج ۳ ص ۳۸۷)
ہر ہے کہ یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر
، کے ساتھ زمین پر آمدورفت شروع ہوجائے اور ایک نئی کتاب
سے توارد رکھتی ہو، پیدا ہوجائے اور جو امر مستلزم محال ہو، وہ محال
(ازالہ اوہام ص ۵۸۳، خزائن ج ۳ ص ۴۱۴)
ول کی تعلیم اور اعلام کے لئے یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے
ء اور بذریعہ نزول آیات ربانی اور کلام رحمانی کے سکھلائی جاتی
(ازالہ اوہام ص ۵۸۴، خزائن ج ۳ ص ۴۱۵)
اقتباسات سے معلوم ہوگیا کہ انبیاء ورسل پر وحی صرف بواسطہ
ذریعہ نہیں ہوتا۔ اب وحی نبوت پر مکمل طور پر مہر لگ چکی ہے۔
ہے۔ یہ امر محال ہے کہ جبرائیل امین دوبارہ وحی رسالت لانا
گرچہ وہ قرآن سے توارد ہی رکھتا ہو، نازل نہیں ہوسکتا۔
ا قادیانی کا کلام مشتمل بر آیات قرآنی جمع کئے بیٹھے ہیں، وہ
نفس من گھڑت ہے۔ کیونکہ بقول مرزا قادیانی ایسے کلام کا
عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور امت کی تعلیم وتربیت کے ذرائع
سکھادیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ ''ویعلمہ
الانجیل (آل عمران:۴۸)'' یعنی اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ
ور تورات وانجیل کی بھی۔
ک کے لئے اور توارت وانجیل کی تعلیم اصلاح یہود کے لئے۔
آپ کو بطور احسان جتلائیں گے کہ ''واذ علمتك
نجیل (المائدہ:۱۱۰)'' اور یاد کیجئے جب کہ میں نے
علیم دی تھی۔
ں کسی کو کسی منصب پر فائز کرے گا۔ اس کے متعلق تمام
۔ ورنہ تکلیف مالایطاق لازم آئے گی۔ جو کہ اللہ کریم کی

شان کے شایان نہیں۔ اسی لئے حضرت آدم کو جب خلافت کے منصب پر فائز فرمانا تھا تو اس سے قبل آپ کو تمام متعلقہ علوم ومعارف سے روشناس کرادیا گیا۔ ایسے ہی والذی قدر فھدیٰ کے تحت تکوینی طور پر ہر فرد مخلوق کو اس کی ضروریات حیات کا حصول اس کی فطرت میں ودیعت کر دیا جاتا ہے۔ ایسے ہی جب رب کریم نے حضرت مسیح علیہ السلام کو امت مسلمہ کی اصلاح کے لئے بھیجنا منظور تھا تو اس کے متعلقہ تمام ضروریات (علوم قرآن وسنت) بھی ان کو تعلیم فرمادی گئیں۔ لہٰذا اس قادیانی اشکال کی کوئی وقعت نہیں کہ ان پر دوبارہ وحی آئے گی یا وہ نبوت سے معزول ہو کر آئیں گے۔ یہ سب قادیانی ڈھکوسلے ہیں کہ وہ احکام شرع کہاں سے اور کیسے اخذ کریں گے؟

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا قادیانی نے ایک سچا اور صحیح ضابطہ بتادیا کہ تاریخ رسالت میں وحی واعلام صرف بواسطہ جبرائیل ہی چلتا آرہا ہے۔ دیگر کوئی فرشتہ اس سے متعلق نہیں فرمایا گیا تو جب جبرائیل تا قیامت اس منصب سے مؤقف کردیئے گئے ہیں تو آپ کے بعد دیگر کسی بھی فرد کا ادعائے نبوت بھی باطل ٹھہرا، اور یہ کہنا کہ میری یہ وحی ہے، یہ وحی ہے۔ یہ سب ڈھکوسلے ہی ہوسکتے ہیں۔ وحی الٰہی نہیں ہوسکتی۔ ہاں ''وان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم'' والی شیطانی وحی ہوسکتی ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام عقیدہ حقہ کے مطابق بہرحال تشریف لائیں گے۔ نبوت سے معزول ہوکر نہیں بلکہ نبوت سے معمور ہوں گے۔ مگر ان کی نبوت نافذ نہ ہوگی۔ جیسا کہ آنحضورﷺ نے فرمایا کہ ''لوکان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی'' اور فرمایا ''لواصبح موسیٰ فتبعتموہ وترکتمونی لضللتم'' کہ اگر موسیٰ صاحب تورات بھی آجائیں اور تم ان کی پیروی کرنے لگو اور مجھے چھوڑ دو تو تم گمراہ ہوجاؤ گے۔ دیکھئے جب موسیٰ کلیم اللہ کی اتباع باعث ضلالت ہے جو کہ مستقل صاحب کتاب نبی تھے تو اور کسی کا کیا مقام ہے؟ لہٰذا آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی آنا محال ہے۔ چاہے وہ اعلیٰ ہو یا ادنیٰ۔ اب کوئی دعویٰ وحی والہام نہیں کرسکتا۔ چنانچہ مسیح بھی آکر یہ نہیں کہیں گے کہ ''انی رسول اللہ الیکم'' یعنی قطعاً دعویٰ نبوت والہام نہیں کریں گے۔ باقی سرور دوعالمﷺ کے تعارف کے پیش نظر مسلمان ان کو بالکل جانتے پہچانتے ہوں گے۔ آتے ہی ان کو تعال صل لنا عرض کریں گے اور آکر عذر کریں گے۔ کوئی مباحثہ، مباہلہ، حجت دلیل کی بات نہ ہوگی۔ ان کا تعارف ہمارے نبیﷺ پہلے ہی ہمیں کروادیا ہے۔ وہ ہمارے ایمان کا پہلے ہی جزو ہیں۔ نئے سرے سے ان پر ایمان لانے کی ہمیں قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔

خواب، کشف اور الہام کا سچا ہونا

۱...... ''بعض دفعہ فاسقوں اور غایت درجہ بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آ جاتی ہیں۔ بلکہ بعض پرلے درجے کے بدمعاش اور شریر آدمی ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آ چکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کے فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں ہے۔ جس کی تمام جوانی بدکاری ہی میں گذرتی ہے۔ کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ بادہ بر سرو آشنا بہ بر کا مصداق ہوتی ہے، کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی ہوتی ہے۔''

(توضیح المرام ص۸۴،۸۵، خزائن ج۳ ص۹۵)

۲...... دوسری جگہ تحریر کرتے ہیں کہ: ''ممکن ہے کہ ایک خواب سچی بھی ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو اور ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو۔ کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے۔ لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکا دیتا ہے تا ایمان چھین لے۔''

(حقیقت الوحی ص۱، خزائن ج۲۲ ص۳)

۳...... ''بعض فاسق اور فاجر اور زانی اور ظالم اور غیر متدین اور چور اور حرام خور اور خدا کے احکام کے مخالف چلنے والے بھی ایسے دیکھے گئے ہیں کہ ان کو بھی کبھی کبھی سچی خوابیں آ جاتی ہیں...... انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں۔''

(حقیقت الوحی ص۳، خزائن ج۲۲ ص۵)

۴...... ''اس تقریر سے ہمارا مدعا یہ ہے...... کہ کسی شخص کا محض سچی خوابیں دیکھنا یا بعض سچے الہامات کا مشاہدہ کرنا یہ امر کسی کمال پر دلیل نہیں...... بلکہ یہ محض دماغ کی بناوٹ کا ایک نتیجہ ہے۔ اسی وجہ سے اس میں نیک یا راست ہونے کی شرط نہیں اور نہ ہی مؤمن اور مسلمان ہونا اس کے لئے ضروری ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۱۰، خزائن ج۲۲ ص۱۲)

۵...... ''اور ان کو بعض سچی خوابیں آ جاتی ہیں اور سچے کشف ظاہر ہوتے ہیں۔ جن میں کوئی مقبولیت اور محبوبیت کے آثار نہیں ہوتے۔'' (حقیقت الوحی ص۲۰، خزائن ج۲۲ ص۲۲)

۶...... ''اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی یعنی بھنگن تھیں۔ جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کا کام تھا۔ انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں۔ اس سے بھی عجیب تر یہ ہے کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کے کنجر جن کا دن

رات زنا کاری کا کام تھا۔ ان کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کیں اور وہ پوری ہوگئیں اور بعض ایسے ہندوؤں کو بھی دیکھا کہ جو نجاست، شرک سے ملوث اور اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ بعض خوابیں ان کو جیسا کہ دیکھا گیا، ظہور میں آ گئیں۔" (حقیقت الوحی ص۳، خزائن ج۲۲ص۵)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا چھ اقتباسات سے صاف معلوم ہوگیا کہ خواب، کشف اور الہام وغیرہ کوئی حق وصداقت کا معیار نہیں کیونکہ یہ تو کافروں، بدمعاشوں، مشرکوں، زانیوں، دشمنان اسلام اور خاص کر بقول مرزا قادیانی سچی خواب کنجریوں اور زنا کار بدکار عورتوں کو بھی آ سکتا ہے۔ چوہڑیوں اور بھنگنوں کو بھی سچا خواب آ جاتا ہے تو پھر مرزائیوں کا مرزا قادیانی کے خوابوں، مکاشفوں اور الہامات کے پلندے شائع کرنے اور دکھانے کا کیا فائدہ ہوگا؟ کہ حضرت صاحب کا یہ کشف صحیح نکل آیا۔ یہ خواب درست نکلا۔ دیکھئے مرزا قادیانی نے سچی بات کردی کہ یہ کوئی معیار صدق نہیں۔ سچے خواب اور کشف تو کنجریوں اور بدمعاشوں کو بھی ہو جاتے ہیں۔ سچے الہام شیطان کے بھی ہوتے ہیں۔ کسی الہام یا کشف کا سچا ہو جانا کوئی خوبی یا کمال کی بات نہیں۔ یہ تو محض دماغی بناوٹ ہوتی ہے۔ اس کے لئے ایمان یا اسلام کی شرط نہیں تو جب ایمان واسلام شرط نہیں تو ان کی بناء پر کسی کو مہدی، مجدد یا مسیح موعود کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے؟ لہٰذا قادیانیوں کا مرزا قادیانی کے الہامات اور کشوف کے مجموعے، تذکرہ اور البشریٰ نامی پلندے چھاپنا اور ان کو مرزا قادیانی کی صداقت کی دلیل بنانا محض جہالت اور حماقت ہوگی۔ اس سے مرزا قادیانی کا کوئی منصب ثابت نہیں ہوسکتا۔

الہام ووحی کا دوسرا معیار

مرزا قادیانی رحمانی الہام کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: "اور نیز یاد رہے کہ خدا کے مکالمات ایک خاص برکت اور شوکت اور لذت اپنے اندر رکھتے ہیں اور چونکہ خدا سمیع وعلیم اور رحیم ہے۔ اس لئے وہ اپنے متقی اور راست باز اور وفادار بندوں کو ان کے معروضات کا جواب دیتا ہے اور یہ سوال جواب کئی گھنٹوں تک طول پکڑ سکتے ہیں۔" ماسوا اس کے شیطان گنگا ہے۔ اپنی زبان میں فصاحت اور روانگی نہیں رکھتا اور گنگے کی طرح وہ فصیح اور کثیر المقدار باتوں پر قادر نہیں ہوسکتا۔ صرف ایک بدبودار پیرایہ میں فقیر دو فقرہ دل میں ڈال دیتا ہے۔ اس کو ازل سے یہ توفیق ہی نہیں دی گئی کہ وہ لذیذ اور باشوکت کلام کر سکے...... اور نہ وہ بہت دیر تک چل سکتا ہے۔ گویا جلدی میں تھک جاتا ہے۔ (حقیقت الوحی ص۱۳۹، ۱۴۰، خزائن ج۲۲ص۱۴۳، ۱۴۴، البشریٰ ص۳، ۴، حصہ اوّل)

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمایئے مرزا قادیانی نے کتنی صحیح بات لکھی ہے۔ آپ نے شیطانی اور رحمانی الہام اور کلام میں کتنا واضح خط امتیاز کھینچ کر فیصلہ کر دیا ہے۔ اب اس معیار پر قادیانیوں کے شائع کردہ قادیانی الہامات اور کشوف کو پرکھ لیں کہ آیا وہ رحمانی ہیں یا شیطانی۔ فرمایئے قادیانی (تذکرہ ص۷۷۴) پر مذکور الہام ''تین استرے، عطر کی شیشی'' رحمانی ہوسکتا ہے؟ فرمایئے اس میں کون سی لذت اور طوالت ہے؟ ''امین الملک جے سنگھ بہادر'' (تذکرہ ص۶۷۲) فرمایئے اس میں کتنی فصاحت وبلاغت سمٹی ہوئی ہے؟ ''شکار مرگ'' (البشریٰ ج۲ ص۹۴، تذکرہ ص۵۳۰) فرمایئے اس میں کون سی معنویت، افادیت اور کشش ہے؟ ناظرین کرام! تمام مجموعہ الہامات اسی طرح کے کٹے پھٹے اور مضحکہ خیز چیتھڑے ہیں۔ جن میں کسی قسم کی کوئی معنویت، کشش اور لذت نہیں ہے۔ جن پر کوئی غیر جانبدار آدمی اچٹتی سی نظر ڈال کر بھی ان کی معقولیت کا قائل نہیں ہوسکتا۔

جناب مرزا قادیانی ضابطہ وحی کی صراحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

۱...... ''اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ اس میں تکلیف مالایطاق ہے۔'' (چشمہ معرفت ص۲۰۹، خزائن ج۲۳ ص۲۱۸)

۲...... ''پس یاد رکھنا چاہئے کہ قدیم سنت اللہ کے موافق تو یہی عادت الٰہی ہے کہ وہ ہر ایک قوم کے لئے اسی زبان میں ہدایت کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی زبان ایسی ہو کہ ملہم کو خوب یاد ہو اور گویا اس کی زبان کے حکم میں ہے تو بسا اوقات ملہم کو اس زبان میں الہام ہو جاتا ہے۔''

(چشمہ معرفت ص۲۱۰، خزائن ج۲۳ ص۲۱۸)

ناظرین کرام! واقعی مرزا قادیانی نے ٹھیک کہا ہے کہ ہر ملہم کو اس کی قومی زبان میں ہی الہام ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید یہی گواہی دیتا ہے۔ ''وما ارسلنا من رسول الابلسان قومه (ابراهیم)'' لیکن اس معیار پر جب ہم قادیانی کتب کو پرکھتے ہیں تو معاملہ بگڑ جاتا ہے۔ کیونکہ ان میں مرزا قادیانی کے الہامات ہر زبان میں ملتے ہیں۔ عربی، فارسی، پنجابی، اردو، انگلش، سنسکرت اور عبرانی وغیرہ۔ جن میں اکثر زبانوں کی ابجد سے بھی مرزا قادیانی واقف نہیں۔ لہٰذا اگر مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا دونوں اقتباسات صحیح ہیں تو ان کے خلاف ان کی تمام تحریرات لازماً غلط ہوں گی۔ ورنہ متناقض الکلام قرار پا کر مرزا قادیانی پاگل کہلائیں گے۔ جو کہ کسی قادیانی کو

قبول نہ ہوگا۔لہٰذا معاملہ صاف ہے کہ قادیانیت کا تمام چکر ہی یک تماشا ہے۔جس میں ذرہ برابر معقولیت نہیں ہے۔ کیونکہ ایک صورت میں مرزا قادیانی جھوٹے قرار پاتے ہیں اور دوسری صورت میں پاگل،اور تیسری صورت میں خالی۔بتلایئے کون سی صورت منظور ہے؟

مرزا قادیانی کی دینداری اور خدا اور سول سے عقیدت

۱...... ’’سو مجھ سے پادریوں کے مقابلہ میں جو کچھ وقوع میں آیا۔یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اوّل درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اوّل درجہ کا بنادیا ہے۔ ۱......اوّل والد مرحوم کے اثر نے۔ ۲...... اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے۔ ۳......تیسرے خداتعالیٰ کے الہام نے۔‘‘

(ضمیمہ۳ ملحق کتاب تریاق القلوب ص،خزائن ج۱۵ص۴۹۱)

۲...... ’’صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار، جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبتاً گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ کر کے مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔‘‘ (درخواست بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ ملحق بہ کتاب البریہ ص۱۳،خزائن ج۱۳ص۳۵۰،تبلیغ رسالت ج۷ص۱۹،مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۱)

۳...... ’’اور میں سلطنت انگریزی کے ماتحت مبعوث کیا گیا۔‘‘

(اشتہار واجب الاظہار ملحق بہ تریاق القلوب ص۳،خزائن ج۱۵ص۵۲۴)

۴...... ’’انہوں نے (میرے خاندان نے) ۱۸۵۷ء کے مفسدہ (جنگ آزادی) کے وقت اپنی تھوڑی سے حیثیت کے ساتھ پچاس گھوڑے مع پچاس جوانوں کے اس محسن گورنمنٹ کی امداد کے لئے دیئے اور ہر وقت امداد اور خدمت کے لئے کمر بستہ رہے۔یہاں تک کہ اس دنیا سے گذر گئے۔‘‘ (عاجزانہ درخواست ص۱،خزائن ج۱۵ص۴۸۸)

۵...... ’’سکھوں کا زمانہ ایک آتشی تنور تھا اور انگریزوں کا قدم رحمت وبرکت کا قدم تھا۔‘‘

(روئیداد جلسہ دعا ص۱۶،خزائن ج۱۵ص۶۰۸)

۶...... ''اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب، مصر، شام، کابل اور روم تک پہنچادیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے تمام مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں۔ ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں...... میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا۔''

(تریاق القلوب ص ۱۵، خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۵، ۱۵۶)

یعنی کوئی دینی خدمت پیش نہیں، محض انگریزی ایجنٹی مقصود رہا۔

۷...... ''سو اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا۔ آسمان سے مجھے بھیجا ہے تا میں اس مرد خدا کے رنگ میں ہو کر جو بیت اللحم میں پیدا ہوا (مسیح علیہ السلام) اور ناصرہ (بستی) میں پرورش پائی، حضور ملکہ معظمہ کے نیک اور بابرکت مقاصد کی اعانت میں مشغول ہوں۔ اس نے مجھے بے انتہاء برکتوں کے ساتھ جوڑا اور اپنا مسیح بنایا۔ تا وہ ملکہ معظمہ کے پاک اغراض کو خود آسمان سے مدد دے۔'' (ستارہ قیصریہ ص ۵، خزائن ج ۱۵ ص ۱۱۶)

۸...... ''اے ملکہ معظمہ تیرے وہ پاک ارادے ہیں جو آسمانی مدد کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں اور تیری نیک نیتی کی کشش ہے جس سے آسمان رحمت کے ساتھ زمین کی طرف جھکا جاتا ہے۔ اس لئے تیرے عہد سلطنت کے سوا کوئی بھی عہد سلطنت ایسا نہیں جو مسیح موعود کے ظہور کے لئے موزوں ہو۔ سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا۔ کیونکہ نور نور کو اپنی طرف کھینچتا اور تاریکی تاریکی کو کھینچتی ہے۔ اے مبارک اور با اقبال ملکہ زمان، جن کتابوں میں مسیح موعود کا آنا لکھا ہے۔ ان کتابوں میں صریح تیرے پرامن عہد کی طرف بشارات پائے جاتے ہیں۔'' (ستارہ قیصریہ ص ۶، خزائن ج ۱۵ ص ۱۱۷)

۹...... ''سو یہ مسیح موعود دنیا میں آیا۔ تیرے ہی وجود کی برکت اور دلی نیک نیتی اور سچی ہمد[illegible] ایک نتیجہ ہے۔ خدا نے تیرے عہد سلطنت میں دنیا کے دردمندروں کو یاد کیا اور آسمان سے اپنے مسیح کو بھیجا اور وہ تیرے ہی ملک میں اور تیری ہی حدود میں پیدا ہوا۔ تا دنیا کے

اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر
رشائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں، تو پچاس
ں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب، مصر، شام، کابل اور روم
یشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور
ں بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے بنام مسائل جو
رتے ہیں۔ ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں...... میں بیس برس تک
انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا۔''

(تریاق القلوب ص۱۵، خزائن ج۱۵ ص۱۵۵، ۱۵۶)

دمت پیش نہیں، محض انگریزی ایجنٹی مقصود رہا۔

سواس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت
ہے تا میں اس مرد خدا کے انگ میں ہو کر جو بیت اللحم میں پیدا ہوا! (مسیح
تی) میں پرورش پائی، حضور ملکہ معظمہ کے نیک اور بابرکت مقاصد کی
اس نے مجھے بے انتہاء برکتوں کے ساتھ جوڑا اور اپنا مسیح بنایا۔ تا وہ ملکہ
ودآسمان سے مدد دے۔'' (ستارہ قیصریہ ص۵، خزائن ج۱۵ ص۱۱۶)

اے ملکہ معظمہ تیرے وہ پاک ارادے ہیں جو آسمانی مدد کو اپنی طرف کھینچ
تی کی کشش ہے جس سے آسمان رحمت کے ساتھ زمین کی طرف جھکا
عہد سلطنت کے سوا کوئی بھی عہد سلطنت ایسا نہیں جو مسیح موعود کے ظہور
انے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا۔ کیونکہ نور نور کو
تاریکی کو کھینچتی ہے۔ اے مبارک اور با اقبال ملکہ زمان، جن کتابوں میں
ن کتابوں میں صریح تیرے پرامن عہد کی طرف بشارات پائے جاتے

(ستارہ قیصریہ ص۶، خزائن ج۱۵ ص۱۱۷)

سو یہ مسیح موعود دنیا میں آیا۔ تیرے ہی وجود کی برکت اور دلی نیک نیتی
ہے۔ خدا نے تیرے عہد سلطنت میں دنیا کے دردمندروں کو یاد کیا اور
یا اور وہ تیرے ہی ملک میں اور تیری ہی حدود میں پیدا ہوا۔ تا دنیا کے

لئے یہ ایک گواہی ہو کہ تیری زمین کے سلسلہ عدل نے آسمان کے سلسلہ عدل کو اپنی طرف کھینچا اور
تیرے رحم کے سلسلہ نے آسمان پر ایک سلسلہ رحم بپا کیا اور چونکہ اس مسیح کا پیدا ہونا حق اور باطل کی
تفریق کے لئے دنیا پر ایک آخری حکم ہے۔ جس کی رو سے مسیح موعود حکم کہلاتا ہے۔ اس لئے نام
کی طرح جس میں تازگی اور سرسبزی کے زمانہ کی طرف اشارہ تھا۔ اس مسیح کے گاؤں کا نام اسلام
پور قاضی ماجھی رکھا۔ تا قاضی کے لفظ سے خدا کے اس آخری حکم کی طرف اشارہ ہو۔''

(ستارہ قیصریہ ص۸، خزائن ج۱۵ ص۱۱۸، ۱۱۹)

۱۰...... ''بدذات ہے وہ نفس جو تیرے احسانوں کا شکر گذار نہیں۔ چونکہ یہ مسئلہ
تحقیق شدہ ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے ضرورت نہیں کہ میں اپنی زبان کی
لفاظی سے اس بات کو ظاہر کروں کہ میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں۔''

(ستارہ قیصریہ ص۹، خزائن ج۱۵ ص۱۲۰)

۱۱...... ''اے بابرکت قیصرہ ہند، تجھے یہ تیری عظمت اور نیک نامی مبارک ہو
خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں۔ جس پر تیری نگاہیں ہیں۔ خدا کی رحمت کا ہاتھ اس رعایا پر ہے جس
پر تیرا ہاتھ ہے۔ تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا کہ تا پرہیزگاری اور پاک
اخلاق اور صلح کاری کی راہوں کو دوبارہ دنیا میں قائم کروں۔'' (ستارہ قیصریہ ص۹، خزائن ج۱۵ ص۱۲۰)

۱۲...... ''غرض ہماری ملکہ معظمہ کی نیک نیتی کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آسمان سے
یہ اسباب پیدا کر دیئے ہیں کہ دونوں قوموں عیسائیوں اور مسلمانوں میں وہ اتحاد پیدا ہو جائے کہ
پھر ان کو دو قوم نہ کیا جائے۔'' (ستارہ ص۱۳، خزائن ج۱۵ ص۱۲۲)

۱۳...... مرزا قادیانی اپنا مقصد تحریک بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

''مسلمانوں میں یہ دو مسئلے نہایت خطرناک اور سراسر غلط ہیں کہ وہ دین کے لئے تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا ایک رکن سمجھتے ہیں۔ دوسرا عیب ہماری قوم مسلمانوں میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک ایسے خونی مسیح اور خونی مہدی کے منتظر ہیں جو ان کے زعم میں زمین کو خون سے بھر دے گا۔ حالانکہ خیال سراسر غلط ہے..... مگر مجھے خدا نے اس لئے بھیجا کہ ان غلطیوں کو دور کر دوں۔''

(ستارہ ص۹، ۱۰، خزائن ج۱۵ ص۱۲۰، ۱۲۱)

۱۴...... ''اور اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو لوگ ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔'' (نور الحق ص۴، خزائن ج۸ ص۶)

۱۵...... پھر اس کے مقابلہ میں اقرار کیا کہ: ''اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچادے۔''
(نور الحق ص ۳۳، خزائن ج ۸ ص ۴۵)

تبصرہ و تجزیہ

ناظرین کرام! مندرجہ بالا کثیر اقتباسات میں جناب قادیانی نے اپنی اصل حقیقت کو بالکل الم نشرح فرمادیا۔ کوئی خفا اور پردہ نہیں رکھا کہ میں کوئی دینی اور مذہبی آدمی نہیں ہوں۔ نہ ہی میری تمام تگ ودو دین اسلام کی حمایت اور اشاعت وترویج کے لئے ہورہی ہے۔ بلکہ میں تو اپنے خاندانی غدارانہ اثرات کے تحت انگریزی گورنمنٹ کا مخلص ٹاؤٹ ہوں۔ لہٰذا جب کوئی اسلام کے خلاف تحریک اٹھتی ہے، کوئی منہ پھٹ پادری اسلام، قرآن یا سید المرسلین ﷺ کی ذات اقدس پر حملہ کرتا ہے تو مسلمانوں کے ایمانی جذبات اور اشتعال کو دبانے کے لئے بظاہر ان کا حمایتی بن کر کھڑا ہو جاتا ہوں اور پادریوں کو جواب دیتا ہوں اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہوں حالانکہ میں تو گورنمنٹ کا اوّل نمبر کا خیر خواہ ہوں۔ ان کے اقتدار کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کو اپنی حکمت عملی سے ٹھنڈا کر دیتا ہوں تا کہ گورنمنٹ کے لئے کوئی نقص امن کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔ ورنہ میں تو ایک سکہ بند انگریزی ایجنٹ ہوں۔ مجھے انگریز نے ہی کھڑا کیا ہے کہ تو نبوت ومسیحیت کا ڈرامہ رچا کر ملت اسلامیہ کے عقائد میں شک وشبہات پیدا کر دے۔ جذبہ جہاد کو سرد کر دے تا کہ ہماری حکومت مستحکم ہو جائے۔ چنانچہ میں نے اسی خدمت کی ادائیگی کے لئے مسلم معاشرہ میں بے پناہ لٹریچر پھیلا کر حق خدمت ادا کیا ہے اور کرتا رہوں گا۔ یہ گورنمنٹ بالکل منصف اور عادل ہے۔ کسی مسلم کو اس کے خلاف اٹھنے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ اسی نے مجھے نبی، مجدد، مسیح کے دعوے کرنے کے اشارے دے کر کھڑا کیا ہے۔ لہٰذا اس کی اطاعت فرض ہے۔ الغرض یہ گورنمنٹ میری محافظ ہے اور میں اس کا محافظ ہوں۔ ہمارا باہمی گٹھ جوڑ ہے۔

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمایئے جناب مرزا قادیانی باوجود کذاب ومکار ہونے کے کس طرح صحیح اور کھری بات علی اعلان کہہ رہے ہیں کہ نہ میں نبی نہ مسیح اور مجدد وغیرہ ہوں۔ میں تو ایک سرکاری ٹاؤٹ ہوں۔ یہ دھندہ محض پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے شروع کیا ہے۔ لہٰذا تم میرے دامت فریب میں نہ آنا۔ دیکھو میں نے صحیح اسلامی عقائد وتعلیمات کے متعلق دوٹوک الفاظ میں واضح کر دیا ہے کہ صحیح اسلامی اصول اور تعلیمات شروع سے مسلسل کھلم کھلا مشہور اور شائع رہی ہیں۔

ہراس کے مقابلہ میں اقرار کیا کہ: ''اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس
یک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچادے۔''
(نورالحق ص۳۳، خزائن ج۸ ص۴۵)

! مندرجہ بالا کثیر اقتباسات میں جناب قادیانی نے اپنی اصل حقیقت کو
ئی خفا اور پردہ نہیں رکھا کہ میں کوئی دینی اور مذہبی آدمی نہیں ہوں۔ نہ ہی
لام کی حمایت اور اشاعت وترویج کے لئے ہورہی ہے۔ بلکہ میں تو اپنے
ے تحت انگریزی گورنمنٹ کا مخلص ٹاؤٹ ہوں۔ لہٰذا جب کوئی اسلام کے
ئی منہ پھٹ پادری اسلام، قرآن یا سیدالمرسلین ﷺ کی ذات اقدس پر
کے ایمانی جذبات اور اشتعال کو دبانے کے لئے بظاہر ان کا حمایتی بن کر
ریوں کو جواب دیتا ہوں اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہوں حالانکہ میں تو
ر خواہ ہوں۔ ان کے اقتدار کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کو اپنی حکمت
تا کہ گورنمنٹ کے لئے کوئی نقص امن کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔ ورنہ میں تو ایک
ں۔ مجھے انگریز نے ہی کھڑا کیا ہے کہ تو نبوت ومسیحیت کا ڈرامہ رچا کر
ں شک وشبہات پیدا کر دے۔ جذبہ جہاد کو سرد کر دے تا کہ ہماری
چنانچہ میں نے اسی خدمت کی ادائیگی کے لئے مسلم معاشرہ میں بے پناہ
دا کیا ہے اور کرتا رہوں گا۔ یہ گورنمنٹ بالکل منصف اور عادل ہے۔ کسی
نے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ اسی نے مجھے نبی، مجدد، مسیح کے دعوے کرنے
کیا ہے۔ لہٰذا اس کی اطاعت فرض ہے۔ الغرض یہ گورنمنٹ میری محافظ
ں۔ ہمارا باہمی گٹھ جوڑ ہے۔

م! ملاحظہ فرمایئے جناب مرزا قادیانی باوجود کذاب ومکار ہونے کے کس
ں اعلان کہہ رہے ہیں کہ نہ میں نبی نہ مسیح اور مجدد وغیرہ ہوں۔ میں تو ایک
ر دھندہ محض پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے شروع کیا ہے۔ لہٰذا تم میرے
۔ دیکھو میں نے صحیح اسلامی عقائد وتعلیمات کے متعلق دوٹوک الفاظ میں
ی اصول اور تعلیمات شروع سے مسلسل کھلم کھلا مشہور اور شائع رہی ہیں۔

کسی بھی زمانہ میں کوئی عقیدہ مجمل یا مبہم نہیں رہا کہ بعد میں واضح ہوا ہو۔ عقیدہ ختم نبوت ہو، نزول وحیات مسیح، امام مہدی کا نظریہ ہو یا جہاد کا، سب حقائق من وعن صحیح صحیح طور پر وہی درست ہیں جو روز اوّل سے برابر مسلم چلے آرہے ہیں۔ ان میں کوئی تاویل نہیں چل سکتی۔ لہٰذا ان حقائق میں شک وشبہات پیدا کرنے والے سب بے دین اور ملحد ہیں۔

جھوٹ اور کذاب وافتراء کے متعلق مرزا قادیانی کی پر حقیقت وضاحت

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱...... ''بے حیائی اور ایمان جمع نہیں ہوسکتے۔''
(تحفہ غزنویہ ص۵، خزائن ج۱۵ ص۵۳۶)

۲...... ''اے بے باک لوگو، جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔''
(حقیقت الوحی ص۲۰۶، خزائن ج۲۲ ص۲۱۵، ضمیمہ انجام آتھم ص۲۵، خزائن ج۱۱ ص۳۰۹ مفہوم)

۳...... ''لعنت ہے مفتری پر خدا کی کتاب میں، عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں۔''
(براہین ج۵ ص۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۱)

۴...... ''وہ کنجر جو ولدالزنا کہلاتے ہیں وہ بھی بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔''
(شحنۂ حق ص۴۶، خزائن ج۲ ص۳۸۶)

۵...... ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔''
(اربعین ج۳ ص۲۰، خزائن ج۱۷ ص۴۰۷ حاشیہ، تحفہ گولڑویہ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۵۶ حاشیہ)

۶...... ''ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوتی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔''
(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۲۶، خزائن ج۲۱ ص۲۹۲)

۷...... ''جھوٹ ام الخبائث ہے۔''
(تبلیغ رسالت ج۷ ص۲۸، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۳۱)

۸...... ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتماد نہیں رہتا۔''
(چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج۲۳ ص۲۳۱)

ناظرین کرام! کتنی صاف بات ہے جو جناب مرزا قادیانی نے ظاہر کر دی کہ جھوٹ کسی بھی مذہب وملت اور معاشرہ میں اچھی چیز نہیں۔ حتیٰ کہ برے سے برا آدمی بھی اس کو غلط اور

قبیح ہی سمجھتا ہے۔حتیٰ کہ جھوٹ ام الخبائث ہے۔جھوٹے پر قرآن مجید میں لعنت فرمائی گئی ہے اور پھر عام معاشرہ میں بھی غلط بیانی کرنے والے کا اعتماد نہیں رہتا۔ہم ان حقائق کو دل وجان سے تسلیم کرتے ہیں کہ واقعتاً جھوٹ ایسی ہی بری شے ہے۔لہٰذا جب سابقہ صفحات میں مرزا قادیانی نے عقیدہ ختم نبوت اور عقیدہ حیات ونزول مسیح وغیرہ قران وحدیث کے حوالہ سے اور نہایت تفصیل کے ساتھ امت مسلمہ کے مطابق صاف تحریر فرمادیئے تو اس کے بعد کوئی تجربہ یا بیان، چاہے وہ مرزا قادیانی کا یا ان کے کسی خلیفہ یا مرید کا ہی کیوں نہ ہو۔وہ سب جھوٹ اور خبائث ہی ہوگا۔ کیونکہ سچ تو ایک ہی ہوتا ہے۔دو متناقض بیان صحیح نہیں ہوسکتے۔حتیٰ کہ خود قادیانی صاحب نے متناقض الکلام کو پاگل قرار دیا ہے۔پھر عقائد اور واقعات میں نسخ اور تبدیلی بھی نہیں ہوسکتی۔لہٰذا ہر صورت میں صحیح بات ایک ہی ہوگی۔دوسری سراسر غلط اور خرافات ہوگی۔اس لئے ہم مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا بیانات کو درست اور سچ قرار دیتے ہوئے اصل قرار دیتے ہیں۔ان کے علاوہ جملہ بیانات کو کوئی مجبوری قرار دے کر مرزا قادیانی کو پاگل پن سے مبرا سمجھیں گے اور اسی بناء پر ہم تمام قادیانیوں کو بھی اسی حقیقت کی دعوت پیش کر کے الدین النصیحۃ کے تحت ان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

آخری بات

ناظرین کرام! بندہ نے نہایت محنت سے مرزا قادیانی کے صحیح اور پرحقیقت اعترافات کو جمع کردیا ہے۔آپ دیکھیں کہ آنجہانی نے ہر بات میں اصل حقیقت واضح کردی ہے۔اب اس کے خلاف دوسری تحریرات محض کذب وافتراء، گپ اور دفع الوقتی ہوں گی۔مرزا قادیانی کی اصل باتوں کو ہی قبول کریں۔الٹی سیدھی باتیں ہرگز نہ سنیں۔کیونکہ ان کے تسلیم کرنے کی صورت میں پھر مرزا قادیانی یا پاگل اور مخبوط الحواس کہلائیں گے یا کذاب ودجال۔

اب فیصلہ قادیانیوں کی مرضی پر موقوف ہے کہ کون سی صورت کو وہ منظور کرتے ہیں یا تو ان باتوں کو تسلیم کر کے اس کو صحیح الدماغ تسلیم کروالیں اور باقی باتوں کو ردی قرار دیں۔یا اس کے برعکس باتوں کو تسلیم کر کے اس کو مخبوط الحواس اور پاگل تسلیم کرالیں۔یا پھر ان باتوں کو چھوڑ کر دوسری باتیں تسلیم کر کے اس کو کذاب ودجال اور مفتری علی اللہ، غنڈے، بدمعاش، شریر، کتا، سور وغیرہ القابات سے مزین تسلیم کروالیں۔جو بھی صورت منظور ہو۔جلد از جلد اس کا اعلان کریں تا کہ لوگ اس مخمصے سے چھوٹ جائیں۔اس کے علاوہ دوسری کوئی صورت نہیں۔اللہ تعالیٰ سب انسانوں کو حق قبول کرنے کی توفیق دے۔آمین!

خاتم النبيين لا نبي بعدي

قادیانی خواتین کا حیران کن فراڈ سچ کے روپ میں

بدترین دجل وفریب

حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ

جھوٹ ام الخبائث ہے۔ جھوٹے پر قرآن مجید میں لعنت فرمائی گئی ہے اور
غلط بیانی کرنے والے کا اعتماد نہیں رہتا۔ ہم ان حقائق کو دل وجان سے
ا جھوٹ ایسی ہی بری شے ہے۔ لہٰذا جب سابقہ صفحات میں مرزا قادیانی
یدہ حیات ونزول مسیح وغیرہ قران وحدیث کے حوالہ سے اور نہایت تفصیل
ے مطابق صاف تحریر فرمادیئے تو اس کے بعد کوئی تجربہ یا بیان، چاہے وہ
سی خلیفہ یا مرید کا ہی کیوں نہ ہو۔ وہ سب جھوٹ اور خبائث ہی ہوگا۔
ا ہے۔ دو متناقض بیان صحیح نہیں ہوسکتے۔ حتیٰ کہ خود قادیانی صاحب نے
دیا ہے۔ پھر عقائد اور واقعات میں نسخ اور تبدیلی بھی نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا ہر
ہی ہوگی۔ دوسری سراسر غلط اور خرافات ہوگی۔ اس لئے ہم مرزا قادیانی
رست اور سچ قرار دیتے ہوئے اصل قرار دیتے ہیں۔ ان کے علاوہ جملہ
ے کر مرزا قادیانی کو پاگل پن سے مبرا سمجھیں گے اور اسی بناء پر ہم تمام
ت کی دعوت پیش کر کے الدین النصیحۃ کے تحت ان سے اظہار ہمدردی

! بندہ نے نہایت محنت سے مرزا قادیانی کے صحیح اور پر حقیقت اعترافات
بھیں کہ آنجہانی نے ہر بات میں اصل حقیقت واضح کردی ہے۔ اب
یات محض کذب وافتراء، گپ اور دفع الوقتی ہوں گی۔ مرزا قادیانی کی
ں۔ الٹی سیدھی باتیں ہرگز نہ سنیں۔ کیونکہ ان کے تسلیم کرنے کی صورت
اور مخبوط الحواس کہلائیں گے یا کذاب ودجال۔
نیوں کی مرضی پر موقوف ہے کہ کون سی صورت کو وہ منظور کرتے ہیں یا تو
کو صحیح الدماغ تسلیم کروالیں اور باقی باتوں کو ردی قرار دیں۔ یا اس کے
ں کو مخبوط الحواس اور پاگل تسلیم کرالیں۔ یا پھر ان باتوں کو چھوڑ کر دوسری
اب ودجال اور مفتری علی اللہ، غنڈے، بدمعاش، شریر، کتا، سور وغیرہ
والیں۔ جو بھی صورت منظور ہو۔ جلد از جلد اس کا اعلان کریں تا کہ لوگ
ں۔ اس کے علاوہ دوسری کوئی صورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب انسانوں کو
ے۔ آمین!

اے مسلم ذرا ہوشیار باش

مرزائی ٹولی کا ہر فرد چاہے وہ بچہ ہو یا جوان، مرد ہو یا عورت، کاروباری ہو۔ ملازم ہو۔ بوڑھا ہو یا جوان۔ غرضیکہ ہر فرد اپنے مشن کے کام میں ہمہ تن مصروف ہے۔ پانچ سال کے بچے سے لے کر تا مرگ وہ ہر حالت میں مصروف کار ہے۔ ہر سطح کے افراد کی علمی یا عملی ٹریننگ کر کے اسے مشنری بنایا جاتا ہے۔ چنانچہ ان کے کچھ شعبے درج ذیل ہیں:

اطفال احمدیہ

یہ ان کے پانچ سال سے تیرہ سال کے بچوں کی تنظیم ہے۔

خدام احمدیہ

یہ نوجوانوں کی تنظیم ہے۔

لجنتہ اماء اللہ

یہ لڑکیوں اور عورتوں کی ایک فعال تنظیم ہے۔

واقفات

یہ لڑکیوں اور خواتین کی وہ تنظیم ہے جو کہ جز وقتی طور پر قادیانیت کی تبلیغ کے لئے مشنری سطح پر مسلمان معاشرہ میں گھوم پھر کر انہیں ہر طریقہ سے قادیانیت کی دعوت دیتی ہے۔ چنانچہ ہر روز ربوہ وغیرہ سے ٹولیوں کی ٹولیاں مختلف علاقوں کی طرف سفر کرتی نظر آتی ہیں۔ ان کا ہر دورہ خدمت ایک ہفتہ یا دو ہفتہ یا اس سے زیادہ بھی طول پکڑ سکتا ہے۔ ان کو یہ لوگ عارضی واقفات کا نام بھی دیتے ہیں اور بعینہ عیسائی زنانہ تنظیموں کی طرح طریقہ کار ہے۔ زیر نظر مضمون بھی اطفال احمدیہ کی تربیت کے لئے نصاب کے بارہ میں ہے کہ قادیانی زنانہ تنظیم یعنی (لجنتہ اماء اللہ) کراچی (جن کی کراچی میں ۴۲ ایونٹس ہیں) کے لئے سلیمہ میر کا مرتب کردہ ہے جو کہ بالتفصیل اس طرح ہے کہ:

۱...... پانچ سے سات سال کے بچوں کے لئے قاعدہ کا نام کونپل ہے۔ اس میں سوالاً جواباً پہلے اسلامیات کو بیان کیا گیا ہے۔ تا کہ قادیانیت کی اصل فطرت دجل و فریب چابک دستی سے برقرار رہے۔ بعد میں احمدیت کے عنوان سے نہایت ہوشیاری سے مرزائیت کو پیش کیا گیا ہے۔ آخر میں سلسلہ نظم بھی ہے۔ اندرون ٹائٹل پیج پر قادیانی گروؤں مثلاً مرزا

سلم ذرا ہوشیار باش

ے وہ بچہ ہو یا جوان، مرد ہو یا عورت، کاروباری ہو۔ ملازم
د اپنے مشن کے کام میں ہمہ تن مصروف ہے۔ پانچ سال
لت میں مصروف کار ہے۔ ہر سطح کے افراد کی علمی یا عملی
ہے۔ چنانچہ ان کے کچھ شعبے درج ذیل ہیں:

تیرہ سال کے بچوں کی تنظیم ہے۔

ب فعال تنظیم ہے۔

ہ تنظیم ہے جو کہ جز وقتی طور پر قادیانیت کی تبلیغ کے لئے
چھر کر انہیں ہر طریقہ سے قادیانیت کی دعوت دیتی ہے۔
ں ٹولیاں مختلف علاقوں کی طرف سفر کرتی نظر آتی ہیں۔
تہ یا اس سے زیادہ بھی طول پکڑ سکتا ہے۔ ان کو یہ لوگ
ر بعینہ عیسائی زنانہ تنظیموں کی طرح طریقہ کار ہے۔ زیر
کے لئے نصاب کے بارہ میں ہے کہ قادیانی زنانہ تنظیم
راچی میں ۱۴ یونٹس ہیں) کے لئے سلیمہ میر کا مرتب کردہ

سال کے بچوں کے لئے قاعدہ کا نام کونپل ہے۔ اس
یا گیا ہے۔ تا کہ قادیانیت کی اصل فطرت دجل وفریب
حمدیت کے عنوان سے نہایت ہوشیاری سے مرزائیت
ں ہے۔ اندرون ٹائٹل پیج پر قادیانی گروؤں مثلاً مرزا

غلام احمد قادیانی، نوردین، خلیفہ محمود، ناصر احمد اور طاہر کے اقوال پیش کئے گئے ہیں۔ جن میں جھوٹ کی خوب مذمت کی گئی ہے۔ اس طرح یہ پہلا تربیتی رسالہ ٹائٹل کے علاوہ ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲...... دوسرا رسالہ غنچہ ہے جو اسی ترتیب سے مرتب ہے اور یہ ۲۷ صفحات پر مشتمل ہے اور یہ بھی پانچ سال سے سات سال کے بچوں کے لئے ہے۔ اس کے اور بعد کے رسائل کے ٹائٹل پیج پر قادیانی پروہتوں کے پرفریب اقوال درج ہیں۔

۳...... تیسرے نمبر پر ''گل'' ہے جو بہترین ٹائٹل کے علاوہ حسب ترتیب ۱۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اور یہ سات سے دس سال کے بچوں کی تربیت کے لئے ہے۔

۴...... چوتھا رسالہ ''گلدستہ'' ہے اور حسب ترتیب کہ پہلے اسلامیات پھر آخر میں قادیانیت کی زہرناک اور پرفریب تعلیم دی گئی ہے اور یہ ۱۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی مصنف بشری داؤد ہے۔ غرض کہ بہترین ٹائٹل کے ساتھ اور ترتیب وار عنوان کے ساتھ کونپل، غنچہ، گل، گلدستہ، نہایت ہی عیاری اور مکاری کے ساتھ ترتیب دیئے گئے ہیں اور نام نہند برعکس کافور کے مصداق ہیں۔ یہ تین صد صفحات پر مشتمل قادیانی مواد دجل وفریب کا انتہائی جدید مرقع ہے اور قادیانی مزاج (دجل وفریب) کا قابل داد اور عمدہ عکاس ہے۔

اہل اسلام کو باخبر کرنے کے لئے بندہ نے یہ مختصر سا تعارف مرتب کر کے ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع کرایا ہے اور اب علیحدہ طور پر اس کو شائع کیا جا رہا ہے۔ تا کہ قرب وجوار کے مسلمان اس سے متعارف ہو کر قادیانیت کے مزاج (دجل وفریب) سے واقف ہوں۔

ناظرین! یہ قادیانیت کا ایک جدید اور گھمبیر طریق واردات ہے۔ اس لئے اس کا بغور مطالعہ فرما کر اپنے اور امت مسلمہ کے ایمان کی حفاظت کی جائے۔ اس طرح اپنے بچوں کو بھی ٹرینڈ کر کے مسلمان بچوں اور بچیوں کے ایمان کی حفاظت کا سامان فراہم کریں۔ اللہ کریم آپ کو توفیق عنایت فرمائے۔ آمین!

جھوٹ کے متعلق قادیانیوں کا علم بغاوت ونفرت

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیانیت کی فطرت اور خمیر ہی جھوٹ پر استوار ہے۔ اس کی بنیاد مکر وفریب اور جھوٹ پر رکھی گئی تھی۔ چنانچہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ہر نظریئے اور مسئلہ میں بڑی جرأت سے جھوٹ بولنے کے عادی تھے۔ قرآن مجید ہو یا حدیث رسولؐ، صحابہ کرامؓ ہوں یا بعد کے آئمہ ھدیٰ، مجددینؒ امت ہوں یا

اولیائے عظام، مرزا قادیانی حسب مزاج ان کے متعلق بے دھڑک جھوٹ بولنے اور بہتان بازی کے عادی تھے۔ ان کی ہر کتاب اور رسالہ ان کے جملہ ملفوظات ومکتوبات ان کے ہر اشتہار اور ٹریکٹ اس ام الخبائث سے خالی نہیں ملیں گے۔ غرضیکہ مرزا قادیانی کا ظاہر وباطن ان کا قلم ولسان غلط بیانی، کذب واختراء اور دجل وفریب کی نجاست وخباثت سے لتھڑا ہوا نظر آئے گا۔ اگرچہ آنجناب نے عوام الناس کو دھوکہ وفریب دینے کے لئے خود بھی اپنی تحریرات میں کئی مقامات پر جھوٹ کی زبردست مذمت کی ہے۔ مگر بالکل بے نتیجہ۔ کیونکہ مرزا قادیانی اسی آڑ میں خوب اس خباثت کا ارتکاب کیا ہے۔ جیسا کہ علمائے حق نے اس مسئلہ کے متعلق کئی رسائل مرتب کر کے قادیانی اور اس کی ذریت کو اس قول وفعل کے تضاد کی طرف توجہ دلائی ہے۔ نیز بندہ خادم نے بھی اس موضوع پر متعدد تحریرات شائع کر کے قادیانیوں تک پہنچائی ہیں۔ چنانچہ حال میں مرزا قادیانی کے ۶۰ شاہکار جھوٹ کے عنوان سے ایک انعامی کتابچہ شائع کیا گیا ہے۔ مگر قادیانیوں کی طرف سے کسی بھی تحریر یا رسالہ کا جواب نہیں مل سکا اور نہ ہی مل سکتا ہے۔

تحریک جدید، ہاں اب قادیانیوں کی رسوائے زمانہ تحریک لجنتہ اماﷲ کی جناب سے جھوٹ کے خلاف ایک زبردست مہم اور تحریک چلانے کی اپیل کی گئی ہے۔ جس کے متعلق انہوں نے مرزا قادیانی کا نام تو نہیں لیا، شائد وہ آپ کے قول وفعل کے تضاد کا خوب تجربہ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے جھوٹ کے متعلق اپنے خلیفہ اول حکیم نورالدین اور خلیفہ دوم بشیرالدین محمود اور دیگر افراد گروہ کے اقوال وہدایات اور تاکیدات نقل کر کے تمام قادیانیوں کو ''ترک جھوٹ'' مہم چلانے کی اپیل کی ہے۔ اﷲ کرے یہ شائد صنف نازک واقعتہ اب سے جھوٹ کے خلاف مخلص ہو کر علم بغاوت ونفرت بلند کر رہی ہیں یا اپنے پیشوا کا رول ہی ادا کر رہی ہیں۔

ذرا توجہ فرمایئے! اب ذیل میں مرزا قادیانی کے سابقہ حوالہ جات کے علاوہ مزید صرف دو اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ جناب والا فرماتے ہیں:

۱…… ''خدا کی جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔'' (اربعین نمبر۳، ص۱۲، خزائن ج۱۷ص۳۹۸)

۲…… ''جھوٹ کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے۔ تمہارے لئے ضروری ہے کہ صدق کو اختیار کرو۔'' (غنچہ اندرون ٹائٹل)

۴

مزاج ان کے متعلق بے دھڑک جھوٹ بولنے اور بہتان
ب اور رسالہ ان کے جملہ ملفوظات ومکتوبات ان کے ہر
ے خالی نہیں ملیں گے۔غرضیکہ مرزا قادیانی کا ظاہر وباطن
تراء اور دجل وفریب کی نجاست وخباثت سے لتھڑا ہوا
ام الناس کو دھوکہ وفریب دینے کے لئے خود بھی اپنی
زبردست مذمت کی ہے۔مگر بالکل بے نتیجہ۔کیونکہ مرزا
کا ارتکاب کیا ہے۔جیسا کہ علمائے حق نے اس مسئلہ کے
اور اس کی ذریت کو اس قول وفعل کے تضاد کی طرف
اس موضوع پر متعدد تحریرات شائع کر کے قادیانیوں
ا قادیانی کے ۶۰ شاہکار جھوٹ کے عنوان سے ایک
انیوں کی طرف سے کسی بھی تحریر یا رسالہ کا جواب نہیں

یانیوں کی رسوائے زمانہ تحریک لجنتہ اما اللہ کی جناب
اور تحریک چلانے کی اپیل کی گئی ہے۔جس کے متعلق
،شائد وہ آپ کے قول وفعل کے تضاد کا خوب تجربہ
ٹ کے متعلق اپنے خلیفہ اول حکیم نور الدین اور خلیفہ
کے اقوال وہدایات اور تاکیدات نقل کر کے تمام
کی اپیل کی ہے۔اللہ کرے یہ شائد صنف نازک
کر علم بغاوت ونفرت بلند کر رہی ہیں یا اپنے پیشوا کا

مرزا قادیانی کے سابقہ حوالہ جات کے علاوہ مزید
الا فرماتے ہیں:
نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت
(اربعین نمبر ۳،ص ۱۲،خزائن ج ۱۷ص ۳۹۸)
کرنے سے انسان کا دل تاریک ہوجاتا ہے۔
رو۔"
(غنچہ اندرون ٹائٹل)
۴.

۳...... جناب حکیم نور الدین خلیفہ اول کا فرمان!

"پس معلوم ہو کہ جب تک جڑ زمین میں مضبوطی کے ساتھ نہ گڑ جائے اس وقت اکھیڑنا آسان ہے اور جڑ مضبوط ہو جانے کے بعد دشوار۔عادات وعقائد بھی درخت کی طرح ہوتے ہیں۔بری عادت کا اب اکھڑنا آسان ہے۔لیکن جڑ پکڑ جانے کے بعد انہیں اکھیڑنا یعنی ان کا ترک کرنا ناممکن ہوگا۔بعض بچوں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہوتی ہے۔اگر شروع ہی سے اسے دور نہ کرو گے تو پھر اس کا دور ہونا مشکل ہوگا۔ہم نے دیکھا ہے کہ جن کو بچپنے میں جھوٹ کی عادت پڑ گئی پھر عالم فاضل ہو کر بھی ان سے جھوٹ کی عادت نہیں چھوٹی ہے۔"

(اخبار بدر ج ۸نمبر ۱۴ص ۴، ۲۸رجنوری ۱۹۰۸ء بحوالہ قادیانی کتابچہ کونپل اندرون ٹائٹل پیج)

خلیفہ دوم مرزا البشیر الدین محمود کا فرمان

۴...... "بہترین اخلاق جن کا پیدا کرنا کسی قوم کی زندگی میں نہایت ضروری ہے وہ سچ اور دیانت ہے جن کا فقدان ہی کسی قوم کو غلام بنا دیتا ہے۔" (کتابچہ غنچہ اندرون ٹائٹل پیج)

۵...... مرزا ناصر احمد کا قوم کے نام پیغام!

"آج کل الرجیز کا زمانہ ہے۔یعنی الرجیز دریافت ہو رہی ہیں۔بڑی بری چیز ہے الرجی۔مگر ایک الرجی اگر آپ حاصل کر لیں تو میں سمجھتا ہوں بہت اچھی چیز ہوگی الرجی۔جھوٹ کے خلاف الرجی اختیار کریں۔جھوٹ کی الرجی (نفرت) کی دعا مانگیں۔تاکہ معاشرے کو پاک کریں جھوٹ سے۔جھوٹ کی بیخ کنی کی کوشش کریں۔یہ جہاد گھروں سے شروع کریں۔گھروں کی اصلاح کا یونٹ بنا چاہئے۔جس تک یہ آواز پہنچے خواہ وہ مرد ہو،عورت ہو یا بچے ہوں۔ان کو جھوٹ کے خلاف جہاد کا علم بلند کر دینا چاہئے۔جہاد کا علم دینی تعلیم وتربیت سے بلند ہوسکتا ہے۔اسی جذبے سے یہ نصاف مرتب کیا گیا ہے۔" (غنچہ ص التعارف)

۶...... "آپ کے لئے ان (مرزا طاہر) کا پیغام آیا ہے کہ آپ بالکل جھوٹ نہ بولیں۔" (لجنتہ کا مرتب کردہ کتابچہ نمبر ۴ گلدستہ ص ۸۴)

۷...... "اس طرح روزنامہ جنگ لندن کی خبر کے متعلق مرزا طاہر نے جرمن کے قادیانیوں کو نصیحت فرمائی کہ مجھے پتہ ہے کہ ہماری جماعت کے لوگوں نے ابھی جھوٹ کو مکمل طور پر نہیں چھوڑا۔ایسے تمام لوگوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ جھوٹ سے توبہ کریں۔"

(جنگ لندن مورخہ ۲جون ۱۹۹۶ء بحوالہ ماہنامہ الفاروق کراچی، جمادی الثانی ۱۴۱۷ھ)

۸...... ''ایسے ہی رسالہ کونپل میں سوال جواب کے ضمن میں سوال درج ہے کہ احمدی بچے کس چیز سے نفرت کرتے ہیں تو جواب میں درج ہے ''جھوٹ سے'' صفحہ ۱۲۔ شاباش بچو اس جواب کو خوب یاد رکھنا۔''

ناظرین کرام! مندرجہ بالا قادیانی بانی اور اکابر کے ۱۸ اقتباس پیش کئے گئے ہیں کہ جن میں سب نے بیک زبان جھوٹ کی زبردست مذمت کرتے ہوئے اب اس کے خلاف علم جہاد بلند کرنے کی تلقین کی ہے کہ جلد از جلد اس خباثت سے جان چھڑاؤ۔ ورنہ کچھ دیر بعد اس سے جان چھڑانا ناممکن ہو جائے گا۔ بظاہر ہر فرد جھوٹ جیسی لعنت کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے بے تاب نظر آ رہا ہے۔ مگر بانی سلسلہ مرزا غلام احمد قادیانی کا باطن تو بالکل واضح ہو چکا ہے کہ انہوں نے جھوٹ کے خلاف محض لاف گزاف پر ہی اکتفا کیا تھا۔ ورنہ اس کی بنیاد ہی اس ام الخبائث پر استوار تھی۔ اسی طرح دوسرے اکابر۔ لیکن اب قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد کے موڈ سے شک گزرنے لگا ہے کہ شاید یہ واقعی خلوص سے اور صمیم قلب سے جھوٹ سے متنفر اور بیزار ہو کر اس کی بیخ کنی کی فوری کاروائی کا حکم دے رہے ہیں۔ کیونکہ انداز نیا ہے۔ ولولہ اور عزم جدید ہے۔ نیز دوسرے افراد سلسلہ حتیٰ کہ قادیانی خواتین بھی اس نجاست کے ازالہ کے لئے پورے عزم کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ اللہ کرے یہ لوگ اپنے اس ارادہ اور عزم میں مخلص ہوں اور اپنی جان توڑ جدوجہد سے اس خباثت سے جان چھڑانے میں کامیاب ہو جائیں۔

راز فاش ہو گیا......قادیانی فراڈ کھل گیا

ناظرین کرام! مذکورہ بالا قادیانی تربیتی کتابچوں کے سرسری مطالعہ کے دوران اور مذکورہ بالا اقتباسات کے پیش نظر بندہ خادم بہت خوش ہوا کہ اللہ! قادیانیوں کو ہوش آ گیا ہے۔ اب یہ لوگ سنجیدہ ہو کر شاید صحیح راستہ پر آ جائیں۔ مگر افسوس لاکھ افسوس جب ان کتابچوں کا تفصیلی مطالعہ کیا تو ہی ڈھاک کے تین پات ہی نکلے۔ وہی کذب وافتراء کی غلاظت کے چھینٹے نہیں انبار نظر آئے۔ ذیل میں آپ بھی وہ غلیظ لوتھڑے ملاحظہ فرمائیں۔ تاکہ آپ کو قادیانی فطرت اور مزاج سے خوب آگاہی ہو جائے۔ قادیانی خاتون سلیمہ میر جو جھوٹ کے خلاف علم بغاوت ہر گھر میں لہرانے کے لئے بے تاب نظر آ رہی تھیں اس نے خود لکھ دیا کہ:

۱...... ''رسول پاک ﷺ نے بتایا کہ ہر سو سال کے بعد ایک مجدد آئے گا۔ تیرہ سو سال کے بعد جو مجدد آئے گا وہ بڑی شان والا ہوگا اور وہ مہدی ہوگا۔ رسول پاک ﷺ نے بتایا کہ آخری زمانے میں آنے والا مجدد مہدی کہلائے گا۔ وہی مسیح ہوگا۔ بچو ہم اس زمانے میں پیدا ہوئے ہیں۔ اس بڑی شان والے مہدی کا زمانہ ہے۔''

(دیکھئے لجنۃ اماء اللہ کا دوسرا تربیتی رسالہ غنچہ ص ۵۷)

ناظرین کرام! یہی وہ منفرد اقتباس ہے جو مرزا قادیانی نے اپنی مشہور کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں نقل کیا ہے کہ: ''احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ اسی طرح دیگر کتب میں بھی نہایت اہتمام سے یہ مفہوم پیش کیا گیا ہے کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۸، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۹) اور یہاں ان الفاظ کو ذرا بدل کر مگر مفہوم وہی بیان کردیا گیا ہے۔ تاکہ عوام الناس ان کے چکر میں آسکیں۔

یہ حوالہ مدت سے قادیانیوں کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے۔ علمائے اسلام کئی مواقع پر یہ اقتباس قادیانی مربیوں کے سامنے پیش کرچکے ہیں کہ کوئی ایک ہی صحیح نہیں بلکہ ضعیف حدیث ہی پیش کرو جس میں چودھویں صدی کا لفظ ذکر ہو۔ مگر آج تک وہ حوالہ پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ حتیٰ کہ کئی قادیانی دولت ایمان سے بھی مالا مال ہوچکے۔ مگر اس کا ثبوت پیش نہیں کیا جاسکا اور نہ ہی آئندہ ممکن ہے۔ اب جھوٹ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے والی لجنہ نے لفظی ہیر پھیر کے ساتھ وہی نظریہ پیش کرکے قادیانی فطرت اور مزاج کا اظہار کردیا ہے۔ واقعی حکیم صاحب نے صحیح بات لکھی ہے کہ پودے کی جڑ مضبوط ہوجانے پر اسے اکھاڑنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔ جھوٹ کا عادی ہوجانے سے اسے ترک کرنا محال ہوجاتا ہے۔

۲...... دوسری جگہ یوں لکھ دیا ہے:

''رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا کہ تیرہ صدیوں کے شروع میں مجدد آئیں گے۔ مگر چودھویں صدی میں بہت بڑا مجدد آئے گا۔ آپ نے اس مجدد کو مہدی کہا۔ یعنی ہدایت کرنے والا۔''

(تربیتی نصاب کا تیسرا رسالہ ''گل'' صفحہ ۷۵)

۳...... ماں بچہ کے سوال جواب کے سلسلہ میں ایک سوال درج ہے کہ:

رسول پاک ﷺ ان کو (مرزا قادیانی) جانتے تھے۔ جواب میں لجنتہ اماء اللہ کی صدر سلیم میر لکھتی ہیں کہ:

''بالکل جانتے تھے۔ انہوں نے ہی بتایا تھا کہ جب مجھے اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کے بعد چودہ سو سال گزر جائیں گے تو ایک بڑا پیارا شخص مہدی بن کر آئے گا اور یہ بھی بتایا تھا کہ اس زمانہ میں لوگ اسلام کو بھول چکے ہوں گے۔'' (کتابچہ بنام غنچہ صفحہ ۵۸) الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین!

بتاؤ کہاں یہ فرمان نبوی ہے؟۔ مذکورہ مندرجہ بالا دونوں اقتباس کذب وافتراء کی بدترین مثال ہے۔ کیونکہ نہ تو کسی حدیث میں تیرھویں صدی کا ذکر ہے نہ چودھویں کا۔ ویسے دوسرے اقتباس میں قادیانی خاتون نے ایک نئی بات لکھ دی ہے کہ چودہ سو سال گزر جانے کے بعد۔ یعنی گویا پندرھویں صدی میں وہ عجوبہ روزگار مغل بچہ آئے گا۔ (یہ سب مراق وہسٹریا کے کرشمے ہیں)

نیز یہاں مرزا قادیانی کے لئے عہدہ رسالت اور مسیحیت نظر انداز کر کے عہدہ مہدویت پر زور دیا جا رہا ہے جو کہ قادیانیوں کا ایک عظیم فراڈ ہے کہ عوام منصب رسالت کے سننے سے بھی بدکتے ہیں اور مسیحیت کا نام سن کر بھی۔

مہدویت چونکہ عام اور معروف عونان ہے۔ اتنا اشتعال انگیز نہیں۔ لہذا اسے نمایاں شہرت دی جا رہی ہے۔ باقی یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ مسلمان اسلام کو بھول چکے ہیں اور مرزا قادیانی اس کی تجدید کریں گے۔ اب بتلایا جائے کہ مسلمان کہاں اسلام کو بھول گئے تھے۔ اور مرزا قادیانی نے کون سا نیا اسلام پیش کیا ہے؟۔

غرضیکہ ایک ایک جملہ کذب وافتراء اور دجل وفریب کا پیکر ہے جو کہ قادیانیت کی فطرت اور بنیاد ہے۔

۴...... ایک جگہ یوں لکھ دیا کہ:

''احادیث میں لکھا ہے کہ آنحضور ﷺ کی وفات ۱۲۰۰ سال بعد مہدی آئیں گے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئیں گے اور چودھویں صدی میں امام مہدی آئیں گے۔'' (گل ص ۸۶)

یہ سب کچھ قادیانی فطرت کا اظہار ہے۔ کسی بھی حدیث میں مہدی کے لئے نہ

۱۲۰۰سال بعد کا ذکر ہے نہ ہی ۱۴۰۰سال بعد کا۔ نیز مرزا قادیانی احادیث میں مذکور امام مہدی کے تو سرے سے منکر ہیں۔ پھر خدا جانے یہ سلیمہ میر کیوں بار بار بحوالہ امام مہدی کا تذکرہ کررہی ہیں؟۔

۵...... سلیمہ میر ایک جگہ یوں لکھتی ہیں کہ:

''حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ایک عظیم الشان مرد امامت کا دعویٰ کرے گا۔ اس کے ظاہر ہونے کا مقام دونہروں، دو دریاؤں کے درمیان ہوگا۔'' (مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ ص۴۷۱)

اس کے بعد لکھا ہے کہ:

''قادیان دو دریاؤں یعنی راوی اور بیاس کے درمیان ہے۔ پھر مادھپور سے دو بڑی نہروں نہر قادیان اور نہر بٹالہ کے درمیان بھی واقع ہے۔''

آگے فرماتی ہیں:

''بات یہاں تک پہنچ گئی کہ دمشق سے مشرق کی طرف برصغیر کے ملک ہندوستان میں دو دریاؤں کے درمیان ایک گاؤں سے مہدی ظہور فرمائیں گے۔ پھر آگے گاؤں کا نام کدعہ بمعنی قادیان بھی لکھ دیا۔'' (غنچہ صفحہ۸۹)

سبحان اللہ! الامان والحفیظ۔ دعویٰ جھوٹ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے اور پھر کرتوت اور ڈرامہ وہی پرانی طرز کا۔ کچھ تو خدا کا خوف کرتیں۔ میر صاحبہ کیا آپ نے مرنا نہیں۔ قبر کا اندھیر گھڑا تصور میں نہیں آتا۔ قول وعمل کا اتنا تضاد۔ آپ کس خدا کی بندی ہیں؟۔ اتنی بیباکی اور جسارت میں نہایت دلسوزی سے خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ ذرا مشکوٰۃ شریف کے مذکورہ صفحہ پر اپنا ذکر کردہ حوالہ ثابت کردیں کہ دونہروں یعنی راوی اور بیاس کے درمیان واقع قادیان سے ایک عظیم الشان مرد امامت کا دعویٰ کرے گا..........الخ۔ تو منہ مانگا انعام پائیں۔

میں حلفاً عرض کرتا ہوں کہ آپ یہ الفاظ حدیث میں دکھادیں تو میں آپ کو منہ مانگا انعام پیش کروں گا۔ لہذا آپ کے اس مشن کا پرجوش مبلغ بن جاؤں گا۔ اگر نہ دکھا سکیں تو صرف مرزا قادیانی اور مرزائیت پر تین حرف (ل ع ن) بھیج کر اسی اسلام سے وابستہ ہوجائیں جو امت مسلمہ کا دین ہے۔ میر صاحبہ حدیث کے الفاظ میں لکھ دیتا ہوں۔ ترجمہ آپ کسی عربی دان سے کرالیں۔ سنئے:

''عن علیؓ قال قال رسول اللہﷺ یخرج رجل من وراء النهر (لیس بین نهرین) یقال له الحارث حراث ٠ علی مقدمته رجل یقال له منصور (فاین منصور القادیانی) یوطن اویمکن لال محمد کما مکنت قریش لرسول اللہﷺ ٠ وجب علی کل مومن نصره اوقال اجابته(ابوداؤد بحواله مشکوٰة ص ٤٧١)''

فرمائیے کہاں دونہروں کے درمیان کا ذکر ہے۔کہاں ہے مرزا قادیانی کے باڈی گارڈ کا نام منصور۔کب مرزا قادیانی نے اہل بیت کا اقتدار قائم کیا۔وہ تو خود انگریز سرکار کے کاسہ لیس تھے۔ان سے اپنا تحفظ مانگتے رہتے۔اب فرمائیے قادیانی خواتین نے جھوٹ کے خلاف کون سا علم بغاوت بلند کیا؟ یا سابقہ جھوٹ کو نئے انداز میں بنا سنوار کر پیش کر دیا ہے۔خدارا مخلوق خدا کے ساتھ اتنا ظلم نہ کریں۔ان کی سادہ لوحی سے غلط مفاد نہ اٹھائیں۔کیا قادیانی بچوں کو اسی فراڈ اور ڈرامہ بازی کی تربیت دینا ہے۔خدارا کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ آخر مرنا ہے اور سنئے یہی سلیمہ میر صاحبہ قادیانی دجل وزندقہ کا مظاہرہ یوں کرتی ہیں کہ:

''قرآن پاک میں لکھا ہے کہ آنحضوعﷺ دوبارآئیں گے اور آنحضوعﷺ سمجھا رہے ہیں کہ وہ شخص (یعنی دوبارہ آنے والا) غیر عرب ہوگا۔اس کا مطلب ہے کہ آنحضوعﷺ خود نہیں آئیں گے بلکہ کوئی غیر عرب شخص آئے گا۔وہ وہی کام کرے گا جو آنحضوعﷺ کرتے آئے تھے۔'' (گل ص ۸۵)

العیاذ باللہ! ثم العیاذ باللہ! کذب علی النبیﷺ کی اتنی جرأت مندانہ مثال صرف قادیانی ذریت ہی پیش کرسکتی ہے جو صدق ودیانت سے سو فیصد کورے اور بالکل اس کے مخالف ہیں۔فرمائیے کس قرآن میں لکھا ہے کہ آنحضوعﷺ دو دفعہ آئیں گے؟۔معاذ اللہ! پھر کہاں لکھا ہے کہ دوسری مرتبہ کی آمد ایک غیر عرب آدمی کے روپ میں ہوگی؟۔ آنحضوعﷺ نے تو فرمایا ہے کہ میں موجودین کا بھی نبی ہوں۔ومن یولد بعدی کا بھی اور اپنے سے بعد آنے والوں کا بھی میں ہی نبی ہوں۔ (کنز بحوالہ ہدیۃ المہدیین)

نیز آپ کے پیشوا جناب مرزا قادیانی بھی آپ کے خلاف یہی اقرار کررہے ہیں۔چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

...کی النبی الکریم آخرین من امته بتوجهاته الباطنیه کما کان یزکی صحابته (خزائن ص ۲۴۴، ج ۷، حمامۃ البشریٰ ص ۴۹)

ایسے ہی (آئینہ کمالات ص ۲۰۸، خزائن ج ۵ ص ایضا) پر بھی یہی مفہوم نقل کرتے ہیں:

تو پھر آپ کیسے اپنے پیشوا کے خلاف ایک دوسرا اور جدید مفہوم پیش کرنے کی جرأت کر رہی ہیں۔ عجیب چکر ہے۔ دعویٰ تو ہے جھوٹ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کا۔ مگر اس ام الخبائث میں پہلے سے بھی بڑھ کر غرق ہو رہی ہیں۔ خدارا موت کو کبھی کبھار یاد کرلیا کریں تو شاید آپ کو راہ ہدایت نصیب ہو جائے۔

۸...... ماں کے عنوان سے لکھا ہے کہ:

''مجھے حدیث سناتے ہوئے آنحضورﷺ کے امام مہدی سے پیار کی ایک اور حدیث یاد آ گئی۔ ایک دفعہ آنحضورﷺ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا اے اللہ مجھے اپنے بھائیوں سے ملا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہﷺ ہم آپ کے بھائی نہیں۔ آنحضورﷺ نے فرمایا تم تو میرے صحابہؓ ہو۔ میرے بھائی تو آخری زمانہ کے وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر سچا ایمان رکھیں گے۔ حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں۔''

(گل نمبر ۸۶ بحوالہ کتاب بحارالانوار)

فرمایئے آپ کو اہل سنت کی مسلم شریف چھوڑ کر رافضیوں کے آنگن میں جانے کی کیا ضرورت لاحق ہوگئی۔ آیا اس کتاب کے غیر معروف ہونے کی بنا پر یا سنی مسلم شریف سے تمہارا مقصد پورا نہیں ہو رہا تھا۔ کیا اس قسم کی تجدید کے لئے یہ مغل بچہ صاحب مبعوث ہوئے تھے؟۔

میر صاحبہ یہ حدیث سہل الحصول کتاب مشکوٰۃ کے صفحہ ۴۰ پر موجود ہے جو کہ آپ کے مفہوم کے یکسر خلاف تھی۔ پھر تم نے مشکوٰۃ شریف کو نظر انداز کر کے ایک غیر متداول کتاب کا سہارا کیوں لیا؟۔ صرف اس لئے کہ وہاں الفاظ آپ کے مقصد کے موافق ہوں گے یا اس غیر متداول کتاب تک کسی کی رسانہ ہوگی۔ لہٰذا اس کے حوالہ سے جو جی میں آئے لکھ کر عوام الناس کو آسانی سے دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ خصوصاً جھوٹے قادیانی بچوں کی تربیت تو قادیانی بدفطرتی پر ہو سکے۔

کتابچہ گل کے صفحہ ۸۴ پر عنوان تو قائم کیا ہے امام مہدی کا مگر آیت بتائی جا رہی وآخرین منھم لمایلحقوابھم! ایمان داری سے فرمایئے یہ آیت رسالت کے متعلق ہے یا مہدویت کے متعلق؟۔ پھر اس صفحہ کے آخر میں لکھ دیا ہے کہ:

۹...... ''وہی اللہ پھر اس رسول (خاتم الانبیاء) کو دوسرے لوگوں میں بھیجے گا۔ یہی رسول پھر آیات سناتے پاک بنانے اور کتاب وحکمت سکھانے کا کام کرے گا۔''

(صفحہ ۸۴،۸۵)

اب ایمان داری سے بتایئے کہ مسئلہ رسالت بیان ہو رہا ہے یا امام مہدی کا؟۔ ملاحظہ فرمایئے وہی امور اربعہ جو خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے نمایاں فرائض منصبی تھے۔ وہی امام مہدی (اپنے مرزا قادیانی) کے کھاتے میں ڈال رہے ہیں۔ العیاذ باللہ!

فرمایئے کس آیت یا حدیث میں امام مہدی کے اوصاف میں یہ امور اربعہ مذکور ہیں۔ نیز جناب قادیانی نے ان امور اربعہ کیسے اور کہاں تعمیل کی ہے۔ آپ نے کتنے بت پرستوں سے ٹکر لے کر ان کو ایمان میں داخل کیا۔ کون سا کعبۃ اللہ واگزار کرایا۔ ہاں یہ کیا کہ آپ کی برکت سے قبلہ اول بیت المقدس دوبارہ اہل صلیب کے قبضہ میں آ کر یہود کے زیر تسلط آ گیا۔ فرمایئے آپ نے کتنے غزوات کی کمان فرمائی ہے۔ کتنا ہندوستان کا علاقہ فتح کیا۔ آپ کی برکت سے تو قادیان بھی کفار کے تسلط میں چلا گیا۔ کتنے افراد کو پاک وصاف کر کے بقیہ مسلمانوں کا پیشوا بنایا۔ کتنے حج کئے؟۔ کہاں کہاں کتب وحکمت کے ادارے قائم کئے۔ فرمایئے مرزا قادیانی نے خاتم الانبیاء والے کون کون سے کام کئے ہیں۔ کتنے قیاصرہ اور کسروں کو مغلوب کیا؟۔ کتنے بت خانے معدوم کئے؟۔

ناظرین کرام! فرمائے کتنی بھیانک اور خطرناک ہے قادیانی ڈرامہ بازی۔ کیسا عجیب وغریب ہے یہ مکروفریب کہ علم بغاوت بلند کیا جھوٹ کے خلاف۔ مگر اسی علم کے تحت پرانے صد سالہ مروج جھوٹ کو پاؤں لگانے کی کوشش کرنے لگے۔ کیا نرالی شعبدہ بازی ہے اللہ کریم ہر فرد بشر کو اس ابلیس کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھے اور صرف اپنے حبیب عظیم ﷺ کے دامن رحمت وشفقت سے وابستہ رکھے۔ آمین!

اپیل! آخر میں بندہ دوبارہ قادیانی خواتین سے مطالبہ کرتا ہے کہ مندرجہ بالا حوالہ جات کو ثابت کیجئے۔ ورنہ جھوٹ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کا ڈرامہ نہ رچائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عقل وشعور نصیب فرمائے۔ ورنہ آپ کو صفحہ ہستی سے معدوم کر کے اپنی پیاری مخلوق کو اس فتنہ وآزمائش سے محفوظ فرمائے۔ آمین! خادم عبداللطیف مسعود ڈسکہ!

ں (خاتم الانبیاء) کو دوسرے لوگوں میں بھیجے
ر کتاب وحکمت سکھانے کا کام کرے گا۔''

(صفحہ ۸۴،۸۵)

ہ رسالت بیان ہو رہا ہے یا امام مہدی کا؟۔
رسول اللہ ﷺ کے نمایاں فرائض منصبی تھے۔
میں ڈال رہے ہیں۔العیاذ باللہ!

م مہدی کے اوصاف میں یہ امور اربعہ مذکور
اور کہاں تعمیل کی ہے۔آپ نے کتنے بت
کون سا کعبۃ اللہ واگزار کرایا۔ہاں یہ کیا کہ
اہل صلیب کے قبضہ میں آکر یہود کے زیر
ان فرمائی ہے۔کتنا ہندوستان کا علاقہ فتح
سلط میں چلا گیا۔کتنے افراد کو پاک وصاف
۔کہاں کہاں کتب وحکمت کے ادارے قائم
ہ کون کون سے کام کئے ہیں۔کتنے قیاصرہ
کئے؟۔

ر خطرناک ہے قادیانی ڈرامہ بازی۔کیسا
یا جھوٹ کے خلاف۔مگر اسی علم کے تحت
ں کرنے لگے۔کیا نرالی شعبدہ بازی ہے
و ظر رکھے اور صرف اپنے حبیب عظیم ﷺ

ن سے مطالبہ کرتا ہے کہ مندرجہ بالا حوالہ
ت بلند کرنے کا ڈرامہ نہ رچائیں۔اللہ
و صفحہ ہستی سے معدوم کرکے اپنی پیاری

خادم عبد اللطیف مسعود ڈسکہ!

خاتم النبیین لا نبی بعدی

ایک مسجد کی حالت زار

عوام اور حکومت کے لئے لمحہ فکریہ

حضرت مولانا عبد اللطیف مسعود رح

ایک مسجد کی حالت زار

عوام اور حکومت کے لئے لمحہ فکریہ

۱۸۵۷ء کے بعد برصغیر (پاک وہند) میں انگریزی استعمار کے منحوس سائے تلے امت مسلمہ کے لئے بہت سے فتنے ظہور پذیر ہوئے۔ جن میں سے فتنہ مرزائیت سب سے گھمبیر، خطرناک، گمراہ کن اور بھیانک تھا۔ کیونکہ یہ فتنہ ہائلہ باوجودیکہ صیہونیت اور مغربی استعماریت کا نمایاں آلہ کار تھا۔ مگر یہ مذہبی آڑ اور عنوان لے کر نمودار ہوا۔ وہی نام، وہی شعار واصطلاحات، وہی اظہار۔ حالانکہ یہ ملک وملت دونوں کے لئے مہلک تھا۔ اس لئے شروع میں ملت اسلامیہ کی اکثریت اسے ایک مذہبی گروہ سمجھتی رہی۔ کئی پیشوایان دین نے ابتداء میں فتوائے تکفیر میں بھی احتیاط برتی۔ ادھر عوام الناس کا تو یہ حال ہے کہ بزرگان ملت اور علمائے اسلام پوری تفصیل ووضاحت کے ساتھ پورے سو سال سے اس کی حقیقت نمائی اور نقاب کشائی فرما رہے ہیں۔ مگر اکثر عوام الناس اب بھی ان کی اصل حقیقت کو باور کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہو رہے۔ جس کے نتیجے میں ان ملحدین اور زندیقوں کا کچھ نہ کچھ کام چل رہا ہے۔ اگرچہ عوامی سطح پر اب مرزائیت ایک گالی تصور ہونے لگی ہے۔

عوام الناس کی اس ناواقفی اور عدم توجہی سے ان لوگوں نے بہت فائدہ اٹھایا ہے جس کے نتیجہ میں عام مسلمان ان سے رشتہ داریاں کرتے رہے۔ مسجدوں میں اکٹھی نماز اداء کرتے رہے۔ جنازوں میں شامل ہوتے رہے۔ بڑی قربانی میں شریک ہوتے رہے۔ غرضیکہ معاشرتی، سماجی حتیٰ کہ مذہبی سطح پر بھی ان کے شریک کار ہوتے رہے۔ معاذ اللہ!

ہاں! ۱۹۷۴ء میں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیئے جانے پر عوامی سطح پر کافی شعور پیدا ہوا۔ اس کے بعد ناواقف لیکن غیرت مند مسلمان سنبھل گئے۔ وہ ان کو غیر مسلم، مرتد اور زندیق وملحد سمجھ کر معاشرتی تعلقات کے بارے میں محتاط ہو گئے۔

مگر ابھی تک ایسے افراد کی کمی نہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہوئے بھی اپنے دین وایمان اور محبت وعقیدت خاتم النبیین ﷺ کا تقاضا پورا نہیں کرتے۔ وہ اب بھی مرزائیوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھے ہوئے ہیں۔ ان کی حسب سابق تعلق داریاں ہیں۔ خوشی غمی کی رسومات میں برادری یا محلہ داری کی سطح پر شرکت سے پرہیز نہیں کرتے۔

اللہ سے عاجزانہ استدعا ہے کہ وہ خاتم المرسلین محمد ﷺ کے ہر نام لیوا اور عقیدت مند کو اس مذہب وملت کے ناسور سے محفوظ رہنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین!

۲

موضع موسیٰ والا کی مسجد اور مسلمان

آمدم برسر مطلب، مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں اس گاؤں کے مسلمانوں کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی۔ یہاں پچھلی صدی کی ایک مسجد تھی۔ جبکہ ابھی قادیانیت کا یہ مہلک ناسور نہ پھوٹا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ مسجد مسلمانوں ہی نے تعمیر کی تھی۔ مگر اسی ناواقفی اور عدم توجہی کی صورت کے تحت کچھ افراد قادیانیت کے چکر میں آ گئے اور کچھ افراد دوسرے علاقے سے آ کر یہاں آباد ہو گئے۔ پھر یہ قادیانی لوگ بھی اس مسجد میں آنے جانے لگے اور اپنی ہوشیاری اور چابکدستی سے مسجد مذکور کے کرتا دھرتا اور متولی بن بیٹھے۔ اکٹھی نمازیں، اکٹھی قربانیاں اور جنازے ہوتے رہے۔

دریں حالات مسلمان تو اپنے بھولے پن سے اتنے ہی رہے۔ مگر مرزائی اندرون خانہ ریشہ دوانیاں کرتے ہوئے اپنی نفری میں اضافہ کرتے رہے۔ برادری سسٹم اور خاندانی تعلقات سے خوب فائدہ اٹھاتے رہے۔

۱۹۶۰ء میں جبکہ ڈسکہ میں پروانہ ختم نبوت استاذ محترم حضرت مولانا محمد فیروز خان صاحب ثاقب نے دارالعلوم مدنیہ قائم فرمایا۔ توحید وسنت کے محاذ پر بالخصوص اس فتنہ مرزائیت کے محاذ پر سینہ سپر ہو کر ہر طرف پیش قدمی فرمانے لگے۔ ڈسکہ کے بڑے بڑے قادیانی جگادریوں کو ناکوں چنے چبوا دیئے۔ اس للکار و یلغار حق سے یہ گاؤں بھی متاثر ہونے لگا۔ یہاں بھی اس مرد مجاہد کے بیانات اور اجلاس شروع ہو گئے تو عوام دیہہ کو کچھ شعور ہونے لگا۔ حتیٰ کہ یہاں بھی حق وباطل کی رزمگاہ برپا ہو گئی۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ موسیٰ والا کے قریبی گاؤں بھروکے بھی اس محاذ آرائی اور للکار حق کے نرغے میں آ گیا۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں مشترکہ نماز وجنازہ اور قربانیوں کا مسئلہ واضح ہو گیا۔ مرزائیت اور دین حق میں خط امتیاز صاف نظر آنے لگا۔ علیحدہ مسجد کا منظر سامنے آ گیا۔

تحریک ۱۹۷۴ء

اس تحریک کی کامیابی کے نتیجے میں قادیانیت کے مکروفریب کا پردہ چاک ہو گیا۔ مرزائیت کے مکروہ چہرے کا نقاب اتر گیا۔ تمام غیرت مند مسلمان اصل حقیقت کو پا چکے۔ جس کے نتیجے میں یہ حق وباطل کی محاذ آرائی ہر جگہ مزید سے مزید نمایاں اور متحرک ہو گئی۔ کیونکہ قادیانیوں نے اپنی حیثیت (غیر مسلم) تسلیم نہ کی تھی۔ بلکہ انہوں نے اپنی ریشہ دوانیاں اور سازشیں مزید تیز تر کر دیں۔ چنانچہ اس گاؤں (موسیٰ والا) میں بھی کچھ ایسی ہی صورت حال پیدا ہو گئی۔ مرزائیوں نے ایک خاص پلان اور پروگرام کے تحت اہل اسلام سے مختلف حیلوں بہانوں سے الجھنا شروع کر دیا جس کی کچھ تفصیلات ہماری کتاب ''قصر مرزائیت میں اور شگاف'' کے

ی حالت زار

ت کے لئے لمحہ فکریہ

ر) میں انگریزی استعمار کے منحوس سائے تلے امت
ئے۔ جن میں سے فتنہ مرزائیت سب سے گھمبیر،
نہ ہائلہ باوجودیکہ صیہونیت اور مغربی استعماریت کا
ر نمودار ہوا۔ وہی نام، وہی شعار واصطلاحات، وہی
ف تھا۔ اس لئے شروع میں ملت اسلامیہ کی اکثریت
ین نے ابتداء میں فتوائے تکفیر میں بھی احتیاط برتی۔
اور علمائے اسلام پوری تفصیل ووضاحت کے ساتھ
لشائی فرمارہے ہیں۔ مگر اکثر عوام الناس اب بھی ان
ہور ہے۔ جس کے نتیجے میں ان ملحدین اور زندیقوں
ت مرزائیت ایک گالی تصور ہونے لگی ہے۔
ز جہی۔ سے ان لوگوں نے بہت فائدہ اٹھایا ہے جس
کرتے رہے۔ مسجدوں میں اکٹھی نماز اداء کرتے
قربانی میں شریک ہوتے رہے۔ غرضیکہ معاشرتی،
تے رہے۔ معاذ اللہ!
ت قرار دے دیئے جانے پر عوامی سطح پر کافی شعور
مسلمان سنبھل گئے۔ وہ ان کو غیر مسلم، مرتد اور
ں محتاط ہو گئے۔
جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہوئے بھی اپنے
کا تقاضا پورا نہیں کرتے۔ وہ اب بھی مرزائیوں
ں کی حسب سابق تعلق داریاں ہیں۔ خوشی غمی کی
سے پرہیز نہیں کرتے۔
تم المرسلین محمد ﷺ کے ہر نام لیوا اور عقیدت مند کو
ق عنایت فرمائے۔ آمین!

دیباچہ میں ایک واقف حال کے قلم سے مذکور [ا] ہیں۔

اس تحریر کے مطابق ایک سال عید کے موقعہ پر عیدگاہ میں نماز کے لئے آئے ہوئے نہتے مسلمانوں پر قادیانیوں نے حملہ کر دیا (حالانکہ ان کے گرو مرزا غلام احمد قادیانی نے دینی جنگ کو حرام قرار دیا ہے) جس کے نتیجہ میں دو قادیانی ہلاک ہو کر واصل جہنم ہوئے اور کچھ مسلمان شدید زخمی ہوگئے۔

اس کے بعد فوجداری مقدمات بمع مذہبی بحثوں کا سلسلہ شروع ہو گیا جو سول کورٹ سے ہائی کورٹ تک پہنچا اور پھر سول کورٹ میں آ کر فیصلہ کے مرحلہ تک پہنچا۔ یہ مقدمہ ابتدائی طور پر مورخہ ۱۴ر اپریل ۱۹۷۵ء کو برائے استقرار حق اور حکم امتناعی دوامی دائر کیا گیا جو کہ ہائی کورٹ تک پہنچ کر دوبارہ سول عدالت ڈسکہ میں مورخہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۷ء کو منتقل ہوا۔ پھر پوری بحث و تمحیص کے بعد مورخہ ۲ر مئی ۱۹۸۸ء کو سول جج جناب منظور حسین ڈوگر نے اس کا فیصلہ اہل اسلام کے حق میں سنا دیا۔

اس مقدمہ میں زیر بحث آنے والے امور و نکات

۱۹۷۴ء کا اسمبلی کا فیصلہ اگرچہ اپنی تفصیلات اور ایمان افروز فیصلہ کے لحاظ سے ایک منفرد تاریخی تھا۔ مگر یہ فیصلہ بھی اپنی بحث و تمحیص، نکات اور فیصلہ کے لحاظ سے نہایت اہم اور منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اس میں قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کے علاوہ ان کے اسلامی اصطلاحات وشعائر کو استعمال کرنے کے متعلق بھی بحث و فیصلہ تھا۔ جس کو موجودہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کا دیباچہ اور پیش خیمہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس میں کافی حد تک قادیانی چالاکیوں اور مغالطوں کو زیر بحث لایا گیا تھا جن کا ہماری طرف سے مسکت اور فیصلہ کن جواب پا کر فاضل جج بالکل مطمئن ہو گئے تھے۔

اس مقدمہ میں زیر بحث آنے والے امور و نکات یہ ہیں:

قادیانی موقف

۱...... ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ (قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں) کو تسلیم کرتے ہوئے بھی قادیانی اسلامی شعائر و اصطلاحات استعمال کرنے کے مجاز ہیں۔ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں غیر مسلموں کے عبادت خانوں کو مسجد کہا گیا ہے۔ جیسے سورہ کہف کی آیت ۲۱ میں اس کی وضاحت ہے۔

۲...... مسجد متنازعہ کی تولیت اور انتظام و انصرام چونکہ مدت سے قادیانیوں کے

[ا] اس کتاب میں مقدمہ مسجد کے سلسلہ میں تمام مباحث کو سمو دیا گیا ہے اور آخر میں عدالتی فیصلہ کا انگریزی متن اور پھر اس کا اردو ترجمہ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کا مطالعہ آپ پر بہت سے حقائق منکشف کر دے گا۔

پاس ہے۔لہٰذاوہ مسجدانہی کاحق ہے۔

۳...... اس مسجد کی تعمیر وآرائش ثانی واضح ٗ ور پر قادیانیوں نے کرائی ہے۔لہذا وہی اس کے حق دار ہیں۔

۴...... قادیانیوں نے اپنے مخصوص مسائل وعقائد (وفات مسیح اور اجرائے نبوت) کی تائید میں متعدد مغالطہ آمیز حوالہ جات پیش کر کے اپنے آپ کو برحق اور عامتہ المسلمین کوغلط کار ثابت کرنے کی ناکام سعی کی۔

ڈسکہ میں عدالتی کارروائی کے دوران قادیانیوں نے ایک خاص غرض اور منصوبہ کے تحت اپنے سینئر قادیانی وکلاء (مجیب الرحمٰن اور عبدالحمید وغیرہ) کو عدالت میں پیش کیا جنہوں نے نہایت عیاری اور چابکدستی سے نئے سرے سے پھر اپنے باطل اور گمراہانہ عقائد پر دلائل پیش کرنے شروع کردیئے جس کے وہ ہرگز مجاز نہ تھے۔کیونکہ ان تمام مباحث کا قومی اسمبلی نے پوری بحث وتمحیص کے بعد اہل اسلام کے حق میں فیصلہ کردیا تھا۔

پھر اصولی طور پر وہ اس بات کے پابند تھے کہ اپنے پیش کردہ دلائل کا جواب بھی سن کرجاتے۔تاکہ حق وباطل کا فیصلہ عوام الناس بھی کرلیتے۔لیکن وہ تو صرف وقت گزاری اور خانہ پری کی سطح پر تھے۔لہٰذا جب ہمارے جوابی بیانات کی باری آئی تو تمام قادیانی مع اپنے وکلاء کے کمرہ عدالت سے روپوش ہوگئے۔اس کے باوجود ہم نے مسکت جوابی بحث کر کے ان کے تمام خانہ ساز دلائل کا تاروپود بکھیر کر اصل حقیقت نمایاں طور پر واضح کردی جس سے عدالت پوری طرح مطمئن ہوگئی۔

جواب

۱...... چنانچہ ہم نے بے شمار قرآنی دلائل سے واضح کردیا کہ مسجد صرف مسلمانوں ہی کی ہوسکتی ہے۔کسی غیر مسلم کی عبادت گاہ مسجد نہیں کہلاسکتی۔نیز یہ بھی ثابت کردیا کہ تمام انبیاء علیہم السلام سابقین اپنی امتوں کو اسلام ہی کی تلقین وتبلیغ فرماتے رہے۔وہ امتیں مسلمان ہی تھیں۔یہ یہود اور مسیحی بعد میں لوگوں نے اپنے طور پر نام وضع کرلئے ہیں۔لہذا جب اصل میں وہ مسلمان ہی تھے تو ان کی عبادت گاہیں بھی مسجد ہی کہلائیں گی۔ہاں اختلاف لسانی کے لحاظ سے کوئی دوسرا نام بھی ہوسکتا ہے۔

۲...... مسجد صرف مسلمان ہی تعمیر کرسکتا ہے۔کسی غیر مسلم کی بنائی ہوئی عمارت بنام مسجد، مسجد نہیں کہلاسکتی۔زیادہ سے زیادہ وہ مسجد ضرار کہلائے گی۔اسی بناپر غیر مسلم کی بنائی ہوئی عبادت گاہ بنام مسجد، مسلمان بطور مسجد استعمال نہیں کرسکتے۔جیسے کہ مسجد ضرار کا واقعہ سورہ توبہ میں مذکور ہے اور اسی طرح کوفہ میں مسیلمیوں کی بنائی ہوئی عمارت بنام مسجد، جس کے مسمار کرنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ گورنر کوفہ نے صادر فرمایا تھا۔ (دارمی شریف، حدیث نمبر ۲۵۰۶)

۳...... اگر کسی وقت مسلمان کوئی مسجد تعمیر کریں۔ اس کے بعد خدانخواستہ اس پر کفار قابض ہوجائیں تو پھر بھی اس کی مسجدیت زائل نہ ہوگی۔ بلکہ وہ مسجد ہی رہے گی۔ جب بھی مسلمان دوبارہ اس پر قابض ہوں گے تو وہ اسے بطور مسجد استعمال کریں گے۔ یہ غیر مسلم کا قبضہ وتصرف چاہے کتنا ہی طویل ہو اس کی مسجدیت کو زائل نہ کرسکے گا۔ جیسے لاہور کی شاہی مسجد جو کہ سلطان اورنگ زیب نے بنوائی تھی۔ بعد میں اس پر کفار نے قبضہ کرکے اسے اصطبل میں تبدیل کردیا۔ مگر جب وہ دوبارہ مسلمانوں کے حق میں واگزار ہوگئی تو وہ آج تک مسلمانوں کے زیر تصرف مسجد ہی ہے۔ یہ عارضی تصرف کفار اس کی حیثیت اولیٰ پر اثر انداز نہ ہوا۔ اسی طرح اندلس، ہندوستان، سمرقند اور بخارا وغیرہ میں لاکھوں مساجد کا معاملہ ہے کہ وہ تعمیر تو مسلمانوں نے کی تھیں۔ بعد میں کفار کے تصرف میں چلی گئیں۔ لیکن جب پھر اس پر مسلمان قابض ہوں گے تو وہ عمارات اپنی بنیادی اور ابتدائی حیثیت کے مطابق مسجد ہی ہوں گی۔ اس بھی واضح خانہ کعبہ کی مثال ہے کہ اسے ابتداً چونکہ امام الموحدین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا۔ اس پر اس کی مسجدیت ثابت اور محقق ہوگئی۔ بعد میں اس پر کئی دور آئے۔ خاص کر بعثت آخرالانبیا ﷺ سے تین صدی پیشتر سے وہ بت خانہ بنادیا گیا تھا۔ مگر جب اہل اسلام کے قبضہ میں آیا تو اس کی ابتدائی پوزیشن بحال کی گئی اور آج تک وہ بیت اللہ ہی ہے۔ عہد اسلام کے دوران بھی ایک آدھ مرتبہ ملحدین کے تصرف میں آیا جیسے کچھ مدت (۱۹سال) تک قرامطیوں کا تصرف وقبضہ۔ مگر جب اس پر مسلمان اہل توحید متصرف وقابض ہوئے تو اس کی سابقہ حیثیت ہی قائم تھی۔ جس پر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے اسے تعمیر کیا تھا۔ اسی طرح مسجد متنازعہ کا معاملہ ہے کہ اسے شروع میں مسلمانوں نے تعمیر کیا تھا۔ جس سے اس کا مسجد ہونا ثابت اور محقق ہوگیا۔ اب بعد میں قادیانی ملحدین کا تصرف وانتظام اس کی مسجدیت پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ جب مسلمان اس کو واگزار کراکر اس پر متصرف ہوں گے تو پھر اصولاً وہ انہی کی مسجد ہوگی۔ قادیانیوں کا اس پر کوئی استحقاق نہیں ہوسکتا۔ چاہے اسے ایک بار نہیں دس بار بھی تعمیر کریں۔

۴...... اس مسجد کے متعلق ہم نے واضح طور پر ثابت کردیا کہ یہ مسجد قادیانیت کے وجود سے پیشتر کی تعمیر شدہ ہے جسے صرف مسلمانوں نے تعمیر کیا تھا۔ بعد میں مرزائی اپنی عیاری سے اس پر قابض ومتصرف ہوگئے۔ اس کی تعمیر ثانی میں بھی وہ شریک عمل تھے۔ مگر وہ لوگ چونکہ غیر مسلم ہونے کی بنا پر مسجد کے اہل ہی نہیں۔ لہٰذا یہ صرف اہل اسلام کا ہی حق ہے۔ یہ درمیانی قادیانی تصرف اور انتظام وانصرام کالعدم ہوگا۔ بحکم فرقان حمید: ان اولیاءُ الا المتقون!

عودؓ گورنر کوفہ نے صادر فرمایا تھا۔ (دارمی شریف، حدیث نمبر ۲۵۰۶)
اگر کسی وقت مسلمان کوئی مسجد تعمیر کریں۔ اس کے بعد خدانخواستہ اس پر کفار
ھی اس کی مسجدیت زائل نہ ہوگی۔ بلکہ وہ مسجد ہی رہے گی۔ جب بھی مسلمان
دں گے تو وہ اسے بطور مسجد استعمال کریں گے۔ یہ غیر مسلم کا قبضہ وتصرف
اس کی مسجدیت کو زائل نہ کر سکے گا۔ جیسے لاہور کی شاہی مسجد جو کہ سلطان
تھی۔ بعد میں اس پر کفار نے قبضہ کر کے اسے اصطبل میں تبدیل کر دیا۔ مگر
ں کے حق میں واگزار ہوگئی تو وہ آج تک مسلمانوں کے زیر تصرف مسجد ہی
اراس کی حیثیت اولیٰ پر اثر انداز نہ ہوا۔ اسی طرح اندلس، ہندوستان، سمرقند
ں مساجد کا معاملہ ہے کہ وہ تعمیر تو مسلمانوں نے کی تھیں۔ بعد میں کفار کے
لین جب پھر اس پر مسلمان قابض ہوں گے تو وہ عمارات اپنی بنیادی اور
ں مسجد ہی ہوں گی۔ اس بھی واضح خانہ کعبہ کی مثال ہے کہ اسے ابتداً چونکہ
یم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا۔ اس پر اس کی مسجدیت ثابت اور محقق ہوگئی۔
ہ۔ خاص کر بعثت آخر الانبیاء ﷺ سے تین صدی پیشتر سے وہ بت خانہ
اسلام کے قبضہ میں آیا تو اس کی ابتدائی پوزیشن بحال کی گئی اور آج تک
ملام کے دوران بھی ایک آدھ مرتبہ ملحدین کے تصرف میں آیا جیسے کچھ
یوں کا تصرف وقبضہ۔ مگر جب اس پر مسلمان اہل توحید متصرف وقابض
ت ہی قائم تھی۔ جس پر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے اسے تعمیر کیا تھا۔
ہ ہے کہ اسے شروع میں مسلمانوں نے تعمیر کیا تھا۔ جس سے اس کا مسجد
ب بعد میں قادیانی ملحدین کا تصرف وانتظام اس کی مسجدیت پر اثر انداز
ں کو واگزار کرا کر اس پر متصرف ہوں گے تو پھر اصولاً وہ انہی کی مسجد
استحقاق نہیں ہو سکتا۔ چاہے اسے ایک بار نہیں دس بار بھی تعمیر کریں۔
سجد کے متعلق ہم نے واضح طور پر ثابت کر دیا کہ یہ مسجد قادیانیت کے
جسے صرف مسلمانوں نے تعمیر کیا تھا۔ بعد میں مرزائی اپنی عیاری سے
۔ اس کی تعمیر ثانی میں بھی وہ شریک عمل تھے۔ مگر وہ لوگ چونکہ غیر مسلم
ں نہیں۔ لہٰذا یہ صرف اہل اسلام کا ہی حق ہے۔ یہ درمیانی قادیانی
یم ہوگا۔ بحکم فرقان حمید: ان اولیاءہ الا المتقون!

۵...... ہم نے اس مسئلہ پر کہ مسجد صرف مسلمانوں ہی کا حق ہے بطور ضمنی استشہاد کے سر ظفر اللہ قادیانی کی تصنیف ''تحدیث نعمت'' سے ایک اقتباس پیش کیا کہ:

''اگر احمدی (مرزائی) غیر مسلم ثابت ہو جائیں تو ان کا مسجد کے ساتھ کیا تعلق ہے؟۔''

۱...... اس اقتباس پر ہم نے اپنا حق تفریع استعمال کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ جب تمام مرزائی باتفاق عالم اسلام غیر مسلم قرار دیئے جاچکے ہیں تو ان کا اس مسجد یا کسی بھی مسجد کے ساتھ کیا تعلق رہ جاتا ہے۔ ۲...... نیز اس کے نتیجہ میں یہ لوگ اپنی عبادت گاہ کا نام بھی مسجد نہیں رکھ سکتے اور نہ ہی اسے مسجد کی طرز پر بنا سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ قادیانی اسلامی اصطلاحات اور شعائر بھی استعمال نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مسجد سے قادیانیوں کی لاتعلقی غیر مسلم ہونے کی بنا پر ہے۔

۶...... اسی دوران ہمارے سامنے یہ شہادت بھی آئی کہ ایک موقعہ پر قادیانی مسلمانوں کو یہ پیشکش کرنے لگے کہ وہ ہم سے حسب مرضی کچھ رقم لے کر مسجد سے دستبردار ہو جائیں۔ مگر کوئی بھی مسلمان بوجہ ناجائز ہونے کے اس بات کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ ادھر اس بات سے قادیانیوں کا کفر اور مسجد سے لاتعلقی اور بھی واضح ہوگئی۔ کیونکہ خانہ خدا ہے۔ اس کی خرید وفروخت ناممکن ہے اور جو اس ضابطہ کا قائل نہ ہو۔ وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ ہاں کفار کے لئے سب کچھ ٹھیک ہے۔ وہ مسجد بیچیں یا کچھ اور کریں۔

۷...... ہم نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ ہر مذہب کے اپنے اپنے شعائر (خاص علامات) اور اصطلاحات ہوتی ہیں۔ جیسے یہودی، عیسائی، سکھ، ہندو، پارسی وغیرہ۔ مگر ان میں سے کوئی بھی دوسرے کا نام اور مذہبی علامات واصطلاحات استعمال نہیں کرتا۔ برخلاف قادیانیوں کے۔ یہ لوگ تمام اصول مذاہب سے ہٹ کر اہل اسلام کا نام (مسلمان) اور اسلامی شعائر واصطلاحات استعمال کر رہے ہیں۔ جن کا انہیں کوئی حق نہیں۔ گورنمنٹ کو انہیں باز رکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ سراسر دھوکہ دہی اور ہماری حق تلفی ہے۔ (الحمدللہ! اب تو سپریم کورٹ نے ہمارے اس حق کو تسلیم کرتے ہوئے مرزائیوں کو اسلامی شعائر واصطلاحات جیسے مسجد، کلمہ، اذان وغیرہ استعمال کرنے سے قانوناً روک دیا ہے) لہٰذا اب انہیں دیگر مذاہب کی طرح اپنی اصطلاحات اور شعائر وضع کر کے استعمال کرنا چاہئے۔

عدالتی فیصلہ کے بعد

۲؍مئی ۱۹۸۸ء کو جب یہ فیصلہ صادر کیا گیا تو ہماری تھوڑی سی کوتاہی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیوں نے نہایت ہوشیاری سے حکم امتناعی حاصل کرنے کے لئے عدالت میں عرضداشت پیش کر دی جس کے نتیجہ میں مسجد کی پوزیشن حسب سابق (سیل) بحال رہی اور پھر عدالتی کارروائی ایک اور انداز سے

شروع ہوگئی جو کہ تادم تحریر.......... تاریخوں کے چکر میں ہی اٹکی ہوئی ہے۔ حالانکہ اب اس کیس میں رتی بھرا الجھن باقی نہیں رہی۔ کیونکہ جیسے ان کی حیثیت غیر مسلم قرار دے دی گئی ہے۔ ان کی تبلیغی کارروائیوں پر ۱۹۸۴ء میں پابندی لگادی گئی ہے اور اب سپریم کورٹ نے ان کی سات اپیلوں کا فیصلہ سناتے ہوئے یہ بھی طے کردیا ہے کہ یہ لوگ بوجہ غیر مسلم ہونے کے اسلامی علامات وشعائر استعمال کرنے کے قانوناً مجاز نہیں۔ کیونکہ یہ بات دھوکہ دہی اور دوسروں کی حق تلفی کے تحت آتی [1] ہے۔ مگر حکومت کی دین ومذہب سے لاتعلقی، سرد مہری اور عدم توجہی کا نتیجہ ہے کہ آج یہ مسجد حکمرانوں کی غفلت اور بے پرواہی پر نوحہ کناں ہے۔ اس کا اسپیکر اور چھت کا سامان خود قادیانی ہی چرا کر لے گئے ہیں۔ وہ دروازہ جسے جناب اے سی صاحب نے سیل کیا تھا۔ وہ سیل تو کجا اس دروازہ کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہا۔

ادھر قادیانی مذاق اور تمسخر اڑاتے ہیں کہ یہ ہیں مسجد کے بانی اور متولی اور یہ ہے اسلامی حکومت۔ تمام مسجد اس مسلم آبادی میں ہی مسجد کی شکل وصورت پر نہیں بلکہ گندگی اور ملبہ کے ڈھیر کی صورت اختیار کرچکی ہے۔ ہر دیکھنے والا اسے دیکھ کر خون کے آنسو رونے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ چنانچہ مسجد کی حالت زار کو کسی صحافی نے جب ملاحظہ کیا تو وہ کلیجہ مسوس کر رہ گیا۔ اس نے فوری طور پر اس کے جملہ کوائف بمع موجودہ حالت زار باتصویر روزنامہ پاکستان ایکسپریس کی ۲۴ رجنوری ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں شائع کرادیئے۔ ادھر یہی تفصیلات انگریزی روزنامہ **THE NEWS** میں بھی شائع ہوگئی جس میں عدالت اور حکمرانوں سے نظریہ پاکستان کا واسطہ دے کر استدعا کی گئی ہے کہ اس مسجد کو مسلمانوں کے حوالے کرکے اس کو مزید بے حرمتی سے بچایا جائے۔ پوری تفصیل اخباری کٹنگ میں ملاحظہ فرمالی جائے۔

اب ہم اہل اسلام رب العالمین کی جناب عالی میں دست سوال دراز کرتے ہیں کہ وہ اے سی صاحب کو توفیق دے کہ وہ موقعہ پر جاکر اپنی لگائی ہوئی سیل برآمد کریں۔ مسجد کا سامان فراہم کریں اور عدالت بھی کچھ بڑی عدالت کا لحاظ رکھتے ہوئے جلد از جلد اس بے مقصد طوالت کو سمیٹ کر مسجد مسلمانوں کے حوالے کرے کہ وہ اسے دوبارہ تعمیر کرکے محمد رسول اللہ ﷺ کے دین اور تعلیمات کا مرکز بنا سکیں۔ واللہ الموفق!

بندہ ناچیز عبداللطیف مسعود ڈسکہ

---

[1] آج کل عالمی سطح پر ہیومن رائٹس (انسانی بنیادی حقوق) کا بہت پراپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ ہر شخص آزادی رائے کا حق دار ہے۔ اس کے تحت پاکستان میں بھی حقوق انسانی کا بہت واویلا کیا جارہا ہے۔ مگر اس واویلا سے غرض یہ ہے کہ عیسائی کھلے بندوں اسلام اور خاتم المرسلین ﷺ کی توہین کا ارتکاب کرتے پھریں۔ نیز قادیانی اپنے ملحدانہ عقائد ونظریات کو مسلمانوں کے گمراہ کرنے کے لئے خوب ریشہ دوانیاں کرتے پھریں اور کوئی غرض وغایت نہیں ہے۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

قادیان کے الہامی چکر

مع ضمیمہ

قادیانیوں کی تبلیغ کے مقاصد

حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ

...تاریخوں کے چکر میں ہی اٹکی ہوئی ہے۔ حالانکہ اب اس کیس میں رتی
یسے ان کی حیثیت غیر مسلم قرار دے دی گئی ہے۔ ان کی تبلیغی کارروائیوں
ے اور اب سپریم کورٹ نے ان کی سات اپیلوں کا فیصلہ سناتے ہوئے یہ
ر مسلم ہونے کے اسلامی علامات وشعائر استعمال کرنے کے قانوناً مجاز
ر دوسروں کی حق تلفی کے تحت آتی ! ہے۔ مگر حکومت کی دین ومذہب
کا نتیجہ ہے کہ آج یہ مسجد حکمرانوں کی غفلت اور بے پرواہی پر نوحہ کناں
ن خود قادیانی ہی چرا کر لے گئے ہیں۔ وہ دروازہ جسے جناب اے سی
یا اس دروازہ کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہا۔
نخرا اڑاتے ہیں کہ یہ ہیں مسجد کے بانی اور متولی اور یہ ہے اسلامی
میں ہی مسجد کی شکل وصورت پر نہیں بلکہ گندگی اور ملبہ کے ڈھیر کی
والا اسے دیکھ کر خون کے آنسو رونے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ چنانچہ مسجد
ملاحظہ کیا تو وہ کلیجہ مسوس کر رہ گیا۔ اس نے فوری طور پر اس کے جملہ
ے روزنامہ پاکستان ایکسپریس کی ۲۴ر جنوری ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں
گریزی روزنامہ *THE NEWS* میں بھی شائع ہوگئی جس میں
ن کا واسطہ دے کر استدعا کی گئی ہے کہ اس مسجد کو مسلمانوں کے
بچایا جائے۔ پوری تفصیل اخباری کٹنگ میں ملاحظہ فرمائی جائے۔
لعالمین کی جناب عالی میں دست سوال دراز کرتے ہیں کہ وہ
وقعہ پر جا کر اپنی لگائی ہوئی سیل برآمد کریں۔ مسجد کا سامان
عدالت کا لحاظ رکھتے ہوئے جلد از جلد اس بے مقصد طوالت کو
ے کہ وہ اسے دوبارہ تعمیر کرکے محمد رسول اللہ ﷺ کے دین
موفق!

بندہ ناچیز عبداللطیف مسعود ڈسکہ

ن رائٹس (انسانی بنیادی حقوق) کا بہت پراپیگنڈہ کیا جارہا
ے۔ اس کے تحت پاکستان میں بھی حقوق انسانی کا بہت واویلا
یہ ہے کہ عیسائی کھلے بندوں اسلام اور خاتم المرسلین ﷺ کی
یانی اپنے ملحدانہ عقائد ونظریات کو مسلمانوں کے گمراہ کرنے
ں اور کوئی غرض وغایت نہیں ہے۔

قادیاں کے الہامی چکر

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم!

پیش لفظ

''نحمده ونصلی علیٰ رسوله الكريم ۰ اما بعد ۰ فاعوذ باللّٰه من الشيطان الرجيم ۰ بسم اللّٰه الرحمن الرحيم ۰ ومن اظلم ممن افترى على اللّٰه كذبا اوقال اوحى الى ولم يوحىٰ اليه شئى (الانعام:۹۳)''

''وقال تعالىٰ فويل الذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا من عند اللّٰه يشتروابه ثمناً قليلا فويل لهم مما كتبت ايديم وويل لهم مما يكسبون (البقره:۷۹)''

حضرات! جھوٹ اور افتراء ہر مذہب وملت میں ایک قبیح اور بہت بری شے ہے۔ نیز عقل سلیم بھی اس سے انکار کرتی ہے۔ جھوٹا آدمی معاشرے اور سوسائٹی میں صاحب وقار نہیں ہوتا۔ لیکن جب اصدق القائلین یعنی خداتعالیٰ کے ذمہ جھوٹ بات لگائی جائے تو تو اس سے بدتر کوئی وصف نہیں۔ اس لئے کہ اس کے نتائج بہت برے ہوتے ہیں اور فعل کی قباحت اور الحسان نتیجہ پر ہی موقوف ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو سلسلہ وحی ورسالت جاری فرمارکھا ہے اسے بطل کی آمیزش سے بالاتر رکھنے کے لئے بہت انتظام فرمارکھے ہیں۔ جیسے فرمایا ''ليسلك ومن بين يديه ومن خلفه رصداً (الجن:۲۷)'' پھر جو شخص اس میں آمیزش کرنے کی سعی ناکام کرے اس کے لئے بڑا عذاب ہے۔ چنانچہ راستہ میں خلل انداز ہونے والوں کا تو ناطقہ ہی بند کر دیا۔ آسمانوں پر پہرے لگ گئے اور بعد از نزول جو اس وحی الٰہی اور شریعت غرّا میں خلط ملط کرنے کی کوشش کرے اس کے حق میں عذاب الیم کا پروانہ جاری فرمایا اور اظلم کے خطاب سے نوازا۔ مگر پھر بھی اس سٹیج پر آنے والے بغیر کسی جھجک کے آہی دھمکتے ہیں۔ کبھی مسیلمہ ہے تو کبھی اسود عنسی۔ کبھی طلیحہ ہے تو کبھی کوئی دوسرا بد بخت۔ غرضیکہ لمبی چوڑی فہرست ہے اور اس زمانہ میں بھی اس قسم کے بہت سے مفتری ہوئے۔ جن کے سرغنہ کا نام نامی مرزاغلام احمد قادیانی ہے۔ اس کو بھی جب مالیخولیا کا دورہ پڑا تو وحی کی ایسی بھرمار شروع ہوئی کہ سنبھالنا بھی دشوار ہوگیا۔ اس مختصر رسالہ میں اس کی وحی کا جائزہ لیا گیا ہے کہ رحمٰن کی طرف سے ہے یا شیطان کی جانب سے۔ ویسے ہی نہیں بلکہ ایک معیار اور ضابطہ کے تحت تاکہ حق وباطل میں تمیز ہو اور بندگان خدا نور اور ظلمت میں امتیاز کر کے وہ حق سے دور نہ جا پڑیں کہ آخرت کی ناکامی دیکھنا پڑے۔ واللّٰہ الموفق!

قادیاں کے الہامی چکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

پیش لفظ

مدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰ اما بعد ۰ فاعوذ باللّٰہ من
م ۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ ومن اظلم ممن افتری علی اللّٰہ
ی الی ولم یوحیٰ الیہ شئی (الانعام:۹۳)"
ل تعالیٰ فویل الذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا
شتروابہ ثمناً قلیلا فویل لھم مما کتبت ایدیم وویل لھم مما
(۷۹:"

! جھوٹ اور افتراء ہر مذہب وملت میں ایک قبیح اور بہت بری شے ہے۔ نیز
سے انکار کرتی ہے۔ جھوٹا آدمی معاشرے اور سوسائٹی میں صاحب وقار نہیں
ق القائلین یعنی خدا تعالیٰ کے ذمہ جھوٹ بات لگائی جائے تو تو اس سے بدتر
لئے کہ اس کے نتائج بہت برے ہوتے ہیں اور فعل کی قباحت اور التحسان
تے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو سلسلہ وحی ورسالت جاری فرما رکھا ہے اسے بطل
رکھنے کے لئے بہت انتظام فرما رکھے ہیں۔ جیسے فرمایا "لیسلك ومن بین
ہ رصداً (الجن:۲۷)" پھر جو شخص اس میں آمیزش کرنے کی سعی ناکام
اعذاب ہے۔ چنانچہ راستہ میں خلل انداز ہونے والوں کا تو ناطقہ ہی بند کر
ے لگ گئے اور بعد از نزول جو اس وحی الٰہی اور شریعت غرّا میں خلط ملط
اس کے حق میں عذاب الیم کا پروانہ جاری فرمایا اور اظلم کے خطاب سے
پر آنے والے بغیر کسی جھجک کے آ ہی دھمکتے ہیں۔ کبھی مسیلمہ ہے تو کبھی
و کبھی کوئی دوسرا بدبخت۔ غرضیکہ لمبی چوڑی فہرست ہے اور اس زمانہ میں
ے مفتری ہوئے۔ جن کے سرغنہ کا نام نامی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اس
ہ پڑا تو وحی کی ایسی بھرمار شروع ہوئی کہ سنبھالنا بھی دشوار ہوگیا۔ اس مختصر
ئزہ لیا گیا ہے کہ رحمٰن کی طرف سے ہے یا شیطان کی جانب سے۔ ویسے
ضابطہ کے تحت تاکہ حق وباطل میں تمیز ہو اور بندگان خدا نور اور ظلمت
دورنہ جا پڑیں کہ آخرت کی ناکامی دیکھنا پڑے۔ واللہ الموفق!

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کشف، وحی اور الہام

کشف: عالم غیب کی کسی چیز سے پردہ اٹھا دینے کو کہتے ہیں۔ پہلے جو چیز مستور تھی وہ مکشوف یعنی ظاہر ہوگئی۔

قاضی محمد علی تھانویؒ (اصطلاحات الفنون ص۱۲۵۴) میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: "الکشف عند اھل السلوك ھو المکاشفة ومکاشفہ رفع حجاب را گویند کہ میاں روح جسمانی است کہ ادراک آں بحواس ظاہری نتواں کرد۔"

(بحوالہ اعلام از حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مشمولہ احتساب قادیانیت ج۲ ص۱۵۰)

"اہل سلوک کے نزدیک کشف مکاشفہ یعنی اس پردہ کے اٹھ جانے کو کہتے ہیں جو روح جسمانی کے درمیان ہوتا ہے۔ جس کا ادراک حواس ظاہری (آنکھ، کان وغیرہ) سے نہیں ہوسکتا۔"

الہام[۱]: کسی اچھی اور بھلی بات کا بلا نظر وفکر اور بغیر کسی سبب ظاہری کے اللہ کی طرف سے دل میں القاء ہونا۔ الہام محض اللہ کا عطیہ ہے۔

کشف اپنے معنی کے لحاظ سے الہام سے عام ہے۔ مگر اس کا تعلق زیادہ تر امور حسیہ سے ہے اور الہام کا تعلق امور قلبیہ سے ہے۔ (اعلام مشمولہ احتساب قادیانیت ج۲ ص۱۵۰، ۱۵۱)

وحی[۲]: مخفی طور پر کسی چیز کے خبر دینے کا نام ہے۔ بطور اشارہ کنایہ ہو یا خواب کے طور پر ہو یا الہام کے طور پر یا کلام کے طور پر۔ مگر اصطلاح شرع میں وحی اس کلام کو کہتے ہیں جو اللہ

---

[۱] "ان یلقی اللہ فی نفس الانسان امرا یبعثہ علی فعل الشئی اوترکہ المنجہ (المنجد ص۵۳۹، طبع بیروت) کانہ شئی القی من الروع" یعنی الہام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے دل میں کوئی ایسی بات ڈال دے جو اسے کسی چیز کے پانے یا چھوڑنے پر آمادہ کردے۔ مگر اصطلاح میں کسی نیک خیال کو دل میں ڈال دینے کو الہام کہتے ہیں۔ اگرچہ لغوی لحاظ سے عام ہے۔ چنانچہ اسی لغوی لحاظ سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "فالھمھا فجورھا وتقوٰھا (الشمس:۸)" اللہ نے نفس انسانی میں اس کی برائی اور اچھائی ڈال دی۔

[۲] "وحی الیہ، اشار الیہ، وحی الیہ کلاماً، کلمہ سراء اوکلمہ بما یخفیہ عن غیرہ ۰ الوحی ۰ کل ما القیة الیٰ لغیرك لیعلمہ (المنجد طبع بیروت ص۷۰۰، لفظ وحی)"

کی طرف سے بذریعہ فرشتہ نبی کو بھیجا جائے۔ اس کو وحی نبوت بھی کہتے ہیں۔ جو انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے۔ اگر بذریعہ القائی القلب ہو تو وحی الہام ہے۔ جو اولیاء کو ہوتی ہے اور بذریعہ خواب ہو تو اس کو شریعت میں رویائے صالحہ (نیک خواب) کہتے ہیں۔ جو عام مومنین کو بھی ہوتی ہے۔ کشف، الہام اور رویاء صالحہ پر لغتہً وحی کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ مگر شریعت میں جب لفظ وحی بولا جائے گا تو اس سے وحی نبوت ہی مراد ہوتی ہے۔ لغتہً تو شیطانی وسوسوں پر بھی وحی کا لفظ آیا ہے۔ جیسے ’’ان الشیاطین لیوحون الیٰ اولیٰھم ‘‘ بے شک شیطان اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں۔ (اعلام مشمولہ احتساب قادیانیت ج۲ ص۱۵۱)

وحی اور الہام میں فرق: وحی نبوت قطعی اور یقینی ہوتی ہے۔ غلطی سے پاک ہوتی ہے۔ امت پر اس کا ماننا فرض ہوتا ہے اور نبی پر اس کی تبلیغ فرض ہوتی ہے [۱]۔ جیسے فرمایا ’’ایھا الرسول بلغ ما انزل الیك ‘‘ اے رسول اللہ ﷺ! جو کچھ آپ کی طرف اترا اس کی تبلیغ کر دیجئے۔ الہام ظنی ہوتا ہے، غلطی سے خالی نہیں ہوتا۔ کیونکہ انبیاء تو معصوم ہوتے ہیں۔ مگر اولیاء نہیں ہوتے۔ پھر الہام دوسروں پر حجت نہیں ہوتا۔ نہ الہام سے کوئی حکم ثابت ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ کوئی چیز الہام سے مستحب بھی نہیں ہو سکتی۔ پھر الہام بہ نسبت وحی کے مبہم بھی ہوتا ہے۔

جتنا کوئی صالح اور نیک ہوگا اتنا ہی الہام صحیح اور واضح ہوگا۔

(اعلام مشمولہ احتساب قادیانیت ج۲ ص۱۵۱،۱۵۲)

---

[۱] وحی چھپا کر رکھنے کو نہیں آتی۔ جیسے مرزا قادیانی (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳) میں کہتے ہیں کہ بارہ سال مجھے یقین نہ آیا۔ جب خود ہی یقین نہ آیا تو دوسروں کو کیا بتلائیں گے۔ حالانکہ نبیوں کی شان یہ ہے کہ ’’امن الرسول بما انزل الیه من ربه والمومنون (البقرہ:۲۸۵) ‘‘ رسول پر جو کچھ اترا وہ اس پر ایمان لایا اور ایماندار بھی۔ انہیں جب خود ہی یقین نہ آیا تو ایمان کیسا؟ اسی طرح (آئینہ کمالات ص۵۵۱، خزائن ج۵ ص ایضاً) میں دس سال چھپا کر رکھنا مذکور ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ ۱۰ سال وحی بھیجتا رہا کہ تو ہی مسیح ہے۔ مگر میں تھا کہ اسے چھپائے رکھا اور اوپر کے حوالے میں بارہ سال وحی پر یقین نہ آیا۔ پھر وہاں عدم یقین یہاں اخفاء، پھر اخفاء اس لئے تھا کہ موقع تاڑ کر اظہار کروں گا۔ مبادا مرید اور عام مسلمان دفعتاً دعویٰ مسیحیت سے بدک نہ جائیں اور میری روزی میں فرق نہ آئے۔ اس لئے پہلے مجدد، پھر مہدی، پھر مثیل، پھر عین مسیح کا بتدریج دعویٰ کیا۔

الہام شیطانی اور رحمانی میں فرق: اگر الہام کسی نیک کام اراللہ کی اطاعت کی طرف داعی ہوتو وہ رحمانی ہے اور اگر دنیوی شہوتوں اور نفسانی لذتوں کی طرف بلا رہا ہوتو شیطانی ہے۔(جیسے مرزا قادیانی کو روپے وغیرہ آنے کا الہام ہوتا رہتا تھا)

(کذافی خواتم الحکم ص۹، مدارج السالکین ج۱ص ۲۷، بحوالہ اعلام مشمولہ احتساب قادیانیت ج۲ص ۱۵۳، ۱۵۶)

الہام کا شرعی حکم: حضرات انبیاء علیہم السلام کی وحی تو قطعی ہوتی ہے۔ ان کا تو خواب بھی قطعیہ ہے اور واجب العمل ہے۔ جیسے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے خواب دیکھ کر ذبح اللہ کو ذبح کرنے کا عزم کرلیا۔ مگر اولیاء اللہ کا الہام حجت اور واجب العمل نہیں۔ اگر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے موافق ہوتو عمل جائز ہے۔ پھر بھی واجب نہیں اور جو خلاف ہوتو اس پر بالاجماع جائز نہیں اور وہ الہام [1] شیطانی ہے۔ کیونکہ اس سے کتاب اللہ کا نسخ لازم آتا ہے تو معیار صادق اور کاذب کا موافقت کتاب اللہ اور مخالفت کتاب اللہ ہوا۔

(اعلام مشمولہ احتساب قادیانیت ج۲ص ۱۵۶)

فتوح الغیب میں ہے کہ الہام اور کشف پر عمل کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ قرآن وحدیث کے مخالف نہ ہو ایسے ہی دوسرے اولیاء عظام کے بے شمار اقوال کتب معتبرہ میں وارد ہیں۔ جن کے لکھنے کی اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ مگر مرزا قادیانی کی شان دیکھئے کہ یہاں پر اجماعی عقیدے بھی محض الہام کی بناء پر الٹے جا رہے ہیں۔ (جیسے نزول مسیح کا عقیدہ) اپنا نسب مغل ہے۔ مگر الہام کی بناء پر اسے بھی بدل دیا کہ وہ بنی فاطمہ ہے اور بنی فارس سے ہے۔ ''علی ہذا القیاس کثیر من الامور الواردة فی کتبه'' اور وحی کے متعلق گذر چکا ہے کہ اصطلاح شرع میں اس کا اطلاق وحی النبوت [2] پر ہوتا ہے۔ جو قطعی اور یقینی ہوتی ہے۔ مگر لغۃً الہام وغیرہ پر بھی بولی

---

[1] مرزا قادیانی بھی فرماتے ہیں کہ: ''واعلم انه (ای الالهام) کلها یخالف القرآن فهو کذب والحاد وزندقة'' جاننا چاہئے کہ الہام جب بھی قرآن کے خلاف ہوتو وہ جھوٹ اور الحاد اور زندقہ ہے۔ (حمامۃ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ص ۲۹۷)

[2] جیسے الہام کا ایک معنی لغوی ہے اور ایک اصطلاحی ایسے ہی وحی کا بھی ایک معنی لغوی ہے اور ایک اصطلاحی اور ایسے ہی حضرات صوفیہ نے نبوت کو لغت کے لحاظ سے تقسیم کیا ہے۔ نبوت لغت میں اطلاع دینے کو کہتے ہیں۔ یعنی خدا سے اطلاع پا کر دوسروں کو مطلع کرنا۔ چونکہ نبوت کے لئے تشریع احکام لازمی ہے اور ولایت میں کوئی حکم شرعی نہیں ہوتا۔ اس لئے حضرات صوفیہ نے نبوت ورسالت کا نام نبوت تشریعیہ رکھا اور ولایت کا نام غیر تشریعیہ، (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جاسکتی ہے۔ چونکہ ظنی ہوتا ہے اور وحی شرعی بوجہ ختم نبوت کے بالکل بند ہے۔ اب باقی ہے تو وحی لغوی جو ظنی ہے اور اگر کوئی اب قطعی وحی کا دعویٰ کرے تو دوسرے لفظوں میں اس نے نبوت کا اعلان کیا، کیوں کہ قطعی وحی نبوت ہی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے بے شمار مقامات پر اپنی وحی کے قطعی ہونے کا اعلان کیا ہے۔ ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) یہ مطلب نہیں کہ شریعت میں نبوت کی دو قسمیں ہیں۔ تشریعی اور غیر تشریعی جیسے یہ قادیانی اور اس کی ذریت لوگوں کو دھوکا دیتی ہے۔ بلکہ نبوت بمعنی لغوی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اصطلاحی نبوت جس کے لئے تشریع احکام لازمی ہے۔ دوسری عام لغوی جو ولایت ہے۔ جس سے صرف حقائق اور معارف کا انکشاف ہوتا ہے۔ مگر اس سے کوئی حکم شرعی ثابت نہیں ہوتا اور حضرات صوفیاء نے وضاحت کر دی ہے کہ در نبوت بالکل مسدود ہو چکا ہے۔ وہ وحی جو نبیوں پر اترتی تھی۔ وہ بالکل بند ہے۔ خدا جانے اب مرزا قادیانی پر کیوں شروع ہوگئی۔ شاید انہیں وحی شیطانی اور رحمانی میں تمیز نہیں ہوئی اور نہ کسی کے لئے یہ جائز ہے کہ اپنے آپ پر نبی اور رسولوں کا لفظ بولے۔ جیسے کہ مرزا قادیانی بول کر دائرہ اسلام سے سرپٹ دوڑ پڑے۔ ہاں اولیاء کے لئے الہام باقی ہے۔ حدیث میں ہے ''من حفظ القرآن فقد ادرجت النبوة بین جنبیه'' حافظ قرآن کے دونوں پہلوؤں میں نبوت داخل کر دی گئی ہے۔ حالانکہ اسے کوئی نبی نہیں کہتا۔ ابن عربی فرماتے ہیں۔ ''اعلم ان النبوة التی هی الاخبار من شئی ساریة فی کل موجود منه اهل الکشف والوجود ولکنه لا یطلق علی احد منهم اسم نبی ولا رسول الاعلیٰ الملائکة الذی هم رسل'' (کبریت احمر حق ص۱۱۸، بحوالہ اعلام مشمولہ احتساب قادیانیت ج۲ ص۱۵۴) جاننا چاہئے کہ نبوت جس کے معنی لغت میں خبر دینے کے ہیں وہ اہل کشف کے نزدیک تمام موجودات میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ لیکن معنی شرع کے لحاظ سے نبی اور رسول کا اطلاق بجز فرشتوں کے اور موجودات پر نہیں کیا جائے گا۔ اب دیکھئے لغوی لحاظ سے تو ساری موجودات نبی ہونی چاہئے۔ مرزا قادیانی کی کوئی خصوصیت نہیں۔ مگر اطلاق غیر پر بجز فرشتہ کے جائز نہیں۔ اس لغوی لحاظ سے تمام کی طرف الہام وحی کا سلسلہ بھی ہے۔ جیسے فرمایا ''واوحیٰ ربك الی النحل (النحل:٦٨)'' ''فالهمها فجورها وتقوٰها (الشمس:٨)'' فاسق، فاجر، حیوان، چرند، پرند کسی کی کوئی تخصیص نہیں۔

سب سے ربط آشنائی ہے تجھے
دل میں ہر ایک کے رسائی ہے تجھے

’’اور یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری[1] آخرت تباہ ہو جائے۔(تو فکر نہ کریں وہ تو ہو چکی ہے) وہ کلام جو مجھ پر نازل ہوتا ہے یقینی اور قطعی ہے۔مانند آفتاب کی روشنی کے......اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔جیسا کہ خدا کی کتاب پر۔‘‘(بتلایئے قرآن کے برابر اپنی وحی کو بتلانے والا ملحد اور زندیق نہیں ہے؟) بلفظہ وتلخیصہ،(تجلیات الٰہیہ ص۲۰،خزائن ج۲۰ص۴۱۲) یہ مضمون اور بھی مقامات پر بکثرت آیا ہے۔جیسے (نزول المسیح ص۱۶،خزائن ج۱۹ص۱۲۴،حقیقت الوحی ص۲۱۱،خزائن ج۲۲ص۲۲۰)

مندرجہ بالا حوالہ جات میں مرزا قادیانی نے وحی قطعی آنے کا دعویٰ کر کے اور ’’اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جا ملوں۔‘‘(مگر مرزا قادیانی اوپر تو دعویٰ کر چکے ہو۔لہٰذا اب تو مل گئے) (حمامتہ البشریٰ ص۷۹،خزائن ج۷ص۲۹۷)

دوسرے لفظوں میں نبوت کا دعویٰ کر دیا۔کیونکہ قطعی وحی نبوت ہی کی ہوتی ہے۔جیسے گذر چکا اور اس پر بھی بس نہیں صراحتاً بھی دعویٰ نبوت تشریعیہ کیا ہے۔جیسے (اربعین نمبر۴،ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۳۵) میں ہے۔اس بناء پر مرزا قادیانی اپنے منہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج بھی ہو گئے۔فرمایا’’وماکان لی ان ادعی النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم الکافرین ‘‘مجھے کب لائق کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی وحی رحمانی نہ تھی۔شیطانی تھی،یقینی نہ تھی بلکہ غلط اور بالکل جھوٹی ہوتی تھی۔اس لئے خود بھی انہیں یقین نہ آتا تھا۔خود لکھتے ہیں۔

’’پس میری کمال سادگی اور ذہول (نہ مرزا قادیانی عدم یقین کہیئے۔بوجہ شیطانی ہونے کے) پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی۔مگر میں نے اس رسمی عقیدہ[2] کو براہین میں لکھ دیا۔(یہ عقیدہ حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کا تھا۔جو

---

[1] مرزا قادیانی ایک دم شک کرنے سے کافر بنتے ہو تو بارہ سال شک کرنے سے مہدی مجدد اور مسیح موعود۔سبحان اللہ اسی الٹی منطق پر اے عقل کے دشمن گند بڑھتے بڑھتے کستوری کبھی نہیں بنا کرتی۔بلکہ اس گند میں اور سڑانڈ پیدا ہو جاتی ہے۔

[2] مرزا قادیانی اب تو پھنس گئے۔آپ کا تو دعویٰ ہے کہ میں براہین کے وقت بھی رسول تھا۔پھر یہ کتاب دربار رسول ﷺ میں پیش ہو کر رجسٹری ہو چکی ہے اور یہ یعنی غیر متزلزل ہے۔(براہین ص۲۴۸،۲۴۹،خزائن ج۱ص۵... رسول تو غلطی سے پاک ہوتا یہ غلطی کیسے ہو گئی۔کہیں یہ دھوکہ تو نہیں کیا کہ پہلے صحیح عقیدہ لکھ کر رجسٹری کروالی پھر مکر گئے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ)

...بوجہ ختم نبوت کے بالکل بند ہے۔اب باقی ہے تو وحی
...کا دعویٰ کرے تو دوسرے لفظوں میں اس نے نبوت کا
...چنانچہ مرزا قادیانی نے بے شمار مقامات پر اپنی وحی کے
...تے ہیں۔

...یعت میں نبوت کی دو قسمیں ہیں۔تشریعی اور غیر تشریعی
...کا دیتی ہے۔بلکہ نبوت بمعنی لغوی کی دو قسمیں ہیں۔
...م لازمی ہے۔دوسری عام لغوی جو ولایت ہے۔جس
...تا ہے۔مگر اس سے کوئی حکم شرعی ثابت نہیں ہوتا اور
...ر نبوت بالکل مسدود ہو چکا ہے۔وہ وحی جو نبیوں پر
...مرزا قادیانی پر کیوں شروع ہو گئی۔شاید انہیں وحی
...کے لئے یہ جائز ہے کہ اپنے آپ پر نبی اور رسولوں کا
...اسلام سے سرپٹ دوڑ پڑے۔ہاں اولیاء کے لئے
...القرآن فقد ادرجت النبوة بین جنبیه ‘‘
...کر دی گئی ہے۔حالانکہ اسے کوئی نبی نہیں کہتا۔ابن
...لتی هی الاخبار من شئی ساریة فی کل
...کنه لا یطلق علی احد منهم اسم نبی ولا
...ل ‘‘(کبریت احمر حق ص۱۱۸،بحوالہ اعلام مشمولہ احتساب
...کے معنی لغت میں خبر دینے کے ہیں وہ اہل کشف
...ئے ہے۔لیکن معنی شرع کے لحاظ سے نبی اور رسول
...کیا جائے گا۔اب دیکھئے لغوی لحاظ سے تو ساری
...کی خصوصیت نہیں۔مگر اطلاق غیر پر بجز فرشتہ کے
...م وحی کا سلسلہ بھی ہے۔جیسے فرمایا’’واوحی
...مها فجورها وتقوٰها (الشمس:۸)‘‘فاسق،

... آشنائی ہے تجھے
...کے رسائی ہے تجھے

۶

ساری امت کے ہاں متفقہ عقیدہ ہے۔ جس کو (براہین ص۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج۱ص۵۹۳) پر لکھ دیا ہے) مگر میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی۔ کیونکر اسی کتاب میں رسمی عقیدہ لکھ دیا۔ (چونکہ وحی شیطانی تھی۔ جس میں یقین نام کو بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے اور کچھ ایمان کی رمق باقی تھی۔ لہٰذا قدرت کاملہ نے آپ کو ذلیل کرنے کو لکھوا دیا) پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانۂ دراز ہے۔ بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے (یہ خدا یلاش ہوگا۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۶۹، خزائن ج۱۷ص۲۰۳) اس لئے اس کی وحی میں یقین کا نام ونشان نہ تھا۔ پھر لانے والا بھی خیراتی وغیرہ تھا۔ (تریاق القلوب ص۹۴، خزائن ج۱۵ص۳۵۱) بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جمارہا۔ (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ص۱۱۳)

اسی طرح بعض مقامات پر لکھا ہے کہ: ''میں نے ۱۰ برس تک چھپائے رکھا۔ جیسے کہ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۵۱، خزائن ج۵ص ایضاً) ؎۱ میں ہے۔''

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) اگر دھوکہ نہیں تو بتلایئے کہ رجسٹریشن کے وقت یہ الفاظ تھے کہ نہیں۔ اگر تھے اور تھا عقیدہ غلط، تو سید المرسلین ﷺ نے درستی کیوں نہ فرمائی کہ یہ تو ساری امت غلطی پر لگی ہوئی ہے۔ اصل میں میں نے یہ کہا تھا کہ مسیح فوت ہوگئے۔ اگر نہیں تو بعد میں داخل کئے تو مکروفریب ہے۔ مرزاقادیانی آنکھیں کھولئے، کہیں اخبار میں بھی نسخ ہوتا ہے۔ پہلے تو آپ نے بحالت رسالت آمد مسیح لکھ دی۔ پھر اس کے خلاف وحی آ گئی۔ اس کی مثال پہلے تو کسی وحی میں نہیں ملتی کہ پہلے تو نوح علیہ السلام کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کو تبلیغ فرمائی یا یہ کام کیا۔ پھر اس کے خلاف وحی شروع ہو جائے۔ مرزاقادیانی اپنا تو بوجہ نسیان حال خراب ہے۔ وحی الٰہی کو کیوں ملوث کر رہے ہو۔ خدا کا خوف چاہئے۔ اب ہاتھ پاؤں مارنے اور حسرت وافسوس کرنے سے کچھ نہ ہوگا کہ کیوں براہین میں لکھ دیا۔ یا وہ غلط یا موجودہ وسوسہ غلط، تناقص تو بہرحال ہے، ہی سچیار کے کلام میں تناقص نہیں ہوتا بلکہ مخبوط الحواس کے کلام میں تضاد وغیرہ ہوتا ہے۔

؎۱ مرزاقادیانی کو بارہ سالہ وحی پر یقین نہ آیا کہ تم ہی مسیح ہو تو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ یقین کی کیا صورت ہوئی، وہ بھی سنئے۔ گلاب شاہ نامی ایک مجذوب یعنی ملنگ جو پہلے ٹھیک تھا پھر اس پر بیہوشی طاری ہوگئی اور ملنگ بن گیا۔ اس نے پیشین گوئی کی تھی کہ عیسیٰ اب جوان ہوگیا ہے اور لدھیانہ آ کر قرآن کی غلطیاں نکالے گا۔ (ازالہ اوہام ص۷۰۸، خزائن ج۳ص۴۸۲) اس پیش گوئی کو کریم بخش نے بیان کیا کہ حضور تمہارے متعلق یہ پیشین گوئی ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ں متفقہ عقیدہ ہے۔جس کو (براہین ص۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج۱ص۵۹۳) پر لکھ دیا
کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین میں مجھے مسیح موعود بناتی
میں رسمی عقیدہ لکھ دیا۔ (چونکہ وحی شیطانی تھی۔جس میں یقین نام کو بھی نہیں
ایمان کی رمق باقی تھی۔لہٰذا قدرت کاملہ نے آپ کو ذلیل کرنے کو لکھوادیا)
نک جو ایک زمانۂ دراز ہے۔بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے
ـ" (تحفہ گولڑویہ ص۶۹، خزائن ج۱۷ص۲۰۳) اس لئے اس کی وحی میں یقین کا
نے والا بھی خیراتی وغیرہ تھا۔ (تریاق القلوب ص۹۴، خزائن ج۱۵ص۳۵۱) بڑی
ں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے رسمی

(اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ص۱۱۳)

بعض مقامات پر لکھا ہے کہ: "میں نے ۱۰ برس تک چھپائے رکھا۔ جیسے کہ
۵۰، خزائن ج۵ص ایضاً) ا میں ہے۔"

اگر دھوکہ نہیں تو بتلایئے کہ رجسٹریشن کے وقت یہ الفاظ تھے کہ نہیں۔اگر
سید المرسلین ﷺ نے درستی کیوں نہ فرمائی کہ یہ تو ساری امت غلطی پر لگی
یں نے یہ کہا تھا کہ مسیح فوت ہوگئے۔اگر نہیں تو بعد میں داخل کئے تو
قادیانی آنکھیں کھولئے، کہیں اخبار میں بھی نسخ ہوتا ہے۔پہلے تو آپ نے
لکھ دی۔ پھر اس کے خلاف وحی آ گئی۔اس کی مثال پہلے تو کسی وحی میں
علیہ السلام کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کو تبلیغ فرمائی یا یہ کام
وحی شروع ہو جائے۔مرزا قادیانی اپنا تو بوجہ نسیان حال خراب ہے۔وحی
ہے ہو۔خدا کا خوف چاہئے۔اب ہاتھ پاؤں مارنے اور حسرت وافسوس
ہ کیوں براہین میں لکھ دیا۔یا وہ غلط یا موجودہ وسوسہ غلط، تناقض تو بہر حال
تناقض نہیں ہوتا بلکہ مخبوط الحواس کے کلام میں تضاد وغیرہ ہوتا ہے۔
نی کو بارہ سالہ وحی پر یقین نہ آیا کہ تم ہی مسیح ہو تو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ
وہ بھی سنئے۔گلاب شاہ نامی ایک مجذوب یعنی ملنگ جو پہلے ٹھیک تھا پھر اس
لنگ بن گیا۔اس نے پیشین گوئی کی تھی کہ عیسیٰ اب جوان ہو گیا ہے اور
یاں نکالے گا۔ (ازالہ اوہام ص۷۰۸، خزائن ج۳ص۴۸۲) اس پیش گوئی کو کریم
مہارے متعلق یہ پیشین گوئی ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اوپر یہ بھی گذر چکا ہے کہ وحی کے اندر وضاحت اور یقین ہوتا ہے۔الہام میں ابہام اور ظن ہوتا ہے۔اب مرزا قادیانی پر جو کچھ اترتا رہا۔اس کے متعلق فیصلہ کریں کہ وہ الہام ہے یا وحی۔اگر وحی ثابت ہو تو پھر مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے خروج از اسلام کر لیا اور کافر سے جا ملے۔کیونکہ وحی اصطلاحی جو نبوت کی ہے وہ آنحضرت ﷺ کے بعد بالکل مسدود ہے اور اگر الہام ہوا جو کہ مبہم ہوتا ہے اور شیطانی بھی ہو سکتا ہے اور اس سے کوئی حکم شرعی ثابت نہیں ہوتا۔ نہ وہ دوسرے پر حجت ہے۔پھر مرزا قادیانی گھر بیٹھ کر الہام پر الہام گھڑتے چلے جائیں دوسروں کے سامنے پیش کرنے اور منوانے کے مجاز نہیں۔

پھر وحی والہام کا قاعدہ ہے کہ وہ اسی زبان میں اترے جو منزل علیہ کی ہو اور قوم کی ہو اور وہ سمجھ بھی لے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ (ابراھیم:٤)" "ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا۔مگر اس کی قومی زبان میں۔مرزا قادیانی کو یہ بات خود بھی تسلیم ہے۔لکھتے ہیں کہ: "اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو دوسری زبان میں ہو۔جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے۔"

(چشمہ معرفت ص۲۰۹، خزائن ج۲۳ص۲۱۸)

جس دل پر حقیقت آفتاب وحی تجلی فرماتا ہے۔اس کے ساتھ ظن اور شک کی تاریکی ہرگز نہیں رہتی۔ (مرزا قادیانی! پھر آپ کیوں شک کی تاریک گھائیوں کے اندر بارہ سال ٹھوکریں

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) بڑے درد بھرے الفاظ میں بیان کیا۔بس پھر کیا تھا۔پہلے جو بارہ برس وحی الٰہی پر یقین نہ آیا اب فوراً یقین آ گیا۔چنانچہ لکھتے ہیں کہ پس اس روز یقین قطعی سے سمجھا گیا کہ یہ پیشین گوئی اس شخص کے رگ وریشہ میں اثر کر گئی ہے۔ (نشان آسمانی ص۳، خزائن ج۴ص۳۶۳) اب بتلایئے جس کو خدائی وحی پر یقین نہ آئے اور پھر ایک مجذوب کی بات جس کو صرف ایک آدمی بیان کرے یقین آ جائے وہ کس درجہ کا آدمی ہے۔جسے خدا پر یقین نہیں اس کا ہم کیسے یقین کر لیں۔ حالانکہ اوپر گذر چکا ہے کہ اگر میں ایک دم بھی وحی میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں۔یہاں تو کروڑوں دم شک رہا، کیا یہ شعر مرزا قادیانی کی حالت کی غمازی تو نہیں کر رہا۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

نوٹ! ۱۸۸۰ھ سے وحی شروع ہوئی اور ۱۲ سال شک رہا۔۱۸۹۲ء میں کریم بخش کے بیان سے یقین آ گیا۔سبحان اللہ مرزا قادیانی!

کھاتے رہے۔ معلوم ہوا نا! کہ وحی ربانی نہ تھی۔ یہی ہمارا مقصود ہے) (ص۸۹ از قادیانی مذہب ص۳۰۷) لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبہ سے کم تر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی۔ (نزول المسیح ص۱۰۸، خزائن ج۱۸ ص۴۸۶) اور بموجب حدیث صحیح کے محدث کا الہام بھی وحی کے نام سے موسوم اور منکر وحی بھی انبیاء کے دخل شیطان سے پاک۔ (ایام الصلح ص۱۶۲، خزائن ج۱۴ ص۴۱۰)

مگر مرزا قادیانی کو الہامات ہر زبان میں ہوتے رہے۔ جن کو وہ کچھ بھی نہیں سمجھ سکتے تھے۔ ملاحظہ کیجئے: ''مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں۔ جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔'' (نزول المسیح ص۵۷، ۸۸، خزائن ج۱۸ ص۴۳۵، ۴۶۶)

پھر ثابت ہوا کہ شیطانی ہیں!

اب وہ الہام بھی سنئے جن کے معنی مرزا قادیانی سمجھنے سے قاصر رہے۔ دوسروں سے تشریح طلب کرتے رہے۔ بلکہ ایک ہندولڑکا شام لال بھی تشریح الہام کے لئے رکھ رکھا تھا۔ مگر وہ بھی کسی وقت ناکام ہو جاتا تو دوسری طرف سلسلۂ جنبانی کرنا پڑتا۔ لکھتے ہیں کہ:

''مخدومی، مکرم اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! بعد ہذا چونکہ اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں اور اگرچہ بعض ان میں سے ایک ہندولڑکے سے دریافت کئے ہیں۔ مگر قابل اطمینان نہیں [1] اور بعض منجانب اللہ بطور ترجمہ الہام ہوا۔ (آج تک کسی نبی پر ترجمہ لفظی کے ساتھ وحی نہیں آئی) بعض کلمات شاید عبرانی ہیں۔ ان سب کی تحقیق تنقیح ضروری ہے۔ تابعد تنقیح جیسا کہ مناسب ہو۔ آخیر جزو میں کہ اب تک چھپی نہیں درج کئے جائیں۔ آپ جہاں تک ممکن ہو

---

[1] لیجئے حضرات! مرزا قادیانی پریشان ہیں۔ کچھ امداد میں بھی کئے دیتا ہوں۔ اپریشن شاید مرزا قادیانی بھول گئے۔ حافظہ جو جواب دے گیا تھا۔ (تریاق القلوب ص۹۵، خزائن ج۱۵ ص۳۵۲) میں ہے کہ: ''اس رات کے بعد میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔ اس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور میل وکدورت ان میں سے پھینک دی اور ہر ایک بیماری اور کوتاہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے اور ایک مصفّیٰ نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا۔ مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا۔ اس کو چمکتے ہوئے ستارے کی طرح بنادیا اور یہ عمل کر کے پھر وہ شخص غائب ہوگیا۔'' (کیوں مرزا قادیانی! اب اپریشن کا پتہ لگا یا نہیں؟)

م ہوا نا! کہ وحی ربانی نہ تھی۔ یہی ہمارا مقصود ہے) (ص۱۸۹ز قادیانی مذہب
ں کلام یقین کے مرتبہ سے کم تر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی۔ (نزول المسیح
ں۴۸۶) اور بموجب حدیث صحیح کے محدث کا الہام بھی وحی کے نام سے موسوم
کے دخل شیطان سے پاک۔ (ایام الصلح ص۱۶۲، خزائن ج۱۴ص۴۱۰)
قادیانی کو الہامات ہر زبان میں ہوتے رہے۔ جن کو وہ کچھ بھی نہیں سمجھ سکتے
گر اس سے زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں
مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔"
(نزول المسیح ص۵۷، ۸۸، خزائن ج۱۸ص۴۳۵، ۴۶۶)

ہوا کہ شیطانی ہیں!

ہام بھی سنئے جن کے معنی مرزا قادیانی سمجھنے سے قاصر رہے۔ دوسروں سے
ہے۔ بلکہ ایک ہندو لڑکا شام لال بھی تشریح الہام کے لئے رکھ رکھا تھا۔ مگر وہ
و جاتا تو دوسری طرف سلسلۂ جنبانی کرنا پڑتا۔ لکھتے ہیں کہ:
"مخدومی، مکرم اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ!
م ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد ہذا چونکہ اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ
گرچہ بعض ان میں سے ایک ہندو لڑکے سے دریافت کئے ہیں۔ مگر قابل
ض منجانب اللہ بطور ترجمہ الہام ہوا۔ (آج تک کسی نبی پر ترجمہ لفظی کے
ض کلمات شاید عبرانی ہیں۔ ان سب کی تحقیق تنقیح ضروری ہے۔ تا بعد تنقیح
خیر جزو میں کہ اب تک چھپی نہیں درج کئے جائیں۔ آپ جہاں تک ممکن ہو

رات! مرزا قادیانی پریشان ہیں۔ کچھ امداد میں بھی کئے دیتا ہوں۔ اپریش
ں گئے۔ حافظہ جو جواب دے گیا تھا۔ (تریاق القلوب ص۹۵، خزائن ج۱۵
"اس رات کے بعد میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ
ب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔ اس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری
صاف کی ہیں اور میل وکدورت ان میں سے پھینک دی اور ہر ایک بیماری اور
یا ہے اور ایک مصفّٰی نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا۔ مگر بعض مواد کے
چمکتے ہوئے ستارے کی طرح بنا دیا اور یہ عمل کر کے پھر وہ شخص غائب ہو گیا۔"
اب اپریشن کا پتہ لگا یا نہیں؟)

بہت جلد دریافت کر کے صاف خط میں جو پڑھا جائے اطلاع بخشیں اور وہ کلمات یہ ہیں۔ "آپریشن عمر براطوس یا پلاطوس، یعنی پڑطوس لفظ ہے۔ یا پلاطوس۔" بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔ (سبحان اللہ! جس پر الہام ہوا اسے تو پتہ نہیں چل سکا تو دوسرے کو کیا پتہ چلے گا۔ آخر پتہ چلتا کیسے؟ الہام کرنے والا فرشتہ شیر علی بڑا بہادر ہے۔ الہام پر الہام پھینکے جاتا ہے۔ کم بخت کو یہ ہوش نہیں کہ میرا ملہم علیہ ضعیف القویٰ ہے۔ دماغ کمزور، دل کمزور، مالیخولیا اور مراق کا مارا ہوا، وہ کیسے سنبھال سکے گا؟)

اور "عمر" عربی لفظ ہے۔ اس جگہ براطوس اور پریشن [1] کے معنی دریافت کرتے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے لفظ ہیں اور پھر دو لفظ اور ہیں۔ "ھو شعنا نعسآ" معلوم نہیں کس زبان کے ہیں اور انگریزی یہ ہیں۔ اوّل عربی فقرہ ہے۔ "یاداؤد عامل بالناس رفقا واحسانا" "یومسٹ ڈو دہاٹ آئی لو یو۔ (You must do that, I love you) تم کو وہ کرنا چاہئے جو میں نے فرمایا ہے۔ (یہ مترجم الہام ہے کہ مرزا قادیانی پر زیادہ بوجھ نہ پڑے) یہ اردو عبارت بھی الہامی ہے۔ پھر اس کے بعد ایک اور انگریزی الہام ہے۔ ترجمہ اس کا الہامی نہیں بلکہ ایک ہندو لڑکے نے بتلایا ہے۔ فقرات کے تقدیم وتاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم وتاخر بھی ہو جاتا ہے۔ اس کو غور سے دیکھ لینا چاہئے۔ (جب آپ کو ہی پتہ نہیں چلا تو دوسرے کو کیا چلے گا؟ واہ مرزا قادیانی!) وہ الہام یہ ہیں۔ "دو آل من شڈ بی اینگری بٹ گاڈ از ود یو۔ می شل ہلپ یو وارڈس آف گاڈ نائٹ کین ایکس چینج"

اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اللہ کے کام بدل نہیں سکتے۔ پھر اس کے بعد ایک دو اور انگریزی الہام ہیں جن میں سے کچھ تو معلوم ہیں اور وہ یہ ہیں۔ "آئی شل ہلپ یو" مگر بعد اس کے یہ ہے۔ "یو ہیو ٹو گو امرتسر" پھر ایک فقرہ ہے جس کے معنی معلوم نہیں اور وہ یہ ہے۔ "ہی ہل ٹس ان دی ضلع پشاور" یہ فقرات ہیں ان کو تنقیح سے دیکھیں اور یہ برائے مہربانی جلد جواب بھیجیں۔ (کہیں نبوت نہ ڈھیلی پڑ جائے اور کوئی مزید ایسی مصیبت نہ پڑ جائے۔) تا کہ اگر ممکن ہو تو آخیر جز میں بعض فقرات بہ موقع مناسب درج ہو سکیں۔

(مکتوبات احمدیہ ج۱ص۶۹، مکتوب نمبر۳۶)

---

[1] یہ بھی یاد رہے کہ مرزا قادیانی نے سب علموں کے جاننے کا دعویٰ کیا ہے۔ (اعجاز المسیح ص۳۲، خزائن ج۱۸ص۳۴) میں مرزا قادیانی کو خطاب ہے کہ: "انك رزقت من كل علم" یعنی تجھے ہر ایک علم دیا گیا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو شام لال اور عباس کی کیا ضرورت اور اگر جھوٹ ہے تو جھوٹا آدمی نبی، محدث، مجدد نہیں ہو سکتا۔ فافہم وتفکر!

انگریزی الہامات

I Love You.

I am with You.

Yes I am Happy.

Life is pain.

I shall Help You.

I can what I will do.

We can what will do.

God is comming by his army. He is with you to hill enemy.

The days shall come God shall help you.

Glory be to the lord.

God makes of earth and heaven.

You have to to to Amritsar.

He had to in the zila Peshawar.

Word and to girls.

A reasonable man.

Though all men should be angry but god is with you. He shall help you. Wordo of god cannot Exchange.

''میں تم سے محبت کرتا ہوں۔'' (تذکرہ ص۶۳)

''میں تمہارے ساتھ ہوں۔'' (تذکرہ ص۶۳)

''ہاں میں خوش ہوں۔'' (تذکرہ ص۶۵)

''زندگی دکھ ہے۔'' (تذکرہ ص۶۵)

''میں تمہاری مدد کروں گا۔'' (تذکرہ ص۶۱)

''میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔'' (تذکرہ ص۶۳)

''ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے۔'' (تذکرہ ص۶۴)

I Love You.

I am with You.

Yes I am Happy.

Life is pain.

I shall Help You.

I can what I will do.

We can what will do.

God is comming by his army. He is with you to

The days shall come God shall help you.

Glory be to the lord.

God makes of earth and heaven.

You have to to to Amritsar.

He had to in the zila Peshawar.

Word and to girls.

A reasonable man.

Though all men should be angry but god is wit

shall help you. Wordo of god cannot Exchange

سے محبت کرتا ہوں۔" (تذکرہ ص۶۳)

ے ساتھ ہوں۔" (تذکرہ ص۶۳)

خوش ہوں۔" (تذکرہ ص۶۵)

ھ ہے۔" (تذکرہ ص۶۵)

ی مدد کروں گا۔" (تذکرہ ص۶۰)

تا ہوں جو چاہوں گا۔" (تذکرہ ص۶۳)

تے ہیں جو چاہیں گے۔" (تذکرہ ص۶۴)

"خدا تمہاری طرف ایک لشکر کے ساتھ چلا آتا ہے۔ وہ دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے تمہارے ساتھ ہے۔" (تذکرہ ص۶۵)

"وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔" (تذکرہ ص۹۹)

"خدائے ذوالجلال۔" (تذکرہ ص۵۲۸)

"آفریدندۂ زمین وآسمان۔"

"تمہیں امرتسر جانا پڑے گا۔" (تذکرہ ص۱۱۷)

"وہ ضلع پشاور میں ٹھہرتا ہے۔" (تذکرہ ص۱۱۷)

"ایک کلام اور دو لڑکیاں۔" (تذکرہ ص۵۹۳)

"معقول آدمی۔" (تذکرہ ص۴۸۴)

"اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے۔ مگر خدا تمہارے ساتھ ہے۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔"

اس کے بعد دو فقرے انگریزی ہیں۔ جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں ہوسکی اور وہ یہ ہیں۔

I shall give you a large party of Islam.

چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں اور نہ اس کے پورے معنی کھلے ہیں۔ اس لئے بغیر معنوں کے لکھا ہے۔

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳ ص۵۵۶، خزائن ج۱ ص۶۶۴)

اب آپ اسی طرح مرزا قادیانی کے گول مول الہامات سنئے اور پھر اندازہ لگایئے کہ اوپر کے اقوال اور قواعد پر فٹ بیٹھتے ہیں اور مرزا قادیانی کو ان پر یقین ہے یا نہیں۔ ارے یقین تو بعد از علم پیدا ہوتا ہے۔ جب پتہ ہی نہیں کہ کس زبان کا لفظ ہے تو یقین کہاں سے آئے گا۔

ایک انگریزی خواں کی آمد پر انگریزی الہام: "دس از مائی اینیمی" یہ میرا دشمن ہے۔

(تریاق القلوب ص۶۱، خزائن ج۱۵ ص۲۶۵)

"عبداللہ خاں، ڈیرہ اسماعیل خاں" (تریاق القلوب ص۴۶، خزائن ج۱۵ ص۲۲۹)

"جنازہ" (نزول المسیح ص۲۲۵، خزائن ج۱۸ ص۶۰۳)

(کیا مبہم نہیں! جو شیطانی کلام ہوتا ہے۔ بقول مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا ایک مرید قاضی یار محمد اپنے ٹریکٹ ص۳۴ موسومہ (اسلامی قربانی ص۱۲) میں لکھتا ہے کہ: ’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر طاری ہوئی۔ گویا کہ آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔ (نعوذ باللہ! گویا جماع کیا)‘‘

کیا یہ بھی الہام ربانی ہے؟ العیاذ باللہ!

یاد رہے کہ یار محمد پلیڈر نبوت کے مدعی بھی ہیں۔ اس لئے ان کی بات معتبر ہونی چاہئے کہ نبی جھوٹا نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ الہام ہوا۔ ’’بستر عیش‘‘

(تذکرہ ص۴۹۹، البشریٰ ج۲ ص۸۸، مورخہ ۵؍دسمبر ۱۹۰۳ء، بحوالہ بدر ج۲ ص...)

کیا یہ مبہم نہیں؟ شاید مرزا قادیانی خود بھی کوئی معنی نہ فرما سکیں اور ہوسکتا ہے کہ منکوحہ آسمانی جس کے پیچھے جان کھپا دی اس کے وصال کی امید ہو۔

’’چوہدری رستم علی‘‘ (مطلب ندارد) (تذکرہ ص۵۳۲، البشریٰ ج۲ ص۱۴...)

’’زندگیوں کا خاتمہ‘‘ (تذکرہ ص۵۷۷، البشریٰ ج۲ ص۱۰...)

لیکن کن کی زندگیوں کا خاتمہ؟ کب اور کیسے؟ مرزائیوں کی زندگیوں کا خاتمہ یا ان کے آقاء انگریز کی زندگی کا۔ کوئی تشریح نہیں۔

’’لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیر خدا نے فتح پائی۔ امین الملک جے سنگھ بہادر‘‘

(تذکرہ ص۶۷۲، البشریٰ ج۲ ص۱۱۸...)

ناظرین ہے کوئی مناسبت؟ کیا رحمانی الہام کی یہی خصوصیات ہیں؟

’’لاہور میں ایک بے شرم ہے۔‘‘ (تذکرہ ص۷۰۴، البشریٰ ج۲ ص، بحوالہ بدر ج۶ ص۱۱)

بے شرم کی تشریح نہیں فرمائی۔ شاید خود ہی مراد ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تو کچھ وحی نہیں فرمائی اور ادھر مانند بارش کے وحی کا دعویٰ کیا جارہا ہے۔

’’گورنر جنرل کی پیشین گوئی کے پورا ہونے کا وقت آ گیا۔‘‘

(تذکرہ ص۳۴۲، البشریٰ ج۲ ص۵۷)

حدیث میں حضرت مسیح کی صفت ’’حکما عدلا‘‘ آئی ہے کہ وہ عادل حاکم ہوں گے۔ مرزا قادیانی (تریاق القلوب ص۱۶) میں کہتے ہیں کہ اس کا معنی ہے گورنر جنرل اور وہ یہ خود ہی ہیں۔

اس لئے ان کی پیشین گوئیاں پوری ہونے والی ہیں۔ کیا پہلے پوری نہ ہوئی تھیں؟ ہمیں تو کوئی پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ مثلاً منکوحہ آسمانی آتھم اور دیگر پیشین گوئیاں۔

’’بعدا! انشاء اللہ‘‘ (تذکرہ ص ۴۰۱، البشریٰ ج ۲ ص ۶۵)

کیا مطلب؟ گیارہ دن، سال یا ہفتہ؟ کیا مطلب ہے۔

اس کتے کا آخری دم۔ فرمایا میں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی کتاب بیمار ہے۔ میں اسے دوائی دینے لگا ہوں تو میری زبان پر یہ جاری ہوا۔ (تذکرہ ص ۴۱۷، رسالہ مکاشفات مرزا ص ۲۲)

سبحان اللہ! خیر خواہی کیا کہنے، کتوں کے ساتھ اتنی ہمدردی کہ کشف میں دوائی دی جارہی ہے۔ ادھر فضل احمد مر گیا تو اتنی بے رحمی کہ جنازہ بھی نہ پڑھا۔

’’افسوس صد افسوس‘‘ (تذکرہ ص ۴۱۹، البشریٰ ج ۳ ص ۱۷)

واقعی مرزا قادیانی پر افسوس کہ کیوں خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسری خلق خدا کو جہنم کا ایندھن بنایا۔

’’فیر مین، (Fair Man)‘‘ معقول آدمی۔ (تذکرہ ص ۴۸۴، البشریٰ ج ۲ ص ۸۴)

کون ہے معقول آدمی۔ شاید مولانا محمد حسین بٹالوی ہوں۔ جنہوں نے ساری عمر اسے سمجھانے میں لگادی۔ مگر اس نامعقول نے اس معقول آدمی کی بات نہ سنی۔

’’فضل الرحمٰن نے دروازہ کھول دیا۔‘‘ (تذکرہ ص ۵۰۹، البشریٰ ج ۲ ص ۹۰)

پتہ نہیں کیسا دروازہ کھولا۔ مبہم ہے۔

’’کیا عذاب کا معاملہ درست ہے؟ اگر درست ہے تو کس حد تک؟‘‘

(تذکرہ ص ۵۴۸، البشریٰ ج ۲ ص ۹۷)

غالباً مرزا قادیانی اپنے متعلق پوچھ رہے ہیں تو مرزا قادیانی فکر نہ کریں۔ عذاب کا معاملہ آپ کے حق میں بالکل درست ہے اور کوئی اس کی حد بھی نہیں۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔

’’آتش فشاں، مصالح العرب، بامراد، روبلا‘‘ (تذکرہ ص ۵۶۳، ۵۶۴، مکاشفات ص ۴۳)

ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا تھا۔ عجیب الہام ہے، نہ کوئی سر نہ پیر، گالیوں اور لعنتوں کا آتش فشاں۔ تو مرزا قادیانی تھے ہی باقی تینوں کا مفہوم مجھے بھی نہیں آتا۔

’’ایک دانہ کس کس نے کھایا؟‘‘ (تذکرہ ص ۵۹۵، البشریٰ ج ۲ ص ۱۰۷)

اللہ جانے یہ کون سا دانہ ہے۔ تشریح ندارد، جو علامات کلام شیطانی کی ہے۔

''شر الذین انعمت علیهم'' ''ان لوگوں کی شرارت جن پر تو نے انعام کیا۔''

(تذکرہ ص۵۵۰، البشریٰ ج۱)

جناب منعم علیہ تو مجسمۂ خیر ہوتے ہیں۔ شرارت کیسی؟ یار محمد کے حوالہ سے یہاں تک سب حوالے پاکٹ بک سے لئے گئے ہیں۔

الوہیت کے الہام

''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں۔ پھر یقین ہوگیا کہ میں وہی ہوں۔''

(آئینہ کمالات ص۵۶۴، خزائن ج۵ ص ایضاً)

''انت بمنزلة اولادی'' ''تو مجھے بیٹوں جیسا ہے۔''

(اربعین نمبر۴ ص۱۹، خزائن ج۱۷ ص۴۵۲ حاشیہ، دافع البلاء ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۲۷)

عام الہامات

۱۵ /مارچ ۱۹۰۶ء بروز پنجشنبہ وقت صبح یہ الہام ہوا۔ ''خدا نکلنے کو ہے۔''

(تجلیات الٰہیہ ص۱۲، خزائن ج۲۰ ص۴۰۴)

کہاں سے مرزا قادیانی؟

''افطر واصوم'' ''میں افطار کرتا ہوں اور روزہ رکھتا ہوں۔''

(دافع البلاء ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۲۷)

العیاذ باللہ! کیا خدا بھی یہ کام کرتا ہے؟

''انت منی وانا منك'' ''تو مجھ سے اور میں تجھ سے۔''

(دافع البلاء ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۲۷، کتاب البریہ ص۸۲، خزائن ج۱۳ ص۱۰۰)

استغفر اللّٰہ! خداتعالیٰ تو ''لم یلد ولم یولد'' ہے۔ نہ وہ کسی سے جنا نہ اس نے کسی کو جنا۔ یہ کیا ہذیان ہے کیا یہی ربانی کلام ہے۔ نہیں نہیں یہ کھلا ہوا شیطانی کلام ہے۔

''انی بایعتك بایعنی ربی'' ''میں نے تیرے ساتھ بیعت کی، میرے ساتھ میرے رب نے بیعت کی۔'' (دافع البلاء ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۲۷)

رب بھی بیعت کیا کرتا ہے؟ ہوسکتا ہے کہ دجل وفریب میں شیطان نے بیعت کی ہو۔

’’عسیٰ ان یبعثك ربك مقاماً محمودا ‘‘قریب ہے کہ رب تیرا تجھے مقام محمود میں کھڑا کرے۔‘‘ (دافع البلاء ص۶،خزائن ج۱۸ص۲۲۷)

یہ آیت قرآن کی سید المرسلین ﷺ کے متعلق ہے۔مگر مرزا کے ہاں اپنے اوپر چسپاں ہورہی ہے۔کیا یہ کھلی توہین نہیں ہے؟

’’انی انا الصاعقة‘‘میں صاعقہ ہوں۔ (مواہب الرحمٰن ص۱۲۶،خزائن ج۱۹ص۳۴۷)

یعنی خدا کا نام صاعقہ ہے جو نہ کسی کتاب میں نہ حدیث میں حالانکہ اسمائے الٰہیہ تمام توفیقیہ ہیں یعنی سماع پر موقوف ہیں۔

’’ھو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله‘‘ (براہین احمدیہ ص۴۹۸،خزائن ج۱ص۵۹۳)

’’صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا۔پھر اس کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے…… محمد رسول الله والذین معه‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۲،۳،خزائن ج۱۸ص۲۰۶،۲۰۷)

اب ایمان داری سے بتلائیے کہ یہ آیت جو حضور ﷺ کے حق میں رسالت ثابت کر رہی ہے اور اسی طرح اگلی محمد رسول اللہ۔ یہ رسالت اور محمد رسول اللہ وہ ہیں جو عرب میں رحمتہ العالمین بن کر آئے یا قادیانی صاحب پھر یہ رسول اور محمد بروزی ہے یا اصلی۔اب بھی کسر رہ گئی کہ مرزا قادیانی نے حقیقی نبوت کا دعویٰ کیا یا بروزی کا؟ یہ بد بخت تو رسالت محمدی ﷺ کی پاکیزہ چادر اپنے اوپر اوڑھ رہا ہے۔ایسے کے متعلق کیا کہو گے جو توہین [1] رسول عربی ﷺ کر رہا ہو۔وہ مسلمان بھی

---

[1] سید المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔’’المهدی من عترتی من ولد فاطمة ‘‘ یعنی امام مہدی میری اولاد اور بنی فاطمہ سے ہوں گے۔(ابوداؤد ج۲ص۱۳۱،اوّل الکتاب المہدی) یہ مراقی کیا کہتے ہیں۔’’سمعت ان بعض الجهال یقولون ان المهدی من بنی فاطمة ‘‘(خطبۂ الہامیہ ص۲۴۱،خزائن ج۱۶ص ایضاً) یعنی میں نے بعض جاہلوں سے سنا کہ کہتے ہیں کہ مہدی بنی فاطمہ سے ہوگا۔اب دیکھو کس نے فرمایا کہ مہدی بنی فاطمہ سے ہوگا اور اس مراقی صاحب نے کسے جاہل کہا؟ زبان جل جائے قلم ٹوٹ جائے جس سے یہ الفاظ نکلیں۔ مرزا قادیانی، مسیح علیہ السلام اور دوسرے بزرگوں کی توہین کرتے ہیں تو جواب ملتا ہے کہ یہ سارے الزامی جواب ہیں۔یا ان کی کتابوں سے بیان کیا گیا ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

رہ سکتا ہے؟ چہ جائیکہ اسے مسیح اور مہدی اور مجدد تسلیم کرلیں۔ مرزائی لوگ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور وہ جاری ہے۔ میں کہتا ہوں اس کے اجرا، یا عدم اجراء کی بحث ہی فضول ہے۔ وہ تو حقیقی نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ جب اپنی وحی کو قرآن کی طرح قطعی بنا رہے ہوں اور اپنی وحی میں امر و نہی کا اعلان کر رہے ہوں۔

(اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

اور مرزا محمود قادیانی ''حقیقی نبی کہہ رہے ہوں۔'' (حقیقت النبوۃ ص۱۷۴)

تو تشریعی غیر تشریعی کی بحث ہی فضول ہے۔ بلکہ مرزا قادیانی تو تمام نبوت کا جامع بنتے ہیں۔ خاتم الانبیاء بھی بنتے ہیں۔

(حقیقت الوحی ص۷۳، خزائن ج۲۲ ص۷۶، تشحیذ الاذہان ج۱۲ نمبر۸ ص۱، ماہ اگست ۱۹۱۷ء)

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) اگر چہ یہ بات بھی باطل ہے کیونکہ کسی کتاب میں نہیں ہے کہ: ''پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کو پیشین گوئی کیوں نام رکھا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۴، خزائن ج۱۱ ص۲۸۸) ''ہاں آپ کو گالیاں بکنے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں۔ کیونکہ آپ تو گالیاں بکتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵، خزائن ج۱۱ ص۲۸۹) ''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰) آپ فرمائیے کہ یہ الزامی جواب ہے یا اپنی خباثت کا اظہار ہے جو سید المرسلین ﷺ سے نہیں شرمایا جو سالار انبیاء ہیں۔ دوسرے سے کب شرمائے گا۔ دوستو ظلم ہوگیا۔ یہ دجال تو اپنی دکان چمکانے کے لئے خدا تعالیٰ پر بھی ہاتھ صاف کرنے لگ گیا۔ مخلوق کیا چیز ہے؟ سنئے:

''مسلمانوں کا بالاتفاق اعتقاد ہے کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔''

(ازالہ اوہام ص۶۱۴، خزائن ج۳ ص۴۳۲)

مرزا قادیانی اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ ''کوئی عقلمند اس بات کو قبول کرسکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد میں اس کے سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی۔'' العیاذ باللہ! (ضمیمہ نصرۃ الحق ص۱۴۴، خزائن ج۲۱ ص۳۱۲) یہ کون سی کتاب میں ہے خدارا کچھ تو حیا کیجئے۔

اور مجدد تسلیم کرلیں۔ مرزائی لوگ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی
وہ جاری ہے۔ میں کہتا ہوں اس کے اجراء یا عدم اجراء کی
دعویٰ کررہے ہیں۔ جب اپنی وحی کو قرآن کی طرح قطعی
علان کررہے ہوں۔

(اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

ی کہہ رہے ہوں۔" (حقیقت النبوۃ ص۱۷۴)
ی فضول ہے۔ بلکہ مرزا قادیانی تو تمام نبوت کا جامع بنتے

ن ج۲۲ ص۷۶، تشحیذ الاذہان ج۱۲ نمبر۸ ص۱، ماہ اگست ۱۹۱۷ء)

ی باطل ہے کیونکہ کسی کتاب میں نہیں ہے کہ: "پس اس
ین گوئی کیوں نام رکھا۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص۴، خزائن ج۱۱
زبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا
سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے
ے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد
ی عادت تھی۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص۵، خزائن ج۱۱ ص۲۸۹)
ت لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ
۱۱ ص۲۹۰) آپ فرمایئے کہ یہ الزامی جواب ہے یا اپنی
سے نہیں شرمایا جو سالار انبیاء ہیں۔ دوسرے سے کب
پنی دکان چمکانے کے لئے خداتعالیٰ پر بھی ہاتھ صاف

ہے کہ اب وحی رسالت تاقیامت منقطع ہے۔"

(ازالہ اوہام ص۶۱۴، خزائن ج۳ ص۴۳۲)

تے ہیں۔ "کوئی عقلمند اس بات کو قبول کرسکتا ہے کہ اس
عد میں اس کے سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان
نصرۃ الحق ص۱۴۴، خزائن ج۲۱ ص۳۱۲) یہ کون سی کتاب

"من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما رای"

(خطبہ الہامیہ ص۲۵۹، خزائن ج۱۶ ص ایضاً)

ایسے بے شمار حوالہ جات مل سکتے ہیں۔ جو اکثر میرے رسالہ "آئینہ قادیانی" میں جمع ہیں۔

ایک دفعہ مرزا قادیانی کو ایک فرشتہ نے خواب میں نان عطا فرمایا۔ ملاحظہ ہو:

(نزول المسیح ص۲۰۶، خزائن ج۱۸ ص۵۸۴)

مرزا قادیانی کو خوابیں اور کشف کھانے پینے اور نکاحوں اور روپیہ کی آمد کے آتے تھے اور اوپر گذر چکا ہے کہ جو الہام دنیوی لذات وشہوات مثل کھانے پینے، روپیہ کے ہوں تو وہ شیطانی ہے۔ (خواتم الحکم اور مدارج)

"ایسا اتفاق دو ہزار مرتبہ سے بھی زیادہ گذرا ہے کہ خدا نے میری حاجت کے وقت مجھے الہام یا کشف سے یہ خبر دی کہ عنقریب کچھ روپیہ آنے والا ہے۔" (تریاق ص۳۳، خزائن ج۱۵ ص۱۹۹)

دوسری جگہ ہے "کئی لاکھ روپیہ تجھے آئے گا۔" (قادیان کے آریہ اور ہم ص۲۵، خزائن ج۲۰ ص۴۳۴)

"ہرچہ باید نوعروسے راہمہ سامان کنم" (تریاق القلوب ص۳۵، خزائن ج۱۵ ص۲۰۲)

یہ محمدی بیگم کے متعلق ہے کہ ضرور نکاح ہوکر رہے گا۔ مگر حالات زمانہ جانتا ہے کہ کنواری کا تو نہ ہوسکا تو دوسرا الہام گھڑا کہ: "ایک باکرہ اور ایک بیوہ آئیں گی۔"

(تریاق ص۳۴، خزائن ج۱۵ ص۲۰۱)

مگر زہے قسمت نہ بیوہ نہ کنواری بلکہ نامرادی میں ہی چل بسے۔ حالانکہ اس نکاح کو "اپنے صدق وکذب کا معیار ٹھہرایا تھا۔" ملاحظہ ہو: (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴، خزائن ج۱۱ ص۳۳۸)

بلکہ یہی کنواری مرزا قادیانی کے بعد بیوہ ہوگئی۔ الہام تو کسی صورت میں پورا ہوگیا۔

مگر کذب پہلے بھی واضح تھا بعدہ حالات نے اور تصدیق کردی۔ اسی طرح آتھم کے پندرہ ماہ تک مرنے کا الہام تھا مگر وہ بھی نہ مرا۔ آخری رات بڑا زور لگایا۔ منتر پڑھے مگر کچھ نہ ہوا۔ اگلے دن امرتسر میں آتھم کو جلوس میں پھرایا گیا۔

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر حضرت فاطمہ ﷺ نے مادر مہربان کی طرح اپنی ران پر رکھا ہوا ہے۔ العیاذ باللہ!" (تریاق ص۳۵، خزائن ج۱۵ ص۲۰۲)

اب بتلایئے کہ حضرت فاطمہؓ ایسا کرسکتی ہیں۔ العیاذ باللہ! جب مرزا قادیانی کی وحی اور کشف یقینی ہے، شطحیات سے خارج ہے تو یہ لازماً مرزا قادیانی نے جھوٹا خواب گھڑا ہے یا کوئی شیطانی چکمہ ہے۔

''اوّل مجھ کو کشفی طور پر دکھلایا گیا کہ میں نے بہت سے احکام قضا وقدر کے اہل دنیا کی نیکی و بدی کے متعلق اور نیز اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے لکھے۔ تمثیل کے طور پر میں نے خدا تعالیٰ کو دیکھا اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھ دیا کہ وہ اس پر دستخط کر دیں۔ (یہ خدا یلاش ہوگا ورنہ رب العالمین کی تو یہ شان نہیں) مطلب یہ تھا کہ یہ سب باتیں جن کے ہونے کے لئے میں نے ارادہ کیا ہے ہو جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے سرخ سیاہی سے دستخط کر دیئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اس کو جھاڑا اور معاً جھاڑنے کے ساتھ ہی اس سرخ سیاہی کے قطرے میرے کپڑوں اور عبداللہ کے کپڑوں پر پڑے۔ (خدا یلاش نے آپ کی بڑی توہین کر دی کہ ایک شریف نبی کے کپڑوں کا ستیاناس کر دیا) ساتھ ہی میں نے بچشم خود ان قطروں کو دیکھا اور میں رقت دل کے ساتھ اس قصہ کو میاں عبداللہ کے پاس بیان کر رہا تھا کہ اتنے میں اس نے بھی وہ تر بتر قطرے کپڑوں پر پڑے ہوئے دیکھ لئے اور کوئی ایسی چیز ہمارے پاس موجود نہ تھی جن سے اس سرخی کے گرنے کا احتمال ہوتا اور وہ یہی سرخی تھی جو خدا تعالیٰ نے اپنے قلم سے جھاڑی تھی۔ اب تک بعض کپڑے میاں عبداللہ کے پاس موجود ہیں۔ جن پر وہ بہت سی سرخی پڑی تھی اور میاں عبداللہ زندہ موجود ہیں اور اس کیفیت کو حلفاً بیان کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ خارق عادت اور اعجازی طور پر امر تھا۔''
(تریاق ص۳۴، خزائن ج۱۵ص۱۹۷، نسیم دعوت ص۶۲، خزائن ج۱۹ص۴۲۷، نزول المسیح ص۲۲۶،۲۲۷، خزائن ج۱۸ص۶۰۴،۶۰۵)

حضرات حدیث میں ہے کہ تقدیر لکھی جا چکی ہے۔ ''لا تبدیل بکلمات اللہ اور جف القلم'' قلم لکھ کر سوکھ چکی ہے۔ اب مرزا قادیانی نئی تقدیر مرتب کرنے لگ گئے۔ کیا مرزائی وہ عبداللہ کے تر بتر کپڑے دکھلا سکتے ہیں۔ دستخط کروانے یہ عرش پر گئے یا خدا قادیان میں آیا۔ نیز بہت سے نکات فہم روشن ضمیر پر کھل سکتے ہیں۔

''حیوۃ طیبۃ ثمانین حولا اوقریباً من ذالک عمر کے متعلق الہام ہوا کہ تجھے اسی سال تک پاکیزہ زندگی عطاء کریں گے یا اس کے قریب قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۹، خزائن ج۱۷ص۶۶، اربعین نمبر۳ص۲۹،۳۲، خزائن ج۱۷ص۴۱۹،۴۲۲)

اس قسم کے حوالہ جات بیشتر کتب میں مل سکتے ہیں۔ اب دیکھیں کہ واقعتہً مرزا قادیانی کی عمر اتنی ہی ہوئی۔ جتنی الہام میں بتلائی گئی یا کم وبیش؟ تو دیکھئے خود مرزا قادیانی جو ملہم من اللہ کی وحی سے بولتے ہیں فرماتے ہیں کہ: ''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔''
(کتاب البریہ ص۱۵۹، خزائن ج۱۳ص۱۷۷)

اسی طرح وفات مرزا قادیانی کی ۲۶رمئی ۱۹۰۸ء ہے۔ یہ کل عمر ۶۸ یا ۶۹ سال بنتی ہے۔اب آپ ہی اندازہ لگائیں کہ یہ الہام کیسا تھا؟ جس میں اتنا فرق نکل آیا۔ ۷۶ یا ۸۷ سال چاہئے تھی یا ۸۴،۸۲۔ مگر یہاں ۶۸، ۶۹ سال ثابت ہوئی اور بعض حسابات سے اس سے بھی کم نکلتی ہے۔ حالانکہ اس وحی شدہ عمر پر مزید عمر بھی مل گئی تھی۔ وہ اس طرح کہ ایک دفعہ مرزا قادیانی کسی بزرگ کی قبر پر کشفی حالت میں دعاء کر رہے تھے۔ وہ بزرگ آمین کہہ رہے تھے۔خیال آیا کہ عمر بھی بڑھالی جائے تو پندرہ سال عمر بڑھنے کی دعاء کی۔ بزرگ نے آمین کہی تو مرزا قادیانی اس بزرگ سے الجھ گئے۔ کشتم کشتا ہوگئے تو بیچارے نے کہا کہ چھوڑ دو۔آمین کہہ دیتا ہوں تو اس نے کہہ دی۔ (البدر ج ۲ص ۴۷،دسمبر ۱۹۰۳ء، مکاشفات ص ۳)

اس لحاظ سے ۹۰ سال سے اوپر چاہئے مگر بجائے بڑھنے کے گھٹ گئی۔شاید بزرگ نے دل سے آمین نہ کہی اور ان کی گستاخی کی وجہ سے اور بھی گھٹ گئی۔آخر مقبولوں کے ساتھ مخالفت نیک پھل تو نہیں لاتی۔ ’’من عادی لی ولیاً ۰ فقد اذنته بالحرب ‘‘(مشکوٰۃ ص ۱۹۷، باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ) جو میرے کسی ولی سے عداوت کرتا ہے میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ بشمبر داس نامی آدمی پر کوئی مقدمہ تھا۔اس کے بھائی نے دعاء کا کہا۔تو مرزا قادیانی کو کشف طاری ہوا۔فرمایا کہ میں قضاوقدر کے دفتر میں گیا اور ایک کتاب میرے پاس پیش کی گئی۔جس میں بشمبر داس کی قید ایک سال لکھی ہوئی تھی۔تب میں نے اس کی قید میں سے آدھی قید کو اپنے ہاتھ سے اور اپنے قلم سے کاٹ دیا ہے۔

(تریاق القلوب ص ۳۲،خزائن ج ۱۵ص ۱۹۴)

واہ مرزا قادیانی خوب! کیا قضاوقدر کے دفتر میں خدائے یلاش کی نظر سے بچ بچا کر پہنچ گئے اور خیراتی وغیرہ سے کتاب منگوا کر قید کاٹ آئے۔تصرف ہو تو ایسا ہی ہو۔مگر اپنی عمر کے لئے شاید دفتر بند تھا یا یلاش نے چارہ نہ چلنے دیا کہ بجائے بڑھانے کے گھٹ گئی۔

۱۳راپریل ۱۸۹۹ء کو الہام ہوا۔’’اصبر ملیا ساھب لك غلاما ذکیا ‘‘یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے عنقریب ایک پاک لڑکا عطاء کروں گا۔۲رذوالحجہ ۱۳۱۶ھ کی تاریخ تھی۔ ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔’’رب اصح زوجتی لھذه ‘‘یعنی اے میرے خدا میری اس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا...... یہ الہام تمام قادیانیوں کو سنایا گیا اور اخویم مولوی عبدالکریم نے بہت سے خطوط لکھ کر دوستوں کو بھیج دیئے۔دو ماہ بعد اس لڑکے کی روح مجھ سے بولی۔(مرزا جی یہ کیا فرمایا؟ روح

تو لڑکے کی تھی اور بولی آپ میں؟) اور الہام کے طور پر یہ کلام اس کا میں نے سنا۔ ’’انی اسقط من اللّٰہ واصیبہ ‘‘یعنی اب میرا وقت آ گیا ہے اور میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گروں گا اور پھر اسی کی طرف جاؤں گا۔ (زمین پر کہاں سے گرے گا؟ آسمان سے؟ وہ تو مرزا قادیانی کے اندر تھا) دوسری مرتبہ یکم جنوری ۱۸۹۷ء میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے۔ (مرزا صاحب! ۱۸۹۹ء کے بعد ۱۸۹۷ء کہاں اور کیسے ہو گیا۔ رجعت قہقہری کا کیا معنی) کہ: ’’مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے۔ یعنی اے میرے بھائیو! میں پورے ایک دن کے بعد تمہیں ملوں گا۔ اس جگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے۔‘‘ (ایک دن سے مراد دو برس یہ مرزا قادیانی کی ہی لغت ہے۔ ورنہ اس کی نظیر تو مفقود ہے۔ واہ مرزا قادیانی بچے نے پیٹ ہی میں وائرلیس سیٹ رکھا ہوا تھا؟ کہ پہلے ہی الہام کر رہا ہے۔)

(تریاق القلوب ص۱۴۱، خزائن ج۱۵ ص۲۱۶، ۲۱۷)

’’ایک دفعہ ہم گاڑی پر سوار تھے اور لدھیانہ کی طرف جا رہے تھے کہ الہام ہوا کہ ’’نصف ترا، نصف عمالیق را‘‘ اس کے ساتھ یہ تفہیم ہوئی کہ امام بی بی جو ہمارے جدی شرکاء میں سے ایک عورت تھی مر جائے گی اور اس کی نصف زمین ہمیں اور نصف دیگر شرکاء کو مل جائے گی۔‘‘

(نزول المسیح ص۲۱۳، ۲۱۴، خزائن ج۱۸ ص۵۹۱، ۵۹۲)

عمالیق کا معنی دوسرے شرکاء کس لغت میں ہے؟ دیکھا حضرات دنیاوی امور کا ہی الہام ہے۔ وھو من الشیطان الرجیم!

’’تو ہمارے پانی سے اور دوسرے لوگ خشکی سے‘‘ گویا مرزا قادیانی نطفۂ خدا ہیں۔ العیاذ باللہ! اور اس میں دوسرے لوگوں انبیاء و اولیاء کی توہین بھی واضح ہے۔

’’آسمان زمین تیرے ساتھ جیسے میرے ساتھ۔‘‘ شرک اور کیا چیز ہے؟ جب تصرف یکساں ہوا۔

’’تو اس سے نکلا‘‘ اس سے کوئی نہیں نکلا۔ لم یلد ’’تو کلمۃ الازل ہے‘‘ حضرت مسیح علیہ السلام تو صرف کلمۃ اللہ تھے اور یہ صاحب کلمۃ الازل ہو گئے۔

’’میں فوجوں سمیت تیرے پاس آؤں گا۔‘‘ یہ کیا؟ فوجوں کی کیا ضرورت؟ جہاد تو حرام ہے۔ شاید مرزا قادیانی کے خدا اغاج اور یلاش کو اس کی اطلاع نہ ہو۔

’’میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا‘‘ خدا نے کہاں سے لوٹا تھا؟

"جس طرف تیرا منہ اس طرف خدا کا منہ" سبحان اللہ!

"اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔" سمجھ نہیں آتا کہ مرزائی لغت میں رحمت کسے کہتے ہیں۔ کیا وہی رحمت تو نہیں جو مخالفین کے حق میں برسا کرتی تھی۔ کبھی ہزار لعنت کی گردان کبھی ذریۃ البغایا اور کبھی خنازیر الفلاء وغیرہ وغیرہ۔ گوہر افشانیاں۔ اے اللہ ایسی رحمت نہیں چاہئے۔ مرزا قادیانی کو ہی مبارک ہو۔

"خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیئے گئے۔" یہاں تو لعنت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

(نور الحق ص ۱۱۸ تا ۱۲۲، خزائن ج ۸ ص ۱۵۸ تا ۱۶۲)

"آواہن خدا تیرے اندر اتر آیا۔" یہ خدائے یلاش کا نزول ہوگا۔ جس کو یار محمد صاحب نے (اسلامی قربانی ص ۱۲) میں ذکر فرمایا ہے۔ شاید اسی وجہ سے سارے اعصاب جواب دے گئے تھے اور مجمع الامراض بن گئے تھے۔

"اس کو خدا نے قادیاں کے قریب نازل کیا۔" کہاں سے؟ قادیان میں تو پہلے ہی تھے۔ پھر اس کے قریب کیسے نازل ہوگئے؟

"تیرا بھید میرا بھید ہے؟" یہ ہمرازی سمجھ میں نہیں آتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فرماتے ہیں۔ "انك تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسك " اے اللہ تو میرے دل کی بات جانتا ہے اور میں تیرے بھید سے واقف نہیں۔ اس کے بھیدوں کو کون جان سکتا ہے۔

مگر جو قضا وقدر کے دفتر میں تصرف رکھتا ہو وہ واقعتاً ہمراز ہوسکتا ہے۔ العیاذ باللہ!

"تیرے پر انعام خاص ہے۔" یہ انعام دو زرد چادروں والا ہی ہوگا۔ ہمہ وقت پیشاب ہی کرتے رہو۔ اللہ ایسے انعام سے ہر ایک کو بچائے۔

(کتاب البریہ ص ۸۳ تا ۸۵، خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۱، ۱۰۳، انتخاباً)

"میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہوگیا ہوں۔" (کتاب البریہ ص ۸۵، خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۳)

"سو میں نے پہلے آسمان وزمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب وتفریق نہ تھی۔ پھر میں منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔" (کتاب البریہ ص ۸۷، خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۵)

کیا یہ خدائی دعویٰ نہیں۔

"یا احمد یتم اسمك ولا یتمی اسمی " اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا اور

میرا نہ ہوگا۔ استغفراللہ! خدا کا نام تو کامل ہے۔ نقص ہے تو مخلوق میں۔ یہاں مرزا قادیانی کیسی بڑہانک رہے ہیں۔ (تحفہ بغداد ص۲۳، خزائن ج۷ ص۲۵، اربعین نمبر۲ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۳۵۳)

''زوجنا کھا'' ہم نے تیرا نکاح اس کے ساتھ کر دیا۔ (تحفہ بغداد ص۲۴، خزائن ج۷ ص۲۸)

''کن فی الدنیا کانك غریب اوعابر سبیل '' دنیا میں ایک مسکین اور مسافر کی طرح رہ۔ (تحفہ بغداد ص۲۳، خزائن ج۷ ص۲۵)

مگر مرزا قادیانی تو روپیہ بٹورنے کی فکر ہی میں رہے۔ کبھی ٹیچی ٹیچی لا رہا ہے۔ کبھی دوسرا، الہام بھی اسی کے اور کشف بھی اسی کے۔ غالباً محمدی بیگم کے متعلق ہے۔ مگر نامرادی ہوئی تو دوسرا الہام ہوا۔

''یردھا الیك اسے پھیر کر یعنی بیوہ کر کے تیری طرف لائیں گے۔'' یہ بھی نہ ہوا۔

(اتمام الحجۃ ج۷ ص۱۶۲)

ہر طرف سے ناکامی دیکھ کر الہام گھڑا۔ فرمایا: ''ایلی ایلی لما سبقتنی ''اے میرے اللہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔'' جناب کے افتراء کی وجہ سے چھوڑا ہوگا۔

(تحفہ بغداد ص۲۴، خزائن ج۷ ص۲۹)

''یاتیك قمر الانبیاء'' تیرے پاس نبیوں کا چاند آئے گا۔

(تحفہ بغداد ص۲۵، خزائن ج۷ ص۳۱)

ہم لوگ تو نبیوں کا چاند سید المرسلین ﷺ کو ہی مانتے ہیں۔ یہ بدبخت کون ہے۔ آپ کے مقام پر منحوس قدم رکھنے والا۔ یہ پیشین گوئی بشیر احمد صاحب کے متعلق گھڑی جا رہی ہے۔ جسے اب بھی قمر الانبیاء لکھتے ہیں۔ دیکھئے بشیر احمد صاحب کی تصانیف تبلیغ ہدایت وغیرہ۔ استغفراللہ!

''آسمان سے کئی تخت اترے، پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔''

(حقیقت الوحی ص۸۹، خزائن ج۲۲ ص۹۲)

سب سے اونچا تخت تو سید المرسلین ﷺ کا ہے۔ ابراہیم خلیل علیہ السلام، موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا تخت بھی نیچے ہے۔ یہ کیسی یاوہ گوئی ہے۔

''انت مدینة العلم'' تو علم کا شہر ہے۔ (اربعین نمبر۳ ص۳۳، خزائن ج۱۷ ص۴۲۳)

علم کا شہر سید المرسلین ﷺ ہیں۔ جیسے حدیث ہے۔ ''انا مدینة العلم وعلی بابها''

ام تو کامل ہے۔ نقص ہے تو مخلوق میں۔ یہاں مرزا قادیانی کیسی
بغداد ص۲۳، خزائن ج۷ ص۲۵، اربعین نمبر۲ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۳۵۳)
، تیرا نکاح اس کے ساتھ کردیا۔ (تحفہ بغداد ص۲۴، خزائن ج۷ ص۲۸)
کانك غريب او عابر سبيل ''دنیا میں ایک مسکین اور مسافر
(تحفہ بغداد ص۲۳، خزائن ج۷ ص۲۵)
وپیہ بٹورنے کی فکر ہی میں رہے۔ کبھی ٹیچی ٹیچی لا رہا ہے۔ کبھی
بھی اسی کے۔ غالباً محمدی بیگم کے متعلق ہے۔ مگر نامرادی ہوئی تو

پھیر کر یعنی بیوہ کر کے تیری طرف لائیں گے۔'' یہ بھی نہ ہوا۔
(اتمام الحجہ ج۷ ص۱۶۲)
یکھ کر الہام گھڑا۔ فرمایا: ''ايلى ايلى لما سبقتنى ''اے
یا۔'' جناب کے افتراء کی وجہ سے چھوڑا ہوگا۔
(تحفہ بغداد ص۲۴، خزائن ج۷ ص۲۹)
یاء ''تیرے پاس نبیوں کا چاند آئے گا۔
(تحفہ بغداد ص۲۵، خزائن ج۷ ص۳۱)
ند سید المرسلین ﷺ کو ہی مانتے ہیں۔ یہ بد بخت کون ہے۔ آپ
یہ پیشین گوئی بشیر احمد صاحب کے متعلق گھڑی جارہی ہے۔ جسے
بشیر احمد صاحب کی تصانیف تبلیغ ہدایت وغیرہ۔ استغفر اللہ!
ترے، پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔''
(حقیقت الوحی ص۸۹، خزائن ج۲۲ ص۹۲)
سید المرسلین ﷺ کا ہے۔ ابراہیم خلیل علیہ السلام، موسیٰ کلیم اللہ
سی یا وہ گوئی ہے۔
، تو علم کا شہر ہے۔ (اربعین نمبر۳ ص۳۳، خزائن ج۱۷ ص۴۲۳)
ﷺ ہیں۔ جیسے حدیث ہے۔ ''انا مدينة العلم وعلى

''قیصر ہند کی طرف سے شکریہ'' (ضمیمہ تریاق القلوب نمبر۴، ص۲، خزائن ج۱۵ ص۵۰۴)

وجہ اس کی یہ ہے کہ ساری زندگی انگریزوں کی تعریف میں گذری۔ پچاس الماریاں کتابیں لکھیں۔ جہاد حرام کیا۔ تحفہ قیصریہ اور ستارہ قیصرہ لکھا۔ مگر ان کو پتہ تھا کہ یہ جو اپنے مذہب کا خیر خواہ نہیں۔ ہمارا کب ہوسکتا ہے۔ معمولی سا خطاب بھی نہ دیا۔ سید احمد خاں اور دوسرے بڑے بڑے لوگوں کو سر اور شمس العلماء کے خطابات ملے۔ مگر یہ محروم رہے۔ حالانکہ انہوں نے جو خدمات ادا کی تھیں کسی نے نہ کی ہوں گی۔ ۱۸۵۷ء میں پچاس گھوڑے سواروں کے بھیجے۔ جنگ ٹرانسوال میں ۵۰۰ روپیہ چندہ دیا۔ (روداد جلسہ اور دعا ص۳۵، خزائن ج۱۵ ص۶۲۷) مگر وہاں سے معمولی سی خطاب بھی نہ ملا۔ آخر مایوس ہوکر الہام ہی گھڑنا پڑا کہ: ''قیصر ہند کی طرف سے شکریہ۔'' خدا جانے یہ کون کہہ رہا ہے۔ یا ادھر سے خطاب نہ ملنے کی وجہ یہ ہوگی کہ ان کے گھر ہی کے آدمی تھے۔ جیسے خود فرماتے ہیں کہ: ''میں خود کاشتہ پودا ہوں۔'' (کتاب البریہ ص۱۴، خزائن ج۱۳ ص۳۵۰)

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم .... نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

تو اپنا ہی سب کچھ تھا۔ خطاب کی ضرورت ہی محسوس نہ کی۔ گھر کے آدمی کو گھر والے خطابات نہیں دیا کرتے۔

''پھر دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیوں نے پتنگ چڑھائی ہے اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی اور میں نے اس کو زمین کی طرف گرتے دیکھا۔ پھر کسی نے کہا۔ ''غلام احمد کی جے'' یعنی فتح'' (تذکرہ ص۷۲۳)

واہ مرزا قادیانی! آپ تو پتنگ بازوں کے بھی استاد بن گئے۔

''کشفی رنگ میں مغز بادام دکھائے گئے اور کشف کا غلبہ اس قدر تھا کہ میں اٹھا کہ بادام لوں۔'' (تذکرہ ص۷۲۴)

پہلے حوالہ کو ملحوظ رکھ کر نتیجہ نکالئے کہ کھانے پینے کی چیزوں کا الہام شیطانی ہوتا ہے۔ خواتم الحکم وغیرہ۔ مرزا قادیانی کا دماغ بہت کمزور تھا۔ جیسا کہ ذیابیطس کا خاصہ ہے۔ لہٰذا بلی کو چھچھڑوں کی ہی خواب آتی تھی۔

''ایسوسی ایشن'' تشریح ندارد (تذکرہ ص۷۲۴)

مبہم الہام شیطانی ہوتے ہیں۔

''ہیضہ کی آمد ہونے والی ہے۔'' (تذکرہ ص۷۲۴)

یہ جولائی ۱۹۰۷ء کا ہے۔ جس کے تھوڑی دیر بعد یعنی مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا قادیانی بمرض ہیضہ رخصت ہوگئے۔ کیا ہی سچا الہام ہے۔ یہ واقعی قابل تسلیم ہے۔

حضرت مرزا قادیانی کے الہامات کا سلسلہ بڑا عجیب ہے۔ ایک الہام گول مول گھڑ لیتے۔ جس کی تشریح دوسرے وقت پر اٹھا رکھتے۔ جب کوئی واقعہ ہوتا تو جھٹ اس پر فٹ کر کے اپنی صداقت کا اعلان کر دیتے۔ ان کی زندگی ہی انہی چالبازیوں میں گذری ہے۔

مثال نمبر۱: ۹رجنوری ۱۹۰۳ء کو الہام ہوا۔ ’’قتل خیبۃ وزید ہیبۃ‘‘ ایک آدمی نامرادی سے مرگیا اور ہلاکت اس کی ہیبت ناک ہوگی۔

(مواہب الرحمٰن ص ۱۰۸، خزائن ج ۱۹ص ۳۲۸، تذکرہ ص ۴۵۰)

اس الہام کے الفاظ کی ہی دورنگی دیکھئے۔ قتل اور زید دو ماضی مجہول کے صیغے ہیں۔ ترجمہ کرتے ہیں۔ ایک آدمی نامرادی میں ہلاک ہوا۔ یہ تو ٹھیک، دوسرا جملہ اس کا مرنا ہیبت ناک ہوگا۔ یہ کیسے؟ شاید ربط یہ ہے کہ اس کی موت کا نتیجہ آگے چل کر ہیبت ناک ہوگا۔ مگر یہ مفہوم ذہن میں نہیں ہے۔ بہر صورت کسی کے نامراد مرنے کا تذکرہ ہے۔ گو جوگیوں کی طرح غیر متعین ہی ہے۔ پھر اللہ کی قدرت دو چار دن بعد ایک غریب ماشکی جو ان کا مخالف تھا فوت ہوگیا۔ تو مرزا قادیانی جن کا دعویٰ یہ ہے کہ میں نبی ہوں اور نبیوں کے جملہ افعال واقوال اور خیالات سب تصرف باری سے ہوتے ہیں۔ (ریویو ج ۲ نمبر۲ ص ۱۷، ۲۷، بابت فروری ۱۹۰۳ء)

یوں فرمایا ایک سقہ مرگیا۔ اسی دن اس کی شادی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے خیال آیا کہ قتل خیبۃ وزید ہیبۃ جو وحی ہوئی تھی وہ اسی کی طرف اشارہ ہے۔

(البدر نمبر۵ ج ۲ مورخہ ۲۰رفروری ۱۹۰۳ء، ملفوظات ج ۴ ص ۲۱۴)

ناظرین کرام! دیکھئے پنجابی نبوت کے کرشمے کہ کیسے وہ گول مول الہام جو پہلے گھڑ رکھا تھا وہ غریب ماشکی پر تھوپ دیا۔ خیر یہ تو ہوا۔ آگے ملاحظہ فرمائیے۔ ملک کابل میں مرزا قادیانی کے دو مرید عبدالرحمٰن اور عبداللطیف بوجہ تبلیغ حرمت جہاد سمجھ کر سنگسار کئے گئے تو مرزا قادیانی نے زبان وحی سے فرمایا۔ ’’اس سے پہلے ایک صریح وحی الٰہی (اب گول مول صریح ہوگئی) صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی نسبت ہوئی تھی۔ جب کہ وہ زندہ تھے۔ بلکہ قادیان میں ہی موجود تھے اور یہ وحی الٰہی (میگزین انگریزی ۹رفروری ۱۹۰۳ء، الحکم ۱۷رجنوری ۱۹۰۳ء اور البدر ۱۶رجنوری ۱۹۰۳ء) کالم دو میں شائع ہوچکی ہے۔ جو مولوی صاحب کے مارے جانے کے بارہ میں ہے اور وہ یہ ہے۔ ’’قتل خیبۃ وزید ہیبۃ‘‘ یعنی اس حالت میں مارا گیا کہ اس کی بات کو کسی نے نہ سنا اور اس کا مارا جانا

ایک ہیبت ناک امر تھا۔'' یعنی لوگوں کو بہت ہیبت ناک معلوم ہوا اور اس کا بڑا اثر دلوں پر ہوا۔ کہ کس طرح پنجابی نبی چالبازیاں دکھلاتا ہے۔ (تذکرۃ الشہادتین ص ۷۳، خزائن ج ۲۰ ص ۷۵)

دیکھئے حضرات مرزا قادیانی کی چالاکیاں کہ کہاں یہ گول مول اور بے تکا سا فقرہ جس میں کسی مخالف کے مرنے کی خبر ہے۔ پھر کہاں ایک قادیاں کا غریب ماشکی جو مرزا قادیانی کا پانی بھرا کرتا تھا۔ پھر کہاں عبداللطیف مرزائی جو مخالف نہ تھا۔ نہ اس کی موت نامرادی کی تھی۔ چونکہ مرزا قادیانی صادق تھے۔ اس کی موت تو اعلیٰ درجہ کی شہادت ہونا چاہئے تھی۔ نامراد کیسی؟ واقعی مرزا قادیانی کاذب تھے۔ پھر مرزا قادیانی کا کہنا کہ عبداللطیف کی موت کا صریح الہام تھا، سچ ہے:

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

مثال نمبر۲: ۱۸۸۰ء - ۸۳ء کے درمیانی زمانے میں بوقت تالیف براہین احمدیہ مرزا قادیانی نے ایک الہام سنایا تھا۔ ''شاتان تذبحان وکل من علیها فان '' دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور زمین پر کوئی نہیں جو مرنے سے بچ جائے گا۔ کوئی چار روز پہلے اس دنیا کو چھوڑ گیا کوئی پیچھے اسے جاملا۔ (براہین ص ۵۱۱، بقیہ حاشیہ نمبر۳، خزائن ج ۱ ص ۶۱۰)

اسی طرح (تذکرۃ الشہادتین ص ۶۷، خزائن ج ۲۰ ص ۶۹) میں اس کو بعنوان جلی بیان کیا ہے۔ حضرات! یہ گول مول اور مبہم الہام گھڑ لیا کہ آئندہ کام آئے گا۔

فارغ کیوں بیٹھیں کوئی الہام ہی گھڑ لیں۔ کیا ہزاروں بکرے روزانہ ذبح نہیں ہوتے۔ خود مرزا قادیانی کو ایک دفعہ الہام ہوا۔ ''تین بکرے ذبح کئے جائیں گے۔'' صبح اٹھ کر تین بکرے ذبح کر دیئے۔ (تذکرہ ص ۵۸۹)

جو ایک معمولی بات تھی۔ مگر مرزا قادیانی کا مقصود ایسے گھڑے ہوئے الہامات سے تلبیس ہوتی تھی۔ چنانچہ ۵، ۶ برس گذر گئے تو منکوحہ آسمانی محمدی بیگم کی پیشین گوئی کے درمیان یہ الہام یاد آ گیا۔ پھر کیا تھا آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ اس شیطانی الہام کو اپنے رقیب سلطان محمد اور اس کے باپ احمد بیگ پر جڑ دیا کہ یہ دونوں مر جائیں گے۔ ''دو بکریوں سے یہ مراد ہیں۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۷، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۱)

مگر خدا تعالیٰ کو چونکہ مرزا قادیانی کا کاذب ہونا منظور تھا اور خاصی ذلت مقصود تھی۔ اس لئے سلطان محمد نہ مرا۔ یہ الہام جوں کا توں رہ گیا۔ آخر سوچتے سوچتے ۱۹۰۳ء میں عبداللطیف

اور عبدالرحمٰن کابلی مرداروں پر چسپاں کر دیا۔ چنانچہ آپ نے بکمال شان نبوت ان کی موت پر جڑ دیا۔ ”خداتعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے۔ دو بکریاں ذبح ہوں گی۔ یہ پیشین گوئی مولوی عبداللطیف اوران کے شاگرد عبدالرحمٰن کے بارہ میں ہے۔ جو پورے تیئیس برس بعد پوری ہوئی۔“
(تذکرۃ الشہادتین ص ۷۰، خزائن ج ۲۰ ص ۷۲، تذکرہ ص ۸۸) میں ایک عنوان قائم کر کے اس پیشین گوئی کوان دو مرداروں کے بارے میں چسپاں کرتے ہیں۔ ہندو، مسلم، سکھ بھائیو غلام احمد کی جے!

مثال نمبر ۳: حضرات آخر یہ بھی سنئے کہ مرزا قادیانی کو وحی کون بھیجتا تھا اور لانے والے کون ہیں؟ مرزا قادیانی کے خدا کا نام بھی الگ ہے اور فرشتوں کے نام بھی کسی کتاب یا حدیث میں نہیں سنے گئے۔ مرزا قادیانی کے خدا کا نام۔

صاعقہ (تذکرہ ص ۴۴۷)
یلاش (تحفہ گولڑویہ ص ۶۹، خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۳)
عاج (براہین ص ۵۵۶ حاشیہ، خزائن ج ۱ ص ۶۶۳)

۱...... ٹیچی ٹیچی: وقت مقررہ پر روپیہ لانے والا۔
(حقیقت الوحی ص ۳۳۲، خزائن ج ۲۲ ص ۳۴۶)
۲...... خیراتی (تریاق القلوب ص ۹۴، خزائن ج ۱۵ ص ۳۵۱)
۳...... شیر علی (تریاق القلوب ص ۹۵، خزائن ج ۱۵ ص ۳۵۲)
۴...... مٹھن لال (تذکرہ ص ۵۶۱)
۵...... انگریزی فرشتہ (براہین احمدیہ ص ۴۸۱، خزائن ج ۱ ص ۵۷۲)

حضرات! ان کے علاوہ بھی مرزا قادیانی کے بے شمار ولاتعداد الہامات اور کشوف ہیں۔ بطور نمونہ پیش کئے گئے ہیں۔ اب فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے۔ اصول اور ضوابط کو ذہن میں رکھتے ہوئے اندازہ لگائیے کہ یہ الہامات کیسے ہیں۔ خواہشات ولذات دنیویہ کے متعلق ہے یا امور ضروریہ کے متعلق۔ آپ دیکھیں گے کہ اکثر بلکہ کل الہامات کھانے پینے نکاح اور آمد مال کے متعلق ہیں اور پہلے خواتم الحکم اور مدارج السالکین کے حوالہ سے گذر چکا ہے کہ ایسے الہامات شیطانی ہوتے ہیں تو مرزا قادیانی نبی کیسے بن گئے؟ مجدد اور مہدی کیسے ہوسکتے ہیں۔ ان پر تو شیطانی تسلط نہیں ہوسکتا۔ خدارا امر آخرت میں غور وفکر سے کام لو۔ محض ضد اور تعصب کی بناء پر حق کو باطل اور باطل کو حق کہہ دینا عقل انسان کا تقاضا نہیں۔

”اللهم اهدنا الصراط المستقیم واخر دعونا الحمد لله رب العالمین“

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

ضمیمہ

قادیانیوں کی تبلیغ کے مقاصد

حضرات! ایک نہایت اہم چیز جس کو عوام پر منکشف کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ مرزائی لوگ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اسلام کی بڑی مدافعت کی ہے۔ غیر مسلموں کے ساتھ مناظرے اور مباحثے کئے۔ جس کی نظیر نہیں ملتی اور خود مرزا قادیانی بھی کہتے ہیں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں۔ (بہت مبارک خیال ہے) اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت دنیا پر ظاہر کر دوں۔ ''پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں آئے تو میں جھوٹا ہوں۔'' لیجئے حضرات نشانات کا تو بھانڈا پھوٹ گیا۔ ان کو اب مرزائی مرزا قادیانی کی صداقت میں پیش نہیں کر سکتے۔ صرف علت غائی کو پیش کریں۔ ''پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو نہیں دیکھتی۔'' اجی دنیا تو دیکھتی ہے اور وہ برا ہی ہوا۔ مگر تمہارے چیلے چانٹے ہی نہیں دیکھتے۔ وہ نشان نشان کرتے رہتے ہیں۔ ''اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہئے تھا۔'' یہ دونوں الگ الگ ہستیاں ہیں۔ مرزا قادیانی دونوں کیسے بن بیٹھے؟ اور لفظ معہود اور موعود علیحدگی پر دلیل نہیں ہے؟ اور تمہارا ''لا مہدی الا عیسیٰ کہنا بے کار ہوا۔'' تو پھر سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ واہ جی کیسے مزے کی بات کہی، قرین انصاف یہی ہے۔ (اخبار بدر ج۲ نمبر۲۹ ص۴، مورخہ ۱۹؍جولائی ۱۹۰۶ء)

''میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ وہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں اور وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے مفہوم میں چاہا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا (یسوع مسیح) نظر نہ آئے۔ دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔''

(ملفوظات ج۸ ص۱۴۸، اخبار الحکم قادیان ج۹ ص۱۰ نمبر۲۵ کالم۴، مورخہ ۱۷؍جولائی ۱۹۰۵ء)

''تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو کر وحدت قومی ہو جائے گی۔''

(ملخص چشمہ معرفت ص۸۳، خزائن ج۲۳ ص۹۱)

''مسلمان اعلیٰ درجے کے متقی جو خدا کے نزدیک متقی ہوں، ہو جائیں گے۔''
''غیر معبود مسیح وغیرہ کی پوجا نہ رہے گی اور خدائے واحد کی عبادت ہوگی۔ وغیرہ''

(اخبار الحکم ج ۹ ص ۱۰ نمبر ۲۵ کالم ۴، مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۰۵ء)

''میں تمام دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۵۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۵)

اسی طرح اب بھی بہت سے سمجھدار اسی وسوسے کے اندر پھنسے ہوئے ہیں کہ مرزائی خصوصاً لاہوری پارٹی باہر جا کر بہت تبلیغ کرتی ہے۔ مولوی کیا کر رہے ہیں؟

حضرات! یہ سب شیطانی چکمہ اور جال ہے۔ اب دیکھئے میں بفضلہٖ تعالیٰ اس کو کیسے تار تار کیے دیتا ہوں۔

اوّل یہ سنئے: جو اعلانات مرزا قادیانی کے ہیں کہ سب مسلمان اعلیٰ تقوے کی سٹیج پر نظر آئیں گے اور عیسائی وغیرہ غیر مذاہب مٹ کر وحدت قومی ہو جائے گی۔ تو آنکھیں کھول کر دیکھئے کہ سب مسلمان ایسے ہی ہو گئے؟ سب کو چھوڑیئے، مرزا قادیانی کے مرید اور ماننے والوں پر ہی یہ رنگ چڑھا؟ صاحب ہوش تو یہی کہے گا کہ کچھ نظر تو نہیں آتا۔ جس طرح دوسرے لوگ بدعمل ہیں۔ ایسے ہی مرزائی ہیں۔ احکام شرح کی کوئی پابندی نہیں کرتے۔ نہ پکے نمازی ہیں، نہ سب روزے ہی رکھتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے احکام کی حالت ہے۔ دوسری طرف رشوت وغیرہ جتنی بھی برائیاں ہیں برابر کے ملوث ہیں۔ غرض مرزائی وغیر مرزائی میں کوئی فرق نہیں۔ تقویٰ کی ہوا بھی نہیں لگی۔

نماز کی مصیبت کون مول لے، سوٹ بوٹ کون اتارے۔ جب کہ توبہ سے سب کچھ بن جاتا ہے۔ ''ایک شخص نے سوال کیا کہ وہ چھ ماہ تک تارک صلوٰۃ تھا۔ اب توبہ کر لی، ساری نمازیں پڑھوں تو فرمایا، نماز کی قضا نہیں ہوتی۔ اب اس کا علاج توبہ ہی کافی ہے۔'' (ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۶۸) حضرات جب توبہ ہی سے بقیہ نمازیں ٹل جاتی ہیں تو جب چاہا توبہ کر لی۔ ہر سال یا چھ ماہ بعد توبہ کر لی، دن میں پانچ مرتبہ کون بوٹ سوٹ اتارے۔ یاد رہے کہ توبہ سے نماز معاف نہیں ہوتی۔ کہیں قرآن وحدیث اور کسی فقیہہ امام کا قول نہیں۔ یہ اپنا ڈھکوسلہ ہے۔

''مفتی محمد صادق کو ایک دفعہ فرمایا کہ آپ کا جسم کمزور ہے۔ ان دنوں روزہ نہ رکھیں۔ اس کے عوض سردیوں میں رکھ لیں۔'' مفتی صاحب کی ڈائری بحوالہ عقائد مرزا از مولانا عبدالغفار صاحب، کمزوری کی صراحت نہیں ہے۔ (مؤلف)

وحدت قومی کی بجائے انتشار قومی اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ مرزا قادیانی کے آنے سے پہلے مسلمانوں کی اپنی حکومت تھی۔ جب یہ مقدس ہستی آئی تو دیکھئے سلطنت برطانیہ کس طرح چھا گئی۔ جس کو ختم کرنے آئے تھے وہ ترقی کر گئے۔ عرب ممالک، مصر، عراق، شام وغیرہ ادھر ہندوستان تمام عالم اسلام پر عیسائیت چھا گئی۔ خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے ان کے تشریف لے جاتے ہی پھر سے یہ ممالک آزاد ہوتے گئے اور اب تک تقریباً مطلع صاف ہے۔

یہ عیسائی تسلط کی ظاہری ترقی تھی۔ جس کے ساتھ ساتھ عیسائی مذہب وتہذیب کا چھا جانا امر لابدی تھا۔ جس کے نتیجہ میں آج عالم اسلام اپنے مذہب وتہذیب کو سلام کہہ کر اپنا وقار اور عظمت ضائع کر بیٹھا ہے۔

اب آپ ان کی مذہبی ترقی اور ترویج کا حال سنئے کہ عیسیٰ پرستی کا ستون کہاں تک ٹوٹا اور مرزا قادیانی کی صداقت کہاں تک اجاگر ہوئی۔ خود انہیں سے ہی سنئے:

''عیسائیت دن بدن پھیل رہی ہے۔''

(اخبار پیغام صلح ص۳۵۰، بحوالہ پاکٹ بک، مارچ ۱۹۲۸ء)

دور کیوں جائیں۔ خود قادیان کے ضلع گورداسپور کی عیسائیوں کی آبادی دیکھئے۔

۱۸۹۱ء میں عیسائی آبادی	۲۴۰۰،	۱۹۰۱ء میں	۴۴۷۱
۱۹۱۱ء میں // //	۲۳۳۶۵،	۱۹۲۱ء میں	۳۲۸۳۸
۱۹۳۱ء میں // //	۴۳۲۴۳		(محمدیہ پاکٹ بک ص۳۵۰)

مندرجہ بالا نقشہ بتلا رہا ہے کہ مرزا قادیانی کے اپنے مرکز میں عیسائی اٹھارہ گنا ترقی کر گئے۔ دوسرے اضلاع اور ممالک کا کیا اندازہ ہوگا؟ اب دوبارہ مرزا قادیانی کا اعلان پڑھیئے۔

''اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا۔ (یعنی عیسائیت کو ختم کر کے وحدت قومی کا قیام) جو مسیح موعود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔''
(بدر ج۲ ص۴ نمبر۲۹، مورخہ ۱۹؍جولائی ۱۹۰۶ء)

حضرات! آپ نے کیا نتیجہ نکالا؟ یہی نا کہ۔

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو مرزا قادیانی کی ناکامی پر گواہی دیتے ہیں اور ان کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ دراصل عاقبت انہی کی ہے۔

مزید سنئے: آج سے ڈیڑھ سال پہلے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ آج پچاس لاکھ کے قریب ہے۔

(پیغام صلح مورخہ ۶/مارچ ۱۹۲۸ء)

اب ۱۹۶۸ء میں کہاں تک پہنچ گئی ہوگی؟

''۱۹۲۷ء میں عیسائیوں نے ۱۹لاکھ ۸ ہزار نسخے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں بائبل کے شائع کیے۔''

(اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۳/مارچ ۱۹۲۸ء)

ناظرین دیکھتے چلے جائیں کہ عیسیٰ پرستی کا ستون کس طرح گر رہا ہے۔ یا گڑ رہا ہے۔

اس وقت دنیا میں مسیحیت کی اشاعت کے لئے بڑی بڑی انجمنیں سرگرمی اور مستعدی سے کام کر رہی ہیں۔ ان کی تعداد سات سو ہے اور یہ صرف انگلیشین اور پروٹسٹنٹ سوسائیٹیاں ہیں۔ رومن کیتھولک کی جمعیتیں ان کے علاوہ ہیں۔ ۱۹۲۳ء میں جن ممالک نے اوّل الذکر انجمنوں کو مالی امداد دی ان کی فہرست:

امریکہ	۹۷۳۶۰۸۴	لاکھ پونڈ
کینیڈا	۷۲۲۷۹۴	لاکھ پونڈ
برطانوی جماعتیں	۲۷۶۹۳۵۴	لاکھ پونڈ
ناروے، سویڈن، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ	۷۸۰۹۲۰	لاکھ پونڈ
جرمنی	۶۳۹۵	ہزار پونڈ
میزان	۱۴۱۱۴۸۰۴	کروڑ پونڈ

(اخبار پیغام صلح ۲۶/اکتوبر ۱۹۲۸ء بحوالہ مرزا قادیانی)

ایک قابل غور بات یہ بھی ہے کہ ہمیں تو ہمارے ریفارمر اور حکمران یہ راگ سنا رہے ہیں کہ مذہب ہماری ترقی کا روڑا ہے۔ ہر طرف قدغنیں لگ رہی ہیں۔ مگر یہ مہذب ممالک کا وطیرہ تو کچھ اور ہی ظاہر کر رہا ہے۔ یہ تو اپنی ترقی مذہبی ترویج میں سمجھتے ہیں۔ ہر طرف مشنریاں پھیلا رکھی ہیں۔ گرانٹیں پہنچ رہی ہیں۔ تفصیل کچھ مخفی نہیں ہے۔

یہ لاہوری مرزائیوں کا اخبار بتلا رہا ہے، یہ توڑا ہے مسیح قادیانی نے عیسیٰ پرستی کا ستون۔

اوپر کا اعلان دوبارہ بغور پڑھیے۔ ہم نے اپنے پاس سے کچھ نہیں لکھا۔ سب کچھ ان کے گھر کا ہے۔ مرزا قادیانی نے جو کچھ کہا تھا بعینہ اس کا الٹ ظاہر ہو رہا ہے۔

مرزا قادیانی تو اپنے آپ کو خاتم النبیین ﷺ کا بروز کہتے ہیں۔ ان کی تو ہر بات پوری ہوئی۔ مگر یہاں کچھ بھی معلوم نہیں ہو رہا۔ اپنی زبان سے معکوس نتیجہ سنایا جا رہا ہے۔ کچھ تو سمجھو۔

مرزائیوں کو بہت فخر ہے کہ انہوں نے عیسائیوں کو بہت شکستیں دیں اور تردید عیسائیت میں بہت سے نئے اور قیمتی اصول وضع فرمائے۔

خواجہ کمال الدین صاحب اپنی تصنیف مجدد کامل طبع بمبئی کے ص۱۱۳ پر بڑے فخر سے تحریر فرماتے ہیں کہ عیسائیت کے خلاف جو دسواں اصول مرزا قادیانی نے ایجاد کیا وہ نہ صرف اپنی نوعیت میں نیا ہے بلکہ اس نے اس مذہب (عیسائی) کا خاتمہ ہی کر دیا وہ یہ ہے:

”مذہب کلیسوی کی کوئی تعلیم کا ایک امر بھی ایسا نہیں جو قدیمی کفار کے مذاہب سے مسروقہ نہ ہو۔“

اس اصول کو خواجہ صاحب نے بڑے فخر سے پیش کیا ہے۔ مگر شاید ان کو یہ معلوم نہ ہو کہ مرزا قادیانی نے اس کے اسلام کے گرانے کے لئے بم کا گولہ رکھا ہوا ہے۔ بغور دیکھئے: مرزا قادیانی لکھتے ہیں ”ماسوا اس کے جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے۔ وہ تعلیم دیدک تعلیم کی کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔“ (پیغام صلح ص۱۰، خزائن ج۲۳ ص۴۴۵)

دراصل مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کو اسلام اور پیغمبر اسلام سے کوئی سروکار نہیں ہے اور یہ ساری تبلیغ ایک دھوکہ ہے۔ حقیقت کچھ اور ہی ہے۔ ثبوت اس کا یہ ہے:

”۱۸۵۷ء کے غدر میں جب کہ مسلمانوں کا ستارہ عروج ڈوب گیا۔ غیروں کی حکومت آ گئی۔ مسلمان قوم پر وہ ظلم کے پہاڑ توڑے گئے کہ خدا کی پناہ۔ اس خاندان نے انگریزوں کی امداد میں پچاس گھوڑے مع سازوسامان بہم پہنچائے اور دوسرے موقع پر مزید چودہ سوار بہم پہنچائے۔ یہ ان کی انگریزوں کے ساتھ خیرخواہی اور مسلمانوں کے ساتھ غداری ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ستاون میں جب بے تمیز اور مفسد لوگوں نے محسن سلطنت کے خلاف یورش کی۔ (وہ علمائے ربانی اور اولیاء کرامؒ جنہوں نے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا اسلام کی خاطر، وہ سب معاذ اللہ بے تمیز اور قادیان کے دہقان باتمیز)“ (شہادت القرآن ص۹۲ تا ۹۶، خزائن ج۶ ص۳۸۸، ۳۹۲)

اپریل ۱۸۹۸ء میں ایک عیسائی پادری نے مطبع آرمی پریس گوجرانوالہ سے ایک کتاب ”امہات المؤمنین“ شائع کی۔ جس میں سید المرسلین ﷺ کی سخت توہین کی گئی تھی۔ جس کو کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے لاہور کی انجمن ”حمایت اسلام“ نے اس بارے میں گورنمنٹ کو میموریل روانہ کیا کہ ایسی تحریر کے متعلق مناسب کاروائی کرے۔ مگر مرزا قادیانی مع اپنی جماعت جسے اسلام اور بانی اسلام ﷺ سے ذرا بھی تعلق نہیں ہے فرماتے ہیں کہ: ”میں مع اپنی جماعت کثیر اور مع دیگر معزز مسلمانوں (یہی معزز مسلمان ساری خرابی کا باعث ہیں، اللہ انہیں

ہدایت دے) کے اس میموریل کا سخت مخالف ہوں اور ہم سب لوگ اس بات پر افسوس کرتے ہیں کہ کیوں اس انجمن کے ممبروں نے محض شتاب کاری سے یہ کاروائی کی۔"

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۰، ۴۱)

اسی طرح پچھلے دنوں امریکہ کے ایک ہفتہ وار رسالے میں سید المرسلین ﷺ کی فرضی تصویر شائع ہوئی۔ جس پر سفارتخانہ پاکستان نے احتجاج کیا۔ مگر ظفر اللہ خاں کی وزارت خارجہ اس احتجاج پر ازحد ناراض ہوئی کہ ایسے کام نہ کیا کرو۔

(روزنامہ امروز لاہور، مورخہ ۱۹ رجون ۱۹۵۲ء، بحوالہ مرزائیوں کی سیاسی چالیں ص ۲)

یہ ہے تعلق مختصر طور پر اسلام کے ساتھ۔ بخلاف اپنے متعلق ایسے موقعوں پر کیا تعلیم دی گئی ہے۔

"سب سے پہلی اور مقدم چیز جس کے لئے ہر احمدی (مرزائی) کو اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے میں دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ وہ حضرت مسیح موعود (مرزا جی) اور سلسلہ کی ہتک ہے۔"

(اخبار الفضل ج ۲۳ ص ۵، نمبر ۴۳، مورخہ ۲۰ راگست ۱۹۳۵ء)

دیکھا حضرات! کیا یہی دین سے تعلق ہے کہ وہاں تحمل کی تلقین اور یہاں آخری قطرہ بہا دینے کی تلقین تو ظاہر ہے کہ اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام کے لئے جہاد حرام اور اپنے کرشن کے لئے آخری قطرہ بھی بہا دینا فرض ہے۔ اب سمجھے حرمت جہاد کے فتوے کا راز؟

"اپنے دینی اور روحانی پیشوا کی معمولی ہتک کوئی برداشت نہیں کرسکتا۔ پھر کس طرح خیال کیا جاسکتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے امام ان کے خاندان کی خواتین جماعت کے معزز کارکنوں اور معزز خواتین کے خلاف اس درجہ شرمناک اور حیا سوز جھوٹے اور بناوٹی الزامات لگائے جائیں اور بار بار لگائے جائیں۔ لیکن کوئی فتنہ پیدا نہ ہو۔ ہر شخص جانتا ہے کہ اس قسم کی شرارتوں کا نتیجہ لڑائی جھگڑا فتنہ فساد حتیٰ کہ قتل و خون ریزی معمولی بات ہے۔"

(الفضل ج ۱۷ ص ۱ نمبر ۹۱، مورخہ ۴ رمئی ۱۹۳۰ء)

گذارش ہے کہ پھر یہ تلقین مسلمانوں کو کیوں کی جاتی ہے۔ ان کو ولد الحرام کنجریوں کی اولاد، جنگلی خنزیر کہہ لینا یونہی ہضم ہو جائے گا؟ حالانکہ یہ روحانی پیشوا جن باتوں پر پردہ ڈال رہا ہے۔ یعنی خلیفہ محمود صاحب پر وہ الزامات زنا وغیرہ برحق ہیں۔ کہیں سے تاریخ محمودیت کتاب مل جائے تو سب حقیقت آپ لوگوں پر عیاں ہو جائے۔ ۱۹۳۹ء کا الفضل بھی اس پر شاہد ہے۔ ذرا نکال کر دیکھ تو لیں۔

ےاس میموریل کاسخت مخالف ہوں اور ہم سب لوگ اس بات پر افسوس کرتے ہیں
ن کے ممبروں نے محض شتاب کاری سے یہ کاروائی کی۔''

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۰، ۴۱)

رح پچھلے دنوں امریکہ کے ایک ہفتہ وار رسالے میں سید المرسلین ﷺ کی فرضی
۔جس پر سفارتخانہ پاکستان نے احتجاج کیا۔مگر ظفر اللہ خاں کی وزارت خارجہ اس
اض ہوئی کہ ایسے کام نہ کیا کرو۔

(روزنامہ امروز لاہور، مورخہ ۱۹رجون ۱۹۵۲ء، بحوالہ مرزائیوں کی سیاسی چالیں ص ۲)

علق مختصر طور پر اسلام کے ساتھ۔بخلاف اپنے متعلق ایسے موقعوں پر کیا تعلیم دی

ے سے پہلی اور مقدم چیز جس کے لئے ہر احمدی (مرزائی) کو اپنے خون کا آخری
میں دریغ نہیں کرنا چاہئے۔وہ حضرت مسیح موعود (مرزا جی) اور سلسلہ کی ہتک

(اخبار الفضل ج ۲۳ ص ۵، نمبر ۴۳، مورخہ ۲۰راگست ۱۹۳۵ء)

ضرات! کیا یہی دین سے تعلق ہے کہ وہاں تحمل کی تلقین اور یہاں آخری قطرہ
ظاہر ہے کہ اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اسلام کے لئے جہاد حرام اور اپنے
ری قطرہ بھی بہا دینا فرض ہے۔اب سمجھے حرمت جہاد کے فتوے کا راز؟
دینی اور روحانی پیشوا کی معمولی ہتک کوئی برداشت نہیں کرسکتا۔پھر کس طرح
ہ کہ جماعت احمدیہ کے امام ان کے خاندان کی خواتین جماعت کے معزز
اتین کے خلاف اس درجہ شرمناک اور حیا سوز جھوٹے اور بناوٹی الزامات
ر بار لگائے جائیں۔لیکن کوئی فتنہ پیدا نہ ہو۔ہر شخص جانتا ہے کہ اس قسم کی
جھگڑا فتنہ فساد حتیٰ کہ قتل و خون ریزی معمولی بات ہے۔''

(الفضل ج ۱۷ ص ۱ نمبر ۹۱، مورخہ ۴رمئی ۱۹۳۰ء)

ہے کہ پھر یہ تلقین مسلمانوں کو کیوں کی جاتی ہے۔ان کو ولد الحرام کنجریوں کی
بتایونہی ہضم ہوجائے گا؟ حالانکہ یہ روحانی پیشوا جن باتوں پر پردہ ڈال رہا
حب پردہ الزامات زنا وغیرہ برحق ہیں۔کہیں سے تاریخ محمودیت کتاب مل
آپ لوگوں پر عیاں ہوجائے۔۱۹۳۹ء کا الفضل بھی اس پر شاہد ہے۔ذرا

حضرات بات لمبی ہورہی ہے۔یہ سلسلہ جتنا چلے گا نجاست ہی نجاست نکلے گی۔اصل بات کی طرف آیئے کہ مرزا قادیانی جو مباحثے عیسائیوں وغیرہ سے کرتے تھے ان کی غرض کیا تھی؟ اسلام کی حمایت تھی یا گورنمنٹ کی حمایت اور مسلمانوں کو دھوکہ۔انہیں کی زبانی سنئے فرماتے ہیں کہ:

''اب میں اپنی گورنمنٹ محسنہ کی خدمت میں جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہ بست سالہ میری خدمت ہے۔(اوپر اپنی خدمات جو ۱۸۵۷ء وغیرہ کی تھی ان کا ذکر ہے) جس کی نظیر برٹش انڈیا میں ایک بھی اسلامی خاندان پیش نہیں کرسکتا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس قدر لمبے زمانے تک جو کہ بیس برس کا زمانہ ہے۔ایک مسلسل طور پر تعلیم مذکورہ پر زور دیتے جانا کسی منافق اور خود غرض کا کام نہیں۔(واقعی مرزا جی مخلص آدمی تھے مگر گورنمنٹ کے حق میں خدا کے حق اور مسلمان کے حق میں سب سے بڑے غدار) بلکہ ایسے شخص کا کام ہے جس کے دل میں اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی ہے۔ہاں میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نیک نیتی سے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے مباحثات بھی کیا کرتا ہوں اور ایسے ہی پادریوں کے مقابلہ پر بھی مباحثات کی کتابیں شائع کرتا رہا ہوں اور میں اس بات کا اقرار ہوں کہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہوگئی۔(یاد رہے پادریوں کو مرزا قادیانی نے بھی دجال کہا ہے جو آخر زمانہ میں ظاہر ہوگا اور انگریزوں وغیرہ کو یاجوج ماجوج کہا ہے اور آپ ان کی توصیف کر کے اپنی وفا کیشی کا ثبوت دیا جارہا ہے) اور حد اعتدال سے بڑھ گئی اور بالخصوص پرچہ نور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے۔نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں اور ان مؤلفین نے ہمارے نبی ﷺ کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کئے کہ شخص (معاذ اللہ) ڈاکو تھا، زنا کار تھا اور صدہا پرچوں میں یہ شائع کیا کہ یہ شخص بدنیتی سے (معاذ اللہ) اپنی لڑکی پر عاشق تھا اور بایں ہمہ وجود جھوٹا تھا۔لوٹ مار اور خون کرنا اس کا کام تھا۔تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا نہ ہو۔(حضرات چور پکڑا گیا یا نہیں؟ دوسروں کا تو خدشہ ہوا، اپنے دل میں تو کوئی اشتعال پیدا نہ ہوا) تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے (اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی حمایت اور غیرت میں نہیں) اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کو دبانے کے لئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے۔تا کہ سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہوجائیں اور ملک میں کوئی بدامنی پیدا نہ ہو۔(اصل بات یہ تھی کہ اپنے آقا انگریز کی خدمت اور مدد، اسلام کے ساتھ تمہیں کیا واسطہ؟) تب میں نے بمقابل

ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی ہے۔ (یہ ڈرتے ڈرتے لکھ رہے ہیں تاکہ آقا ناراض نہ ہو جائے) کیونکہ میرے کانشنش نے مجھے قطعی طور پر فتویٰ دیا کہ اسلام میں بہت سے وحشیانہ جوش والے آدمی موجود ہیں۔ ان کے غیض وغضب کی آگ بجھانے کے لئے یہ طریق کافی ہوگا۔'' (ضمیمہ نمبر۳ ملحقہ کتاب تریاق القلوب ص۳۶۱،۳۶۲، گورنمنٹ کے حضور درخواست ص ب،ج، خزائن ج۱۵ص۴۸۹،۴۹۰)

پھر چند سطریں بعد اور وضاحت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ: ''سو مجھے پادریوں کے مقابلہ پر جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا ہے۔ (ورنہ کوئی حمایت اسلام نہیں ہے۔ اس غرض سے مباحثے نہیں کئے۔ لہٰذا اے گورنمنٹ تجھے میری نیت پر نفاق کا فتویٰ دینے کی ضرورت نہیں کہ میرا خیرخواہی کا بھی ڈھنڈورہ ہے اور میری پادریوں سے بھی جدال ہے) اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اوّل درجہ کا خیرخواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ مجھے تین باتوں نے خیرخواہی میں اوّل درجہ کا بنادیا ہے۔ اوّل والد مرحوم کے اثر نے، دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے، تیسرے خداتعالیٰ کے الہام نے۔'' (تریاق القلوب ص۳۶۳، خزائن ج۱۵ص۴۹۱)

دیکھا حضرات! اس پاک تثلیث کو ہم تو پہلے ہی سے کہہ رہے ہیں کہ یہ انگریزوں کا لگایا ہوا پودا ہے۔ لیکن آپ کو یقین نہیں آتا۔ اب تو سن لیا، لہٰذا حق وباطل کا امتیاز واضح ہو جانے پر جادۂ حق پر چلنے کی کوشش کریں۔ واللہ الموفق!

خاتمہ ...... بوجھو تو جانیں

۱...... جناب مرزاقادیانی (تریاق القلوب ضمیمہ نمبر۳ مرقومہ ۲۷؍ستمبر ۱۸۹۹ء ص دال، خزائن ج۱۵ص۴۹۳) میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ''اب میں یقین کرتا ہوں کہ میری جماعت کے لوگ دس ہزار سے بھی زیادہ ہوں گے اور میری فراست یہ پیشین گوئی کرتی ہے کہ تین سال تک میری جماعت ایک لاکھ تک پہنچ جائے گی۔''

۲...... پھر (رسالہ ضمیمہ جہاد مرقومہ ۷؍جولائی ۱۹۰۰ء ص۶، خزائن ج۱۷ص۲۸) میں لکھا کہ: ''میرے مرید تیس ہزار سے زیادہ ہیں۔'' چلو ٹھیک ہے کہ تقریباً ایک سال کے عرصہ میں ۲۰ہزار بڑھ گئے۔

۳...... پھر (نزول المسیح مرقومہ ۱۹۰۲ء ص۱۳۱، خزائن ج۱۸ص۵۰۹) میں لکھا ہے کہ: ''نہ

صرف ستر ہزار بلکہ اب تو جماعت ایک لاکھ کے قریب ہوگئی۔'' واہ سبحان اللہ! پیشین گوئی پوری ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ مگر اندھیر ہوگیا۔

۴...... (تریاق القلوب مرقومہ ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۲ء ص ۱۱۵، خزائن ج ۱۵ ص ۴۰۱) میں لکھ دیا کہ: ''اب یہ گروہ دس ہزار کے قریب ہوگیا۔''

جناب یہ ترقی معکوس سمجھ سے بالا تر ہے۔ نیز آپ کی پیشین گوئی بھی ناکام ہورہی ہے۔ پھر نمبر ۳ کو دیکھئے کہ وہاں بھی ۱۹۰۲ء میں تعداد ستر ہزار بلکہ لاکھ تک پہنچائی گئی ہے۔ عجیب فلسفہ ہے۔ یہ تضاد بیانی سچیار آدمی کے شایان شان نہیں ہے۔

اور سنئے: (تجلیات الٰہیہ مرقوم ۱۵/مارچ ۱۹۰۶ء ص ۵، خزائن ج ۲۰ ص ۳۹۷) میں لکھتے ہیں کہ: ''میرے ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے معاصی سے توبہ کی۔''

یہ محض سفید جھوٹ ہے۔ ۱۹۳۵ء کی مردم شماری کے مطابق مرزائی ۵۰ ہزار تک پہنچے ہیں۔ (نوبت مرزا ص ۲۵۱)

اب جناب ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۲ء سے ۱۵/مارچ ۱۹۰۶ء تک کی مدت نکالئے اور یہ بھی واضح کیجئے۔ ان لاکھوں مریدوں کی اوسط فی دن اور فی گھنٹہ کیا ہے؟

دوسری بات سنئے: مرزا قادیانی نسیم دعوت میں فرماتے ہیں کہ: ''مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بعض دفعہ سو سو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آتا ہے اور بوجہ اس کے کہ پیشاب میں شکر ہے۔ کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہوجاتا ہے۔ مجھے دو مرض دامنگیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سردرد اور دوران سر اور دوران خون کم ہوکر ہاتھ پیر سرد ہوجانا، نبض کم ہوجانا، دوسرے جسم کے نیچے کے حصے میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا یہ دونوں بیماریاں قریباً بیس برس سے ہیں۔''

دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ ''دوران سر اور کثرت پیشاب اسی زمانہ سے ہیں۔ جب میں مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۰)

تیسری بات جناب مرزا قادیانی (تذکرۃ الشہادتین ص ۳۴، خزائن ج ۲۰ ص ۳۶) میں لکھتے ہیں کہ: ''اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہوچکے ہیں۔''

پھر اس کتاب میں آگے چل کر لکھتے ہیں کہ: ''جس شخص کے ہاتھ سے اب تک دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہوچکے ہیں۔'' (تذکرۃ الشہادتین ص ۴۱، خزائن ج ۲۰ ص ۴۳)

حضرات ص۳۴ سے ص۴۱ تک لکھتے لکھتے ایک دو گھنٹہ لگ جاتے ہوں گے۔ (کیونکہ ہر روز دو دو جز لکھ لیا کرتے تھے) (حقیقت الوحی ص۳۰۶،خزائن ج۲۲ص۳۱۹) تو اتنے قلیل عرصہ میں آٹھ لاکھ نشان کیسے ہوگئے اور سنئے ایک جگہ لکھتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتے ہیں۔ پس اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء عیسوی سے شروع ہوکر دسمبر۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے۔ میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلا دے اور اپنے اس بندہ کو ان لوگوں کی طرح رد کردے۔ جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں۔ (ادیب حضرات اور، اور کی رٹ کی بھی داد دیتے چلے جائیں) تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہ سمجھوں گا اور ان لعنتوں اور بہتانوں اور الزاموں کا اپنے تئیں مصداق سمجھوں گا۔''

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر۵ ص۲،خزائن ج۱۵ص۵۰۱)

ناظرین! دیکھئے کس آہ وزاری کے ساتھ طلب نشان ہو رہا ہے اور وہاں دو گھنٹہ میں آٹھ لاکھ آ گئے۔

حضرات غور کیجئے کہ جس ہستی کو سو سو مرتبہ پیشاب آ رہا ہو۔ دن یا رات، تو ساڑھے تین منٹ بعد پیشاب، پھر سر درد بے چین کئے ہوئے ہو۔ مراق کے سبب دماغی توازن درست نہ ہو۔ بے خوابی بھی ہو، تشنج دل اور بندش نبض بھی طاری ہو ادھر اسہال دم نہیں لینے دیتے اور حقیقت الوحی میں قولنج کا بھی ذکر ہے۔ وہ نماز کیسے ادا کرتی ہوگی۔ کھانے کا کیا انتظام ہوگا۔ مریدوں سے بیعت کیسے لیتی ہوگی۔ خصوصاً جب کہ ہر روز دو اڑھائی منٹ کی اوسط بیٹھی ہے۔ پھر جو اتنی تصانیف اس کی طرف منسوب ہیں۔ وہ کیسے تصنیف ہوگئیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ہستی کے پاس کھانا کھانے اور نماز پڑھنے کا بھی کوئی ٹائم نہیں ہے۔ چہ جائیکہ تصنیف کا موقع مل سکے۔ دو باتوں میں سے ایک ضرور جھوٹی ہے یا تو بیماریاں محض دھوکہ دہی اور مبالغہ آرائی ہے یا تصانیف صرف اس کے نام منسوب ہیں اور کرایہ پر لکھوائی گئی ہیں۔

خدارا انصاف کیجئے کہ مرزا قادیانی کی صداقت کیسے ثابت ہوسکتی ہے۔

هذا اخر ما اردت

واللہ یهدی الی سبیل الرشاد

مراق، مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ: ''اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔''

(اخبار البدر قادیان ۷؍جون ۱۹۰۶ء، بحوالہ نوبت مرزا ص۲۴۵)

ت ص۳۴ سے ص۱۴۱ تک لکھتے لکھتے ایک دو گھنٹہ لگ جاتے ہوں گے۔ (کیونکہ
ا کرتے تھے) (حقیقت الوحی ص۳۰۶، خزائن ج۲۲ ص۳۱۹) تو اتنے قلیل عرصہ میں
ہوگئے اور سنئے ایک جگہ لکھتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتے ہیں۔ پس اگر
ندر جو جنوری ۱۹۰۰ء عیسوی سے شروع ہوکر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو
تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلا دے اور اپنے اس بندہ
ح رد کردے۔ جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور
۔ (ادیب حضرات اور، اور کی رٹ کی بھی داد دیتے چلے جائیں) تو میں تجھے
ں اپنے تئیں صادق نہ سمجھوں گا اور ان لعنتوں اور بہتانوں اور الزاموں کا اپنے
گا۔''
(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر۵ ص۲، خزائن ج۱۵ ص۵۰۱)
! دیکھئے کس آہ وزاری کے ساتھ طلب نشان ہو رہا ہے اور وہاں دو گھنٹہ میں

غور کیجئے کہ جس ہستی کو سو سو مرتبہ پیشاب آ رہا ہو۔ دن یا رات، تو ساڑھے
ب، پھر سر درد بے چین کئے ہوئے ہو۔ مراق کے سبب دماغی توازن درست نہ
، تشنج دل اور بندش نبض بھی طاری ہو ادھر اسہال دم نہیں لینے دیتے اور حقیقت
ذکر ہے۔ وہ نماز کیسے ادا کرتی ہوگی۔ کھا۔۔۔ کا کیا انتظام ہوگا۔ مریدوں سے
۔ خصوصاً جب کہ ہر روز دو اڑھائی منٹ کی اوسط بیٹھی ہے۔ پھر جو اتنی تصانیف
ب ہیں۔ وہ کیسے تصنیف ہوگئیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ہستی کے پاس کھانا
نے کا بھی کوئی ٹائم نہیں ہے۔ چہ جائیکہ تصنیف کا موقع مل سکے۔ دو باتوں میں
ہے یا تو بیماریاں محض دھوکہ دہی اور مبالغہ آرائی ہے یا تصانیف صرف اس کے
ایہ پر لکھوائی گئی ہیں۔
اف کیجئے کہ مرزا قادیانی کی صداقت کیسے ثابت ہوسکتی ہے۔

ھذا اخر ما اردت

واللہ یھدی الی سبیل الرشاد

زا قادیانی فرماتے ہیں کہ: ''اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے
ے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔''

(اخبار البدر قادیان ۷؍جون ۱۹۰۶ء، بحوالہ نبوت مرزا ص۲۴۵)

خاتم النبیین لا نبی بعدی

قادیانیت کی حقیقت

اور

خسوف وکسوف کی فیصلہ کن بحث

حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ

معجزہ خسوف وکسوف کی حقیقت

اور

مرزا قادیانی کے ۴۵ سیاہ جھوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

قادیانیت کی حقیقت اور خسوف وکسوف کی فیصلہ کن بحث

''قال اللّٰہ: ومن ایاتہ الیل والنهار والشمس والقمر (فصلت:۳۷)''
﴿خدا کی قدرت کاملہ کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں۔﴾

''وقال النبی ﷺ: ان الشمس والقمر اٰیتان من ایات اللّٰہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ (البخاری ج۱ ص۱۴۲، باب صدقۃ فی الکسوف)''
﴿بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو گرہن لگنا (اللہ کی قدرت کی نشانی ہے) یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں ہوتا۔﴾

ایها الاخوة المسلمون! اس عالم رنگ وبو میں حق وصداقت کے ساتھ نبرد آزما ہونے کے لئے بڑے بڑے شاطر، عیار اور فنکار آتے رہے۔ جنہوں نے خلق خدا کو نور ہدایت سے روکنے اور برگشتہ کرنے کے لئے نہایت پرفریب چکر چلائے۔ قسم قسم اور رنگا رنگ کے جتن کئے۔ مگر ان میں مثیل دجال، سرخیل کذابین، سرتاج ملحدین، قدوۃ المبطلین والمفلین، امام المفترین والکذابین، پیکر دجل وفریب، عکس عزازیل، خلف مسیلمہ وعنسی جناب مرزا غلام احمد قادیانی خاتم دائرہ ضلالت علیہ ماعلی اسلافہ من المبطلین والملحدین الی یوم القرار کا مقام اور شان نرالا اور نہایت امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ آنجناب کی ساری سیرت اور تاریخ عجیب قسم کی رنگینیوں اور بوالعجبیوں سے مزین ومعمور ہے۔ آپ کا علم وعمل ہمہ قسم کے تضاد وتناقض سے معمور ومرصع ہے۔ آپ کی تقریر وتحریر مکمل طور پر مکروفریب اور کذب وجہل سے لبریز ہے۔ آنجناب صفت عکس وتخالف کے ماہر اور مسلّم امام ہیں۔ ایک مسلمہ حقیقت کی تکذیب وتردید اور ایک طے شدہ کذب وباطل کو مظہر حقیقت کے طور پر پیش کر دینا آپ کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ آنجناب پہلے ایک نظریہ کو دلائل نقلیہ (قرآن وحدیث) اور عقلیہ سے ثابت کر کے دلائل کی دنیا میں تہلکہ مچادیں گے۔ مگر کچھ مدت کے بعد ان تمام دلائل کو بے وقعت قرار دے کر اس نظریہ کی سمت مخالف

معجزہ خسوف وکسوف کی حقیقت

اور

مرزا قادیانی کے ۴۵ سیاہ جھوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

اور خسوف وکسوف کی فیصلہ کن بحث

ومن ایاته الیل والنهار والشمس والقمر (فصلت:۳۷)"
انیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں۔﴾
نبی ﷺ: ان الشمس والقمر اٰیتان من ایات اللہ لا
لا لحیاته (البخاری ج۱ ص۱۴۲، باب صدقة فی الکسوف)"
اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو گرہن لگنا (اللہ کی
کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں ہوتا۔﴾

ة المسلمون !اس عالم رنگ وبو میں حق وصداقت کے ساتھ نبرد آزما
ے شاطر، عیار اور فنکار آتے رہے۔ جنہوں نے خلق خدا کو نور ہدایت
نے کے لئے نہایت پرفریب چکر چلائے۔ قسم قسم اور رنگارنگ کے جتن
جال، سرخیل کذابین، سرتاج ملحدین، قدوۃ المبطلین والمفلین، امام
جل وفریب، عکس عزازیل، خلف سیلمہ وعنسی جناب مرزا غلام احمد
علیہ ماعلی اسلافہ من المبطلین والملحدین الی یوم القرار کا مقام اور شان
بت رکھتا ہے۔ آنجناب کی ساری سیرت اور تاریخ عجیب قسم کی رنگینیوں
معمور ہے۔ آپ کا علم وعمل ہمہ قسم کے تضاد وتناقض سے معمور ومرصع
ں طور پر مکر وفریب اور کذب وجہل سے لبریز ہے۔ آنجناب صفت عکس
م ہیں۔ ایک مسلمہ حقیقت کی تکذیب وتردید اور ایک طے شدہ کذب
ر پر پیش کر دینا آپ کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ آنجناب پہلے ایک
ن وحدیث) اور عقلیہ سے ثابت کر کے دلائل کی دنیا میں تہلکہ
کے بعد ان تمام دلائل کو بے وقعت قرار دے کر اس نظریہ کی سمت مخالف

کو دولت دلائل سے مالا مال کر کے اپنے پیر ومرشد ابلیس کو بھی ورطہ حیرت میں ڈال دیں گے۔ حتیٰ کہ لغت ومحاورہ میں بھی نسخ وتبدیلی سے خجالت وندامت محسوس نہ کریں گے۔ آنجناب کی پوری حیات ناپائیدار اسی قسم کے جوڑ توڑ اور ہیرا پھیری میں گذری۔ آپ نے قدم قدم پر اتنے دعوے اور اعلان کئے ہیں کہ انہیں خود بھی ان کا تضاد اور تبائن وتخالف پیش نظر نہ رہتا تھا۔ ایک ایک دعویٰ اور نظریہ کو چار چار پانچ پانچ طور پر پیش کرنا آپ کا عام وطیرہ اور دل پسند معمول تھا، جس کے نتیجہ میں آپ کی تحریرات اور کتب ورسائل کی حالت یہ ہوگئی کہ جو شخص جو بھی دعویٰ ثابت کرنا چاہئے۔ وہ اس کے حق میں آپ کی متعدد تائیدات پیش کرسکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی دعویٰ کرے کہ مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت فرمایا ہے تو وہ اس کی تائید وحمایت میں بیسیوں حوالہ جات پیش کرسکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی دوسرا آدمی یہ کہنے لگے کہ مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت ہرگز نہیں فرمایا۔ بلکہ وہ تو مدعی نبوت کو کافر کہتے ہیں تو یہ شخص بھی اپنی تائید میں درجنوں حوالہ جات کتب مرزا سے پیش کرسکتا ہے۔ جیسا کہ لاہوری مرزائیوں کی کتاب ''فتح حق'' اور قادیانیوں کی ''غلبہ حق'' اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اس طرح دعویٰ مسیحیت اور دیگر دعوؤں کا معاملہ سمجھ لیجئے۔ گویا کہ کتب مرزا مداری کی پٹاری ہیں۔ ان میں سے مرضی کی ہر چیز نکالی جاسکتی ہے۔

مرزا قادیانی کی ایک عجیب عادت یہ تھی کہ آپ ہر منصب ومقام کے متعلق دعویٰ کر دیتے تھے۔ مذاہب عالم میں آئندہ زمانہ میں جس کسی شخصیت کے ظہور وآمد کا تذکرہ سنتے، بس اسی وقت ہمہ قسم کی پرفریب اور لچر قسم کی تاویلات سے اپنی ذات کو اس ڈھانچہ میں فٹ کرنے کی انتھک کوشش شروع کر دیتے۔ جیسے ہندوؤں میں اگر کسی کرشن کے آنے کی بات سن لی تو دعویٰ کر دیا کہ میں ہی وہ کرشن ہوں۔ جس کے تم منتظر ہو۔ (تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۵۲۱)

اگر کسی طبقہ میں کسی خاص مہدی کے آنے کی خبر مذکور ہے تو فوراً دعویٰ داغ دیا کہ میں ہی وہ مہدی ہوں۔ اگر بدھ مذہب میں کسی ہستی کے آنے کی خبر سنی تو فوراً کہہ دیا کہ وہ تو میں ہی ہوں۔ عیسائیوں میں آمد مسیح کا سنا تو وہی دعویٰ کر دیا۔ اگر اہل اسلام میں یہ سنا کہ ان کے عقیدہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کی خبر مذکور ہے تو آنجناب نے بھی اینچ پیچ کر کے اس مقام پر براجمان ہونے کی تگ ودو شروع کر دی۔ اگر سنا کہ اہل اسلام میں مجددین کے ظہوروں کا تصور موجود اور مسلم ہے تو فوراً مجددیت کا دعویٰ داغ دیا کہ میں بھی مجدد ہوں۔ غرضیکہ کہ آنجناب علیہ ماعلیہ کسی بھی قدم پر پیچھے رہنا یا خاموش رہنا اپنی توہین اور کسر شان سمجھتے ہوئے فوراً مضطرب اور تلملا اٹھتے ہیں اور یہ بات بھی نہایت توجہ طلب ہے کہ آپ اس دعویٰ کا مصداق بننے کے لئے

نہایت جابک دستی اور عیارانہ طریقے سے مضحکہ خیز تاویلات اور دلائل بھی پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ۔کے درجنوں دعوؤں میں سے ایک مہدی ہونے کا بھی دعویٰ ہے کہ احادیث نبویہ میں جس مہدی کے آنے کی اطلاع اور خبر ہے۔اس کا مصداق میں ہی ہوں۔دوسرا کوئی نہیں ہوسکتا۔ علاوہ ازیں آنجناب کا یہ نظریہ بھی ہے کہ مہدی اور مسیح موعود دونوں ایک ہی شخصیت ہے، دو نہیں۔ جب کہ کتب احادیث میں دونوں کے لئے الگ الگ باب منعقد کئے گئے ہیں۔مگر آنجناب کو اس نظریہ کی اس لئے ضرورت لاحق ہوئی کہ آپ کے ولی نعمت اور سرپرست انگریز کو اس سے قبل ایک مہدی (مہدی سوڈانی) سے سابقہ پڑ چکا تھا۔جس نے انگریز کے مدت تک دانت کھٹے کئے تھے۔ لہٰذا وہ قوم دعویٰ مہدیت سے کچھ خائف اور الرجک تھی۔اس لئے ان کے اس خود کاشتہ پودے اور نمک حلال گماشتے نے مستقل طور پر اس دعویٰ سے احتراز واجتناب ہی کیا۔مگر اسے بالکل ترک کرنا بھی گوارا نہ کیا۔لہٰذا اس نے اس دعویٰ کو مسیحیت میں مدغم کردیا۔کیوں کہ ایک ضعیف الاسناد اور ناقابل حجت روایت میں الفاظ ''لا مهدی الا عیسیٰ'' بھی وارد ہوئے ہیں۔لیکن جملہ برادران اسلام خوب یاد رکھیں کہ احادیث میں مہدی کی علامات الگ بیان کی گئی ہیں اور عیسیٰ بن مریم کی الگ، اور ادھر جناب مرزا قادیانی کسی بھی قسم کی علامات سے مطابقت نہیں رکھتا۔

مثلاً مسیح ہیں تو وہ پیدا ہوکر نہیں بلکہ آسمان سے نازل ہوں گے۔آکر سلطنت کے مالک بن کر دین اسلام کو دنیا میں غالب کردیں گے۔پھر تمام خلق خدا صحیح عقائد اور صالح اعمال پر عدل وانصاف اور امن وسکون کی فضا میں زندگی گذاریں گے۔سوائے اسلام کے کوئی بھی نظریہ اور مذہب باقی نہ رہے گا۔نہ عیسائیوں کی صلیب پرستی نہ ہندوؤں کی مظاہر پرستی اور نہ ہی دیگر کوئی الحادی تحریک باقی رہے گی۔یہ مسیح چالیس سال تک دنیا میں سکونت پذیر رہ کر طبعی وفات سے دوچار ہوں گے۔مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے اور وہ روضہ رسول کے اندر مدفون ہوں گے۔

اسی طرح متعدد احادیث میں حضرت مسیح کے ذاتی حالات اور آپ کے زمانہ کے حالات تفصیل سے مذکور ہیں۔جن سے مرزا قادیانی کو کچھ بھی مناسبت نہیں ہے۔

امام مہدی علیہ السلام

اسی طرح احادیث میں امام مہدی کے حالات وعلامات بھی بکثرت وارد ہیں۔جن میں سے نمایاں درج ذیل ہیں۔

۱...... وہ حضرت حسنؓ کی اولاد سے پیدا ہوں گے۔

۲...... ان کا نام محمد ہوگا۔

۳...... ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔
۴...... وہ کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے۔
۵...... وہ سات یا نو سال تک زمین پر حکومت کریں گے۔
۶...... وہ زمین کو عدل وانصاف سے معمور فرماویں گے۔
۷...... وہ مدینہ کے باشندے ہوں گے۔ وہاں سے نکل کر مکہ مکرمہ تشریف لائیں گے۔
۸...... لوگ ان کو بیعت کے لئے تلاش کرتے ہوں گے۔ حتی کہ رکن اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت ہوگی۔
۹...... وہ بیعت کے خود خواہش مند نہ ہوں گے۔ بلکہ لوگ ان کو مجبور کر کے اپنا پیشوا بنائیں گے۔
۱۰...... وہ اپنے اخلاق وعادات میں سید المرسلین ﷺ کے مشابہ ہوں گے۔ یعنی مکمل طور پر ظاہراً اور باطناً متبع سنت ہوں گے۔ وغیر ذالك!

مندرجہ بالا تمام امور صحاح ستہ کی ایک مشہور کتاب ابوداؤد سے ماخوذ ہیں۔
(ابوداؤد ج۲ ص۱۳۰،۱۳۱، کتاب المهدی)

اس کے برعکس جناب مثیل دجال کے حالات وعلامات ان کے ساتھ رتی بھر بھی نہیں ملتے۔ ان میں ایک علامت بھی نہیں پائی جاتی۔ نہ خاندان، نہ نام وولدیت، نہ حکومت وسلطنت۔ گویا نہ نام ملتا ہے نہ کام۔ سب کچھ علیحدہ بلکہ الٹ ہے۔

پھر ادھر بدقسمتی سے مرزا قادیانی مہدیت کے ساتھ مجددیت، مسیحیت، نبوت، کرشن وغیرہ کے دعوے بھی کر بیٹھے۔ جب کہ وہ مہدی برحق کوئی ایک اعلان اور دعویٰ بھی نہ کریں گے۔ نہ وہ کوئی پارٹی بنائیں گے۔ مگر یہ صاحب ہر طرف ٹانگیں پھیلائے دیکھے جاسکتے ہیں۔ ان کے زمانہ میں اہل اسلام کی کوئی اور قیادت باقی نہ رہے گی۔ جب کہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں متعدد متفرق اور مختلف قیادتیں موجود ہیں۔

مرزا قادیانی کے حالات وکوائف

آپ کا نام غلام احمد، باپ کا نام غلام مرتضیٰ خاندان مغل برلاس، وطن قادیان ضلع گورداسپور، خلق وعادات سنت مصطفی ﷺ کے بالکل برعکس، شکل وشبہات رنگ ڈھنگ، مذکورہ بالا بیان سے بالکل غیر متعلق اور غیر مناسب، خاندانی حالات دین ومذہب، اخلاق وشرافت، قومی غیرت وہمدردی سے بالکل دور اور معرّیٰ۔ آنجناب کا بچپن، جوانی، قبل از دعاوی اور بعد ازاں

سب کچھ اسلام اور اہل اسلام سے بالکل الگ تھلگ بلکہ مخالف اور متضاد۔ مرزا قادیانی کی ذاتی سیرت واخلاق کسی نمایاں پوزیشن بلکہ عام خطوط سے بھی ڈاؤن۔ جیسے بچپن میں آپ چڑی مار مشہور تھے۔ عام اوباش لڑکوں کے ساتھ مشغول ومصروف رہتے تھے۔ ایک دفعہ گھر سے چینی کی بجائے نمک ہی جیب میں بھر کر لے گئے۔ راستہ میں جب ایک مٹھی منہ میں ڈالی تو دم نکلنے کو ہو گیا۔ ایک دفعہ ماں سے کھانا مانگا، ماں نے کہا گڑ ہے کھالے، نہ مانا کہا اچار سے کھالے، نہ مانا۔ آخر تنگ آ کر کہہ دیا کہ جارا کھ سے کھالے تو راکھ ہی روٹی پر رکھ کر کھانے لگے۔ ایک دفعہ ذبح کرتے ہوئے چھری سے بجائے جانور کو کاٹنے کے اپنی ہی انگلی کاٹ لی۔ زیرک، عقلمند، حساس اور باتمیز اتنے تھے کہ ایک دفعہ پہننے کو گرگابی ملی تو دائیں بائیں کی تمیز نہ ہو سکی۔ اہلیہ نے نشان بھی لگا کر دی مگر پھر بھی بات نہ بنی۔ نیچے کا بٹن اوپر کے کاج میں اور اوپر کا نیچے کے کاج میں ڈال لیتے۔ لائی لگ ایسے کہ ایک دفعہ ان کا تایا زاد بھائی امام الدین ان کے ساتھ دادا کی پنشن کی رقم سات صد روپیہ لینے چلا گیا تو راستہ ہی میں اس کو ورغلا کر ادھر ادھر پھراتا رہا۔ حتیٰ کہ وہ خطیر رقم چند دنوں میں اڑا دی تو جناب والا مارے شرم کے گھر کا رخ نہ کر سکے۔ وہیں سیالکوٹ ملازمت کے لئے پہنچے جہاں انہیں پندرہ روپیہ ماہوار کی ملازمت مل گئی جو چار سال تک چلتی رہی۔ اسی دوران ترقی کا سودا دماغ میں سمایا تو مختاری کا امتحان دے دیا۔ جس میں یہ صاحب فیل ہو گئے۔ جب کہ ان کا ایک ہندو ساتھی کامیاب ہو گیا۔ یہ تھی ان کی ذاتی اور ذہنی قابلیت۔

الغرض اس قسم کے حالات وواقعات قادیانیوں کی ذاتی تصانیف میں کافی مذکور ہیں۔ خاص کر سیرت المہدی نامی کتاب جو اسی کے فرزند مرزا بشیر احمد نے لکھی ہے۔

ازاں بعد کچھ عربی فارسی تعلیم بھی حاصل کی مگر وہی نیم ملا خطرہ ایمان والی بات بنی۔ اس کے بعد آنجناب اپنی شہرت اور ذریعہ معاش کے لئے میدان مباحثہ ومناظرہ میں قدم رکھنے لگے۔ ہر قسم کے چیلنج اور دعوے شروع کر دیئے۔ جب کچھ شہرت ہو گئی تو پھر الہام ومجددیت کا خبط سمایا، جو نمبروار چلتا چلتا (نہایت ہی شاطرانہ اور عیارانہ طور پر) دعویٰ نبوت تک جا پہنچا۔ حتیٰ کہ کرشن اوتار اور جے سنگھ بہادر، ردر گوپال تک نوبت جا پہنچی۔ حتیٰ کہ خدا کا بیٹا بلکہ خدا بھی بن گئے۔

ایک عجیب چکر

مرزا قادیانی نے قبل از دعویٰ الہام ومجددیت تائید اسلام میں ایک کتاب براہین احمدیہ کے عنوان سے تحریر کی۔ جس میں کچھ اپنے اور کچھ مانگے تانگے کے مضامین درج کر کے خوب مال اور شہرت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ منجملہ اس کے مباحث میں ایک موضوع وحی

والہام اور کشف کی حقانیت تھا۔ جس پر مرزا قادیانی نے عقلی دلائل پیش کر کے اس کے بعد کچھ اپنے کشوف والہامات بھی ذکر کئے۔ مگر اس غرض سے کہ یہ موضوع موید اور مدلل ہو۔ دین اسلام کی حقانیت واضح ہو جائے۔ (ملاحظہ فرمائیں کتاب مذکورہ کا ص۴۶۵ تا ۴۶۷، خزائن ج۱ ص۵۵۵ تا ۵۵۷)

چنانچہ ایک جگہ لکھا کہ: ''اور نیز ان کشوف والہامات کے لکھنے کا یہ بھی ایک باعث ہے کہ اس سے مومنوں کی قوت ایمان بڑھے، ان کے دلوں کو ثبت اور تسلی حاصل ہو اور وہ اس حقیقت حقہ کو بہ یقین کامل سمجھ لیں کہ صراط مستقیم فقط دین اسلام ہے۔ (نہ کہ مرزائیت، ناقل) وغیرہ اور اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے۔ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو اعلیٰ وافضل سب نبیوں سے اور اتم اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء ہیں۔ جن کی پیروی سے خدا ملتا ہے۔''

(براہین ص۴۶۷، خزائن ج۱ ص۵۵۷)

مندرجہ بالا اقتباس بالکل صحیح اور ہمارے موافق ہے۔ اس میں مرزا قادیانی کا کوئی دعویٰ اور کوئی منصب (مجددیت، مہدیت یا مسیحیت) ظاہر نہیں کیا گیا۔ معیار ایمان ونجات صرف وہی امور بتلائے گئے ہیں جو تمام امت کے ہاں مسلم ہیں۔ ناظرین اس پہلو کو خوب ذہن نشین رکھیں۔ اس کے بعد جب دل ودماغ پر ابلیسانہ پرچھائیں پڑیں۔ خدائے یلاش اور صاعقہ وغیرہ کے جعلی اور خود ساختہ ہرکارے (ٹیچی، مٹھن لال، خیراتی، شیر علی وغیرہ) ملکہ برطانیہ کی برکات سے آنے جانے لگے تو آنجناب نے ہر چیز کو پلٹ دیا۔ یہ اسلام کا خادم اور کارکن بننے والا اب اپنے عیش وآرام کے لئے سلطنت انگلشیہ کا غلام بے دام بن گیا۔ پھر کیا ہوا کہ ہر آن ہر لحظہ نئے سے نئے گریڈ میں ترقی کی منزلیں طے کرنے لگا۔ آج اگر صرف ملہم تو کل ساتھ محدث بھی بننے کی فکر ہے۔ آج اگر محدث ہے تو کل مقام مجددیت کے لئے پر تولنے لگتا ہے۔ پھر مقام مہدیت پر پہنچ گیا۔ وہاں سے مثیل مسیح، پھر اصلی مسیح، پھر ظل نبی اس کے بعد اصلی نبوت تک تگ ودو کرتے رہے۔ نیز اس افراتفری اور مار دھاڑ میں ہر چیز روندتے چلے گئے۔ نہ قرآن مجید کا خیال، نہ حدیث رسول ﷺ، نہ اجماع امت اور آئمہ دین کا، بلکہ خود ہی سب کچھ بن بیٹھے۔ حتیٰ کہ علوم آلیہ، صرف ونحو اور لغت میں بھی داخل اندازی سے نہ رہ سکے۔ جیسے اگر آج نبوت کا ایک مفہوم ہے تو کل اس کو دوسرے انداز اور مفہوم میں بیان کیا جا رہا ہے۔ پہلے آئمہ لغت کے ہاں اگر لفظ توفی کا مفہوم اخذ الشی وافیا ہے تو ان دعاوی کے رش میں اس کا معنی صرف موت ہی قابل تسلیم قرار دیا گیا۔ گویا کہ آنجناب کے دست ستم سے نہ کوئی نظریہ محفوظ رہا، نہ ضابطہ علم وفن۔ ہر چیز میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اب مندرجہ بالا سطور کی روشنی میں زیر بحث موضوع کی طرف آیئے کہ براہین

میں جوالہامات اور کشوف بیان کئے گئے تھے وہ صرف دین اسلام کی تائید وتصدیق کے لئے تھے۔ ان میں کوئی ذاتی غرض نہ تھی۔ مگر جب آپ انقلابات وتغیرات کی نذر ہوگئے تو انہی الہامات کو اپنے دعویٰ کی سند اور دلیل بنانے لگے کہ میری براہین میں یہ الہام درج ہے، وہ درج ہے۔ حالانکہ وہ تو صرف دین حق کے مسئلہ وحی والہام کی تائید وتصدیق کے لئے تھا۔ نہ کہ مرزا کے کسی دعویٰ ومنصب کی تائید میں۔ بتلایئے کہ کتنا عظیم دجل اور فراڈ ہے۔ گویا اب چیونٹی کو پر لگ گئے۔ یہ رینگنے والی معمولی سی چیز ہر طرف بھن بھناتی ہوئی اڑ رہی ہے یاللعجب۔ الغرض مرزا قادیانی کی تمام تاریخ اسی قسم کے ہیرا پھیری اور دجل وفریب سے معمور ولبریز ہے۔ کسی موقعہ اور دعویٰ پر صاف گوئی اور معقولیت کا شائبہ نظر آنا محال اور ناممکن ہے۔

دعویٰ مہدیت

دعویٰ کی اس چکر بازی میں ایک مقام پر آپ نے مہدویت کا بھی دعویٰ کیا اور پھر حسب عادت اس کی تصدیق وتائید کے لئے قرآن وحدیث سے کچھ دلائل اور سہارے تلاش کرنے نکلے تو کہیں سے کوئی تائید نہ مل سکی۔ آخر پھرتے پھراتے سنن دارقطنی، جو ایک چوتھے درجے کی حدیث کی کتاب ہے۔ اس سے اپنے زعم میں ایک سہارا نظر آیا تو اس کی نوک پلک درست کرنے کے درپے ہوئے۔ وہ روایت درج ذیل ہے:

’’حدثنا ابو سعید الاصطخری ثنا محمد بن عبداللّٰہ بن نوفل ثنا عبید اللہ بن یعیش ثنا یونس بن بکیر عن عمروبن شمر عن جابر عن محمد بن علی قال ان لمھدینا ایتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض تنکسف القمر لاول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منه ولم تکونا منذ خلق السموات والارض (سنن الدار قطنی مع تعلیق المغنی ص٦٥ ج٢، باب صفة الصلوٰة الخسوف والکسوف، مطبعه دار نشر الکتب الاسلامیه لاهور)‘‘

’’قال فی التعلیق: قوله عمر وبن شمر عن جابر کلا هما ضعیفان لا یحتج بهما‘‘ امام کبیر علی بن عمر دارقطنی مصنف کتاب کہتے ہیں کہ ہم سے ابوسعید نے بیان کیا۔ ان کو محمد بن عبداللہ نے، ان سے عبیداللہ بن یعیش نے، ان سے یونس بن بکر نے، ان سے عمرو بن شمر نے، ان سے جابر نے بیان کیا کہ محمد بن علی (خدا جانے کون ہے) کہتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں۔ وہ دونوں نشانیاں آسمان وزمین کی آفرینش سے آج تک ظہور پذیر نہیں ہوئیں (وہ یہ کہ) چاند رمضان کی یکم کو خسوف پذیر ہوگا اور سورج نصف رمضان کو (پندرہ

تاریخ کو) پھر سن لو کہ یہ دونوں نشانیاں آسمان وزمین کی پیدائش سے لے کر آج تک کبھی واقع نہیں ہوئیں۔

جب آنجناب کو یہ روایت نظر آ گئی تو پھر کیا تھا، آپ کی قوت متخیلہ متحرک ہوگئی۔ فن دجل وفریب اور صنعت تاویلات باطلہ اور تسویلات ابلیسی کا خوب مظاہرہ کیا۔ اعلان کر دیا کہ دیکھو یہ حدیث صحیح ہے۔ آسمان وزمین نے میری صداقت کی گواہی دے دی۔ فلاں فلاں کتب ورسائل میں اس پیش گوئی کے متعلق کچھ لکھا گیا ہے۔ یہ مراد ہے، وہ مراد ہے۔ الغرض خوب ہڑبونگ مچائی۔ پھر تقریباً اپنی ہر کتاب ورسالہ اور اشتہارات میں اس کسوف وخسوف کو تاویلات باطلہ سے مزین کر کے خوب پبلسٹی کی گئی۔ مگر علمائے حق نے پوری دیانتداری اور خیر خواہی سے مرزا قادیانی کی ہر تاویل تسویل کا نہایت مسکت اور شافی جواب دیا۔ جس کے بعد کسی ہوشمند انسان کے لئے رتی بھر گنجائش نہیں رہ جاتی۔ مگر ابلیس اور اس کے نمائندے قیامت تک اپنی ہار ماننے والے نہیں ہو سکتے۔ وہ اپنی دسیسہ کاریوں میں مسلسل مصروف ومشغول رہتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے بھی الی یوم یبعثون والا ٹھیکہ مکمل کرنا ہے۔ لہٰذا یہ واقعہ کسوف جو ۱۸۹۴ء میں وقوع پذیر ہوا تھا، اس کو پھر ۱۹۹۴ء میں یعنی سو سال پورا ہونے پر امت قادیانیہ پورے زور وشور سے کتب ورسائل میں پیش کر کے عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ انگریز کے خودکاشتہ پودے اسی کے رسم ورواج کو اپنا کر اپنے کفر وضلالت پر مہر تصدیق لگا رہے ہیں۔ ورنہ سلسلہ ہدایت ورشد میں ایسی کوئی نظیر موجود نہیں ہے کہ ایک معجزہ کی صد سالہ یا پچاس سالہ یادگار یا جوبلی وغیرہ منائی جائے۔ مثلاً فتح بدر جو کہ مسلم طور پر ایک کائناتی حقیقت ہے۔ اسلامی تاریخ میں اس کی کوئی یاد نہیں منائی جاتی۔ فتح مکہ اور دیگر فتوحات کی کوئی یادگار منانے کا کوئی اسوۂ حسنہ یا ارشاد رسالت موجود نہیں اور نہ ہی عہد صحابہؓ سے آج تک امت مرحومہ نے ان کی جوبلی وغیرہ منائی ہے۔ بلکہ خود یہ قادیانی ٹولہ بھی ایسی کوئی یادگار نہیں مناتا۔ حالانکہ ان کو برحق بھی سمجھتا ہے۔ (اور ادھر یہ خسوف وکسوف مرزا تو ہے بھی متنازعہ) کوئی قادیانی بتلائے کہ کیا کبھی سید المرسلین ﷺ کے کسی معجزہ کی یادگار منائی گئی ہے؟۔ کیا شق القمر کی کبھی یادگار منائی گئی ہے؟ واقعہ معراج کی یاد دیگر عظیم الشان معجزات کی جن کی تعداد خود مرزا قادیانی بھی تین ہزار تک تسلیم کرتا ہے تو جب آپ کے کسی بھی معجزہ کی یادگار منانے کا دستور نہیں۔ نہ اہل اسلام میں نہ خود قادیانیوں میں۔ تو مرزا قادیانی جو آپ کا بروز ظل ہونے کا مدعی ہے۔ اس کے متعلقہ کسی واقعہ کی یاد منانے کا کیا جوڑ ہے؟ خاص کر جب کہ وہ ہو بھی غیر مسلم اور متنازعہ، لہٰذا قادیانیوں کا یہ واویلا خلاف حق ہے۔

ماہناموں کے خصوصی نمبر اور مستقل رسالوں میں اتنا واویلا کرنا محض شور شرابہ ہے اور پھر دیکھئے، میرے سامنے ان کے ایک ماہنامہ مصباح کا خصوصی نمبر موجود ہے۔ جس میں مضامین تھوڑے مگر قادیانی خواتین کی مبارک بادیوں سے بیسیوں صفحات سیاہ کئے گئے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ وہی باطل پرستوں خاص کر عیسائیوں اور انگریزوں کا فارمولا ہے کہ جھوٹ کو اتنا اچھالو اور اتنا بیان کرو کہ لوگ اسے سچ سمجھنے لگیں۔ اس کے سوا اور کوئی مقصد نہیں۔ جب کہ خوشبو (صداقت) خود ہی مہک اٹھتی ہے، اسے مہکانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

الغرض قادیانی اور اس کی ذریعت باطلہ کا یہی دستور چلا آ رہا ہے کہ معمولی سی بات کو اتنا اچھالتے ہیں کہ گویا وہ کوئی نص قرآنی ہے۔ خود قادیانی کی کتب و رسائل دیکھئے ایک بات کو اتنی کثرت سے اور مختلف تاویلات کے روپ میں ذکر کرے گا کہ کوئی کتاب یا رسالہ اس سے خالی رہنا مشکل ہوتا ہے۔ الغرض اہل حق نے مرزا کے مقابلہ میں اسی وقت مرزا قادیانی کی ہر باطل دلیل اور تاویل کے پرخچے اڑا دیئے۔ مستقل کتب تحریر ہوئیں۔ مضامین بھی شائع ہوں گے۔ منجملہ ان تحریرات کے ایک کتاب ''دوسری شہادت آسمانی'' ہے جو حضرت العلامہ عارف کامل مولانا سید محمد علی مونگیریؒ کی تصنیف ہے۔ جس میں حضرت العلامہؒ نے نہایت بسط و تفصیل سے ہر مسئلہ پر بحث فرما کر قیامت تک کے لئے قادیانیوں کا ناطقہ بند کر دیا ہے۔ نہایت لاجواب کتاب ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت والوں کی خدمت میں اس کی جدید طباعت کے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ (الحمدللہ! احتساب قادیانیت پر شائع کر دی ہے۔ فقیر مرتب) تاکہ ہر مبلغ اور عالم بلکہ عوام الناس تک یہ کتاب لاجواب پہنچ جائے۔ فی الحال بندہ حقیر اپنی استعداد کے مطابق مختصراً اس مسئلہ کی حقیقت پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہے۔ اللہ اسے اہل ایمان کے لئے مضبوطی ایمان کا باعث اور گمراہوں کے لئے ذریعہ ہدایت بنا دے۔ آمین ثم آمین!

روایت دار قطنی، ترجمہ اور مفہوم

ناظرین کرام! مندرجہ بالا دار قطنی کی روایت بمع ترجمہ دوبارہ ملاحظہ فرمائیے:

''عن عمرو بن شمر عن جابر عن محمد بن علی قال ان لمهدينا ايتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض. تنكسف القمر لاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس فی النصف منه. ولم تكونا منذ خلق السموات والارض (سنن الدار قطنی مع تعليق المغنی ص٦٥ ج٢، مطبوعه دار نشر الكتب الاسلاميه لاهور)''

اس روایت کے راوی صاحب کتاب سے لے کے محمد بن علی تک سات ہیں۔ کما مرانفاً

بحث روایت (بفرض صحت)

قادیانی کی پیش کردہ اس روایت (نہ کہ حدیث) پر کئی طرح سے بحث کی ضرورت ہے۔

۱...... اوّل تو یہ ایک روایت ہے، حدیث نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث فرمان رسول کو کہتے ہیں۔ جب کہ یہ آنحضرت ﷺ تو کجا کسی صحابی تک بھی نہیں پہنچتی۔

۲...... اس کے راوی ۵، ۶ کے متعلق خود اسی کتاب میں صاحب تعلیق نے درج کیا ہے کہ یہ دونوں راوی عمرو بن شمر اور جابر ضعیف ہیں۔ ان سے استدلال نہیں ہوسکتا۔ امام اعظمؒ جن کی جلالت قدر پر خود مرزا قادیانی بھی گواہ ہے۔ وہ اس جابر کو نہایت کذاب کہتے ہیں۔ نیز یہ سند معنعن بھی جو کہ بوجہ امکان تدلیس قابل احتجاج نہیں ہوتی۔

۳...... اس روایت کے آخری راوی محمد بن علی معلوم نہیں کہ کون ہیں۔ آیا امام باقر ہیں یا دیگر کوئی شخصیت؟ لہٰذا یہ سند محدثین مجددین امت کے ہاں غیر معتبر ہوئی۔ بالفرض اگر محمد بن علی وہی امام زین العابدین کے فرزند امام باقر ہی ہوں پھر بھی یہ سند مرفوع متصل نہیں بلکہ منقطع ہے جو کہ عندالمحدثین والمجددین غیر معتبر ہے۔ لہٰذا اس سے کوئی مسئلہ ثابت نہ ہوگا۔

۴...... یہ روایت اپنے مضمون کے لحاظ سے بھی صحیح احادیث کے سراسر خلاف ہے۔ کیونکہ صحیح حدیث (بخاری ج۱ ص۱۴۲، باب صدقۃ فی الکسوف) و (مسلم ج۱ ص۲۹۵، کتاب الکسوف) میں یوں مذکور ہے: ''ان الشمس والقمر ایتان من آیات اللّٰہ لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاتہ الخ او کما قال'' ﴿یعنی یہ سورج اور چاند قدرت الٰہی کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کی موت یا زندگی پر خسوف پذیر نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کو منکسف کر کے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا اور متنبہ کرتا ہے۔﴾

یعنی اے میرے بندو دیکھو، یہ سورج اور چاند اتنے عظیم جسامت کے مالک ہیں۔ میں قادر قیوم خدا ان کے نور اور کمالات کے سلب کرنے پر بھی قادر ہوں۔ تم مٹھی بھر خاک ہو، تمہاری کیا وقعت ہے۔ لہٰذا میری نافرمانی اور عداوت سے باز آؤ۔ اس کا خیال بھی نہ کرنا، ورنہ پھر خیر نہیں ہوگی۔ یہ صحیح حدیث ہے۔ جس میں خسوف وکسوف کی غرض وغایت بزبان اصدق الخلق بیان فرمائی گئی ہے۔ لہٰذا یہ روایت مرزا اصولی طور پر اس کے خلاف ہونے کی بناء پر قابل حجت نہ ہوگی۔ پھر مزے کی بات یہ ہے کہ اسی حقیقت کو واضح کرنے کے لئے اور مرزے کی، کی کرائی ساری چالاکیوں پر پانی پھیرنے کے لئے امام دارقطنی نے اس روایت کے بعد اور اس باب کے

آخر میں اسی صحیح حدیث رسول ﷺ کو درج فرمایا ہے کہ یہ تو ایک غیر معتبر روایت ہے۔ حدیث رسوں نہیں۔ اصل صحیح فرمان پیغمبر یہ ہے جو اس غیر معتبر روایت کے مضمون کے خلاف اور قابل اعتبار وحجت ہے۔ یہ محدثین کا اکثر اصول ہوتا ہے کہ وہ صحیح اور فیصلہ کن حدیث کو بطور فیصلہ کے یا اپنے عندیہ کے آخر میں بیان کرتے ہیں۔ لہٰذا دریں صورت جناب مرزا قادیانی جو کہ امام صاحب کو بہت سراہتے اور ہدیہ عقیدت پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ انہی امام دارقطنی نے مرزا کی کھل کر تکذیب فرمائی ہے۔ فاعتبروا! یا اولی الالباب!

۵...... آنجہانی مرزا قادیانی کی ایک عادت یہ بھی ہے کہ وہ کبھی اپنی مخالف حدیث کو اس لئے بھی ناقابل قبول قرار دے لیتا ہے کہ یہ بخاری میں نہیں ہے۔ اگر صحیح ہوتی تو اسے بخاری کیوں نہ ذکر کرتے۔ جیسے احادیث مہدی اور بعض احادیث نزول مسیح۔ (ازالہ اوہام وغیرہ) مگر جب اپنی باری آتی ہے تو دور دراز کی روایت کو بھی درجہ اوّل کی مستند اور معتبر قرار دے لیتا ہے اور خود حکم بننے کا دعویٰ کر لیتا ہے۔ حالانکہ یہ ضابطہ سراسر خلاف عقل ہے تو جب اصول حدیث کے رو سے یہ روایت سنداً ومتناً غیر معتبر قرار پائی تو اس کو اپنے دعویٰ کے ثبوت میں رائی کا پہاڑ بنا کر پیش کرنا کون سی دیانتداری ہے؟ آخر یہ آئمہ حدیث بھی نہایت محترم ومعزز حضرات تھے۔ ان میں سے کئی مسلمہ مجدد بھی ہیں تو ان کے قواعد وضوابط کو نظر انداز کرنا بقول مرزا قادیانی فسق وکفر نہیں تو اور کیا ہے؟

۶...... اگر یہ روایت مہدی کے لئے تسلیم کر بھی لی جائے تو بھی مرزا قادیانی کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ یہ صرف مہدی کے لئے نشان ثابت ہوسکتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی تو مسیح موعود ہونے کے بھی مدعی ہیں۔ اس کے بعد نبوت اور رسالت کے بھی مدعی ہیں۔ لہٰذا یہ ان کو مفید نہیں۔ کہاں مہدی اور کہاں کرشن؟

مندرجہ بالا اصولی اور اجمالی تحقیق کے بعد اب اس روایت کے مندرجات نمبر وار اور تفصیل سے سماعت فرمائیے۔ اس روایت کے کل پانچ جملے ہیں۔ اب ہر ایک کی الگ الگ تشریح اور مفہوم کی تنقیح ملاحظہ فرمائیں:

۱...... ''ان لمهدينا ايتين '' ترجمہ: بے شک ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہوں گی۔

اس جملہ میں مہدی کی دو نشانیوں کا ذکر ہے۔ پھر مہدی بھی ایسا کہ جس کے دعویٰ کرنے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ بلکہ اس کی پہچان ان دو نشانیوں سے ہوگی نہ کہ دعویٰ سے۔ ازاں بعد وہ صرف مہدی ہوگا۔ نہ مثیل مسیح ہوگا اور نہ مسیح موعود اور نہ ظلی وبروزی یا مطلق نبی ورسول۔ جس

طرح مرزا قادیانی ہر مقام کی طرف بے تکے ہی دوڑتے نظر آتے ہیں۔ بلکہ یہ تو کرشن، جے سنگھ اور رودر گوپال بھی بنتے نظر آتے ہیں۔ موسیٰ اور ابراہیم علیہ السلام وغیرہ تمام انبیاء کا اوتار بھی بنتے پھرتے ہیں۔ جب کہ روایت میں مذکور مہدی مطلق مہدی ہوگا۔ وہ معجون مرکب ہرگز نہ ہوگا۔ دریں صورت جناب قادیانی پہلے نمبر ہی سے فیل ہوجاتے ہیں۔ باقی کی ضرورت ہی نہیں۔ ایک لفظ اس جملہ میں آیتین کا ہے جو کہ آیت کا تثنیہ ہے اور آیت ایسی علامت اور نشانی کو کہتے ہیں کہ جو کسی پوشیدہ شے کو ایسے طور پر لازم ہو کہ اسی نشانی کے ادراک سے خود اس چیز کا ادراک ہو جائے۔ وہ فی حد ذاتہ معلوم نہ ہوسکتی تھی۔ (دیکھئے مفردات امام راغب ص۳۲)

جب آیت کے یہ معنی ہوئے تو معلوم ہوا کہ اس روایت میں مہدی کی دو ایسی نشانیوں کا ذکر ہے کہ جس وقت ان کا ظہور ہوگا فوراً یقین ہوجائے گا کہ امام مہدی موجود ہیں۔ اس کے بعد نہ دعویٰ مہدیت کی ضرورت ہوگی نہ کسی دوسری شرط کی۔ وہ خود ہی ایک خاص موقعہ پر پہچان لئے جائیں گے۔ ادھر جناب مرزا قادیانی میں یہ بات نہیں پوئی گئی۔ بلکہ حدیث میں مذکورہ دیگر علامات سے بھی یہ صاحب یکسر خالی اور محروم ہیں۔ مہدی والا نہ نام، نہ ولدیت، نہ خاندان، نہ کام۔ غرضیکہ مرزا قادیانی ہر نمبر میں فیل ہوگئے۔

ایک مزید شبہ اور اس کا جواب

قادیانی اور اس کی ذریت ایک حدیث یہ پیش کرتی ہے: ''لا المھدی الا عیسیٰ (ابن ماجه ص ۳۰۲) '' مہدی تو صرف عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ الگ کوئی مہدی نہیں لہٰذا مہدویت کے ساتھ مسیحیت کا دعویٰ بھی اس روایت دار قطنی کے خلاف نہ ہوگا۔

الجواب

جواب یہ ہے کہ اوّل تو یہ حدیث ہی ضعیف اور منکر ہے۔ کیونکہ از روئے احادیث کثیرہ صحیح عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام دونوں الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ دونوں کے لئے تمام کتب حدیث میں محدثین نے الگ الگ باب منعقد فرمائے ہیں۔ خود اسی کتاب میں مہدی کے لئے الگ باب اور مسیح علیہ السلام کے لئے الگ باب منعقد ہے۔ لہٰذا دونوں ایک نہیں ہوسکتے۔ دونوں کی علامات الگ الگ بیان فرمائی گئی ہیں۔ اس کے بعد اس خلط ملط کا کوئی امکان باقی نہیں رہ جاتا۔ اسی بناء پر امت مسلمہ ابتداء ہی سے دو ہستیاں الگ الگ تسلیم کرتی آئی ہے۔ پھر یہ صرف ایک ہی حدیث ہے وہ بھی منکر اور ضعیف جیسا کہ خود اسی صفحہ کے حاشیہ۳ پر مفصل باحوالہ بحث کی گئی ہے کہ اس میں محمد بن خالد راوی غیر معتبر ہے۔ امام ذہبیؒ اس روایت کو منکر کہتے ہیں۔ برخلاف اس

کے مسیح اور مہدی کے علیحدہ ہونے کی احادیث بے شمار اور ہر حدیث کی کتاب میں مذکور ہیں۔ بصورت صحت روایت اس کا مفہوم یہ ہے کہ مہدی کامل صرف عیسیٰ ہیں۔ گویا مطلق مہدی کی نفی نہیں۔ بلکہ نفی کمال کا ذکر ہے۔ جیسے ''لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علیؓ '' تو کیا ذوالفقار کے سوا اور کوئی تلوار نہیں ہے۔ علیؓ کے سوا کوئی بھی جوان اور بہادر نہیں ہے؟ تو جیسے یہاں ظاہر مفہوم مراد نہیں ویسے ہی حدیث ابن ماجہ میں ظاہری مفہوم مراد نہیں۔ جیسے ایک جگہ خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''لا احمد الا عیسیٰ ولا عیسیٰ الا احمد '' تو کیا یہاں بھی دونوں کو ایک ہی تسلیم کر لو گے۔ بتاؤ عیسیٰ کی نفی کرو گے یا احمد کی۔ (العیاذ باللہ) الغرض ایسی تاویلات اور سہاروں سے قادیانیوں کا مقصود حاصل نہیں ہوسکتا۔

ناظرین کرام! مندرجہ بالا تفصیلات سے آپ نے معلوم کر لیا کہ وجود مہدی کے وقت یہ دو نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ جن سے ان کی شناخت ہو جائے گی۔ یہ نہیں کہ پہلے ایک شخص مہدیت کا دعویٰ کرے گا۔ پھر لوگ اس سے نشان طلب کریں گے تو وہ کچھ مدت تک اس کے لئے دعاء کرتا رہے گا اور پھر یہ نشان ظہور پذیر ہوں گے۔ روایت بالا میں ان امور کا کوئی ذکر نہیں۔ مگر چونکہ بظاہر روایت قادیانی کی تائید نہ کرتی تھی۔ لہٰذا مختلف حیلے بہانے اور تاویلات باطلہ سے فٹنگ کی کوشش کرتے ہوئے ایک مربی سلسلہ قادیانیہ یوں نتائج اخذ کرتے ہیں کہ: ''اب آپ اس حدیث (روایت) کو دوبارہ غور سے پڑھیں۔ (یعنی قادیانی عینک لگا کر۔ ناقل) تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس میں بہت سی پیش گوئیاں جمع ہیں۔''

۱...... رسول کریم ﷺ کی پیش گوئی (بالکل غلط، روایت میں آپ کا اسم گرامی سرے سے ہے ہی نہیں) کے مطابق ایک شخص امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ (یہ بھی بالکل غلط، روایت میں ایسا کوئی لفظ نہیں ہے)

۲...... یہ امام مہدی قرآن کریم اور رسول اکرم ﷺ کا مطیع اور فرمانبردار ہوگا۔ (دیکھئے روایت میں اس کا نام ونشان تک نہیں۔ یہ محض قادیانی سینہ زوری کا کرشمہ ہے)

۳...... لوگ امام مہدی سے اس کی صداقت کا نشان طلب کریں گے۔ (یہ بھی بالکل جھوٹ ہے)

۴...... یہ نشان رمضان کے مہینے میں واقع ہوگا۔

۵...... چاند کو گرہن کی پہلی تاریخ کو گرہن لگے گا۔ (یہ لفظ ''گرہن کی پہلی تاریخ'' یہ قادیانی چکر بازی ہے)

۶...... سورج کو گرہن کی درمیان تاریخ کو گرہن لگے گا۔ (یہاں بھی یہ لفظ "گرہن کی درمیانی تاریخ" چکر بازی ہے)

۷...... یہ نشان امام مہدی کی صداقت کے لئے ظاہر ہوگا۔ (لیکن وہ مہدی نہ مسیح موعود ہوگا نہ ظلی بروزی نبی اور نہ ہی مہدیت کا دعویٰ کر کے لوگوں کی طلب پر یہ نشان طلب کرے گا اور پھر تاویلات باطلہ سے اس کو اپنے اوپر فٹ کرنے کی کوشش کرے گا)

۸...... سورج اور چاند گرہن تو لگتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن اس طرح بطور نشان یہ گرہن پہلے کسی کی صداقت کے لئے ظاہر نہیں ہوا۔ (مگر مرزائی طرز کے گرہن ہو چکے)

(آسمانی گواہ از عبدالسمیع خان قادیانی ص ۱۶،۱۵)

چنانچہ تاریخ سے ثابت کیا جائے گا کہ اس قسم کے گرہن کئی مدعیان مہدیت و مسیحیت کے زمانہ میں ہوئے۔ ناظرین کرام، مندرجہ بالا تمام تنقیحات محض خانہ زاد ہیں۔ روایت میں ان کا کوئی تذکرہ نہیں۔ یہی قادیانی مکاریاں اور حیلہ سازیاں ہیں کہ ایک بے تعلق بات کو اپنے دجل وفریب سے مرزا قادیانی پر فٹ کرنے کے لئے زمین وآسمان کے قلابے ملانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر سب بے سود۔ ایماندار اور حقیقت شناس نگاہیں فوراً سب کچھ تاڑ لیتی ہیں۔

روایت دارقطنی کا جملہ ۲: "لم تکونا منذ خلق السموات والارض" یہ دونوں نشان ابتداء آفرینش سے کبھی بھی ظہور پذیر نہیں ہوئے۔

بلکہ یہ بے مثال اور بے نظیر ہیں۔ یعنی سابقہ تمام تاریخ انسانی میں ایسا گرہن کبھی نہیں ہوا۔ یہ جملہ روایت میں دو مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ ایک تو ذکر آیات سے پہلے اور دوسری مرتبہ ان کے بیان کے بعد۔ پہلی مرتبہ یہ جملہ آیتین کی صفت کاشفہ واقعہ ہوا ہے اور دوسری مرتبہ بطور تاکید اور مزید اظہار ندرت کے لئے۔ اب لم تکونا فعل میں ضمیر تثنیہ آیتین کی طرف راجع ہے۔ علاوہ ازیں اس کا کوئی مرجع نہیں۔ مفہوم یہ ہوگا کہ جب سے آسمان وزمین پیدا ہوئے ہیں یہ کسوف کبھی بھی وقوع پذیر نہیں ہوئے۔ بلکہ یہ صرف مہدی کے وقت بطور علامت ظاہر ہوں گے۔ گویا یہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ یہ دونوں کسوف وخسوف ایسے عجیب وغریب ہوں گے کہ ان جیسے پہلے کبھی بھی واقع نہیں ہوئے۔ یہ صرف عہد مہدی برحق کے ساتھ مختص ہیں۔ یعنی وہ اپنی ذات میں بے نظیر و بے مثال اور ہمارے مہدی کے لئے مخصوص۔ پہلے نہ کسی کے لئے واقع ہوئے نہ کسی زمانہ میں۔

روایت کا جملہ ۳ بیان آیتین: "تنکسف القمر لاول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منه" جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ۔ "رمضان کی پہلی رات کو چاند

گرہن ہوگا۔نصف رمضان یعنی پندرہ تاریخ کوسورج گرہن ہوگا۔‘‘

اب تاریخ عالم گواہ ہے کہ ابھی تک ایسا گرہن کبھی وقوع پذیر نہیں ہوا۔مرزا قادیانی کے زمانہ میں چاند وسورج کو گرہن ہوا۔مگر وہ ۱۳اور ۲۸ کو ہوا۔لہٰذا وہ بے نظیر نہیں جب کہ روایت میں بے مثال و بے نظیر کسوف کا تذکرہ ہے۔

اب اس فقرہ کے متعلق کئی امور زیر بحث آئیں گے۔

۱...... لفظ قمر کی تحقیق۔

۲...... وقوع خسوف کا وقت۔

۳...... قادیانی پیش کردہ خسوف کی حقیقت۔

مندرجہ بالا زیر بحث روایت کے الفاظ سب پر عیاں ہیں کہ رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا اور اس کے نصف یعنی پندرہ کو سورج گرہن ہوگا۔مگر بالفاظ روایت چونکہ ایسا گرہن کبھی نہیں ہوا اور جس کو یہ پیش کرتے ہیں وہ ان تواریخ میں نہیں ہوا۔لہٰذا یہ لوگ کئی تاویلات باطلہ کا سہارا لیتے ہیں۔مثلاً روایت میں جو پہلی رات کا ذکر ہے اس سے مراد خسوف قمر کی پہلی رات یعنی تیرہویں رات مراد ہے۔کیونکہ قانون قدرت کے مطابق چاند گرہن ہمیشہ ۱۳،۱۴اور ۱۵ تاریخ کو ہوئے ہیں۔اسی طرح سورج گرہن کی تاریخیں بھی حسب قانون الٰہی ۲۷،۲۸اور ۲۹ ہیں تو نصف سے مراد ۲۸ تاریخ ہے۔یعنی اوّل لیلة من رمضان میں حذف مضاف ماننا پڑے گا ورنہ قانون قدرت کے خلاف ورزی لازم آئے گی۔نیز اس لئے بھی کہ روایت میں لفظ قمر ہے جو کہ تیسری رات کے بعد پر بولا جاتا ہے تو جب پہلی رات کو قمر ہے ہی نہیں تو خسوف کا کیا مطلب ہوگا؟

ہم اہل حق شق وار جواب دیتے ہیں کہ چونکہ روایت میں یہ لفظ موجود ہے کہ یہ نشان پہلے کبھی ہوئے نہیں۔یہ بالکل خلاف عادت ہوں گے۔لہٰذا یہ ظاہری الفاظ کے مطابق ہی ہوں گے۔یعنی یکم رمضان اور پندرہ رمضان کو ورنہ یہ بے مثال نہ رہیں گے جو کہ روایت کا مرکزی مفہوم ہے۔باقی رہا تمہارا لفظ قمر کا اشکال تو عرض یہ ہے کہ قرآن مجید میں یہ لفظ ۲۷ مرتبہ وارد ہوا ہے۔جن کے مجموعی ملاحظہ سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ لفظ قمر بطور جنس کے اوّل سے لے کر انتیس یا تیس تک۔ ہر رات کے چاند پر بولا جائے گا۔بسا اوقات اس کی مختلف کیفیات کے اظہار کے لئے دوسرے اسماء بھی استعمال ہوئے ہیں۔جیسے ابتداء میں ہلال پھر قمر پھر بدر وغیرہ، ویسے مجموعی طور پر اس پر لفظ قمر کا اطلاق قرآنی استعمال ہے۔جیسے فرمایا:’’والقمر قدرناہ منازل

حتیٰ عاد کالعرجون القدیم ‘‘’’اور ہم نے چاند کی مختلف منزلیں مقرر کردی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ آخر میں پرانی ٹہنی کی طرح (باریک اور خمیدہ) ہوجاتا ہے۔‘‘ یہ اطلاق میرے نظریے پر نص قطعی ہے کہ اوّل سے لے کر آخر تک تمام راتوں کے چاند کو قمر کہا جاتا ہے اور کبھی مختلف مدارج میں مختلف نام ہلال بدر وغیرہ کا اطلاق بھی ہوا ہے۔ قمر کا معنی ہی اجالے اور روشنی کے ہیں جو کہ پہلی تاریخ سے ہی اس سے صادر ہونے لگتی ہے۔ لہٰذا یہ ہر حالت میں قمر ہی قمر ہے۔ جیسے اردو میں سب کو چاند کہتے ہیں۔

لغات عربیہ

عربی کی مستند اور مشہور لغات قاموس اور اس کی شرح تاج العروس میں ہے۔’’الهلال غرة القمر وهي اوّل ليلة ‘‘یعنی ہلال قمر کی پہلی رات کو کہتے ہیں۔ دیکھئے کیسے واضح ہوگیا کہ قمر ایسا لفظ ہے کہ پہلی رات کے چاند کو بھی کہتے ہیں۔ صاحب تاج العروس لکھتے ہیں۔’’القمر ليلتين من اوّل الشهر هلالا ‘‘یعنی مہینہ کی پہلی دو راتوں کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔ ایسے ہی ۲۶،۲۷ اور ۲۷ تاریخ کے چاند کو بھی ہلال کہا جاتا ہے۔ (قاموس ج۴ ص۵۴)

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ لفظ قمر کا صحیح مفہوم کیسے واضح ہوگیا کہ مجموعی طور پر تمام مہینے کے چاند کو قمر کہتے ہیں اور اس کی مختلف حالتوں کی بناء پر اس کے دوسرے نام بھی ہیں۔ مگر یہ ہے ایک ہی نام یعنی چاند، بوجہ اضافت ہلال الی القمر۔ یہ میرے دعویٰ پر برہان قاطع ہے۔ میں نے اس نظریہ پر برہان اوّل سورۃ یٰسین سے پیش کیا۔ دوسری آیت سماعت فرمایئے:’’هو الذی جعل الشمس ضياءً والقمر نورا وقدره منازل لتعلموا عدد السنين والحساب (یونس:۵، وكذالك آيات اخر) ‘‘﴿وہ ذات جس نے سورج کو چمک دار بنایا اور چاند کو روشنی اور اس کے لئے منزلیں مقرر فرمائیں۔ (کبھی ہلال، کبھی قمر اور کبھی بدر وغیرہ) تاکہ تم برسوں کی گنتی جان سکو اور حساب کرسکو۔﴾

دیکھئے اوّل رات سے لے کر آخر تک کو قمر کے لفظ سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ فرمایا کہ اس ذات بے مثال نے اس کی مختلف منزلیں مقرر کردیں تاکہ تم ڈائری اور حساب وکتاب معلوم کرسکو تو اگر قمر کا اطلاق تین دن یا اس کے بعد کے چاند پر کیا جائے تو کیا پہلی دو تین تاریخیں حساب میں یا کیلنڈر میں نہ آویں گی۔ یاللعجب! ملاحظہ فرمایئے قادیانی عقل وفہم اور علم ودیانت، معلوم ہوا کہ قادیانی اور اس کی ذریت ضالہ کو قرآن مجید، لغات عربی اور محاورات عامہ کا ظاہر اور سطحی مطالعہ بھی میسر نہیں۔ محض ٹیچی ٹیچی اور مٹھن لال کے پیش کردہ ڈھکوسلوں ہی کے زیر گردش

رہ کر جگ ہنسائی اور اضحوکہ عالم بنے ہوئے ہیں۔ اللہ ان کو رشد وہدایت سے بہرہ ور فرمائے یا ہماری ان سے جان چھڑائے۔

نکتہ طیبہ

ایک دلچسپ اور قابل توجہ بات یہ ہے کہ قادیانی اوّل رات سے مراد گرہن کی اوّل رات مراد لیتے ہیں اور نصف سے مراد درمیانی تاریخ لے کر اپنا الوسیدھا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر وہ غور کریں تو تمام مسئلہ حل ہو جائے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ چاند گرہن رمضان کی پہلی تاریخ کو اور سورج گرہن اس کے نصف میں وقوع پذیر ہوگا۔ تو اگر حسب مراد قادیانی نصف سے مراد سورج گرہن کی ۲۷، ۲۸، ۲۹ تواریخ میں درمیانی تاریخ مراد لی جائے تو ایسا ممکن نہیں۔ کیونکہ تین کا نصف نہیں ہوتا۔ بلکہ وسط ہوتا ہے تو چونکہ روایت میں لفظ والنصف منہ ہے نہ کہ فی الواسط منہ'' لہٰذا یہ لفظ بھی قادیانیوں کے خلاف اور ہمارے لئے ایک واضح دلیل ہے۔ کیونکہ سورج گرہن کی تین تاریخوں کا نصف ہو ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا لامحالہ روایت کے ظاہری معنی مراد لئے جائیں گے کہ سورج گرہن ۱۵ر رمضان کو واقع ہوگا جو مہینے کا نصف ہے۔ قادیانی مفہوم کے پیش نظر یہ خسوف بے نظیر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ایسے گرہن تو صرف نصف صدی کے عرصہ میں تین مرتبہ وقوع پذیر ہو چکے ہیں۔

۱...... اس قسم کا خسوف ۱۳، ۲۸ر رمضان ۱۲۶۷ء کو واقع ہوا اور ہوا بھی ہندوستان میں۔

۲...... دوسرا اس قسم کا اجتماع ۱۳، ۲۸ر رمضان ۱۳۱۱ء کو ملک امریکہ میں ہوا جب کہ اس وقت وہاں مسٹر ڈوئی مدعی مسیحیت موجود تھا۔

۳...... ایسا تیسرا اجتماع یہی ۱۳، ۲۸ر رمضان ۱۳۱۲ء کو وقوع پذیر ہوا۔ جس کو آنجناب بے نظیر قرار دے کر اپنی صداقت کی تائید میں پیش کر رہے ہیں۔

تو اگر ایسا اجتماع خسوف وکسوف کسی مدعی کی صداقت کی دلیل ہے تو قادیانی مسٹر ڈوئی کو بھی تسلیم کر لیں۔ یہ تفصیل حضرت العلامہ سید محمد علی صاحب مونگیریؒ نے اپنی لاجواب کتاب ''دوسری آسمانی شہادت'' میں اس فن نجوم کی دو مشہور کتابوں مسٹر کیتھ کی یوز آف دی گلوبس اور حدائق النجوم سے اخذ کر کے درج فرمائی ہے۔ آگے تحریر فرماتے ہیں کہ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا کی تحقیق یہ ہے کہ ہر واقع شدہ گہن ۲۲۳ برس کے بعد پھر اسی طرح اور انہی خصوصیات کے ساتھ دوبارہ وقوع پذیر ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب مذکور صفحہ ۳۴۔ یہ تجربہ انسائیکلوپیڈیا میں ۶۳ قبل مسیح سے لے کر ۱۹۰۱ء تک درج کیا گیا ہے۔

ایک قادیانی منطق

قادیانی منطق یہ ہے کہ ثابت کیا جائے کہ پہلے کبھی ایسا خسوف کسوف ہوا ہو اور اس وقت کوئی مدعی مہدیت بھی موجود ہو۔ تو حضرت العلامہ نے اسی کتاب میں ایسے گہنوں اور مدعیوں کا نقشہ بھی پیش کر دیا ہے کہ جو ایسے گہن کے وقت مدعی مہدیت اور مسیحیت تھے۔

۱...... طریف نامی مدعی مہدویت: دوسری صدی کے ابتداء میں یہ مدعی الہام ونبوت ہوا ہے اور اس کے زمانہ دعویٰ یعنی ۱۱۷ھ میں ایسا گرہن واقع ہوا جیسا کہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں ہوا۔ ۱۳؍رمضان کو چاند اور ۲۸؍رمضان کو سورج گرہن۔ لیجئے قادیانی کی شرط پوری ہوگئی۔ یہ تو اگر کسی مدعی کے زمانہ میں چاند اور سورج کا ان تاریخوں میں گرہن لگنا اس کی صداقت کی دلیل ہے تو اس طریف کو بھی تسلیم کرلیا جائے۔ جب کہ یہ صاحب حکومت بھی ہو۔ اس کے بعد اس کا بیٹا مسند حکومت پر بیٹھا۔ ادھر مرزا قادیانی تو اپنے گاؤں بلکہ اپنے محلّہ کے بھی نمبردار یا ذمہ دار نہ بن سکے۔ اس بناء پر طریف کا پلہ اس قادیانی سے بھاری ہو جاتا ہے۔

۲...... ابومنصور عیسیٰ: اس نے دعویٰ نبوت کیا، ۳۶۸ء میں مارا گیا۔ ۳۴۶ء میں جو کہ اس کے دعویٰ کا وقت ہے۔ اس وقت ایسے گرہنوں کا اجتماع ہوا تھا۔ یعنی ۱۳، ۲۸؍رمضان کو۔

۳...... صالح: اس نے ۱۲۷ھ میں دعویٰ نبوت کیا اور اس کے زمانہ میں مرزا کی طرح چاند سورج کا گرہن ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ ہوا۔ پہلے ۱۲۷ھ اور دوسری مرتبہ ۱۶۲ھ میں۔

۴...... مسٹر ڈوئی: اس نے مسیحیت کا دعویٰ امریکہ میں کیا تو ۱۳۱۱ء میں وہاں ۱۳ اور ۲۸؍رمضان کو ایسا گرہن ہوا۔ لہٰذا اگر بوجہ خسوف کے مرزا قادیانی سچ ہوتے ہیں تو یہ صاحب بھی سچا ہوگا۔

۵...... پانچویں شاہسوار جناب مرزا قادیانی ہیں جن کے زمانہ دعویٰ میں ۱۳۱۲ء کو خسوف وکسوف کا ایسا اجتماع ہوا تو اگر یہ اس کے سچے ہونے کی دلیل ہے تو قادیانی امت سابقہ مدعیوں کو بھی سچا مان لے ورنہ اس زندیق سے بھی پلہ چھڑا کر دامن مصطفیٰ سے وابستہ ہو جائیں۔

ناظرین کرام! مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ روایت میں کسی ایسے گرہن کا ذکر ہے۔ (بصورت صحت روایت) کہ جس کی کوئی مثال اور نمونہ نہ گذرا ہو۔ مگر جس گرہن کو قادیانی اور اس کی ذریت پیش کرتی ہے۔ اس کی نظائر موجود ہیں۔ لہٰذا یہ بے نظیر نہ ہوا تو پھر روایت کا مصداق نہ ہوسکا اور آنجناب اسی طرح لباس عزت وتائید سے ننگے اور خالی ہی رہ گئے۔ النصف منہ کا معنی درمیان کرنا ایک لاجواب خیانت اور دجل وفریب ہے۔

قادیانیوں سے ایک لاجواب سوال

حضرت العلام فرماتے ہیں کہ یہ تو فرمائیے کہ جب اس طرح کے گہنوں کے اجتماع کا ایک مقرر قاعدہ ہے۔ ہنود، نصاریٰ اور مسلمانوں نے آئندہ ہونے والے گہنوں کی فہرستیں مرتب کر رکھی ہیں جو کہ عام مطبوعہ کتب میں مذکور ہیں۔ تو اگر کوئی ماہر فن اور ان کتب کا جاننے والا اس قاعدہ کو معلوم کر کے اپنے وقت میں ایسے گہن کا واقع ہونا معلوم کر کے اور وہ فہرستیں دیکھ کر مہدی ہونے کا دعویٰ کر دے اور ساتھ ہی دار قطنی کی روایت بھی پیش کر دے تو کیا وہ مہدی تسلیم کر لیا جائے گا؟ ممکن ہے جناب مرزا قادیانی نے انہی کتابوں کو دیکھ کر یہ دعویٰ مہدیت کر دیا ہے۔ چنانچہ آنجناب حقیقت الوحی میں لکھتے ہیں کہ خدا نے بارہ سال پیشتر مجھے یہ خبر دی تھی کہ ایسا گہن ہوا۔ (ماخوذ از ص۴۰، ۴۱) ہے کوئی قادیانی جیالا جو اس اشکال کا جواب دے۔ ہمارے خیال میں تو یہی بات آتی ہے کہ مرزا قادیانی نے حدائق النجوم دیکھ کر ہی یہ دعویٰ کیا تھا۔ یہ روایت دار قطنی محض سینہ زوری سے اپنے کھاتے میں ڈال رہے ہیں۔ ویسے یہ تو سراسر اس کے خلاف جاتی ہے۔ پھر مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ کوئی جھوٹا مدعی ۲۳ برس تک کامیاب نہیں ہوسکتا۔ جب کہ ادھر صالح باوجود کاذب ہونے کے ۴۷ برس تک بادشاہ بھی رہا۔ پھر اس کی اولاد میں کئی صدیاں حکومت رہی۔ ادھر جناب قادیانی ایک دن کے لئے اپنے قادیان کے بھی نمبردار نہ بن سکے تو بتلائیے قادیانی معیار کی رو سے صالح زیادہ سچا ہے یا مرزا قادیانی؟ صرف دعووں کے واویلا اور اشتہار بازی کے بل بوتے پر تو سچائی ثابت نہیں ہوسکتی۔ بلکہ ان کے لئے ایک صحیح اور مضبوط بنیاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کی بناء پر مدعی کی صداقت خود بخود عندالناس مسلم ہو جاتی ہے۔ مگر مرزا قادیانی ان امور سے یکسر خالی اور محروم ہیں۔ یہ صرف جھوٹے واویلا سے کام نکالنا چاہتے ہیں۔

سائنس اور قانون قدرت کا سہارا

روایت کے ظاہری الفاظ کہ چاند گرہن پہلی رمضان کو اور سورج گرہن اس کے نصف یعنی پندرہ تاریخ کو واقع ہوگا۔ اس پر قادیانی ایک اعتراض کرتے ہیں کہ یہ ظاہر مفہوم قانون قدرت اور سائنسی اصولوں کے خلاف ہے۔ کیوں کہ دونوں کے لئے قواعد اور ضوابط موجود ہیں کہ چاند گرہن ہمیشہ ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ کو واقع ہوتا ہے۔ ایسے ہی سورج گرہن ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ تاریخ کو وقوع پذیر ہوتا ہے۔ یہ سائنسی اصول ہے۔ یہ قانون قدرت ہے۔ اس کے خلاف ہونا ممکن نہیں۔ لہٰذا اس روایت سے مراد ہے کہ چاند گرہن خسوف کی پہلی رات (نہ کہ مہینے کی پہلی رات) ۱۳ کو ہوگا اور سورج گرہن کسوف کی درمیانی رات یعنی ۲۸ کو ہوگا نہ کہ ۱۵ تاریخ کو۔ کیونکہ یہ تو ضابطہ گرہن ہی کے خلاف ہے۔

الجواب

جواب یہ ہے ک یہ تمہارا اپنا ڈھکوسلہ ہے۔ روایت کے الفاظ بصورت تسلیم یہی بتاتے ہیں کہ یہ بے نظیر خسوف وکسوف کا اجتماع ماہ رمضان میں یکم اور پندرہ تاریخ کو ہی ہوگا۔ جو کہ آج تک نہیں ہوا۔ قادیانی نے چونکہ ایک شیطانی منصوبے کے مطابق کھینچ تان کر اسے اپنے اوپر ہی فٹ کرنا فرض کر رکھا تھا۔ لہٰذا وہ ایسے لچر تاویلات اور سائنسی اصولوں کا سہارا لیتا ہے۔ جب کہ روایت میں اس کی تائید نہیں ہوتی اور نہ ہی خالق کائنات کسی سائنسی اصول کا پابند ہے۔ وہ تو فعال لما یرید ہے۔ ان اللّٰہ علی کل شئی قدیر ہے۔ وہ تو خلاف عادۃ اور قانون آگ کو گلزار بنا سکتا ہے۔ سمندر میں خشک راستے بنا سکتا ہے۔ پتھر سے پانی کے چشمے پیدا کر سکتا ہے۔ لکڑی کے ستون سے انسانی اعمال (رونا اور سسکیاں بھرنا) صادر کر سکتا ہے۔ پتھروں سے کلمہ پڑھا سکتا ہے۔ اس کا دائرہ اختیار اور قانون انسانی فہم وفکر سے کہیں ماورا ہے۔ اس کی ذات وصفات بے مثل ہیں۔

چنانچہ مرزا قادیانی خود تسلیم کرتے ہیں کہ: ”خدا کے کروڑہا قانون قدرت ابھی مخفی ہیں اور آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہے ہیں۔ مگر افسوس ان لوگوں پر کہ دانستہ آنکھ بند کر لیتے ہیں۔ اگر یورپ کا کوئی شخص یہ بات ظاہر کر دے کہ میں پتھر میں سے پانی نکال سکتا ہوں یا تمام پتھر کو پانی بنا سکتا ہوں تو اس کے مقابل پر یہ لوگ دم بھی نہ ماریں اور فی الفور امنا و صدقنا کہنے لگیں۔ مگر خدا کے کلام نے جو کچھ بیان کیا اس کو نہیں مانتے۔“ (چشمہ معرفت ص ۲۲۳، خزائن ج ۲۳ ص ۲۳۱)

ملاحظہ فرمائیے کہ کس طرح کا ایک ایک جملہ اور لفظ خود انہی کے اوپر صادق آ رہا ہے۔

قادیانی ٹولہ اپنے راہنما اور پیشوا کے یہ الفاظ بار بار پڑھیں۔ پھر ذرا قانون قدرت قانون قدرت کی گردان کر کے تو دیکھیں۔ ایہا الضالون المتعنتون تم کون ہوتے ہو خدا کے قوانین اور قدرت کے احاطہ کرنے والے۔ وہ تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہ تو ایک دن اس تمام نظام کو درہم برہم بھی کر دے گا اور سورج کے طلوع مشرق کے قاعدہ اور قانون کی دھجیاں اڑا کر اسے مغرب سے نکال لائے گا۔ تم اس وقت کون سے سائنسی اصول اور قانون فطرت کا سہارا لو گے؟ اس لئے اس قسم کے ڈھکوسلہ بازی سے باز آ جاؤ اور اس خناس اکبر سے جان چھڑا کر حبیب ﷺ کے دامن عافیت کو تھام لو۔ ”ورنہ کیا ہوت، جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔“ لہٰذا سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ امام مہدی اور ہیں جن کے حالات وصفات اصدق الخلق ﷺ نے تفصیلاً الگ بیان فرما دیئے ہیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام، مہدی سے الگ دوسری شخصیت ہیں۔ جن کے حالات وصفات ایک

کہ جب اس طرح کے گہنوں کے اجتماع کا
ندہ ہونے والے گہنوں کی فہرستیں مرتب
ر کوئی ماہر فن اور ان کتب کا جاننے والا اس
ہونا معلوم کر کے اور وہ فہرستیں دیکھ کر مہدی
ں بھی پیش کر دے تو کیا وہ مہدی تسلیم کر لیا
نوں کو دیکھ کر یہ دعویٰ مہدیت کر دیا ہے۔
ارہ سال پیشتر مجھے یہ خبر دی تھی کہ ایسا گہن
شکال کا جواب دے۔ ہمارے خیال میں تو
ر ہی یہ دعویٰ کیا تھا۔ یہ روایت دار قطنی محض
ے یہ تو سراسر اس کے خلاف جاتی ہے۔ پھر
اب نہیں ہو سکتا۔ جب کہ ادھر صالح باوجود
ں کی اولاد میں کئی صدیاں حکومت رہی۔
ے بھی نمبردار نہ بن سکے تو بتلایئے قادیانی
ف دعووں کے واویلا اور اشتہار بازی کے
ئے ایک صحیح اور مضبوط بنیاد کی ضرورت ہوتی
سلم ہو جاتی ہے۔ مگر مرزا قادیانی ان امور
کام نکالنا چاہتے ہیں۔

مضان کو اور سورج گرہن اس کے نصف یعنی
تے ہیں کہ یہ ظاہر مفہوم قانون قدرت اور
لئے قواعد اور ضوابط موجود ہیں کہ چاند گرہن
۲۷، ۲۸ اور ۲۹ تاریخ کو وقوع پذیر ہوتا ہے۔
ے ہونا ممکن نہیں۔ لہٰذا اس روایت سے مراد
ات) ۱۳ کو ہوگا اور سورج گرہن کسوف کی
ابطہ گرہن ہی کے خلاف ہے۔

سو سے اوپر ارشادات نبویہ میں مذکور ہیں۔ دونوں ایک نہیں۔ نیز یہ روایت دارقطنی غیر معتبر ہے۔ بصورت تسلیم صحت مرزا قادیانی پر فٹ نہیں بیٹھتی۔ لہٰذا تمہارے یہ جشن، جوبلیاں اور مبارک بادیاں محض جھوٹی طفل تسلیاں دجل وفریب اور مضحکہ خیز اور حماقت انگیز مشغلہ ہے۔ اب بھی موقعہ ہے ان خرافات سے مجتنب ہو کر جادہ حق پر گامزن ہو جاؤ۔

قادیانی حماقت و جہالت کا ایک نادر نمونہ

قادیانی اپنی صداقت کے لئے اس خسوف وکسوف کے لئے فی کل وادیھیمون کا نمونہ پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ ''آسمان میرے لئے بنایا تو نے ایک گواہ۔ چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک وتار'' ملاحظہ فرمائیے کہ انبیاء ورسل تو مخلوق خدا کے لئے نور اور روشنی بن کر آتے ہیں۔ ظلمت کدہ دنیا کو آفتاب ہدایت بن کر منور اور روشن کر دیتے ہیں۔ مگر یہ ذات عجیب خود کہتی ہے کہ چاند اور سورج جو کہ منبع نور ہوتے ہیں وہ بھی میرے لئے اپنی روشنی اور نور سے محروم ہو گئے۔ یا للعجب! واقعتاً سراجا منیرا کے بعد ایسے ہی تاریک وتار آ سکتے ہیں۔ نور اور روشنی تو خاتم الانبیاء ﷺ پر اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ آفتاب نبوت کے بعد سوائے ظلمت وضلالت کے اور کیا ظہور پذیر ہو سکتا ہے؟

روایت کا چوتھا جملہ: ''ولم تکونا منذ خلق السموات والارض''

روایت میں مندرج دو نشانوں کے ذکر کے بعد پھر وہ جملہ لایا گیا۔ جو پہلے آیتین کے بعد مذکور تھا۔ یہاں صرف واؤ حالیہ کے اضافہ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ پہلے مقام پر تو یہ جملہ آیتین کی صفت تھا۔ (جس کی وضاحت پہلے کر دی گئی ہے) جس سے مجمل طور پر معلوم ہو گیا تھا کہ مہدی کے وہ دو نشان بے نظیر ہوں گے۔ جن کی مثال پہلے کسی مدعی کے زمانہ میں تو کجا بلکہ کسی بھی وقت ظہور پذیر نہیں ہوئی۔ بلکہ پہلی ہی مرتبہ یہ نشان اور علامتیں ظاہر ہوں گی۔ پھر ان دونوں علامتوں کے وقت کو صاف طور پر بیان فرما کر دوبارہ اس جملہ کو واؤ حالیہ کے ساتھ ذکر کیا تاکہ نہایت تاکید اور خصوصیت کے ساتھ ان نشانوں کی کیفیت اور حالت بیان ہو جائے کہ ظہور اور وقوع اس سے پہلے کبھی بھی نہیں ہوا۔ بلکہ ان کا وقوع صرف اور صرف مہدی برحق کا زمانہ اور عہد ہے۔ گویا اس جملہ کا تکرار بغرض تاکید اور مزید اظہار ندرت کے لئے ہے۔ قادیانی حضرات اکثر جگہ اس تاکیدی جملہ کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ تاکہ ان کے دجل وفریب کی کچھ پردہ داری رہ جائے۔ مگر خدا نے ایسے سکہ بند دجالوں کا ابتداء ہی سے ناطقہ بندی کا سامان فراہم فرما دیا ہے۔ ویسے آپ قادیانیوں کے جس استدلال کو بھی ملاحظہ فرمائیں گے وہاں یہی حقیقت پائیں گے۔ تجربہ شاہد ہے۔

الغرض مندرجہ بالا روایت کی سند بھی غیر صحیح اور غیر معتبر ہے۔ ایسے ہی اس کا مفہوم ومضمون بھی قادیانیوں کے حق میں غیر صحیح ثابت ہوگیا۔ واہ رے نصیب بدبختیاں وگمراہاں۔ ”ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذهديتنا، اللهم ثبت قلوبنا على الحق والصراط المستقيم امين ثم امين“

قادیانی مہم کا ایک قرآنی استدلال

یہ ایک حقیقت ہے کہ ”اذا فاتك الحياء فافعل ماشئت“ کہ جب کسی انسان سے حیاء رخصت ہوجائے تو پھر وہ جو مرضی میں آئے کرتا پھرے۔ کیونکہ وہ روحانی ایڈز کا شکار ہو جاتا ہے۔ ”ختم الله على قلوبهم“ کے زمرہ میں آجاتا ہے۔ جس کے سدھرنے اور اصلاح پذیر ہونے کا کوئی امکان نہیں رہتا۔ بعینہ اسی طرح جناب مثیل دجال اکبر کا معاملہ ہے کہ وہ اپنے دجل وفریب اور جھوٹے دعوؤں کی تائید میں شرم وحیاء کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر حرکت کر گذرتا ہے۔ حتیٰ کہ قرآن مجید میں بھی تحریف کرتے ہوئے ذرا جھجک محسوس نہیں کرتا۔ ایسا لچر مفہوم پیش کرتا ہے کہ کسی بڑے سے بڑے دشمن اسلام کو بھی ویسی جسارت نہیں ہوتی۔ چنانچہ ہمارا مخاطب اس خسوف وکسوف کے بارہ میں ایک تو مندرجہ بالا روایت پیش کرتا ہے اور دوسرے نمبر پر شیطان کے بھی کان کترتے ہوئے قرآن مجید کی سورۃ ۷۵ القیامہ کی درج ذیل آیات سے استدلال کرتا ہے۔

”فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر“

قادیانی ترجمہ: یعنی جس وقت آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند گرہن ہوگا۔ سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے۔ یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا۔

(مرزا قادیانی کی کتاب نور الحق حصہ دوم ص۷، خزائن ج۸ ص۱۹۴)

ان آیات کو قادیانی اور اس کی ذریت ضالہ اپنے خسوف وکسوف کی دلیل بناتے ہیں۔ مگر یہ بتائیں کہ ان آیات میں مرزا قادیانی کا دعویٰ مہدیت کہاں مذکور ہے۔ رمضان اور گرہن کی تاریخوں کا کہاں ذکر ہے؟ یہ تو وہی بات ہوئی کہ جب بھوکے کو پوچھا گیا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں؟ وہ فوراً بولا چار روٹیاں۔ اسی طرح مشہور ہے کہ ساون کے اندھے کو ہر چیز سبز ہی نظر آتی ہے۔ ایسے ہی مرزا قادیانی کو بھی جب ایک لفظ مل جائے تو اسے اپنے اوپر فٹ کرنے کی دھن میں مگن ہوجاتے ہیں۔ جب خسوف وکسوف کو مدنظر رکھ لیا جائے تو پھر جہاں بھی یہ لفظ دیکھا اسے

اپنے ہی کھاتے میں ڈالنے کی فکر اس کے قلب وذہن پر سوار ہو جاتی ہے۔ ورنہ ان آیات میں مرزائی خسوف وکسوف کا دور دور تک کوئی امکان نہیں ہے۔ آپ خود قرآن مجید سے سورۃ القیامہ نکال کر اور تلاوت کر کے اصل حقیقت معلوم کر سکتے ہیں۔ ذرا توجہ فرمایئے قادیانی کا ایک اور نمونہ کہ ان آیات مبارکہ کو مرزا قادیانی کے مقصود ومطلوب کے ساتھ کچھ تعلق ہے یا نہیں۔ یہاں تو روز قیامت کا تذکرہ ہے کہ جب یہ نظام کائنات درہم برہم کر دیا جائے گا۔ یہ تمام ستارے اور سیارے نیز شمس وقمر اپنی اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر خدا کی قہری تجلی کا شکار ہو جائیں گے۔ تو اس وقت انسان پریشان اور مضطرب ہو کر بھاگ دوڑ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس پر تمام حقیقت منکشف ہو جائے گی۔ وہ جان جائے گا کہ اس نے اس آنے والے جہاں کے لئے کیا محنت کی ہے۔

ملاحظہ فرمایئے! خلّاق عالم نے اس سورۃ کا نام ہی القیامہ رکھا ہے۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ پھر اس میں حالات وکوائف بھی اسی کے بیان ہوں گے۔ نہ کسی زمانہ کے مدعی مہدیت اور الہام وکشف کے۔ ملاحظہ فرمایئے مرزائی مفہوم سورت کے نام ہی سے کتنا بعید اور لاتعلق ہے۔ آپ یہ آیات بمع چند اگلی آیات سماعت فرما کر قادیانی دجل وفریب کی داد دیجئے۔

''فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر ۰ یقول الانسان یومئذ این المفر ۰ کلالا وزر ۰ الی ربك یومئذ المستقر ۰ ینبئو الانسان یومئذ بما قدم واخر ۰ بل الانسان علی نفسه بصیرة ۰ ولو القی معاذیر '''' جب آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند بے نور ہو جائے گا اور سورج اور چاندا کھٹے کر دیئے جاویں گے۔ اس دن انسان کہہ اٹھے گا کہ کہاں ہے جائے فرار۔ ہرگز نہیں کوئی بھاگنے کی جگہ۔ اس دن تیرے رب کے ہاں ہی ٹھہرنا ہوگا۔ اس دن انسان کو آگاہ کر دیا جائے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا اور پیچھے کیا چھوڑا۔ بلکہ انسان اپنے آپ پر خود ہی دلیل ہوگا۔ اگرچہ اپنے تمام عذر پیش کر دے۔''

ناظرین کرام! خدارا ذرا فیصلہ فرمایئے کہ کیا ان آیات مبارکہ کو مرزائی مفہوم کے ساتھ کچھ تعلق ہے۔ کوئی اشارہ کوئی کنایہ ممکن ہے؟ بالکل نہیں ہرگز نہیں۔ یہ ہے قادیانی دجل وفریب کا انمول شاہکار۔

انجیل اور قادیانی

دارقطنی کی روایت اور مندرجہ بالا قرآنی آیات کے بعد جناب قادیانی انجیل میں بھی

دیسہ کاری سے نہیں چوکے۔ وہاں سے محض بے جوڑ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ: ’’اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہوجائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے۔‘‘ (انجیل متی باب:۲۴، آیت:۱۲۹، رسالہ آسمانی گواہ ص۱۲)

ملاحظہ فرمائیے کہ ان آیات میں مسیح موعود کے آنے کی خبر ہے کہ ان کے آنے سے پہلے یہ کچھ ظاہر ہوگا۔ اس کے بعد ابن آدم نازل ہوگا۔ اس میں یہ کہاں ہے کہ مرزا قادیانی مسیح موعود بنے گا۔ پھر اس کی صداقت کے اظہار کے لئے اس کے فرمان دعویٰ میں یہ نشان ظاہر ہوں گے۔ نہ اس میں کسی مہینے کا ذکر ہے اور نہ ہی کسی تاریخ کا۔ خدا کی پناہ اتنی بے جوڑ بات اور دلیل۔ ناظرین! اسی نمونہ کو سامنے رکھ کر یقین کرلیں کہ قادیانیوں کے تمام دلائل کم وبیش اسی طرز کے بے جوڑ ہی ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کے کسی بھی دعویٰ یا دین پر کان نہ دھریئے۔

اللہ آپ کو ہر فتنہ سے محفوظ فرما کر بروز حشر خاتم المرسلین ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔

۱...... ایک منچلے قادیانی نے اس بحث کی تائید میں مندرجہ ذیل حوالہ جات بھی درج کئے ہیں۔ (اعمال ۱:۱۹تا۲۱، لوقا ۲:۲۵تا۲۸، یسعیاہ ۳:۱۰، دانیال ۱:۱۷، ۲۵، مرقس ۱۳:۲۴)

مگر سابقہ حوالہ کی طرح ان میں بھی ان کو ذرہ بھر تائید میسر نہیں ہوسکتی۔ ہر شخص ان حوالہ جات کا تجزیہ کرکے حقیقت شناس ہوسکتا ہے۔

مرزا قادیانی کے ۲۰ سیاہ جھوٹ

جھوٹ کے متعلق مرزا قادیانی کا فیصلہ لکھتے ہیں:

۱...... ’’لعنت ہے مفتری پر خدا کی کتاب میں۔ عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں۔‘‘ (براہین پنجم ج۵ ص۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۱)

۲...... ’’وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں۔ وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔‘‘ (شحنہ حق ص۶، خزائن ج۲ ص۳۸۶)

۳...... ’’جھوٹ ام الخبائث ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۳۱ حاشیہ)

’’جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۵۶، اربعین نمبر۳ ص۲۰، خزائن ج۱۷ ص۴۰۷)

۴...... نیز مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ: ’’جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو

جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔" (چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج۲۳ ص۲۳۱)

مرزا قادیانی کے اس اصول سے ہم سو فیصد متفق ہیں۔ مگر اب ذیل میں ہم مرزا قادیانی کی کتب سے صرف ۲۰ جھوٹ درج کرتے ہیں۔ اگر کوئی ان کو سچ ثابت کردے تو ہم اسے مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیں گے۔ ورنہ تمام قادیانی مرزائیت سے توبہ کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں اور مرزا قادیانی کو مندرجہ بالا خطابات سے نوازیں۔

۱...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: "مسیح موعود کی نسبت تو آثار (روایات) میں یہ لکھا ہے کہ علماء اس کو قبول نہیں کریں گے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۸۷، خزائن ج۲۱ ص۳۵۷)

حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ایسی بات کسی حدیث معتبر میں نہیں آتی۔ لہٰذا یہ مرزا قادیانی کا جھوٹ ثابت ہوا۔

۲...... کسی نے مرزا قادیانی سے ایک دفعہ سوال کیا کہ کیا پارسی زبان میں بھی کبھی خدا نے کلام کیا ہے تو مرزا قادیانی نے کہا کہ: "ہاں خدا کا کلام پارسی میں بھی اترا ہے۔ جیسا کہ وہ اس زبان میں فرماتا ہے۔ ایں مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم"

(چشمہ معرفت ص۱۱، خزائن ج۲۳ ص۳۸۲)

یہ مرزا قادیانی کی اپنی وحی ہے۔ جب کہ مرزا قادیانی پر خدا نے کوئی بھی وحی نہیں اتاری پھر کلام الٰہی شاعرانہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ بھی آنجناب کا جھوٹ ہوا۔

۳...... "اوّل تم میں سے مولوی اسماعیل علی گڑھی نے میرے مقابل پر کہا کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔" (نزول مسیح ص۱۳۱، خزائن ج۱۸ ص۴۰۹)

حالانکہ انہوں نے کبھی ایسا نہیں کہا۔ جناب مرزا قادیانی نے یہ بالکل غلط اور جھوٹ لکھا ہے جو ان کی عادت ہے۔

۴...... "قرآن شریف کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری (مدعی الہام ووحی) اسی دنیا میں دست بدست (جلد اور نقد) سزا پالیتا ہے۔" (انجام آتھم ص۴۹، ۵۰، ۶۳، خزائن ج۱۱ ص ایضاً) قرآن مجید میں ایسا کہیں نہیں لکھا۔ بلکہ وہاں لکھا ہے۔ "انما نملی لهم لیزدادوا اثما"

۵...... "آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہئے کہ بلاتوقف اس شہر کو چھوڑ دیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے۔" (ریویو آف ریلیجنز ج۶ نمبر۹ ص۳۶۵، ستمبر ۱۹۰۷ء)

۶...... ''تین ہزار سے زائد پیش گوئیاں جوامن عامہ کے خلاف نہیں تھیں۔ پوری ہو چکی ہیں؟'' (حقیقت المہدی ص۸) پھر اس کے بعد اپنے رسالہ (ایک غلطی کا ازالہ ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۱۰) میں لکھا کہ: ''پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئیوں کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود پوری ہوتے دیکھ چکا ہوں۔''

امن عامہ کی شرط کی کیا وجہ ہے؟ نیز فیصلہ کیجئے کہ مرزا قادیانی کی پہلی بات صحیح ہے یا دوسری یعنی ۳سو والی یا ڈیڑھ سو والی۔

۷...... ''تفسیر ثنائی میں لکھا ہے کہ ابوہریرہؓ فہم قرآن میں ناقص تھا۔ (استغفر اللہ) اس کی روایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابوہریرہؓ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا۔'' (براہین احمدیہ ص۲۳۴، خزائن ج۲۱ ص۴۱۰)

یہ بھی سراسر کذب وافتراء ہے۔ اس تفسیر میں کہیں یہ بات درج نہیں۔ لہٰذا لعنة الله علی الکاذبین!

۸...... ''افسوس ہے وہ حدیث بھی اسی زمانہ میں پوری ہوئی۔ جس میں لکھا تھا کہ مسیح کے زمانہ کے علماء ان سب لوگوں سے بدتر ہوں گے۔ جو زمین پر رہتے ہیں۔''

(اعجاز احمدی ص۱۳، خزائن ج۱۹ ص۱۲۰)

یہ بھی بالکل جھوٹ ہے۔ ایسی کوئی حدیث موجود نہیں۔ ذرا کھلائیے نقد انعام پائیے۔

۹...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ''بہت سی حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ بنی آدم کی عمر سات ہزار برس ہے اور آخری آدم پہلے آدم کی طرز پر الف ششم کے آخر میں جو روز ششم کے حکم میں ہے۔ پیدا ہونے والا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۶۹، خزائن ج۳ ص۴۷۵)

نیز لکھا کہ اس ابن مریم (مرزا قادیانی) کا نام انجیل اور قرآن میں آدم رکھا گیا ہے۔

بالکل غلط!

۱۰...... ''چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی۔ جس میں اس کے تین صد تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ پیش گوئی آج پوری ہوگئی۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۴۰، خزائن ج۱۱ ص۳۲۴)

کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں۔ ویسے مرزا قادیانی کے پاس بھی ایسی کتاب نہ تھی۔ خود چھپا کر پیش گوئی پوری کرنا محض دجل وفریب اور مغالطہ دہی ہے۔ جو کہ مرزائیت کا تانا بانا ہے۔

۱۱...... ''احادیث صحیحہ میں پہلے سے یہی فرمایا گیا ہے کہ مہدی کو کافر ٹھہرایا جائے گا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۳۸، خزائن ج۱۱ص۳۲۲)

کوئی ایک روایت بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔لہٰذا وظیفہ بنالو۔الا لعنة الله على الكاذبين!

۱۲...... ''صحیح بخاری میں صاف لفظوں میں لکھا گیا ہے کہ آنے والا مسیح موعود اس امت میں سے ہوگا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۳۸، خزائن ج۱۱ص۳۲۲)

ف...... یہ بھی مرزا قادیانی کا خالص اور سیاہ جھوٹ ہے۔ بخاری میں بلکہ کہیں بھی صاف لفظوں میں یہ مضمون نہیں آیا ہے۔

۱۳...... ''ایک وقت ایسا آئے گا کہ سب دوزخ سے نکل چکے ہوں گے۔ یہ حدیث صحیح سے ثابت ہے۔'' (ملفوظات ج۱۰ص۱۹۷)

یہ بالکل درست نہیں ہے۔قرآن میں تو ہے۔''وما هم بخارجين من النار (البقرة:۱٦۷)''یعنی مجرم کبھی بھی دوزخ سے نہ نکل سکیں گے۔

نیز فرمایا:''لا يخفف عنهم العذاب (البقرة:۱٦۲)''''كلما نضجت جلودهم بدلناهم جلودا غيرها (نساء:٥٦)''یعنی کفار سے ہرگز عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا۔ جب بھی ان کے چمڑے دہک جائیں گے۔ہم ان کے چمڑے دوسرے بدل دیں گے۔ ''كذالك فى ايات اخر ''اب فرمایئے حدیث صحیح قرآنی نصوص کے خلاف کیسے ہوسکتی ہے؟۔ لهٰذا لعنة الله على الكاذبين!

۱۴...... ''لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ کے دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا۔'' (معاذ اللہ)! (دافع البلاء ص۴، خزائن ج۱۸ص۲۲۰)

ف...... ناظرین کرام! یہ مرزا قادیانی کا سفید جھوٹ ہے۔ مسیح کا شراب پینا کہیں بھی نہیں ثابت ہوسکتا۔نہ بائبل سے نہ تاریخ سے۔

۱۵...... ''اور مجھے بتلایا گیا ہے کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی آیت''هو الذى ارسل رسوله''کا مصداق ہے۔'' (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ص۱۱۳)

ف...... یہ بالکل بکواس ہے۔کہیں بھی مرزا قادیانی کا ذکر نہیں ہے۔ ہاں احادیث میں بطور مفتری اور دجل کے عمومی طور پر ضرور ذکر ہے۔

۱۶...... ''یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا۔''

(ست بچن ص۱۷۱، خزائن ج۱۰ص۲۹۵)

ف...... حضرت مسیح پر یہ الزام خالص کفر ہے اور توہین انبیائے کے زمرہ میں آتا ہے۔ جس سے بڑا کفر کوئی نہیں۔ (العیاذ باللہ)

۱۷...... ''وفات مسیح پر صحابہ کا اجماع ہو چکا ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص۲۰۴، خزائن ج۲۱ص۳۷۶)

ف...... یہ قول مرزا بالکل جھوٹ اور کذب واختراع ہے۔ کسی ایک محدث ومفسر نے اس اجماع کو نقل نہیں کیا۔ ہاں حیات مسیح پر حدیث ابی ہریرہؓ کے تحت اجماع کا ثبوت بدرجہ تواتر ثابت ہے۔ کسی کا اعتراض بھی منقول نہیں۔

۱۸...... ''یہود خود یقیناً اعتقاد نہیں رکھتے کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص۲۰۵، خزائن ج۲۱ص۳۷۸)

ف...... ملاحظہ فرمائیے! مرزا قادیانی نے کیسا سفید جھوٹ بولا اور کتاب الٰہی قرآن مجید کی تکذیب کی۔ قرآن مجید میں یہود کا قول یوں ہے۔ ''انا قتلنا المسیح (نساء:۱۵۸)'' یعنی ہم نے مسیح کو قتل کردیا ہے۔ مرزا قادیانی اکثر یہ حرکت کرتے رہتے ہیں۔

۱۹...... ''کفار نے درخواست کی کہ آپ مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائیں تو ان کو جواب ملا۔ ''قل سبحان ربی'' یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا پاک ہے کہ وہ اپنے عہد اور وعدہ کے خلاف کرے وہ کہہ چکا ہے کہ کوئی جسم عنصری آسمان پر نہیں جائے گا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص۲۲۴، خزائن ج۲۱ص۴۰۰)

ف...... یہ بھی سراسر سفید جھوٹ ہے خدا نے کہیں بھی یہ وعدہ نہیں فرمایا۔ ''قل لعنۃ اللہ علی الکاذبین والمفترین''

۲۰...... مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ: ''وفات مسیح کا بھید صرف مجھ پر کھولا گیا ہے۔''

(اتمام الحجۃ ص۳، خزائن ج۸ص۲۷۵)

ف...... یہ بھی مرزا قادیانی کا محض دجل وفریب ہے۔ کیونکہ اس سے قبل مرزا قادیانی وفات مسیح پر تیس آیات قرآنی پیش کر چکے ہیں۔

(ازالہ ص۵۹۸، ۶۲۶، خزائن ج۳ص۴۲۳تا۴۳۷)

نیز بخاری مسلم کی صحیح احادیث اور کئی علمائے امت کے اقوال اس مسئلہ پر پیش کر چکے ہیں۔ بتلایئے اب یہ اس قدر واضح اور مدلل مسئلہ بھید کیسے ہوسکتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رہے کہ آنجناب اس سے قبل حیات مسیح آیات قرآنیہ اور متواتر صحیح احادیث اور اجماع امت سے واضح کر چکے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(ازالہ اوہام ص ۵۵۷، خزائن ج ۳ ص ۴۰۰، شہادت القرآن ص ۲، خزائن ج ۶ ص ۲۹۸)

اب بتلایئے مرزا قادیانی کا پہلا موقف درست ہے۔ (حیات مسیح) یا تیس آیات اور احادیث کثیرہ اور اجماع امت سے ثابت شدہ مسئلہ (وفات مسیح) درست ہے یا تیسرا موقف، اخفائے مسئلہ کا موقف درست ہے؟

ناظرین کرام! آپ مندرجہ بالا بیس حوالہ جات سے نہایت وضاحت سے معلوم کر چکے ہیں کہ مرزا قادیانی سراسر کذب اور دجل وفریب کا پلندہ ہے۔ صدق وراستی کا کوئی ذرہ بھی اس میں نہیں۔ لہٰذا اس فتنہ سے ہمیشہ پناہ مانگتے رہیے۔ ''اللهم اعوذبك من فتنة الدجال'' نیز وہ لوگ جو محض سادہ نیک نیتی یا کسی دباؤ یا لالچ کے تحت اس فتنہ میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ وہ بھی اپنی عاقبت کا خیال کرتے ہوئے نہایت غور سے سوچیں کہ ایسا مکار وکذاب کیسے ایک راست باز انسان ہوسکتا ہے۔ مہدی مجدد یا مسیح موعود یا نبی ہونا تو لاکھوں میل دور کی بات ہے۔ اللہ رب کریم ہر ایک فرد انسانی کو ہر قسم کے فتنہ اور آزمائش سے محفوظ رکھے آمین۔

مرزا قادیانی کے مزید ۲۵ جھوٹ

مندرجہ بالا ضابطہ کے تحت لگے ہاتھوں ۲۵ جھوٹ اور بھی سماعت فرمایئے۔ تاکہ آنجناب کے متعلق آپ کے ذہن میں مزید سے مزید ان کا کذب وفراڈ واضح ہو جائے اور پھر ان کی طرف سے کوئی بھی ڈھکوسلہ سن کر کوئی وسوسہ پیدا ہونے کا امکان باقی نہ رہے۔

۱...... مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں کہ: ''عزیزو تم نے وہ وقت پایا ہے کہ جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے۔ اس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو دیکھنے کی بہت سے نبیوں نے خواہش کی تھی۔'' **لاحول ولا قوۃ!** (اربعین نمبر ۴ ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۲)

ف...... ملاحظہ فرمایئے کیا اتنا بڑا جھوٹ آپ نے کبھی سنا ہے۔ اس چیز کا تو کہیں اشارہ تک بھی نہیں ہے۔

۲...... ''دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل (خدا کی مانند) لکھا ہے۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۶، خزائن ج ۱۷ ص ۶۱)

ف...... ناظرین کرام! دانیال کی کتاب میں اس مضمون کا کہیں نام ونشان بھی نہیں ہے۔ یہ محض ٹیچی کا شاخسانہ ہے۔

۳...... ’’ابن عربی نے ’’فصوص الحکم‘‘ (ان کی معروف کتاب کا نام ہے۔ ناقل) میں لکھا ہے کہ وہ (خاتم الخلفاء) چینی الاصل ہوگا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۰۱، خزائن ج۲۲ ص۲۰۹)

ف...... اگر ایسا ہو بھی تو اس سے مرزا قادیانی کو کیا فائدہ؟ کیونکہ مرزا قادیانی تو چینی الاصل ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ وہ پنجابی ہیں۔

۴...... ’’قرآن شریف بلکہ کتب سابقہ میں بھی ہے کہ وہ آخری مرسل جو آدم کی صورت میں آئے گا اور مسیح کے نام سے پکارا جائے گا۔ وہ لازماً چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہوگا۔‘‘
(لیکچر لاہور ص۳۹، خزائن ج۲۰ ص۱۸۵)

ف...... ’’لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم‘‘ مرزا قادیانی نے یہ جھوٹ لکھتے وقت ابلیس کے کان کترے ہیں۔ قرآن مجید میں ایسی کسی بات کا امکان ہی نہیں اور نہ ہی کتب سابقہ میں کہیں اس کا نشان ہے۔

۵...... ’’اجماع صحابہؓ وفات مسیح پر ہو چکا ہے۔‘‘
(لیکچر سیالکوٹ ص۵۷، خزائن ج۲۰ ص۲۴۶)

ف...... یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ان کا اجماع تو حدیث ابی ہریرہؓ کی روشنی میں حیات ونزول مسیح پر ہوا تھا۔ جس کو تمام مفسرین اور محدثین نے نقل کیا ہے۔ حتیٰ کہ خود مرزا قادیانی نے اسی کو نقل کیا۔ (ازالہ ص۵۵۷، خزائن ج۳ ص۴۰۰، شہادت القرآن ص۲، خزائن ج۶ ص۲۹۸)

اس کے برعکس کسی ایک نے بھی وفات مسیح پر اجماع نقل نہیں کیا۔ کیا کوئی قادیانی جیالا کسی ایک محدث ومفسر کی نقل دکھا سکتا ہے؟

۶...... ’’آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود کے بارہ میں فرمایا کہ وہ نبی اللہ اور امامکم منکم ہوگا۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۲۰، خزائن ج۱۷ ص۱۱۸)

ف...... یہ بھی بالکل غلط ہے۔ آنحضور ﷺ نے کہیں نہیں فرمایا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ بلکہ فرمایا ’’والذی نفسی بیدہ لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مریم‘‘ یعنی مریم کے بیٹے عیسیٰ نازل ہوں گے۔

۷...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ’’یقول ابن عباسؓ قال سمعت

رسول ﷺ یقول ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم علی جبل افیق"
(حمامۃ البشریٰ ص۸۸، خزائن ج۷ ص۳۱۲)

ف...... اس روایت میں "من السماء" کا لفظ بھی تھا۔ مگر وہ مرزا قادیانی نے حذف کر دیا ہے۔ یہی گڑبڑان کا وطیرہ ہے۔

۸...... "حضرت نبی اکرم ﷺ نے گواہی دی کہ میں نے معراج کی رات حضرت عیسیٰ کو مردوں میں دیکھا۔"
(ملفوظات ج۱۰ ص۵۸)

ف...... یہ بھی جناب قادیانی کا سفید جھوٹ اور دجل ہے اور آپ ﷺ کے ذمہ جھوٹ لگایا گیا ہے۔ اس کے متعلق حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ "من کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعده فی النار" یعنی جو میرے ذمہ جھوٹ لگائے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

۹...... "آدم سے پہلے بھی زمین پر نسل انسانی موجود تھی۔"
(ملفوظات ج۱۰ ص۴۳۲)

ف...... یہ بھی بالکل جھوٹ ہے۔ ورنہ بتلایئے کہ ان کا فرد اوّل کون تھا؟ نیز یہ بات کس آیت یا حدیث میں منقول ہے؟

۱۰...... "آثار صحیحہ میں آیا ہے کہ اس کو دکھ دیا جائے گا اور اس پر لعنتیں بھیجی جائیں گی۔"
(ضمیمہ کتاب البریہ ص۶، خزائن ج۱۳ ص۳۲۹)

ف...... یہ بالکل صریح اور ڈبل جھوٹ ہے۔ ہم اس پر صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ "لعنت الله علی الکاذبین والمفترین"

۱۱...... "مرہم عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہزارہا طب کی کتابوں میں موجود ہے۔"
(ست بچن ص ج، خزائن ج۱۰ ص۳۰۲)

ف...... آپ صرف پانچ سو کتب طب میں اس کا ذکر دکھادیں تو منہ مانگا انعام۔ ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین ورد کریں۔

۱۲...... "سورۂ تحریم میں مریمی صفات کا نام ابن مریم رکھ دیا گیا ہے۔"
(تریاق القلوب ص۱۵۹، خزائن ج۱۵ ص۴۸۴)

ف...... ہم اس بارہ میں سوائے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے کچھ اور نہیں کہتے۔

۱۳...... "حضور ﷺ کی چھ ماہ کی عمر تک آپ ﷺ کے ماں باپ دونوں فوت ہو گئے تھے۔"
(ایام الصلح ص۱۵۰، خزائن ج۱۴ ص۳۹۶)

ف...... یہ بھی بالکل خلاف واقع ہے۔آپ کی والدہ کا انتقال آپ کی چھ سال کی عمر میں ہوا ہے۔مرزا کو ماہ اور سال میں فرق نظر نہیں آیا۔

۱۴...... ''وما ارسلنا من رسول ولا نبی ولا محدث کی قرأت بخاری میں غور سے پڑھو۔'' (ایام الصلح ص۷۵،خزائن ج۱۴ص۳۰۹)

ف...... جناب قادیانی، بخاری میں ہو تو پڑھیں۔جب وہاں ہے ہی نہیں تو پھر ہم کیا پڑھیں۔یہی نا''لعنة اللّٰه علی الکاذبین''

۱۵...... مرزا کو اس کے خدا یلاش وصاعقہ نے کہا''انت منی بمنزلة اولادی'' (دافع البلاء ص۶،خزائن ج۱۸ص۲۲۷)

اور کہا''اسمع ولدی''اے بیٹے سن۔ (البشریٰ ج۱ص۴۹)

ف...... از روئے قرآن خدا نے کوئی اولاد نہیں بنائی۔بلکہ اس کو نہایت کافرانہ نظریہ فرمایا گیا ہے۔فرمایا:''لم یتخذ ولداً''اور فرمایا:''تکاد السموات یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هدا ان دعوا للرحمن ولداً''مرزائی کے جھوٹا ہونے میں ایک بات ہی کافی ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا کا بیٹا مانتا ہے۔

۱۶...... ''مسیح نے تورات ایک یہودی عالم سے سبقاً سبقاً پڑھی۔'' (نزول المسیح ص۶۰،خزائن ج۱۸ص۴۳۸) بالکل غلط۔

۱۷...... ''سورۃ الناس میں صریح اشارہ ہے کہ بادشاہ وقت کی اطاعت کرو۔''

(روائیداد جلسۂ عام ص۲۷،خزائن ج۱۵ص۶۱۹)

ف...... یہ افتراء علی اللہ کی نہایت گھناؤنی مثال ہے۔نہ وہاں صراحت ہے اور نہ ہی کوئی اشارہ۔ہاں مرزا جیسے خناسوں کا ذکر واضح طور پر موجود ہے۔

۱۸...... ''تمام الہامی کتب بروز کی قائم ہیں۔''(تریاق القلوب ص۱۵۸،خزائن ج۱۵ ص۴۸۱) بالکل غلط،ورنہ ثبوت دیجئے۔

۱۹...... ''قرآن سے ثابت ہے کہ مسیح موعود عیسیٰ بن مریم نہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۲۰،خزائن ج۱۷ص۱۱۸)

ف...... کوئی حوالہ پیش کیجئے۔نیز بتلایئے کہ تم پھر کیوں مریم بنتے رہے اور حیض وحمل کے مرحلے طے کر کے عیسیٰ بنتے رہے۔

۲۰...... ’’قرآن مجید میں الناس بمعنی دجال بھی آیا ہے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۲۱، خزائن ج۱۷ص۱۲۰) ثبوت دیجئے۔

۲۱...... ’’یہودیوں نے حفاظت تورات کے سلسلہ میں اس کے نقطے بھی گن رکھے تھے۔‘‘ (شہادت القرآن ص۴۲، خزائن ج۶ ص۳۳۸)

ف...... بالکل غلط کہیں سے بھی یہ ثابت نہیں ہوسکتا۔ ہے کوئی مرد میدان جو اس کا ثبوت فراہم کرے۔

۲۲...... ’’جو لوگ میرے دعویٰ کے وقت ابھی پیٹ میں تھے۔ اب ان کی اولاد بھی جوان ہوگئی ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۴۵، خزائن ج۲۱ص۳۱۳)

ف...... یہ لغو مبالغہ کی بدترین مثال ہے۔ کیونکہ ہر صورت میں تو پیٹ والے افراد کم از کم چالیس سال کی عمر کے ہونے چاہئیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ۱۸۸۰ء سے بھی تسلیم کیا جائے تو ۱۹۰۸ء تک صرف اٹھائیس سال بنتے تھے۔ گیا ابھی پیٹ والے جواب ہوئے نہ کہ ان کی اولاد۔ سچ ہے ’’اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی‘‘ آنجناب ہر موقعہ بے موقعہ جھوٹ کے کامل رسیا ہوچکے ہیں۔ جھوٹ کے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔

۲۳...... ’’سورۂ تحریم میں صریح طور پر بیان ہے کہ اس امت کے بعض افراد کا نام مریم رکھا گیا ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۸۹، خزائن ج۲۱ص۳۶۱)

ف...... یہ محض افتراء علی اللہ ہے۔ فلعنة الله علی الکاذبین!

۲۴...... ’’میں (مرزا قادیانی) انگریزی سے واقف نہیں۔‘‘ (براہین احمدیہ پنجم ص۸۰، خزائن ج۲۱ص۱۰۵)

ف...... یہ بھی بالکل بکواس ہے۔ ورنہ بتلایئے کہ مختاری کا امتحان کس زبان میں ہوتا تھا۔ نیز تیری انگریزی وحی کا کیا حساب کتاب ہوگا؟ جب کہ ضابطہ یہ ہے کہ ہر نبی اس کی قومی زبان میں وحی ہوتی ہے۔

۲۵...... ’’آنحضورﷺ نے فرمایا کہ غلبہ صلیب کے وقت ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو صلیب کو توڑے گا۔ اس کا نام مسیح ابن مریم رکھا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۱، خزائن ج۱۱ص۲۸۵)

ف...... یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ آپﷺ نے یہ کہیں نہیں فرمایا۔ اسی لئے زا قادیانی صلیب توڑنے کی بجائے اس کی پرستش ہی کرتے رہے۔

ناظرین کرام! لیجئے آپ نے یہ مرزا قادیانی کے صرف ۲۰+۲۵=۴۵ جھوٹ ملاحظہ فرمائے ہیں۔ جب کہ اس کی تقریباً ہر بات جھوٹی ہے۔ سینکڑوں ہزاروں جھوٹ نقل کئے جاسکتے ہیں۔ اب اس کے بعد آپ پھر مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا اقوال پڑھئے کہ ولد الزنا اور کنجر بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ نیز لکھا ہے کہ: ''جو ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں رہتا۔''

(چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج۲۳ ص۲۳۱)

اب فرمائیے کہ مرزا کے تو یہاں ۴۵ جھوٹ ثابت ہوگئے۔ لہٰذا یہ ہم کیسے اس کی کسی بات کا یقین کرلیں۔ اسی ضابطہ سے تو اس کا ہر دعویٰ اور ہر ایک پیش گوئی محض ڈرامہ ہی ثابت ہوگئی۔ پیٹ کا چکر ہی ہوگا۔ لہٰذا ہر مسلمان کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کی کسی بات یا مؤقف ونظریہ پر مطلق توجہ نہ دیں۔ یہ محض دھوکا اور خالص فراڈ ہے۔ نیز ان کے پیروکاروں کی خدمت میں مودبانہ گذارش ہے کہ آپ بھی مندرجہ بالا حوالہ جات کو ملاحظہ فرمائیں۔ اگر وہ واقعی غلط ہیں تو پھر اس شیطانی جال سے نکلئے۔ تم نے ان سے کوئی ادھار لے کر کھالیا ہے جو ہر صورت میں ان کا پلہ نہیں چھوڑتے۔ ہر شخص کو اپنی اپنی جواب دہی کرنا ہوگی۔ اللہ ہر فرد انسانی کو توفیق دے کہ وہ اپنی سعادت اخروی ہی کو ملحوظ رکھ کر زندگی گذارے۔ آمین ثم آمین!

مرزا قادیانی کی عربی

آنجہانی مرزا قادیانی کی مبالغہ آرائی اور دجل وفریب یوں تو ہر پہلو میں نمایاں ہے۔ مگر بسا اوقات وہ صاحب ریکارڈ توڑ اقدام بھی کرگذرتے ہیں۔ چنانچہ ایک مقام پر انہوں نے یہ بڑہانک دی کہ: ''قرآن کے بعد میری بلاغت کا نمبر ہے۔'' (بحتہ النور ص۱۲۸، خزائن ج۱۶ ص۴۶۴)

حالانکہ یہ مقام ومرتبہ تو اس ذات مقدسہ کا ہے جس نے اعلان فرمایا کہ: ''انا افصح العرب'' اور فرمایا: ''اعطیت جوامع الکلم'' (مشکوٰۃ ص۵۱۲، باب فضائل سید المرسلین)

یعنی میں تمام عرب سے زیادہ فصاحت کا مالک ہوں اور فرمایا کہ مجھے جامع کلام عطاء فرمایا گیا ہے۔ مگر جناب مرزا قادیانی حسب عادت ہر معاملہ اور ہر موقعہ پر نہایت بے باکی اور گستاخی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ ذیل میں مرزا قادیانی کی عربی کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:

۱...... ''سمعت ان بعض الجھال یقولون''

(خطبہ الہامیہ ص۲۴۱، خزائن ج۱۶ ص۲۴۱)

حالانکہ ازروئے قرآن ''ومن الناس من یقولو'' یقولون کی جگہ یقول چاہئے تھا۔

۲...... ''وبو سھن وعنا قھن'' (خطبہ الہامیہ ص۴۹، خزائن ج۱۶ ص۴۹)

بتلایئے بوسہ عربی زبان کا لفظ ہے؟

۳...... مرزا قادیانی کی اعجازی کتاب کی جھلکیاں۔ لکھا ہے: ''ویترک الناس طرق اللہ ذا الجلال'' (اعجاز المسیح ص۱۲۷، خزائن ج۱۸ ص۱۳۱)

لفظ اللہ مجرور ہونے کی بناء پر ذی الجلال چاہئے تھا۔ مگر افصح الخلق مرزا کا کرشمہ دیکھئے۔

۴...... ''ولم یزل ھذہ الجنود تلک الجنود یتحاربان''

(اعجاز المسیح ص۱۲۹، خزائن ج۱۸ ص۱۳۲)

''یتحاربان'' غلط ہے۔ ''تتحاربان'' چاہئے تھا۔ کیونکہ جنود بوجہ جمع ہونے کے ضمیر واحد مونث کا متقاضی ہے۔

۵...... ''الا علی النفس التی سعی سعیھا''

(اعجاز المسیح ص۱۳۶، خزائن ج۱۸ ص۱۴۰)

لفظ نفس مونث ہے۔ لہٰذا سعی کے بنائے سعت چاہئے تھا۔ مگر افصح الناس کو اس سے کیا غرض؟

۶...... ''وان لا توذی اخیک'' (اعجاز المسیح ص۱۶۵، خزائن ج۱۸ ص۱۶۹)

اخیک مجرور نہیں بلکہ مفعول ہونے کی بناء پر اخاک چاہئے تھا۔ شاید مرزا قادیانی کے ہرکارے ٹیچی اور مٹھن لال وغیرہ معمولی صرف ونحو سے بھی واقف نہیں۔

۷...... ''ولکل منھا دلالۃ علی کیفیۃ ایلاف''

(اعجاز ص۷۶، خزائن ج۱۸ ص۷۸)

الف کی جمع الاف، الوف ہے نہ کہ ایلاف۔

۸...... ''اتظن ان یکون الغیر'' (اعجاز المسیح ص۱۷۰، خزائن ج۱۸ ص۱۷۲)

الغیر عربی زبان میں معرف باللام نہیں آتا۔

۹...... ''الزم اللہ کافۃ اھل الملۃ'' (اعجاز المسیح ص۸۳، خزائن ج۱۸ ص۸۵)

حالانکہ کافہ مضاف نہیں آتا۔

۱۰...... ''ومثلھا کمثل ناقۃ تحمل کلما تحتاج الیہ وتوصل الی دار الحب من رکب علیہ'' (اعجاز المسیح ص۷۷، خزائن ج۱۸ ص۷۹)

رکب علیہ میں ضمیر ناقہ کے لئے جو کہ مذکر نہیں بلکہ مونث ہے۔لہٰذا رکب علیھا چاہئے تھا۔

۱۱...... ’’لا شیوخ ولا شاب‘‘ (اعجاز المسیح ص۵۵،خزائن ج۱۸ص۵۷)

اس میں جمع اور مفرد کا عطف خلاف ادب ہے۔

۱۲...... ’’ھذا الرجیم ھو الذی ورد فیہ الوعیدا عنی الدجال‘‘

(اعجاز المسیح ص۸۱،خزائن ج۱۸ص۸۳)

حالانکہ رجیم ابلیس کی صفت ہے۔

۱۳...... ’’فارتد علی اثارھما ووھب لہ الجنۃ‘‘

(البشریٰ ج۱ص۵۵،تذکرہ ص۲۹)

ملاحظہ فرمایئے الجنہ مونث ہے۔جس کے لئے فعل بھی مونث چاہئے تھا۔وھبت نہ کہ وھب۔

۱۴...... ’’اجاھد جیشی ‘‘ترجمہ از مرزا قادیانی کہ:’’میں اپنا لشکر تیار کر رہا ہوں۔‘‘ (البشریٰ ج۱ص۵۵)

ترجمہ کی لطافت قابل توجہ ہے۔

۱۵...... ’’بایعنی ربی‘‘ (البشریٰ ج۲ص۷۱،تذکرہ ص۴۲۰)

ترجمہ از مرزا قادیانی ’’اے رب میری بیعت قبول کر۔‘‘ ناظرین کرام! فیصلہ خود کر لیں کہ یہ ترجمہ کس اصول بلاغت کی بناء پر درست ہوسکتا ہے۔؟

۱۶...... ’’یا مسیح الخلق عدورنا لن تری من بعد موادنا وفسادنا‘‘ترجمہ از مرزا قادیانی ’’اے خدا کے مسیح جو مخلوق کی طرف بھیجا گیا۔ہماری جلد خبر لے اور ہمیں اپنی کتاب الصدق سچی کتاب دے۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۷۱،تذکرہ ص۴۲۳)

ترجمہ کے کمالات عیاں ہیں۔یہ ہے مرزا قادیانی کی بلاغت کے شاہکار۔

۱۷...... رشن الخمر۔ترجمہ از مرزا قادیانی ’’ناخواندہ مہمان کی خبر‘‘

(البشریٰ ج۲ص۶۹،تذکرہ ص۴۱۳)

۱۸...... ’’صلوٰۃ العرش الی الفرش ‘‘ترجمہ از مرزا قادیانی ’’یعنی رحمت

الٰہی جوتم پر ہے وہ عرش سے فرش تک ہے۔" (البشریٰ ج۲ص۹۸،تذکرہ ص۵۵۲)

ترجمہ کی نزاکت ولطافت ملاحظہ فرمایئے۔

۱۹...... مرزا قادیانی نے اعجاز المسیح نامی بزبان عربی ایک کتاب لکھی تو بطور تحدی اور چیلنج اعلان کیا کہ اس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ مگر خدائے عظیم نے اسے پہلے قدم ہی پر رسوا کردیا۔ کیونکہ اس کے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے کہ: "وقد طبع فی مطبع ضیاء الاسلام فی سبعین یوماً من شهر الصیام" (اعجاز المسیح ٹائٹل،خزائن ج۱۸ص۱)

یعنی یہ کتاب مطبع ضیاء الاسلام میں رمضان کے ستر دنوں میں طبع ہوئی ہے۔ جب کہ کسی بھی صورت میں رمضان کے ستر دن نہیں ہوسکتے۔ بلکہ ۲۹ یا تیس ہوتے ہیں۔ یہ افصح الخلق کی بلاغت وفصاحت۔

بندہ فقیران نمبروں کو بعدد زبانیہ جہنم (جہنم کے منتظم فرشتے) انیس کے عدد پر ہی ختم کرتا ہے۔ (ورنہ تلاش سے ایسے نمونے مل سکتے ہیں۔) کیونکہ کذب دجل کے منصب والا آخرت میں انہی انیس (علیہا تسعۃ عشر) کے ہی حوالہ کیا جائے گا۔ (العیاذ باللہ) خاتم الانبیاء ﷺ کا مکذب اور گستاخ ہمیشہ ہمیشہ انہی کے زیرنگرانی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب اہل ایمان کو حق پرست بنائے اور آخرت میں اسے برے مقام سے بحرمت سید الانبیاء ﷺ محفوظ فرمائے۔ جنت الفردوس کا وارث بنائے۔ آمین ثم آمین بحرمتہ سید الاوّل وخاتم النبیین ﷺ واصحابہ وازواجہ اجمعین صلوۃ دائمۃ الیٰ قیام الساعۃ۔

قادیانی کلمہ

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ کلمہ طیبہ "لا الہ الا الله محمد رسول "میں محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے۔ "مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ہیں۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ تشریف لائے۔ اس لئے ہم مرزائیوں کو کسی نئے کلمے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔" نعوذ باللہ! (کلمۃ الفصل ص۱۵۸)

مرزا قادیانی کی شان

قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کی ٹھیک وہی شان وہی نام وہی رتبہ ہے۔ جو

آنخضرت ﷺ کا تھا۔نعوذ باللہ! (اخبار الفضل ج ۳ نمبر ۳۷ ص ۷،مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء)

تمام انسانوں کے لئے نبی اور رسول

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ چودھویں صدی کے تمام انسانوں کے لئے نبی اور رسول مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔نعوذ باللہ! (تذکرہ ص ۳۵۲)

مرزا رحمۃ للعالمین ہے

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ رحمۃ للعالمین مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔نعوذ باللہ! (تذکرہ ص ۸۳)

مرزا سید الاوّلین وآخرین ہے

مرزائی اخبار (الفضل نمبر ۱۴ ج ۳ ص ۳،مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء) کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ وہ مرزا وہی ختم المرسلین تھا۔ وہی فخر الاوّلین وآخرین ہے۔ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا۔نعوذ باللہ!

مرزا قادیانی باعث تخلیق کائنات ہے

قادیانی عقیدہ ہے کہ آسمان وزمین اور تمام کائنات کو صرف اور صرف مرزا قادیانی کی خاطر پیدا کیا گیا۔نعوذ باللہ! (حقیقت الوحی ص ۹۹،خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲)

مرزا قادیانی کی روحانیت آنخضرت ﷺ سے زیادہ تھی

قادیانی عقیدہ ہے کہ آنخضرت ﷺ کا زمانہ روحانی ترقیات کی طرف پہلا قدم تھا اور مرزا قادیانی کے زمانے میں روحانیت کی پوری تجلی ہوئی۔نعوذ باللہ! (خطبہ الہامیہ ص ۲۷۲،خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

مرزا قادیانی کا تخت سب سے اونچا تھا

قادیانی عقیدہ ہے کہ آسمان سے بہت سے تخت اترے۔لیکن مرزا قادیانی کا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔نعوذ باللہ! (حقیقت الوحی ص ۸۹،خزائن ج ۲۲ ص ۹۲)

مرزا قادیانی کو بڑی فتح نصیب ہوئی

قادیانی عقیدہ ہے کہ آنخضرت ﷺ کو چھوٹی فتح نصیب ہوئی تھی اور بڑی یعنی فتح مبین مرزا قادیانی کو ہوئی۔نعوذ باللہ! (خطبہ الہامیہ ص ۲۸۸،خزائن ج ۱۶ ص ۲۸۸)

مرزا قادیانی کا اسلام افضل ہے

قادیانی عقیدہ ہے کہ آنخضرت ﷺ کے زمانے کا اسلام پہلی رات کے چاند کی طرح ناقص اور بے نور تھا اور مرزا قادیانی کے زمانے کا اسلام چودھویں رات کے چاند کی طرح تاباں

اور درخشاں ہے۔نعوذ باللہ! (خطبہ الہامیہ ص۲۷۲،خزائن ج۱۶ص۲۷۲)

مرزا قادیانی کے معجزے آنحضرت ﷺ سے زیادہ ہیں

قادیانی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے معجزات تین ہزار تھے۔نعوذ باللہ!

(تحفہ گولڑویہ ص۴۰،خزائن ج۱۷ص۱۵۳)

اور مرزا قادیانی کے معجزے تین لاکھ سے زیادہ ہیں۔نعوذ باللہ!

(حقیقت الوحی ص۶۷،خزائن ج۲۲ص۷۰)

مرزا قادیانی ذہنی طور پر آنحضرت ﷺ سے افضل ہے

قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ ہے۔ نعوذ باللہ! (ریویو مئی ۱۹۲۹ء بحوالہ قادیانی مذہب ص۲۴۱)

مرزا قادیانی کی روحانیت آنحضرت ﷺ سے اعلیٰ ہے

قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کی روحانیت آنحضرت ﷺ سے اقویٰ اکمل اور اشد ہے۔نعوذ باللہ! (خطبہ الہامیہ ص۲۷۲،خزائن ج۱۶ص ایضاً)

آنحضرت ﷺ مرزا قادیانی کی شکل میں دوبارہ تشریف لائے ہیں

قادیانی عقیدہ ہے کہ:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

نعوذ باللہ!

(اخبار بدر قادیان ج نمبر۲،شمارہ ۴۳ص۱۴،مورخہ ۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۶ء)

نبیوں سے مرزا قادیانی کی بیعت کا عہد

قادیانی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک ہر ایک نبی سے مرزا قادیانی پر ایمان لانے اور اس کی بیعت ونصرت کرنے کا عہد لیا تھا۔نعوذ باللہ! (اخبار الفضل ج۱۱نمبر۶۷ص۱،مورخہ ۲۶؍فروری ۱۹۲۴ء)

آنحضرت ﷺ کی پیروی باعث نجات نہیں

قادیانی عقیدہ ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی پیروی باعث نجات نہیں۔ بلکہ صرف مرزا قادیانی کی پیروی سے نجات ہوگی۔نعوذ باللہ! (اربعین نمبر۱ص۴،خزائن ج۱۷ص۳۳۶)

خاتم النبیین لا نبی بعدی

معرکہ حق و باطل

حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ

معرکہ حق و باطل

امت مسلمہ میں قادیانیت کا ناسور پھوٹے ایک صدی گذر چکی ہے۔ اس عرصہ میں معالجین امت نے اس کی مکمل تشخیص کر کے اس ناسور کو جسد ملت سے جڑوں سمیت کاٹ کر الگ پھینک دیا ہے۔ مگر اس کی سرانڈ ابھی تک ملک وملت کو پریشان کر رہی ہے۔ لہٰذا تمام امت کو متحد ہو کر اس سرانڈ سے نجات پانا ازبس ضروری ہے۔ نیز اس طرف بھی توجہ دینا ضروری ہے کہ کہیں اس ناسور کی کوئی جڑ پھر نہ پھوٹ پڑے۔ لہٰذا اس مسئلہ میں غفلت اور لاپرواہی نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔

یہ بات سو فیصد صحیح ہے کہ قادیانیت کو مذہب اور حقانیت کے ساتھ ذرہ بھر تعلق نہیں ہے۔ یہ تو محض مغربی استعمار کا ایک آلہ کار اور ایجنٹ گروہ ہے۔ اس ٹولہ نے کچھ دینی مباحث کو محض آڑ کے طور پر اپنا رکھا ہے۔ جیسے مسئلہ حیات ونزول مسیح علیہ السلام اور اجرائے نبوت وغیرہ۔ علمائے امت نے ان کے تمام تر شبہات کے مسکت جوابات دے کر میدان مناظرہ ومباحثہ سے تو ان کو بھگا دیا ہے۔ مگر اب یہ لوگ اپنے طور پر بذریعہ لٹریچر مختلف وسوسے اور شوشے چھوڑتے رہتے ہیں۔ جو محض دجل وفریب اور وسیسہ کاری ہوتی ہے۔ حقیقت سے ان کو کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں بندہ حقیر بھی کچھ تجربہ رکھتا ہے۔ جس کی بناء پر عرض یہ ہے کہ درباره مسائل قادیانیوں سے نپٹنے کے لئے مختصر طریقہ یہ ہے کہ ان کے پیش کردہ نظریات کا رد اور توڑ خود مرزا قادیانی ہی کی تحریرات سے کیا جاوے تاکہ ان کے لئے کوئی گنجائش نہ رہے۔ اگرچہ یہ طریقہ اپنانے میں قادیانی کتب کا وسیع مطالعہ درکار ہے۔ مگر یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ تھوڑی سی محنت کر کے ہمیشہ کے لئے سہولت فراہم ہو جائے گی۔ چنانچہ بندہ حقیر نے اسی طریقے کو اپناتے ہوئے ذیل میں قادیانی کے پیش کردہ معیار ہائے صداقت کو تسلیم کر کے ان کی تردید وتکذیب کا تمام مرحلہ خود قادیانی کتب سے باحسن وجوہ طے کیا ہے۔ جس کا مطالعہ ہر فرد کے لئے نہایت مفید ہوگا۔ بایں طور کہ مرزا قادیانی نے اپنی ذاتی کتب وتحاریر میں حق وصداقت کے جو جو معیار اور ضوابط پیش کئے ہیں۔ انہی کو تسلیم کرتے ہوئے خود اسی کی دیگر تحریرات سے مرزا قادیانی کی تردید اور تکذیب اس حد تک کر دی ہے کہ کسی ہوشمند انسان کو قادیانیت کے دجل وفریب اور حماقت وجہالت ہونے میں رتی بھر شک وشبہ باقی نہیں رہ جاتا۔ اب بندہ ذیل میں وہ معیار بمع رد پیش کر کے ہر فرد بشر کو دعوت فکر دیتا ہے کہ وہ اس تحریر کو بغور مطالعہ فرما کر اپنی عاقبت کی فکر کرے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جادۂ حق پر گامزن ہونے کی توفیق عنایت فرمائے۔ ”واللہ یهدی من یشاء الیٰ طریق مستقیم“

احقر: عبداللطیف مسعود، ڈسکہ!

حق وصداقت کے قادیانی معیاراوران کانتیجہ

پہلا معیار

مرزا قادیانی اس کے لڑکے اوراس کے پیروکارسب کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کونبوت اتباع نبویؐ سے حاصل ہوئی ہے۔مگر یہ بات بالکل غلط ہے۔کیونکہ دین اسلام میں تواس کی مکمل نفی ہے۔نیز خودمرزا قادیانی بھی یہی بات کہتا ہے۔چنانچہ اس نے لکھا ہے کہ:

۱...... ’’لا شك ان التحديث موهبة مجردة لا تنال بكسب البتة كما هو شان النبوة‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص۸۲،خزائن ج۷ص۳۰۱)

’’اس میں ذراشک وشبہ نہیں کہ مکالمت ومخاطبت الٰہیہ (وحی الٰہی) محض عطائے الٰہی ہے۔کسی ریاضت یامحنت سے ہرگز حاصل نہیں ہوتی۔جیسا کہ شان نبوت کا معاملہ ہے۔(یعنی جیسے مقام نبوت کسی اتباع یاریاضت ومجاہدہ سے حاصل نہیں ہوتا۔اس طرح تحدیث ہے۔)‘‘

۲...... دوسری جگہ لکھا ہے کہ:’’والمؤمن الكامل هو الذى رزق من هذه النعمة على سبيل الموهبة‘‘ (الاستفتاص۲۲،خزائن ج۲۲ص۶۴۳)

۳...... ’’سومیں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے۔جو مجھ سے پہلے نبیوں اوررسولوں اورخدا کے برگزیدوں کودی گئی۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۶۲،خزائن ج۲۲ص۶۴)

۴...... ’’اب میں بموجب آیہ کریمہ’’واما بنعمة ربك فحدث‘‘اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خداتعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجے(جن کے مدارج میں کسب اورسلوک اور مجاہدہ کوکچھ بھی دخل نہیں ص۶۵)میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جومیری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطاء کی گئی ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۶۷،خزائن ج۲۲ص۷۰)

۵...... ’’اب خلاصہ کلام یہ ہوا کہ وحی اللہ کے نزول کا اصل موجب خداتعالیٰ کی رحمانیت ہے۔کسی عامل کا عمل نہیں ہے اور یہ بزرگ صداقت ہے۔جس سے ہمارے مخاطب برہمووغیرہ بےخبر ہیں۔‘‘ (براہین احمدیہ ص۳۵۳،خزائن ج۱ص۴۲۰،حاشیہ۱۱)

نتیجہ

ناظرین کرام!مندرجہ بالا اقتباسات میں جناب مرزا قادیانی نے واضح طور پرتسلیم کیا ہے کہ نبوت محض عطائے الٰہی سے ملتی ہے۔اس میں کسی محنت یاریاضت ومجاہدہ کا ذرہ دخل نہیں

ہوتا۔مزید برآں آنجہانی قادیانی تواس سے بھی بڑھ کرشکم مادر ہی سے یہ مقام لے کر آئے ہیں۔ لیکن خدا جانے پھر اس پر کیا مصیبت نازل ہوگئی کہ یہ سب کچھ بھول کر لکھ دیا کہ مجھے آنحضو ﷺ کی اتباع سے نبوت ملی ہے۔اب اس معمہ کا حل کوئی قادیانی مربی یا ان کا گرو مرزا طاہر ہی کر سکے گا۔ہل من مبارز؟ نیز قادیانی تو بجائے اتباع کے الٹا مخالفت کے راستہ پر چل پڑا تھا۔جیسے مسئلہ ختم نبوت، مسئلہ حیات ونزول مسیح علیہ السلام اور مسئلہ جہاد وغیرہ میں۔خدا جانے قادیانی لغت میں اتباع بھی مخالفت ہی کو کہتے ہیں؟ کیونکہ مرزا ہر معاملہ میں حکم جو ہو کر آیا تھا تو آخر اس نے جہاں قرآن کی غلطیاں نکالیں، حدیث رسول ﷺ میں من پسند رد وقبول کر رویہ اپنایا۔ایسے ہی یہ رویہ عربی لغت ومحاورہ میں بھی ضرور چلانا چاہئے تھا۔تا کہ اس کی حکمیت مکمل ہو جائے۔یا للعجب! ملاحظہ فرمائے مرزا نے ساری امت سے کٹ کر نبوت کی نئی تقسیم کر ڈالی کہ اس کی ایک قسم ظلی نبوت بھی ہے۔جو اتباع واطاعت سے حاصل ہوسکتی ہے۔پھر اس مفہوم کلی کو فرد واحد (صرف اپنی ذات) ہی میں محدود ومنحصر فرمادیا۔علاوہ ازیں آنجناب نے لفظ توفی کے مفہوم میں بھی تبدیلی وترمیم فرمائی کہ پہلے اس کا معنی تھا کامل نعمت دینا، کامل اجر دینا۔پھر اس کا مفہوم صرف موت میں منحصر کر دیا۔الغرض قادیانی اصول وضوابط بطور تجدید کے ساری دنیا سے نرالے اور منفرد کر دیا۔ الغرض قادیانی اصول وضوابط بطور تجدید کے ساری دنیا سے نرالے اور منفرد ہیں۔ایسے ہی اگر اس کے ہاں اتباع کا معنی بھی مخالفت ہو تو کوئی بعید بات نہیں ہے۔واہ رے مرزا قادیانی، تیری تو وہی بات ہوئی کہ:''اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی''

تو گویا مرزا کا ظلی نبوت کا نظریہ خود اس کی دیگر تحریرات سے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ہمیں قرآن وحدیث سے دلائل دینے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔اسی طرح ہمیں قادیانیوں کے تمام نظریات کو خود مرزا قادیانی کی تحریرات سے ختم کرنا چاہئے۔

دوسرا معیار، حقیقی نبوت سابقہ

مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار خود کو سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے معیار پر بلکہ ان سے بھی اعلیٰ مرتبہ پر قرار دیتا ہے۔ (نزول المسیح ص۸۴، خزائن ج۱۸ص۴۶۰،۴۶۲)

مگر جب کوئی اسے اس معیار پر رکھنے لگتا ہے تو فوراً شتر مرغ کی طرح عذر کر دیتا ہے کہ:''ماسوا اس کے جو شخص ایک نبی متبوع علیہ السلام کا متبع ہے اور اس کے فرمودہ اور کتاب اللہ پر ایمان لاتا ہے۔اس کی آزمائش انبیاء کی آزمائش کی طرح کرنا ایک قسم کی بے سمجھی ہے۔کیونکہ انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر

کروائیں۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۳۳۹، خزائن ج۵ ص۳۳۹، خط بجواب نواب محمد علی خاں)

دوسری جگہ لکھا ہے کہ: "بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ شاید میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔"

(حقیقت الوحی ص۱۵۰ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۱۵۴)

ملاحظہ فرمایئے کہ متنبی صاحب جب دعویٰ کرنے کے موڈ میں ہوتے ہیں تو پھر ترنگ میں آکر اپنے کمالات اور عجائبات بیان کرنے میں آسمان وزمین کے قلابے ملا دیتے ہیں کہ میں سب سے بڑھ کر ہوں۔ حضرت مسیح علیہ السلام سے بھی کہیں بڑھ کر ہوں۔ مگر جب حقیقت کے جہاں میں آزمانے اور پرکھنے والوں کے سامنے ہوتے ہیں تو تمام لن ترانیاں کافور ہو جاتی ہیں۔ تمام ہوائی قلعے مسمار ہو جاتے ہیں کہ میں نے تو سابقہ انبیاء علیہم السلام جیسی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ کبھی زیادہ زچ ہوکر کہہ دیا کہ نبوت سے میری مراد محض مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ تھی۔ دیگر انبیاء والی نبوت کا دعویٰ نہ تھا۔ اگر تمہیں اس لفظ پر اعتراض ہے تو اسے کاٹا ہوا سمجھو۔ لیکن ایسی طرح دے کر مرزا نکل نہیں سکتا۔ کیونکہ جب وہ آیات پیش کرنے پر آتا ہے تو سابقہ نبوت والی آیات پیش کرتا ہے۔ مگر میدان موازنہ میں آتا ہے تو فوراً پیچھے کو کھسک جاتا ہے۔ اگر سابقہ نبوت باقی نہیں تو اجرائے نبوت کا دعویٰ کیسے؟ یہ بقائے نبوت کے مناظرے اور مباحثے کس لئے کرتے پھرتے ہو؟

یاد رکھئے! اللہ نے تو ایک ہی طرز کی نبوت جاری فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ اس نے تو سید الانبیاء ﷺ کے متعلق بھی فرمایا کہ: "هذا نذير من النذر الاولىٰ" کہ ہمارے یہ نبی معظم بھی سابقہ نبیوں میں سے ایک نبیؐ ہی ہیں۔ فرق مراتب الگ بحث ہے۔ فرمایا: "تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض" لہٰذا نفس نبوت میں سب برابر مگر مراتب میں تفاوت۔

یہ مرزا قادیانی والی نبوت کس انداز کی ہے؟ جو سابقہ انبیاء علیہم السلام کی نبوت سے کوئی علیحدہ ہی چیز ہے۔ ایسی نبوت کا اعلان خدا نے تو کہیں فرمایا نہیں ہے۔ ہاں یہ کوئی ابلیسی اور اختراعی چیز ہو تو الگ بات ہے۔ مگر پھر ہمیں اس سے کیا سروکار ہو سکتا ہے۔ ہمیں تو اس نبوت سے وابستہ ہونا ہے جو اللہ کریم نے حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرما کر خاتم الانبیاء ﷺ پر ختم فرمادی اور اسی نبوت کے متعلق ہی اختتام یا بقا واجراء کی بحث ممکن ہو سکتی ہے۔ پھر اگر کوئی سر پھرا سابقہ چلی آنے والی نبوت کے خاتم الانبیاء ﷺ پر ختم ہونے کا قائل نہیں تو وہ قطعاً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اسی طرح اگر کوئی اس سے الگ کسی اور قسم کی نبوت کے اجراء کا نظریہ رکھتا ہے تو یہ بھی

بوجہ عدم ثبوت کے دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔ کیونکہ اس نے بلا دلیل ایک نئی چیز کے ابتداء اور جریان کا دعویٰ کیا ہے۔ اسلام میں تو بلا ثبوت کوئی عملی مسئلہ ثابت نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ کوئی نظریہ ثابت ہو جائے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ قادیانی ہمیشہ دو رخی، متضاد اور پہلودار بات کرتے ہیں جو کہ ان کے متبوع اور گرو کا وطیرہ تھا۔ لہٰذا ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا مرزا قادیانی کی نبوت سابقہ نبیوں ہی کے سلسلہ کی نبوت ہے یا کوئی الگ قسم ہے؟ اگر تم سابقہ سلسلہ نبوت میں اس کو کھڑے کرو تو یہ بات خلاف اسلام ہے کہ وہ نبوت خاتم الانبیاء علیہم السلام پر ختم ہو چکی ہے۔ جس کا اقرار مرزا قادیانی نے بھی کیا ہے وار اگر تم کسی نئی قسم نبوت کے مدعی ہو۔ جیسے (کلمہ الفصل ص۱۱۲) پر مرزا بشیر احمد قادیانی نے لکھا ہے اور بشیر الدین محمود نے حقیقت نبوت میں خوب زور مارا ہے۔ بلکہ خود مرزا قادیانی نے بھی یہی بات کہی ہے تو یہ بھی اسلام کے خلاف اور کفر خالص ہے۔ نیز تم اس صورت میں اجرائے نبوت کا دعویٰ مباحث اور مناظرے نہیں کر سکتے۔ بات ختم ہوئی۔

تیسرا معیار، مدت نبوت

آنجہانی مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں نے تیئس سال سے دعویٰ نبوت کیا ہوا ہے اور ابھی تک یہ سلسلہ آگے چل رہا ہے۔ خدا جانے کہاں تک جائے۔ جب کہ آنحضور ﷺ کے بارہ میں آیت ’’لو تقول علینا بعض الاقاویل ‘‘ وارد ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ مدعی نبوت کاذبہ جلدی مارا جاتا ہے۔ وہ تیئس سال تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا میں بھی سچا مدعی نبوت ہوں۔ دیکھئے اس کی کتاب (حقیقت الوحی ص۲۰۶، خزائن ج۲۲ ص۲۱۴، تتمہ حقیقت الوحی ص۲۹، خزائن ج۲۲ ص۴۶۱) پر پینتیس سال لکھے ہیں۔ (اربعین نمبر۳ ص۲۲، خزائن ج۱۷ ص۴۰۹) میں مدت تیئس سال مذکور ہے۔

جواب یہ ہے کہ اوّل تو تیری مدت ہی میں شدید تضاد ہے۔ جس سے تیری یادہ گوئی اور کذب وافتراء کھل جاتا ہے۔ دیکھئے (آئینہ کمالات اسلام ص۵۴، خزائن ج۵ ص۵۴) میں ۱۲ سال، (نشان آسمانی ص۳۷، خزائن ج۴ ص۳۹۷) میں ۱۱ سال، (سراج منیر ص۴، خزائن ج۱۲ ص۴) میں اور (ایام الصلح ص۳۷، خزائن ج۱۴ ص۲۶۸) میں ۲۵ سال، (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۴، خزائن ج۱۷ ص۵۸) میں اور (اربعین ج۳ ص۶ نمبر۴ ص۱،۲، خزائن ج۱۷ ص۳۹۱، ص۴۳۰، ۴۳۱) میں بھی تیئس سال۔ بتلایئے مرزا قادیانی کی کس بات پر اعتبار کیا جاوے۔

۲...... یہ ضابطہ صرف سید دو عالم ﷺ کے لئے ہے، عام نہیں۔ کیونکہ ’’لو تقول احد ‘‘نہیں فرمایا کہ جو کوئی مدعی نبوت ہمارے ذمہ کوئی بات کہے۔ بلکہ یہ فرمایا کہ ’’لو تقول‘‘

کہ اگر آپ خاتم الانبیاءؐ ایسے ہی کوئی بات بلاوحی کہہ دیں تو ہم یوں کریں گے۔ یہ خاص ہے عام نہیں۔ ورنہ معاملہ خراب ہو جائے گا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود سچے نبی ہونے کے صرف تین سال امت میں رہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی مدت بھی نہایت مختصر ہے۔ بعد میں شہید ہوگئے۔ نیز اس طرح آپ کے بعد کاذب مدعیان نبوت ۴۰، ۴۰ سال تک زندہ رہے۔ بلکہ انہوں نے حکومت بھی قائم کرلی۔ خود بہاءاللہ ایرانی کا مسئلہ تمہارے سامنے ہے۔ ان تفاصیل سے واضح ہوا کہ یہ آیت صرف آنحضورﷺ کے لئے ہے، عام نہیں۔

بائبل اور اختصاص خاتم الانبیاءﷺ

قادیانی نے خود ہی بائبل کا حوالہ دے کر اس دلیل کا خاص ہونا تسلیم کرلیا ہے۔ دیکھئے صاحب بہادر بحوالہ استثناء لکھتے ہیں کہ: ''میں ایک نبی مبعوث کروں گا...... لیکن وہ نبی جو ایسی شرارت کرے کہ کوئی کلام میرے نام سے کہے جو کہ میں نے اسے حکم نہیں دیا کہ لوگوں کو سناتا...... وہ نبی مرجائے گا۔'' (استثناء۱۸:۱۸تا۲۰، بحوالہ ضمیمہ اربعین نمبر۳،۴ص۸، مندرج خزائن ج۱۷ص۴۷۴)

دیکھئے اس حوالہ سے صاف اختصاص معلوم ہورہا ہے۔

۳...... تیرا یہ دعویٰ نبوت تیس سال یا کم وبیش محض غلط ہے۔ کیونکہ تو تو اتنے برس خدا کی وحی کو سمجھ ہی نہ سکا تھا۔ (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ص۱۱۳) دعویٰ تو سمجھ کے بعد ہونا تھا۔

۴...... اس حساب سے تو نے دعویٰ مسیحیت ۱۸۹۱ء میں کیا اور ۱۹۰۸ء میں یعنی کل ۱۷برس زندہ رہ کر واصل جہنم ہوا، تیئس برس تو پورے نہ کئے۔ لہٰذا فیل۔ حالانکہ یہ مدت بھی غلط ہے۔

۵...... دراصل بقول مرزامحمود اور عام قادیانیوں کے مرزاقادیانی نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا تو اس حساب سے صرف ۷سال رہ کر واصل جہنم ہوا۔ تو سچا کیسے کہلا سکتا ہے؟

ایک اور طریقہ سے: آنجہانی نے آیت ''لوتقول'' کے بارہ میں جو شرائط بیان کی ہیں وہ بھی مرزاقادیانی میں نہیں پائی جاتیں۔ چنانچہ مرزاقادیانی نے لکھا ہے کہ: ''پس اے مومنو! اگر تم ایک ایسے شخص کو پاؤ جو مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور تم پر ثابت ہو جائے کہ وحی اللہ پانے کے دعویٰ پر تیئس برس کا عرصہ گذر گیا اور وہ متواتر اس عرصہ تک وحی اللہ پانے کا دعویٰ کرتا رہا اور وہ دعویٰ اس کی شائع کردہ تحریروں سے ثابت ہوتا رہا تو یقیناً سمجھ لو کہ وہ خدا کی طرف سے ہے اور اس مدت میں آخر تک کبھی خاموش نہیں رہا اور نہ اس دعویٰ سے دستبردار ہوا۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۴، خزائن ج۱۷ص۵۸)

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمایئے کیا یہ مذکورہ شرائط مرزا قادیانی میں پائی جاتی ہیں کہ:

۱...... یہ صاحب، براہین احمدیہ سے لے کر آخر تک کبھی اپنے دعویٰ نبوت سے خاموش یا دستبردار نہ ہوا ہو؟

۲...... نیز مسلسل اس دعویٰ کو زور شور سے اپنی کتابوں میں شائع کرتا رہا ہو۔

نتیجہ: افسوس صد افسوس۔ جناب آنجہانی ان علامات سے یکسر خالی اور محروم ہے۔ اس میں یہ تسلسل اور دوام دعویٰ ہرگز نہیں پایا گیا۔ لہٰذا یہ اپنے دعویٰ نبوت میں بالکل فیل اور صفر ہے۔ کیونکہ اس مدت میں مرزا قادیانی سے بجائے تسلسل دعویٰ کے قدم قدم پر اس دعویٰ سے دستبرداری اور انحراف واقع ہوتا رہا۔ بلکہ مدعی نبوت کو کافر، لعنتی اور خارج از اسلام بھی کہتا رہا۔

دیکھئے لکھتا ہے کہ: ''فلا تظن یا اخی انی قلت کلمة فیه رائحة ادعاء النبوة''
(حمامتہ البشریٰ ص۸۳، خزائن ج۷ ص۳۰۲)

نیز لکھا کہ: ''ماکان لی ان ادعی النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین''
(حمامتہ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ ص۲۹۷)

نیز یہ بھی لکھا کہ: ''میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں۔ یہ آپ کی غلطی ہے...... کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے...... اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا ہی نہیں چاہئے...... بلکہ کرامات ہے۔''
(جنگ مقدس ص۷۴، خزائن ج۶ ص۱۵۶)

مرزا قادیانی نے تو دعویٰ نبوت کی طرح دعویٰ مسیحیت سے بھی برملا انکار کیا ہے۔ دیکھئے لکھتا ہے کہ: ''اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے...... میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے، وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔''
(ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲)

تو جب مرزا قادیانی میں سچے مدعی والی شرائط نہیں پائی گئیں۔ بلکہ وہ اپنے دعویٰ سے بیسیوں مرتبہ انکار وانحراف اور پہلوتہی کرتا رہا ہے تو پھر وہ سچا کیسے ہو گیا۔ وہ تو سراسر کذاب، دجال اور کافر ملعون ہوگا۔ یہ نتیجہ اور حکم ہم نے خود آنجناب کے ضابطہ کے مطابق لگایا ہے۔ لہٰذا آپے سے باہر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ نیز بقول مرزا محمود قادیانی کہ آپ نے دعویٰ نبوت ۱۹۰۱ء میں کیا ہے۔ آپ نے تریاق القلوب کی تصنیف کے بعد اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی ہے۔ لہٰذا ۱۹۰۱ء سے پہلے کے تمام حوالہ جات جن میں دعویٰ نبوت سے انکار ہے، وہ اب منسوخ سمجھے جائیں گے۔ ان سے حجت پکڑنی غلط ہے۔ دیکھئے: (مرزا محمود کی کتاب حقیقت النبوة ص۱۲۱)

اب فرمایئے! مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے صدق وکذب کے متعلق شرائط کس نتیجے تک پہنچیں کہ آنجناب صرف چھ سات سال تک اس دعویٰ پر زندہ رہا اور اتنی ہی مدت بقول مرزا قادیانی آپ کا ایک حریف بابو الٰہی بخش بھی دعویٰ نبوت کر کے زندہ رہا۔ جس نے اپنا نام موسیٰ رکھا ہوا تھا۔ ملاحظہ فرمایئے! مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''بابو الٰہی بخش نے اپنا نام موسیٰ رکھا تھا۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۴۱)

وہ اس کتاب (عصائے موسیٰ) کی تالیف کے چھ برس بعد فوت ہو گئے۔ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱۴، خزائن ج ۲۲ ص ۵۵) ویسے مرزا قادیانی نے بھی اپنا نام موسیٰ رکھ لیا تھا۔

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۸۴، خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۰)

اب فرمایئے کہ جب بابو الٰہی بخش چھ برس دعویٰ کے بعد مر گیا تو وہ جھوٹا اور کذاب قرار دیا گیا تو آپ جناب بھی حساب لگا لیں کہ ۱۹۰۱ء کے بعد کتنے برس زندہ رہے؟ کیا تم نے تیئس سال والی معیاری مدت پوری کر لی یا ابتدائی پیش رفت ہی میں غضب الٰہی کے شکنجے میں پھنس گئے؟ یہ بات کوئی مخفی یا الجھی ہوئی نہیں۔ بلکہ نہایت واضح ہے کہ تم نے دعویٰ نبوت کے بعد جلد ہی اپنے کذب وافتراء پر مہر تصدیق ثبت کر کے آنجہانی ہو گئے۔

ایک مزید مغالطہ: اگر کوئی قادیانی یہ کہہ دے کہ مرزا قادیانی مطلق دعویٰ الہام کے ساتھ اتنی مدت پوری کر گئے ہیں۔ لہٰذا وہ جھوٹے نہیں بلکہ سچے ثابت ہوں گے تو گذارش یہ ہے کہ یہ زبردست خلط مبحث ہے۔ جناب مرزا قادیانی نے ''لوتقول'' کا معیار دعویٰ نبوت کے متعلق قرار دیا ہے نہ کہ مطلق الہام وکشف کے متعلق اور نہ ہی وہ معیار بن سکتا ہے۔ کیونکہ ''لوتقول'' میں امر نبوت کا ذکر ہے نہ کہ مطلق الہام وکشف کا۔ اگرچہ مرزا قادیانی کی تحریرات اس ضابطہ کے بیان میں پہلودار اور نہایت مغالطہ انگیز ہیں جو کہ اس کی سرشت اور بنیاد ہے۔ مگر اصل حقیقت وہی ہے جو میں نے عرض کی ہے کہ دعویٰ الہام نہیں بلکہ دعویٰ نبوت کے لئے یہ معیار ہے۔ اہل اسلام، قادیانیوں کے اس دھوکے سے خوب ہوشیار ہیں۔ قادیانی ہر جگہ ایسی ڈنڈی مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک اہم نکتہ: ''لوتقول'' کا عنوان سارے قرآن مجید میں صرف اور صرف سید الانبیاء ﷺ کے لئے استعمال ہوا ہے اور کسی بھی نبی کے لئے یہ عنوان نہیں آیا۔ وجہ اس کی یہ ہے مخالفین انبیاء نے اپنے اپنے نبی کے لئے افتراء کا عنوان ہی اختیار کیا تھا۔ جس کے جواب میں یہی لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ مگر مخالفین سید الرسل ﷺ نے آپ کے حق میں جب یہ عنوان اختیار

کیا تو اس کے رد میں خالق کائنات نے بھی یہی لفظ استعمال فرمایا تا کہ مخالفین کا خوب رد ہو جائے۔ کیونکہ کسی الزام کا جواب ہمیشہ اسی لفظ میں دیا جاتا ہے۔ جیسے حضرت نوح علیہ السلام کو قوم نے یہ الزام دیا کہ:''انا لنراك فى ضلل مبين (اعراف:٦٠)''تو اس کے جواب میں فرمایا کہ:''قال يقوم ليس بى ضلالة (اعراف:٦١)''ایسے ہی قوم ہود نے اپنے پیغمبر علیہ السلام کو یہ طعن دیا کہ:''انا لنراك فى سفاهة (اعراف:٦٦)''اس کے جواب میں فرمایا کہ:

''قال يقوم ليس بى سفاهة ولكنى رسول من رب العالمين (الاعراف:٦٦،٦٧)''ملاحظہ فرمایئے کہ طعن منکرین کا جواب انہی کے لفظ میں دیا جارہا ہے۔ اسی طرح کفار مکہ نے کہہ دیا کہ:''ام يقولون تقوله''تو اس کے جواب میں یہ فرمایا کہ:

''لوتقول علينا بعض الاقاويل (الحاقة:٤٤)''

تمام قرآن مجید میں ان دو مقامات کے سوا کہیں بھی یہ مادہ استعمال نہیں ہوا۔ لہٰذا اس کی غرض وغایت وہی ہے جو سید الانبیاء ﷺ کے اس عاجز اور حقیر ترین امتی نے پیش کی ہے۔

ایک اور حقیقت: اس انداز سے دوسرے مقام پر یہ عنوان اختیار فرمایا گیا ہے کہ:

''وان كادوا ليفتنونك عن الذى اوحينا اليك لتفترى علينا غيره واذا لا تخذوك خليلا ۰ ولو لا ان ثبتناك لقد كدت تركن اليهم شيئاً قليلا ۰ اذا لا ذقناك ضعف الحيوة وضعف المماة ثم لا تجد لك علينا نصيرا''

(بنی اسرائیل:۷۵تا۸۳)

''اور وہ منکرین تو اس کوشش میں تھے کہ آپ کو اس وحی برحق سے برگشتہ کردیں جو ہم نے آپ کو کی ہے۔ تا کہ آپ ہم پر اس کے علاوہ کچھ اور گھڑ لائیں۔ تب وہ آپ کو اپنا دلی دوست بنا لیتے اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ہم نے آپ کو ثابت قدم رکھا تو آپ تو ان کی جانب کچھ قدر مائل ہو ہی چلے تھے۔ (اگر ایسا ہوجاتا) تو اس وقت ہم آپ کو دنیا اور آخرت میں دوگنا عذاب دیتے اور پھر آپ ہمارے مقابلہ میں کسی کو بھی اپنا مددگار نہ پاتے۔''(العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ)

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں یہ عنوان سابقہ عنوان سے بھی کتنا سنگین ہے۔ جس سے رب العالمین کی کبریائی اور شان جلالیت کا نمایاں اظہار ہورہا ہے کہ ہمارے نبی برحق علیہ السلام ہمارا پیغام پہنچانے میں اتنے محتاط اور حساس ہیں کہ اس میں معمولی سی گڑبڑ کا بھی کہیں امکان نہیں ہے۔ بالفرض والتقدیر اگر کہیں ایسا ہوجاتا تو ہمارا یہ ضابطہ شاہی صادر ہوجاتا۔ لہٰذا یہ عنوان صرف امر رسالت کے انتہائی محفوظ ومصؤن ہونے کے اظہار کے لئے ہے۔ نہ کہ کسی کے لئے مدت اور

معیارصداقت بیان کرنے کے لئے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے فرمایا:’’لواشرکوا لحبط عنهم ما کانو یعملون (انعام:۸۸)‘‘ لہٰذا قادیانی اوراس کی ذریت باطلہ کوایسے عنوانات سے رتی برابر سہارانہیں مل سکتا۔ مرزاچونکہ اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی اورعظمت رسالت کی حقیقت سے سوفیصلہ بے بہرہ اورمحروم ہے۔ لہٰذا وہ باغوائے شیطانی ایسے ایسے ڈھکوسلے بیان کرتا رہتا ہے کہ جس کی حقیقت کا دور دور کہیں نام ونشان نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہرفرد بشرکواس کے دجل وفریب سے محفوظ رکھےاور جوپھنس چکے ہیں۔ ان کوبھی راہ راست پرآنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

چوتھا معیار

قادیانی اوراس کی امت مرزا کے معیارصدق وکذب کے لئے آیت’’لقد لبثت فیکم عمرا من قبله افلا تعقلون (یونس:۱۶)‘‘ بھی پیش کرتے ہیں کہ میری پہلی (قبل ازدعویٰ) زندگی ملاحظہ کرو۔

تبصرہ وتجزیہ

۱…… یہ آیت کریمہ صرف آنحضرتﷺ کے لئے ہے۔ جن کی سیرت طیبہ کے دونوں دور (قبل ازنبوت اور بعد ازاں) درخشاں اور بےعیب طاہر ومطہر آج بھی ہمارے سامنے ہیں۔ کوئی مخالف سے مخالف بھی آپ کی ذات اقدس پرانگلی نہیں اٹھاسکتا۔ بلکہ اسی حیات طیبہ کے پیش نظرآپ قبل ازنبوت بھی تمام معاشرہ عرب میں صادق وامین کے لقب عالی سے مشہور ومعروف تھے اور بعدازنبوت توایک ایک لمحہ حیات امت کے لئے قیامت تک اسوۂ حسنہ، ضابطہ حیات، معیارسعادت اوردین ومذہب بنا۔ آپ کی خلوت وجلوت کے اعمال واخلاق ایسے پاکیزہ اور’’وانك لعلی خلق عظیم‘‘ کے ترجمان تھے کہ اگران کواپنی ہتھیلی پررکھ کرتمام زمان ومکان میں چکرلگایاجائے توکوئی جھجک محسوس نہ ہو۔ بلکہ خلق خدا ان کوروح سعادت وکامرانی سمجھ کراپنانے کے لئے بےتاب ہوجائے۔

برخلاف اس کے قادیانیوں کی حالت یہ ہے کہ جب بھی ان کوسیرت مرزا پربحث کرنے کا کہا جائے تو وہ زہرکا پیالہ پینا توگوارا کرسکتے ہیں مگراس بحث کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ یہ ہےبھی حقیقت، کہ مرزاقادیانی نے کسی معیاری کرداراوراخلاق واعمال کانمونہ ہرگز پیش نہیں کیا۔ نہ قبل ازدعویٰ اور نہ ہی بعدازدعویٰ۔ ملاحظہ فرمائیے وہ توخوداپنے آپ کومعیارنبوت پرپرکھنے سے کتراتا ہےاوراس کوقادیانیوں کی کم فہمی اوربےسمجھی قراردیتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے اس کی مشہور کتاب (آئینہ کمالات ص۳۳۹، خزائن ج۵ص ایضاً) نیز وہ اپنی پہلی زندگی کے متعلق خود رقمطراز

ہے کہ: ''مجھے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ نہ کوئی موافق تھا نہ مخالف۔ کیونکہ میں اس زمانہ میں کچھ بھی چیز نہ تھا......اس زمانہ میں میں درحقیقت اس مردہ کی طرح تھا جو قبر میں صدہا سال سے مدفون ہو اور کوئی نہ جانتا ہو کہ یہ کس کی قبر ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۷، ۲۸، خزائن ص ۲۶۰، ۲۶۱)

نیز لکھا ہے کہ: ''بلکہ میرے روشناس بھی صرف چند آدمی ہی نکلیں گے اور خود گورنمنٹ بھی اس بات کی گواہ ہے کہ قادیان میں میرے لئے کسی کی آمدورفت نہ تھی۔''

(نزول المسیح ص ۱۴۰، خزائن ج ۱۸ ص ۵۱۸، بقیہ رویت گواہ نمبر ۱۹)

اب فرمایئے کہ مرزا قادیانی کی ایسی زندگی کو جو بالکل مہمل اور ناقابل توجہ ہو۔ کیسے کسی معیار کے لئے پیش کیا جاسکتا ہے؟

ناظرین کرام! اب اندازہ لگائیں کہ مرزا قادیانی خود ہی اپنے آپ کا ستیاناس کر گیا ہے۔ ایک طرف تو اپنے لئے معیار نبوت پر پیش کرنے کو ناسمجھی قرار دیتا ہے اور دوسری طرف نہایت عیارانہ طور پر وہی معیار اپنے لئے پیش بھی کر دیتا ہے۔ عجیب مسخرہ ہے۔ خدا کرے کوئی نہ سمجھے۔ اے قادیانیو! یہ ہے تمہارا گرو اور پیشوا جو خود کو ایک معمہ بنا کر رکھنا چاہتا ہے۔ وہ اپنی کوئی صاف حیثیت کہیں بھی واضح نہیں کرتا اور نہ ہی کرنا چاہتا ہے۔ تم خواہ مخواہ اس کے پیچھے لگ کر اپنی عاقبت برباد کر رہے ہو۔ میرے خیال میں تو مرزا قادیانی وہی حقیقت سمجھانا چاہتا ہے کہ: ''ایھا العبانقة انکم علی دین من اظھرہ اذلہ اللہ ومن کتمہ اعزہ اللہ '' لہٰذا قادیانیت کے چنگل سے نکل کر خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کے صاف ستھرے اور منور و مطہر جادہ حق پر آجاؤ۔ ورنہ تمہارا وہی حال ہوگا جو ابلیس کے پیروکاروں کا سورہ ابراہیم میں ''وقال الشیطان '' کے ضمن میں واضح کیا گیا ہے۔'' واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم''

پانچواں میعار

مولانا محمد حسین بٹالوی کی تعریف مرزا:

مرزا قادیانی مولانا بٹالوی کی تعریف اپنے حق میں یوں نقل کرتے ہیں کہ: ''مؤلف براہین (مرزا قادیانی) کے حالات وخیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں، ہمارے معاصرین ایسے واقف کم نکلیں گے۔ مؤلف صاحب ہمارے ہم وطن بلکہ اوائل عمر کے ہمارے ہم مکتب ہیں۔ اس زمانہ سے آج تک خط وکتابت وملاقات ومراسلت برابر جاری ہے۔ مؤلف براہین احمدیہ مخالف وموافق کے تجربہ اور مشاہدہ کی رو سے واللہ حسیبہ شریعت محمدیہ پر قائم اور پرہیزگار وصداقت شعار ہیں۔ کتاب براہین احمدیہ ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی

اوراس کا مؤلف اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلی کتابوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۸۸۲،۸۸۳،خزائن ج۳ص۵۸۱)

اس عبارت کومرزائی اکثر پیش کرتے ہیں تواس کے متعلق گذارش یہ ہے کہ:

۱...... یہ مضمون محض سابقہ تعارف یا مرزا کی حوصلہ افزائی کے لئے لکھا گیا تھا۔ پوری واقفیت سے نہ لکھا گیا تھا۔ جیسا کہ خود بٹالویؒ صاحب لکھتے ہیں کہ: ''جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا آپ کا ایسا وصف لازم بن گیا ہے۔ گویا وہ آپ کی سرشت کا ایک جز ہے۔ زمانہ تالیف براہین احمدیہ کے پہلے آپ کی سوانح عمری کا میں تفصیلی علم نہیں رکھتا۔ مگر زمانہ تصنیف براہین سے جو جھوٹ بولنا دھوکہ دینا آپ نے اختیار کیا۔'' (رسالہ اشاعت السنہ نمبر اج ۵ص۸،۱۸۹۲ء)

نیز مرزا قادیانی نے جو بٹالویؒ صاحب کا تبصرہ بایں الفاظ نقل کیا ہے کہ: ''زمانہ تالیف براہین احمدیہ کے پہلے آپ کی سوانح عمری کا میں تفصیلی علم نہیں رکھتا تھا۔ مگر زمانہ تالیف براہین احمدیہ سے جو جھوٹ بولنا، دھوکہ دینا آپ نے اختیار کیا ہے...... علی الخصوص ۱۸۹۰ء سے جب سے آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ مشتہر کیا ہے...... آپ کا یہی حال ہے۔''

(آئینہ کمالات ص۳۱۱،خزائن ج۵ص ایضاً)

۲...... علاوہ ازیں اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسا کہ خود مرزا قادیانی نے پہلے چراغ دین جمونی کی تحریر کو بہت سراہا اور اس کے طبع کی اجازت دے دی۔ مگر بعد میں جلانے کا حکم دیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''اور میں نے سرسری طور پر کچھ حصہ ان کا سنا تھا اور قابل اعتراض حصہ ابھی سنا نہیں گیا تھا۔ اس لئے میں نے اجازت دے دی تھی کہ اس کے چھپنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر افسوس کہ خطرناک لفظ اور بیہودہ دعویٰ جو کہ اس کے حاشیہ میں ہے۔ اس کو میں کثرت لوگوں اور دوسرے خیالات کی وجہ سے سن نہ سکا اور محض نیک ظنی سے ان کو چھپنے کے لئے اجازت دے دی۔'' (دافع البلاء ص۱۹،خزائن ج۱۸ص۲۳۹)

۳...... پھر آگے مزید لکھا ہے کہ: ''افسوس کہ اس نے بے وجہ اپنی تعلی سے ہمارے سچے انصار کی ہتک کی اور عیسائیوں کے بدبودار مذہب کے مقابل پر اسلام کو برابر درجہ کا مذہب سمجھ لیا۔ سو ہم کو ایسے شخص کی کچھ پرواہ نہیں۔ ایسے لوگ ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے اور نہ نفع پہنچا سکتے ہیں۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ ایسے انسان سے قطعاً پرہیز کریں، اس کی تحریروں سے ہمیں پوری واقفیت نہ تھی۔ اس لئے اجازت طبع دی تھی۔ اب ایسی تحریروں کو چاک کرنا چاہئے۔''

(دافع البلاء ص۲۲،خزائن ج۱۹ص۲۴۲)

اس کے متعلق اس اقتباس کے سابق ولاحق میں مزید بھی اس کی تنقیص کی ہے۔ تا کہ اجازت طبع کے اثرات کا ازالہ ہو سکے۔ یہی حساب مولانا بٹالویؒ کی تحسین کا بھی لگا لینا چاہئے کہ یہ نا قابل اعتبار ہے۔ جیسے جمونی کی تحسین مرزائیوں کے ہاں نا قابل اعتبار ہے۔ علاوہ ازیں مرزا قادیانی نے ایک اور شخص ڈاکٹر عبدالحکیم کے متعلق بھی یہی رویہ اپنایا ہے۔ پہلے تو اس کی لکھی ہوئی تفسیر کو خوب داد دی کہ یہ تفسیر نہایت عمدہ ہے۔ شیریں بیان ہے، نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں، دل سے نکلی ہے اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے۔ پھر اس کے برعکس دوسرے مقام پر یوں لکھا کہ: ''ڈاکٹر عبدالحکیم کا تقویٰ صحیح ہوتا تو کبھی تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا۔ کیونکہ وہ اس کا اہل نہیں ہے۔ اس کی تفسیر میں ذرہ روحانیت نہیں اور نہ ہی ظاہری علم کا کچھ حصہ ہے۔''

ناظرین کرام! جیسے مرزا نے خود حسن ظن کے طور پر سرسری طور پر جمونی اور عبدالحکیم کی تحریرات کو اجمالاً دیکھ کر ان کی مدح وتوصیف کر دی۔ بعد میں بغور اور تفصیلی علم ہو جانے پر ان کی سخت تنقیص اور توہین کرنے لگے۔ ایسے ہی مولانا محمد حسین بٹالویؒ کا معاملہ بھی سمجھ لیجئے۔ قادیانیوں کو ان کی تحسین سے خوش نہ ہونا چاہئے ورنہ ان دونوں کی تحریرات بھی حجت سمجھیں۔ جن کی مرزا قادیانی نے تحسین کی ہے۔ جب وہ نہیں تو یہ بھی نہیں۔ جب کہ مرزا ملہم ہے اور بٹالوی صاحب غیر ملہم۔

۴...... نیز مرزا قادیانی کے ہم مجلس لوگ مرزا کے حق میں یہ گواہی بھی دیتے ہیں کہ: ''مرزا قادیانی) نفس پرست ہے، فاسق ہے، فاجر ہے...... بداخلاق، شہرت کا خواہاں، شکم پرور ہے...... کم بخت، کمانے سے عار رکھنے والا، مکر اور فریب اور جھوٹ میں مشاق...... اور جھوٹ بولنے والا ہے۔ مرزا کی جماعت کے لوگ بدمعاش بدچلن لوگ ہیں کہ ہم نے پندرہ سال تک متواتر پہلو بہ پہلو ایک ہی قصبہ میں ان کے ساتھ رہ کر ان کے حال پر غور کیا تو اتنی غور کے بعد ہمیں یہی معلوم ہوا کہ یہ شخص درحقیقت مکار، خودغرض، عشرت پسند، بدزبان وغیرہ وغیرہ ہے۔'' دیکھئے مرزا قادیانی کی ذاتی کتاب: (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۵۲، ۱۵۳، خزائن ج۲۲ ص۵۹۰، ۵۹۱)

مرزا قادیانی نے یہ تحریر آریہ کے اخبار شبھ چنتک کے مختلف پرچوں سے اخذ کر کے لکھی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے یہ ہے مرزا قادیانی کے ہم وطن اور حالات کے ذاتی طور پر دیکھنے والوں کا تبصرہ واقعہ، جناب مرزا قادیانی جب گمنامی کے خول سے نکل کر پبلک سطح پر نمودار ہوا تو اس کے کریکٹر وکردار کی تصویر کشی پر از حقیقت یہی واضح ہوئی کہ یہ صاحب نہایت شاطر ومکار، دھوکہ باز اور پرلے درجہ کا نوسر باز آدمی ہے۔ چنانچہ اس نے سب سے پہلی کتاب براہین کے بارے

میں لوگوں سے پچاس جلدیں لکھنے کا وعدہ کر کے رقم پیشگی وصول کر کے خوب لوٹا۔ پھر اس نے پچاس جلدوں کی بجائے صرف پانچ ہی پر ٹرخا دیا اور لوگوں کے مطالبہ پر یہ مکاری اور نوسر بازی کی اعلان کر دیا کہ: ''پہلے براہین کے پچاس حصے لکھنے کا وعدہ تھا۔ مگر پانچ ہی پر اکتفاء کی جاتی ہے۔ کیونکہ پچاس اور پانچ میں صرف صفر کا فرق ہے۔ لہٰذا پانچ سے پچاس کا وعدہ پورا ہو گیا۔''

(براہین پنجم ص ۷، خزائن ج ۲۱ ص ۹)

یہ ہے مرزا قادیانی کی سابقہ نہیں بلکہ دور رسالت والہام کی کیفیت، اور سنئے مرزا قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ کا ڈرامہ۔

مرزا قادیانی نے ترنگ میں آ کر اعلان کیا کہ میں ایک کتاب پچاس حصوں پر مشتمل لکھوں گا۔ جس میں اسلام کی حقانیت کے تین سو زبردست دلائل درج کروں گا۔ لیکن جب یہ کتاب شروع کی تو سبحان اللہ پہلا حصہ تو چوب قلم سے اشتہار پر ہی پورا ہو گیا۔ پھر مختصر سا دوسرا حصہ مرتب ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ پیشگی قیمت کی صورت میں رقم بٹورنے کا زور شور سے خوب بندوبست کیا کہ کتاب کی قیمت ۱۰ روپے رکھی۔ پھر پچیس روپے کا اعلان کر دیا۔ نیز صرف قیمت ہی نہیں بلکہ اعلان کیا اہل ثروت اصحاب زیادہ سے زیادہ تعاون کریں۔ جس پر جناب مرزا قادیانی کی جھولی میں بواسطہ ٹیچی وخیراتی وغیرہ کافی رقم جمع ہو گئی۔ حالانکہ پیشگی قیمتیں لینے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اس کتاب پر کل خرچہ صرف ۹ ہزار روپیہ آتا تھا اور مرزا قادیانی کی جائیداد دس ہزار روپیہ تھی۔ (براہین ص ج، خزائن ج ۱ ص ۶۳)

ادھر مرزا قادیانی اتنے فیاض تھے کہ اعلان کر رہے ہیں۔ میں مشتہر ایسے مجیب کو بلاعذرے وحیلے اپنی جائیداد دس ہزار روپیہ پر قبض ودخل دے دوں گا۔ (براہین ص ۲۶، خزائن ج ۱ ص ۲۸) مگر کتاب کے لئے لوگوں سے مانگنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد کہ تین سو دلائل لکھنے کا وعدہ فرمایا۔ مگر صرف دو قسم کی دلیلوں پر اکتفاء کر لیا۔

چنانچہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''میں نے پہلے ارادہ کیا تھا کہ اثبات حقیقت اسلام کے لئے تین سو دلیل براہین احمدیہ میں لکھوں۔ لیکن جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ دو قسم کے دلائل ہزارہا نشانوں کے قائم مقام ہیں۔'' (دیباچہ براہین ص ۵، خزائن ج ۲۱ ص ۶)

دراصل مرزا قادیانی کے دانے بھی مک گئے تھے۔

ملاحظہ فرمائیے کہ جس کتاب کو پچاس جلدوں میں شائع کرنے کا اعلان کیا تھا اور اس کی پیشگی قیمت بھی بڑھ چڑھ کر وصول کر لی۔ مگر جب چند ہی قدم چلے تو دانے ختم ہوتے نظر آئے،

جوش مدہم پڑ گیا تو لگے اختصار کا راستہ ڈھونڈنے کہ اتنی طوالت کی کیا ضرورت ہے؟ یہ کام تو اس اختصار میں بھی کافی ہے۔ پھر یہ بھی یاد رہے کہ جو برائے نام چار حصے لکھے، وہ بھی مانگ تانگ کر پورے کئے۔ اپنے اندر اتنی سکت کہاں تھی۔ خود تو آنجناب نیم ملا خطرہ ایمان کے مصداق تھے، پھر کیا ہوا؟ مرزا قادیانی کی زبانی سنئے: ''پھر تخمینہ ۲۳ سال تک اس کتاب کا چھپنا ملتوی رہا...... اور بہت سے لوگ جو اس کتاب کے خریدار تھے۔ اس کتاب کی تکمیل سے پہلے ہی دنیا سے گذر گئے۔''

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲، خزائن ج۲۱ ص۲)

عوام الناس تاخیر اور ٹال مٹول کی وجہ سے اپنی رقم کا مطالبہ کرنے لگے اور اس میں وہ حق بجانب بھی تھے۔ آخر ۲۳ سال گو ربع صدی کا عرصہ کون انتظار کر سکتا ہے؟ اس پر مرزا قادیانی تو خریداروں کو ٹالتے ہی رہے۔ کبھی اپنی طرف سے اور کبھی وحی والہام کے زور سے مگر لوگ نہ ٹلنے تھے نہ ٹلے۔ جس پر مرزا قادیانی تو ٹھنڈے ڈھیٹ بنے رہے۔ لیکن نوردین برداشت نہ کر سکا۔ اس نے ازخود اجازت طلب کی کہ: ''اگر خریدار براہین توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمایئے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجالاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں۔''

(فتح اسلام ص۶۱، خزائن ج۳ ص۳۶)

مرزا قادیانی جب اس کے مجیب کو دس ہزار دینے کے لئے مضطرب تھے (خزائن ص۳۸) تو اس کی طباعت پر خرچ کیوں نہ کر سکے؟ آخر غیرت دینی بھی کوئی شے ہے۔ یہ نہ کر سکے تھے تو کسی سے قرضہ حسنہ لے کر ہی براہین طبع کرالیتے، پھر فروخت کر کے رقم دے دیتے۔ اتنی لمبی چوڑی اشتہار بازی کی کیا ضرورت تھی کہ جس کے نتیجہ میں خریداروں کو اتنی زحمت برداشت کرنی پڑی اور مرزا قادیانی کو بھی اتنا کچھ سننا پڑا۔ آخر کئی افراد کو مجبوراً رقم واپس بھی کرنا پڑی۔ دریں صورت دینی حمایت بھی زندہ رہتی اگر واقعی مرزا قادیانی اس میں مخلص تھے۔ جس کا اظہار یوں کیا ہے کہ: ''یہ کچھ تجارت کا معاملہ نہیں اور مؤلف کو بجز تائید دین کے کسی کے مال سے کچھ غرض نہیں۔''

(براہین ص و، خزائن ج۱ ص۶۹)

اس اظہار کے بعد بھی مرزا قادیانی نے لوگوں کی رقوم واپس نہیں کیں اور نہ ہی نوردین کو واپس کرنے کی اجازت دی تو پھر ہم اس کے سوا کیا گمان کر سکتے ہیں کہ یہ سب معاملہ محض شکم پروری اور حرص زر کی تکمیل تھی۔ لوگوں کے اموال پر محض ڈاکہ ڈالنا اور لوٹ کھسوٹ تھی۔ کوئی تقویٰ، تائید دین اور خلوص نہ تھا۔ چنانچہ پھر اس کے بعد بھی جناب آنجہانی کی زندگی اسی جوڑ توڑ مکر وفریب، حیلہ سازی، لوٹ کھسوٹ اور نفسانی محاذ آرائی میں گذری۔ آنجناب سلطان محمد،

مولانا ثناءاللہ، مولانا محمد حسین بٹالویؒ، ڈاکٹر عبدالحکیم، محمدی بیگم و عبداللہ آتھم وغیرہ سے مقابلہ کر کے ذلیل ہی ہوئے۔ پھر آخر میں اپنی ہی دعاء سے ۱۹۰۸ء میں عالم رنگ و بو سے ناکام چل بسا۔ یہ ہے مرزا قادیانی کی زندگی۔ جس کو وہ ''لقد لبثت فیکم عمرا من قبله '' کہہ کر پیش کر رہا ہے۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ نام نہند زنگی را کافور۔

اللہ تعالیٰ ایسے مکاروں اور ابلیس سرشتوں سے ہر فرد انسان کو محفوظ رکھے، آمین!

چھٹا معیار، تناقضات مرزا

جناب مرزا قادیانی اس مسئلہ میں خود لکھتے ہیں کہ: ''اگر میری باتیں اللہ کی طرف سے نہ ہوتیں تو ان میں تناقضات واختلافات ہوتے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۰۶، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸، ۱۰۹)

یہ اصول واقعی درست ہے۔ کیونکہ خدائی فرمان ہے: ''لوکان من عند غیر اللّٰه لوجدوا فیه اختلافا کثیراً '' اگر یہ قرآن مجید اللہ کی طرف سے نہ ہوتا تو وہ اس میں بہت سے اختلافات پاتے۔

اب اس معیار پر جب مرزا قادیانی کو آزمایا جاتا ہے تو آنجناب خود ہی گھبرا کر اس کا اقرار کر لیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں کہ:

۱...... ''رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا؟ سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین میں میں نے یہ لکھا تھا...... اس تناقض کا سبب بھی یہی تھا۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۴۸، ۱۴۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲، ۱۵۳)

ملاحظہ فرمائیے! جناب مرزا قادیانی نے اپنی تحریر میں تناقض کا وقوع کھلے بندوں خود تسلیم کر لیا ہے۔ مزید سنئے لکھتے ہیں کہ:

۲...... ''ان دونوں متناقض مضمونوں کا ایک ہی کتاب میں جمع ہونا اور میرا اس وقت مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہ کرنا...... اس لئے میں نے ان متناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا۔'' (ضمیمہ نزول مسیح ص ۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۴)

۳...... ''میرا اپنا عقیدہ جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھا، ان الہامات کی منشاء سے جو براہین احمدیہ میں درج ہے، صریح نقیض میں پڑا ہوا ہے۔'' (ایام الصلح ص ۴۲، خزائن ج ۱۴ ص ۲۷۲)

مرزا قادیانی کا فتویٰ درباره متناقض الکلام

۱...... ''پرلے درجے کا جاہل جو اپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور

اس پر اطلاع نہ رکھے۔‘‘ (ست بچن ص۲۹، خزائن ج۱۰ص۱۴۱)

۲...... نیز لکھا کہ: ’’کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل یا مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو، اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔‘‘ (ست بچن ص۳۰، خزائن ج۱۰ص۱۴۲)

۳...... نیز لکھا کہ: ’’ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔‘‘ (ست بچن ص۳۱، خزائن ج۱۰ص۱۴۳)

۴...... ’’بلکہ سراسیمہ اور مخبوط الحواس آدمی کی طرح ایسی تقریر بے بنیاد اور متناقض ہے۔‘‘ (براہین ص۴۲۵، خزائن ج۱ص۵۰۸)

۵...... ’’اور جھوٹے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ص۲۷۵)

۶...... ’’قل لوكان الامر من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا‘‘ (ازالہ اوہام ص۷۵، خزائن ج۳ص۱۳۹)

۷...... ’’اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۸۴، خزائن ج۲۲ص۱۹۱)

۸...... ’’تلك كلم متهافتة متناقضة لا ينطق بها الا الذى ضلت حواسه وغرب عقله وقياسه وترك طريق المهتدين‘‘

(انجام آتھم ص۸۳، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا متعدد حوالہ جات سے آپ مرزا قادیانی کے تناقض کو خوب سمجھ چکے ہوں گے اور اس کا حکم اور نتیجہ بھی خود آنجناب کی زبان سے سن چکے ہیں کہ جو شخص خود ایک ضابطہ صداقت مرتب کرے اور پھر خود ہی اپنے آپ کا اس کے خلاف ہونا بھی تسلیم کرلے تو پھر اس کی شناخت کا کوئی بھی پہلو باقی نہیں رہ جاتا۔ ہذا ھو المراد والمرام! لہٰذا ہم اس ضابطہ کے تحت تمام قادیانیوں کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ محض خدا کے لئے اور اپنی عاقبت کے پیش نظر سوچیں کہ اتنی وضاحت کے بعد ان کے لئے دائرہ مرزائیت میں رہنے کا کوئی جواز ہوسکتا ہے؟ ہم نے اپنی طرف سے کوئی ضابطہ نہیں بنایا۔ بلکہ خود مرزا قادیانی کی تحریرات سے پیش کیا ہے کہ متناقض کلام کسی مخبوط الحواس، مجنون، پاگل، کذاب وغیرہ کا تو ہوسکتا ہے۔ لیکن وہ کسی خدا پرست، سچیار اور صحیح الدماغ انسان کا کلام نہیں ہوسکتا۔ چہ جائیکہ اسے خدائی یا الہامی

کلام قرار دے کر اسے مدار نجات انسانیت قرار دیا جائے۔

اور سنئے مرزا قادیانی نے صاف لکھا ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر ایک لمحہ کے لئے بھی رہنے نہیں دیتا۔'' (نور الحق ص آخر، خزائن ج ۸ ص ۲۷۲)

فرمائیے کہ مرزا قادیانی ۱۲ سال تک سابقہ غلطی پر رہے یا نہیں؟ تو نتیجہ کیا نکلا کہ یہ سارا افسانہ مرزا قادیانی کا اپنا من گھڑت ہے۔ کوئی وحی کا معاملہ نہیں ہے۔ صرف پیٹ پوجا کا چکر ہے۔ تاکہ نوردین حکیم کے ساتھ خوب عنبر و مشک اور یاقوتیوں کے مزے آئیں اور ان کے نتیجے سے بھی لطف اٹھائیں۔

ساتواں معیار، نبوت کی غرض وغایت

اس سلسلہ میں جناب آنجہانی تحریر کرتے ہیں کہ:

۱...... ''جب علت غائی رسالت اور پیغمبری کی عقائد حقہ اور اعمال صالحہ پر قائم کرنا ہے تو پھر اگر اس علت غائی پر نبی لوگ آپ ہی قائم نہ ہوں تو ان کی کون سن سکتا ہے اور کا ہے کو ان کی بات میں اثر ہوگا۔'' (براہین احمدیہ ص ۱۰۵، خزائن ج ۱ ص ۹۵)

۲...... ''پس جب تک ایک نفس کو ہر قسم کی نالائق باتوں سے تنزہ تام حاصل نہ ہو جائے تب تک وہ نفس قابلیت فیضان وحی کی پیدا نہیں کرتا اور اگر تنزہ تام کی شرط نہ ہوتی اور قابل اور غیر قابل یکساں ہوتا تو سارا جہاں نبی ہو جاتا۔'' (براہین احمدیہ ص ۱۰۶، خزائن ج ۱ ص ۹۶)

۳...... ''وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے سچے اور پاک عقائد ہوں اور سچے مذہب پر ثابت اور مستقیم ہوں۔'' (براہین احمدیہ ص ۳۰۴ حاشیہ در حاشیہ ۲، خزائن ج ۱ ص ۳۵۳)

۴...... ''ازاں جملہ ایک عصمت بھی ہے جس کو حفظ الٰہی سے تعبیر کیا جاتا ہے...... اور اگر کوئی لغزش بھی ہو جائے تو رحمت الٰہی جلد تر ان کا تدارک کر لیتی ہے۔''

(براہین احمدیہ ص ۴۴۸، خزائن ج ۱ ص ۵۳۶)

مندرجہ بالا چاروں عبارات بغور ملاحظہ فرما کر خود فیصلہ فرمائیے کہ کیا مرزا قادیانی ان صفات سے کسی بھی درجہ پر متصف تھا؟ نہ اس کے عقائد درست تھے کہ مسئلہ ختم نبوت اور حیات مسیح میں باقرار خود مدتوں گمراہی میں رہا۔ نیز آنجناب کے نظریات اور تاثرات انہی مقدس انبیاء و رسل کے بارہ میں نہایت ناقص، منفی اور گمراہ کن ہیں۔ یہ صاحب خشیت الٰہی اور تعلق مع اللہ سے قطعی محروم اور لاتعلق ہے۔ مقام نبوت تو بعید از وہم و گمان ہے۔ اس کا ذاتی اخلاق کردار انتہائی ڈاؤن تھا۔ یہ ظالم تو تمام عمر ''یشاقق الرسول ویتبع غیر سبیل المؤمنین'' کا پیکر اور

مصداق بنا رہا۔ حیات مسیح کے بارہ میں بارہ سال تک باوجودیکہ الہام الٰہی اس پر حقیقت واضح کرتا رہا۔ مگر یہ کچھ بھی نہ سمجھتا تھا۔ تو کیا ایسا ہونق عالم اور بدھومیاں معاذ اللہ مقام نبوت کا استحقاق رکھ سکتا ہے؟ جس کی ایک بات بھی دوٹوک صاف اور غیر متناقض نہ ہو۔ وہ کیسے کسی منصب کا اہل ہوگا اور تو اور یہ تو بیس سال تک مقام نبوت کو نہ سمجھ سکا۔ (بقول مرزا محمود قادیانی) یہ بدھومیاں نصوص شریعت اور محاورہ ولغت میں بھی اپنی ٹانگ اڑاتا رہا۔ ان میں تبدیلی وترمیم کا ارتکاب کرتا رہا۔ جس کی مثال کسی بھی نبی یا ملہم کے ہاں نہیں ملتی۔ ایسے فرد یگانہ کو مقام انسانیت سے بھی ربط نہیں ہوسکتا۔ مقام مکالمت ومخاطبت الٰہیہ تو کہیں دور کی بات ہے۔ جو ملحد ہر موقع پر نصوص قرآنیہ میں تاویل وتحریف پر ہی جسارت کرتا رہا، جو ہر لحظہ ارشادات خاتم الانبیاء ﷺ کو ہی بازیچہ اطفال اور مضحکہ بنائے رکھے، ایسے عار انسانیت کو کسی منصب الٰہی سے کیا واسطہ ہوسکتا ہے؟

علاوہ ازیں جو بنیادی احکام شرعیہ سے غافل رہے۔ ہمیشہ رخصت ہی پر کاربند رہنے کو کمال سمجھتا رہے۔ اسے مقام وحی والہام الٰہی سے کیا واسطہ؟ جس لایعقل کی معاشرتی اور معاملاتی زندگی بالکل ناقص اور داغدار ہو، اسے مقام مجددیت اور پیشوائی سے کیا جوڑ ہوسکتا ہے؟ سید دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ ایک مؤمن بزدل بھی ہوسکتا ہے، بخیل بھی ہوسکتا ہے۔ (اگرچہ ایسا ہونا نہ چاہئے) مگر مؤمن جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ (مشکوٰۃ) جب کہ مرزا قادیانی آنجہانی جامع صفات کل ہیں۔ بزدل بھی تھے کہ کبھی آمنے سامنے بات کی ہمت نہیں کی۔ غزوہ وجہاد تو نہایت دور کی بات تھی۔ مرزا قادیانی بخیل بھی پرلے درجے کے تھے کہ محض زبانی انعام کا اشتہار تو دے دیتے۔ مگر کبھی دینے کا ارادہ نہ کیا۔ باقی تیسرا وصف یعنی جھوٹ تو وہ ان کی روح رواں اور اوڑھنا بچھونا تھا۔ ایک دن بھی اس کے بغیر گذارا نہ ہوسکتا ہے۔ آپ مختصر اور جامع طور پر قادیانیت کو سمجھنے کے لئے سورہ انعام کی آیت ۹۴ کی تلاوت فرمالیں۔ وہی اس دجالی فتنے کی مکمل تاریخ وانجام ہے۔

لہٰذا ایسے انسانی ڈھانچے سے کسی بھی صحیح نظریے یا کردار میں راہنمائی ناممکن ہے۔ لہٰذا جو کوئی مرزا قادیانی آنجہانی کے حوالہ سے کوئی نظریہ اختیار یا قبول کر لیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی محروم العقل والفہم نہیں ہوسکتا۔ اللہ کریم ہر فرد بشر کو ایسے بہروپیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین! اللہ محفوظ رکھے ہر بلا سے خصوصاً آج کل کے انبیاء سے۔

آٹھواں معیار، دربارہ حیات ونزول مسیح

مرزا قادیانی نے براہین میں صاف اقرار کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی دوبارہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ بعد میں اعجاز احمدی میں لکھا کہ مجھے وحی الہام بارہ برس تک مسیح موعود

بتاتی رہی۔ مگر میں بے خبر رہا اور براہین میں ذکر کردہ رسمی عقیدہ پر قائم رہا۔ بارہ برس کے بعد مجھ پر اصل حقیقت کھول دی گئی کہ واقعی تو مسیح موعود ہے تو پھر اس نے ۱۸۹۱ء میں دعویٰ مسیحیت کیا۔

یاد رہے کہ ۱۸۸۴ء میں بارہ سال ملانے سے ۱۸۹۶ء بنتا ہے نہ کہ ۱۸۹۱ء۔ معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کو براہین کے زمانہ میں یہی معلوم تھا کہ واقعتاً عیسیٰ علیہ السلام ہی نزول فرمائیں گے۔ مگر اس کے بعد ایک جگہ لکھا کہ میں نے دس سال تک اسے چھپائے رکھا۔" ولکن اخفیته "

(آئینہ کمالات ص۵۵۱، خزائن ج۵ ص ایضاً)

اب بتلائیے اس کی کسی بات کا اعتبار کیا جاوے۔ کیونکہ ایک بات کا معلوم نہ ہونا اور بات ہے اور کسی بات کا چھپائے رکھنا اور بات ہے۔ گویا دونوں حوالوں میں عدم علم اور علم کا تضاد ہے۔ یہی جناب آنجہانی کا وطیرہ ہے کہ اس کی ہر بات تضاد کا شکار ہے۔ تناقض وتضاد سے خالی اس کا کوئی بھی نظریہ اور تحریر پیش نہیں کیا جاسکتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایک جگہ لکھا ہے کہ: "پس تم سمجھ سکتے ہو کہ میں نے پہلے اعتقاد کو نہیں چھوڑا۔ جب تک خدا تعالیٰ نے روشن نشانوں اور کھلے کھلے الہاموں کے ساتھ نہیں چھڑایا۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۶۲، ۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۶۰۲)

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے یہ عقیدہ اپنے الہام پر قائم کیا تھا نہ کہ قرآن وحدیث کی نصوص پر۔ مگر اس کے خلاف یہ بھی لکھ دیا کہ: "مسیح فوت ہوگئے ہیں۔ اس پر قرآن مجید کی تیس آیات دلالت کررہی ہیں۔ نیز اس پر تو تمام صحابہؓ کا اجماع ہو چکا ہے۔ لہٰذا ومن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ ما مات وان هوالا شرك عظیم!" (الاستفتاء ص۳۹، خزائن ج۲۲ ص۶۶۰)

نیز لکھا کہ: "اتجدون فی کتاب الله نزول عیسیٰ بعد موته فما معنی فلما توفیتنی یاذوی الحصاة" (ضمیمہ حقیقت الوحی یعنی استفتاء ص۲۴، خزائن ج۲۲ ص۶۴۵)

"کیا تم عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر موت کے بعد ان کے نزول کا تذکرہ قرآن میں پاسکتے ہو تو پھر "فلما توفیتنی" کا کیا معنی ہوگا؟"

یعنی جب قرآن مجید میں ان کی موت کا ہی ذکر ملتا ہے تو اس کے بعد ان کے نزول کا ذکر کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟ یہ تو تضاد ہو جائے گا۔ پھر سابقہ اقتباس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے محض اپنے الہامات کی بناء پر یہ عقیدہ بدلا ہے۔ مگر اس دوسرے اقتباس سے واضح ہوا کہ محض الہام سے نہیں بلکہ قرآن کی صریح نصوص (تیس آیات) اور اجماع صحابہؓ کی بناء پر یہ عقیدہ اختیار کیا ہے۔ فرمائیے کون سی بات درست ہوگی؟

تیسری بات

۱...... پہلے مرحلہ میں یہ ذات عجیب قران مجید کی آیات سے اور اتباع اہل ایمان کے حیات مسیح کا عقیدہ تسلیم کرتی رہی۔ نیز صحیح احادیث (سنی وشیعہ) اور جمیع کتب اہل تصوف وغیرہ کی اتباع میں بھی یہی حقیقت تھی۔ دیکھئے اس کی کتب:

(شہادت القرآن ص۴،۹، خزائن ج۶ ص۳۰۰،۳۰۵، ازالہ ص۵۵۷، خزائن ج۳ ص۴۰۰)

۲...... دوسرے مرحلے میں قرآن مجید کی تیس آیات اور اجماع صحابہؓ کی بناء پر وفات مسیح ثابت ہوئی۔ لہٰذا پھر اس عقیدہ کو اپنایا۔

۳...... تیسرے مرحلہ میں یہ ظاہر کیا کہ یہ مسئلہ اور عقیدہ تمام امت سے مخفی رہا تھا۔ حتیٰ کہ اکابرین امت بھی اسی غلطی میں مبتلا تھے۔ مگر وہ معذور تھے۔ اب اس راز کو خدا نے صرف مجھ پر منکشف فرمایا ہے۔ دیکھئے اس کی کتب: (اتمام الحجہ ص۳، خزائن ج۸ ص۲۷۵، ضمیمہ حقیقت الوحی ص۴۶، خزائن ج۲۲ ص۶۶۸، حمامۃ البشریٰ ص۱۳، خزائن ج۷ ص۱۹۱)

اب فرمایئے جو مسئلہ تیس آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا، اس پر تمام صحابہؓ کا واضح اجماع ہو چکا ہے۔ وہ ایک راز کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ تمام امت مسلمہ سے مخفی کیسے رہ سکتا ہے؟

یہ ہے اس دجال وکذاب کا رویہ کہ بات کو واضح نہیں کر سکتا۔ محض چکر دینے کی کوشش کرتا ہے۔ نیز ہر بات میں کئی کئی پہلو اختیار کرتا رہتا ہے جو کہ صریحاً ایک دوسرے کے خلاف ہوتے ہیں۔ دریں صورت اسے ایک فریب کار، مکار اور نوسر باز تو تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ مگر کسی بھی سچے منصب (مسیح یا مہدی وغیرہ) کا اہل تسلیم کرنا ناممکن ہے۔ اس مسئلہ میں مرزا قادیانی کے مزید کئی تناقض بھی پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر اختصار کے پیش نظر اتنے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

نواں معیار، انبیاء کسی کے شاگرد نہیں ہوتے

اس سلسلہ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ”انبیاء علیہم السلام تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیمہ کا نشان ظاہر فرمایا۔“

(براہین احمدیہ ص۷، خزائن ج۱ ص۱۶)

اس کے برخلاف اپنے متعلق لکھا ہے کہ:

۱...... ”چونکہ میں نے یونانی طبابت کی کتابیں سبقاً سبقاً پڑھی تھیں۔“

(حقیقت الوحی ص۲۳۴، خزائن ج۲۲ ص۲۳۵)

۲...... ''جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا۔''

(براہین احمدیہ ص۲۴۹ حاشیہ در حاشیہ، خزائن ج۱ ص۲۷۵)

۳...... ''مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی کہ جو کسی زمانہ میں اس عاجز کے ہم مکتب بھی تھے۔''

(براہین احمدیہ ص۵۲۰ حاشیہ در حاشیہ، خزائن ج۱ ص۶۲۱)

۴...... ''قرات قليلا من الفارسية ونبذة من رسائل الصرف والنحو وعدة من العلوم تعميقية وشياءً يسيراً من كتب الطب...... وكذالك لم يتفق لى التوغل فى علم الحديث والاصول والفقه الاكطل من الوبل''

(آئینہ کمالات ص۵۴۵، خزائن ج۵ ص ایضاً)

۵...... ''جبکہ ہم قطبی وشرح ملا پڑھتے تھے۔ ہمارے ہم مکتب اس زمانہ سے آج تک ہم میں ان میں خط وکتابت...... جاری ہے۔''

(شہادت القرآن کا اشتہار ملحقہ پولیٹیکل نکتہ چینی کا جواب ص۸۸، خزائن ج۶ ص۳۸۴)

۶...... ''میرا استاذ مولوی فضل احمد'' (ازالہ اوہام ص۸۷۸، خزائن ج۳ ص۵۷۹)

۷...... ''میرے استاذ ایک بزرگ شیعہ تھے۔ ان کا مقولہ تھا کہ وبا کا علاج فقط تولا تبریٰ ہے۔'' (دافع البلاء ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۲۳)

ف...... میرے خیال میں اسی رافضی استاد کی صحبت کا اثر تھا کہ یہ ہونہار شاگرد بھی ہمہ وقت تبرا بازی کرتا رہتا تھا۔

۸...... مرزاغلام احمد نے سیالکوٹ کی ملازمت کے دوران کسی انگریزی دان سے انگریزی بھی پڑھنے کی کوشش کی تھی۔ مگر بوجہ غبی ہونے کے چل نہ سکا، اسی لئے مختاری کے امتحان میں بھی فیل ہوگیا تھا۔ (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص۱۵۶، روایت نمبر۱۵۰)

مندرجہ بالا اساتذہ کے علاوہ بھی مرزاقادیانی کے مزید استاذ اس کی سوانح عمری میں مندرج ہیں۔ جن کی مکمل فہرست یہ ہے۔

۱...... مولوی فضل احمد۔ ۲...... میاں فضل الٰہی۔

۳...... گل علی شاہ شیعہ۔ ۴...... خود مرزا کا والد غلام مرتضیٰ وغیرہ۔

لہٰذا اس تعلیم وتعلم کے سلسلہ کی صورت میں بھی جناب قادیانی نبی نہ ہوئے۔ کیونکہ اس نے خود ہی یہ قانون بنایا کہ ان کا معلم خود خدا ہوتا ہے۔ (براہین ص۷، خزائن ج۱ ص۱۶)

توجب مرزا قادیانی کے اتنے استاذ برآمد ہوگئے تو یہ بقول خود بھی اس مقام کا مستحق کیسے ہوسکتا ہے؟ مرزا قادیانی نے اگرچہ اس موقع پر بھی ڈنڈی مارنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توراۃ ایک یہودی عالم سے سبقاً سبقاً پڑھی۔ مگر یہ بات پایہ ثبوت تک نہیں پہنچ سکتی۔ (کیونکہ خود قرآن مجید میں ہے کہ:''اذ علمتك الکتاب'') نیز بصورت تسلیم مرزا قادیانی کا مندرجہ بالا اصول غلط ہوجائے گا۔ نیز بصورت تعلیم مسیح علیہ السلام آپ کی نبوت کا معاملہ مشکوک ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ان تمام حوادثات سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ مرزا قادیانی سے جان چھڑائی جائے اور اسے کوئی بھی منصب نہ دیا جائے تو پھر سارا معاملہ درست ہوجائے گا۔ اللہ اللہ تے خیر سلا!

۱...... کیونکہ نہ تو حضرت مسیح علیہ السلام نے کسی یہودی سے تورات پڑھی۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کا معلم خود خدا ہوتا ہے۔ چنانچہ خود رب العالمین نے اس حقیقت کو بیان فرمایا۔ دیکھئے فرمان الٰہی ہے کہ:''واذ علمتك الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل (المائدہ:۱۱۰)'' ﴿اور جب کہ میں نے تجھے کتاب وحکمت اور توراۃ وانجیل کی تعلیم دی۔﴾

ملاحظہ فرمایئے! قادیانی کا افتراء اور توہین مسیح علیہ السلام کا انداز جو سراسر نص قرآنی کے بالکل خلاف ہے۔ بتایئے کیا نبی اور مجدد وملہم ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جو قرآنی نصوص کے خلاف بیان کریں اور اس کے مقدس انبیاء کرام علیہم السلام کی کردار کشی کرتے پھریں؟ العیاذ باللہ!

۲...... اس بناء پر مرزا قادیانی کسی بھی منصب کا اہل نہیں ہوسکتا۔

۳...... نیز انبیاء کرام علیہم السلام کا تقدس وعظمت بھی بحال رہتی ہے۔

۴...... مسئلہ ختم نبوت بھی درست رہتا ہے۔ لہٰذا اس قادیانی سے ہمیشہ اجتناب کرنا ہی ضروری ہے۔

معیار نبوت

کہ نبی اپنی تعلیم اور دعویٰ میں غلطی نہیں کرتا۔ چنانچہ آنجہانی لکھتا ہے کہ:''اصل بات یہ ہے کہ جس یقین کو نبی کے دل میں اس کی نبوت کے بارہ میں بٹھایا جاتا ہے۔ وہ دلائل تو آفتاب کی طرح چمک اٹھتے ہیں اور اس قدر تواتر سے جمع ہوتے ہیں کہ وہ امر بدیہی ہوجاتا ہے...... پس ایسا ہی نبیوں اور رسولوں کو ان کے دعویٰ کے متعلق اور ان کی تعلیموں کے متعلق بہت نزدیک سے دکھایا جاتا ہے اور اس میں اس قدر تواتر ہوتا ہے جس میں کچھ شک باقی نہیں رہتا۔ بعض جزوی

امور جو اہم مقاصد میں سے نہیں ہوتے، ان کو نظر کشفی دور سے دیکھتی ہے۔ ان میں کچھ تو اتر نہیں ہوتا۔ اس لئے کبھی ان کی تشخیص میں دھوکا بھی کھا لیتی ہے۔'' (اعجاز احمدی ص۲۶، خزائن ج۱۹ص۱۳۵)

پھر مرزا قادیانی اپنے بارہ میں خصوصاً لکھتے ہیں کہ:'' ان اللّٰه لا یترکنی علی خطا طرفة عین ویعصمنی من کل مین ویحفظنی من سبل الشیطان''

(نور الحق ص۸۶، خزائن ج۸ص۲۷۲)

''بے شک اللہ مجھے غلطی پر ایک لحہ بھر بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر غلط اور جھوٹ سے محفوظ فرمالیتا ہے۔ نیز شیطانی راستوں سے میری حفاظت فرماتا ہے۔''

ملاحظہ فرمایئے! جناب قادیانی، انبیاء علیہم السلام کے صدق کو کس اعلیٰ معیار پر بالخصوص اپنے صدق کو واضح فرما رہے ہیں۔ مگر افسوس اور صد افسوس یہ صرف ان کا دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ عملی طور پر جناب قادیانی اس پر ایک فیصد بھی فٹ نہیں ہوتے۔ کیونکہ آنجناب اپنی مرکزی اور بنیادی بات یعنی حیات مسیح کے بارہ میں ہی ایک لحہ نہیں ایک گھنٹہ نہیں ایک دن یا ماہ نہیں سال نہیں بلکہ پورے بارہ سال تک غلطی پر اڑے نہیں بلکہ ڈٹے رہے۔ اس عقیدہ کو بحوالہ آیات قرآنیہ اور ذخیرہ احادیث اور کتب تصوف وغیرہ اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ بتاتے رہے۔ چنانچہ خود اعتراف کرتے ہیں کہ:'' پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے۔ بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے اس رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی گئی۔ ورنہ میرے مخالف بتلا دیں کہ میں نے باوجود یہ کہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا۔ بارہ برس تک یہ دعویٰ کیوں نہ کیا اور کیوں براہین میں خدا کی وحی کے مخالف لکھ دیا۔'' (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ص۱۱۳، ۱۱۴، مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

تبصرہ: جناب قادیانی یہ کیوں کیوں کی گردان نہ سنایئے۔ بلکہ اپنے بیان کردہ معیار کے پیش نظر جواب دیجئے کہ جب نبی کو اپنی وحی پر کامل ترین یقین ہوتا ہے تو تجھے کیوں یقین نہ آیا۔ جب کہ یہ مسئلہ بھی تیری تعلیم کا بنیادی حصہ تھا۔ جزدی یا غیر اہم نہ تھا۔ وہ بھی بارہ سال تک، جب تجھے اپنی وحی پر مثل قرآن پختہ یقین تھا اور اگر تو ایک دم بھی شک کرتا تو کافر ہو جاتا۔

(تجلیات الٰہیہ ص۲۰، خزائن ج۲۰ص۴۱۲)

تو پھر تو بارہ سال تک کیوں کافر بنا رہا۔ جب تجھے خدا تعالیٰ ایک لحہ بھی غلطی پر باقی

نہیں رہنے دیتا تو اس نے بارہ سال تک تجھے کیوں گمراہی کی دلدل میں پھینک رکھا؟ (معلوم ہوا کہ تیرا سارا چکر ہی ابلیسی ہے)

انبیاء عظام علیہم السلام تو خدائی تعلیم کے مطابق صحیح اور واقعی عقائد پر ہوتے ہیں۔ تو کیوں بارہ سال تک رسمی عقیدہ پر ڈٹا رہا؟ اللہ تعالیٰ نے تیری راہنمائی کیوں نہ فرمائی۔ یا تو ہی وحی الٰہی کو ٹالتا رہا۔ دونوں حالتوں میں تو کذاب ودجال بنتا ہے۔ تیری صداقت کا ذرہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ کمال ہے کہ خدا کی وحی تجھے براہین میں متنبہ کرتی ہے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔ مگر تو ایسا لایعقل اور بدھو ہے کہ بڑے اعتماد سے قرآنی آیات کے حوالہ سے اس کے خلاف مسیح کے جسمانی نزول کا عقیدہ بار بار درج کرتا رہا۔ غرضیکہ تو ہر حالت میں نااہل، نالائق، بدھو اور احمق ہی قرار پائے گا، تیرا کوئی بھی پہلو درست نہیں ہوسکتا۔

گیارھواں میعار، قادیانی مباہلہ اوران کا انجام

قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے کئی مباہلے کئے جن میں وہ کامیاب رہا۔

الجواب: مرزا قادیانی کے مباہلہ کے بارہ میں جو شرائط اس نے خود لگائی ہیں۔ وہ اس کے کسی بھی مباہلہ میں ظاہر نہیں ہوئیں۔ لہٰذا قادیانی اپنے کسی بھی مباہلہ کو اپنی صداقت کے لئے پیش نہیں کرسکتا۔

مباہلہ کے لئے قادیانی شرائط

جناب قادیانی لکھتا ہے کہ:

۱...... ’’میں بھی یہ شرط کرتا ہوں کہ میری دعاء کا اثر صرف اسی صورت میں سمجھا جائے گا کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں۔ ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہوجاویں۔ اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا۔ اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار...... میرے مباہلہ میں یہ شرط بھی ہے کہ اشخاص مندرجہ ذیل میں سے کم سے کم دس آدمی حاضر ہوں۔ اس سے کم نہ ہوں۔‘‘ (انجام آتھم ص۶۷، خزائن ج۱۱ص۶۷)

۲...... ’’مگر یہ شرط ضرور ہے کہ جو الہامات میں نے رسالہ (انجام آتھم ص۵۱ تا ص۶۲) تک لکھے ہیں۔ وہ کل الہامات اپنے اشتہار مباہلہ میں لکھے اور محض حوالہ نہ دے۔ بلکہ کل الہامات مندرجہ صفحات مذکورہ کی نقل اشتہار میں درج کرے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۳۳، خزائن ج۱۱ص۳۱۷)

۳...... ''یہ بھی یاد رہے کہ اصل مسنون طریقہ مباہلہ میں یہی ہے کہ جو لوگ ایسے مدعی کے ساتھ مباہلہ کریں جو مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ رکھتا ہو اور اس کو کاذب اور کافر ٹھہرائیں، وہ جماعت مباہلین کی ہو۔ صرف ایک دو آدمی نہ ہوں۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۳۵، خزائن ج۱۱ ص۳۱۹)

۴...... ''اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور پھر کسی دوسرے وقت میں مباہلہ کی درخواست بھیجے تو ایسی درخواست منظور نہیں کی جائے گی۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۳۶، خزائن ج۱۱ ص۳۲۰)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ جن شرائط کا تذکرہ مرزا قادیانی نے کیا ہے۔ کیا وہ شرائط اس کے مباہلات میں پائی گئیں؟ ہرگز نہیں۔ جب وہ شرائط نہ پائی گئیں تو مرزا قادیانی اور اس کی ذریت باطلہ کس طرح ان کو اپنی حقانیت کی دلیل بنا سکتے ہیں۔ جب وہ شرائط ہی نہ پائی گئیں تو مرزا قادیانی کیسے کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ میرے مباہلہ کے اثرات سے مرے۔

وہ حضرات جن کو مرزا قادیانی اپنے مباہلہ کا شکار قرار دیتا ہے: مولانا نذیر حسین دہلویؒ، مولوی اصغر علیؒ، مولوی عبدالمجید دہلویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا سعد اللہ لدھیانوی، مولوی محمد لدھیانوی، مولوی غلام رسول عرف رسل بابا، مولوی اسماعیل، مولوی شاہ دین، مولوی غلام دستگیر قصوری، لیکھرام وغیرہ۔

(حقیقت الوحی ص۲۲۸، ۲۸۷، ۳۰۰، ۳۳۰، خزائن ج۲۲ ص۲۳۹، ۳۰۰، ۳۱۳، ۳۴۳، ۳۵۴، تتمہ حقیقت الوحی ص۲۳)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی کی تکذیب کے لئے اس کا یہی اقرار کافی ہے کہ: ''ان لوگوں میں سے کوئی مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔'' (حقیقت الوحی ص۳۰۰، خزائن ج۲۲ ص۳۱۳)

نیز یہی بات اس نے (انجام آتھم ص۶۶) پر بھی لکھی ہے۔

تو جب بقول شما تیری شرائط کے مطابق کوئی میدان مباہلہ ہی میں نہیں آیا تو پھر وہ تیرے مباہلہ کے شکار کیسے ہوگئے؟ جناب آنجہانی دریں صورت تیرا مباہلہ کو اپنی صداقت کے لئے پیش کرنا کس قدر دجل و فریب ہے۔ ''الا لعنة اللہ علی الکاذبین'' نیز ان حضرات میں جو فوت ہوئے، وہ ان کی انفرادی موت تھی۔ اجتماعی نہ تھی۔ لہٰذا تو ان کی وفات کو اپنے صدق کی دلیل کیسے بنا سکتا ہے؟ پھر یہ افراد سال کے اندر اندر نہیں بلکہ مختلف اوقات میں اپنے اپنے وقت پر دار آخرت کو سدھارے۔ لہٰذا ان حقائق کی موجودگی میں تو اپنا الو کیسے سیدھا کر سکتا ہے؟ ہاں تم مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے مقابلہ میں دعائے استفتاح کے نتیجہ میں ضرور مرے۔

بارہواں معیار

’’یا نبی الله کنت لا اعرفك‘‘ (الاستفتاء ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۷۱۳)

یعنی الہام میں خدا مرزا قادیانی کو خطاب کر رہا ہے کہ اے اللہ کے نبی، میں تجھے نہیں پہچانتا تھا۔ دیکھئے اس الہام میں کوئی تقدیر نہیں کہ اس کا قائل فلاں ہے فلاں ہے اور صرف عن الظاہر کی کوئی دلیل نہیں تو معلوم ہوا کہ اسے خدا نے صاف کہہ دیا کہ اے مرزا میں تو تجھے جانتا بھی نہیں کہ تو کہاں سے ٹپک پڑا؟ میں تو سلسلہ نبوت اپنے حبیب خاتم الانبیاء ﷺ پر ختم کر چکا ہوں۔ تو کہاں سے یہ دعویٰ کر رہا ہے۔ لہٰذا ’’انت کذاب دجال‘‘

ایسے ہی مرزا قادیانی کو یہ الہام بھی ہوا کہ: ’’لقد جئت شیئا فریا ۰ ماکان ابوك امرا سوء وما کانت امك بغیا‘‘ (تذکرہ ص۷۲)

’’اے مرزا اب تو ایک بہتان باندھ لایا۔ (کہ دعویٰ نبوت کر دیا) تیرا باپ ایسا برا آدمی نہ تھا اور نہ ہی تیری ماں کوئی بدکار تھی۔ تو کس راستہ پر چل پڑا۔ وہ دونوں تو صحیح ختم نبوت کے قائل تھے۔‘‘

ملاحظہ فرمائیے کہ اسے الہام میں کہا جا رہا ہے کہ اے مرزا تو بہت بڑا بہتان گھڑ لایا ہے۔ دعویٰ نبوت اور مسیحیت کرنے کی جرأت کر لی۔ تیرا خاندان سو برا سہی مگر اتنی خرابی اس میں نہ تھی۔ لہٰذا ’’ومن اظلم ممن افتریٰ علی الله کذبا‘‘ یعنی اس سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے جو خدا کے ذمے جھوٹ لگائے کہ اس نے مرزا قادیانی کو مسیح بنایا، نبی بنایا، مجدد و مہدی بنایا۔ جب کہ اس نے اسے کچھ بھی نہ بنایا تھا۔

اس سلسلہ میں اب مرزا قادیانی کی ایک ذاتی تحریر سنئے لکھتے ہیں کہ: ’’اگر ہم بے باک اور کذاب ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کے سامنے افتراؤں سے نہ ڈریں تو ہزار درجہ ہم سے کتے اور سور اچھے ہیں۔‘‘ واقعی! (نشان آسمانی ص۲، خزائن ج۴ ص۳۶۲)

اب فیصلہ واضح ہے کہ جناب مرزا قادیانی کی تحریرات سے وہ مفتری علی اللہ ثابت ہو گئے اور خدا کے فرمان کے تحت ظالم ترین اور اپنے فتویٰ کے مطابق کتے اور سور سے بھی بدتر ہے۔ اس کے بعد ہم مرزا قادیانی کو کیا سمجھیں اور مرزا قادیانی کے پلے اب باقی رہ کیا گیا ہے جو یہ قادیانی لئے بیٹھے ہیں۔ لہٰذا تمام قادیانیوں کو اس خناس اعظم سے جان چھڑا لینا چاہئے۔ تا کہ وہ دونوں جہان کی رسوائیوں سے بچ سکیں۔ ’’والله یهدی السبیل ویهدی الیٰ طریق مستقیم‘‘

تیرھواں معیار، صدق وکذب کا ایک عظیم برہان، مرزا قادیانی کی دعائے استفتاح اور اس کا انجام، حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کے ساتھ مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ

مرزا قادیانی ساری زندگی مکروفریب اور شاطرانہ چالبازیوں کے تانے بانے بنتا رہا۔ ہمیشہ حق کو چیلنج کرتا، دعوت مبارزت ومباہلہ دیتا۔ مگر حیلہ بہانہ سے سامنے آنے سے کنی کترا جاتا۔ اسی بناء پر اس کے اکثرت مباحثات تحریری ہیں، تقریری نہیں۔ مگر رب قدیر نے آخر میں اسے اپنے غضب وقہر کے شکنجے میں ایسا جکڑا کہ جس سے وہ نکل نہ سکا۔

ہوا یوں کہ مرزا قادیانی نے ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو اپنی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا کہ:

''بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب، السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ''

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ مردود، کذاب، دجال ومفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے، اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ (یہ بھی جھوٹ ہے بلکہ تو ہمیشہ ترکی بہ ترکی ان کی توہین وتنقیص میں سرگرم رہا۔ ناقل) مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کو پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفری ہوں جیسا کہ اکثر آپ اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی ہی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ (یہ بھی غلط ہے، قرآن میں ہے: ''انما نملی لھم لیزدادوا اثما'') اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ (یہ بھی ضروری نہیں، دیکھئے مسیلمہ کذاب رحلت خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد ہلاک ہوا) اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ (بے شک ایسا ہی ہے) اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے مطابق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں، آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خدا

کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیش گوئی نہیں، محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ (معلوم ہوا کہ یہ مباہلہ نہیں محض دعاء ہے۔ جس کے لئے فریق ثانی کی منظوری یا نامنظوری ضروری نہیں) اور میں خدا سے دعاء کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے، جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے، اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک، میں عاجزی سے تیری جناب میں دعاء کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ (انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا اور ہوا) آمین! مگر اے میرے کامل اور صادق خدا، اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے، حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعاء کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے۔ جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین!...... اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب ہے۔ اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو، مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر، آمین ثم آمین!'' ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ۰ آمین!'' (مرزا قادیانی کے شائع کردہ مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۷۸،۵۷۹)

تبصرہ وتجزیہ

ناظرین کرام! قادیانی کی یہ طویل تحریر بغور مطالعہ فرما کر فیصلہ کریں کہ آیا یہ مباہلہ ہے یا صرف دعا یک طرفہ ہے۔ جس کے وقوع کے لئے فریق ثانی کی منظوری یا عدم منظوری کو کچھ دخل نہیں۔

۱...... پھر اس کے یک طرفہ دعاء ہونے کی تائید میں مرزا قادیانی نے آخر میں قرآن مجید کی ایک دعاء بھی نقل کر دی۔ جو حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم سے مایوس ہوکر خدا کے حضور پیش کی تھی اور وہ فریق مخالف یعنی کفار ومنکرین کی منظوری یا عدم منظوری کی شرط کے بغیر ہی کامل طور پر وقوع پذیر ہوگئی۔ ان کے منکر وکذاب تباہ وبرباد ہوگئے۔

۲...... ایسے ہی حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنے اور قوم کفار کے درمیان خدائی فیصلہ کے لئے دعاء کی تھی۔ جس کا تذکرہ رب کریم اپنے کلام مجید میں یوں فرماتے ہیں۔

”قال رب ان قومی کذبون ۰ فافتح بینی وبینہ فتحا ونجنی ومن معی من المؤمنین (الشعراء:۱۱۸،۱۱۹)“ ﴿اے میرے مالک ومربی میری امت نے تو مجھے جھٹلا دیا سوتو میرے اوران کے درمیان سچا فیصلہ فرمادے۔﴾

دیکھئے مرزا قادیانی نے بھی بالکل یہی عنوان اختیار فرمایا ہے کہ اے اللہ، مجھے ثناء اللہ کذاب ودجال کہتا ہے۔تو اگر میں ایسا ہی ہوں تو مجھے ہلاک کردے ورنہ اسے ہلاک فرما۔ اب اس میں مخالفین نوح علیہ السلام سے منظوری کا کوئی مطالبہ نہ تھا کہ آیا تمہیں یہ طریق فیصلہ منظور ہے یانہیں؟ بلکہ محض خدا کے حضور یک طرفہ دعاء ہے۔جس کی منظوری کے متعلق ہر فرد بشر خوب جانتا ہے کہ منکرین ہلاک ہوگئے اور خدا کے برگزیدہ نبی علیہ السلام بخیر وسلامتی زندہ رہے۔اسی طرح مرزا قادیانی نے اس طرز پر خدا سے فیصلہ طلب کیا، نہ کہ مباہلہ کی دعوت دی۔ (جس کے لئے فریقین کی منظوری اور حاضری ضروری ہے) تو اللہ تعالیٰ نے حسب خواہش قادیانی واقعتاً کذاب ودجال کو سچے کی زندگی میں اس کی منہ مانگی موت ہیضہ سے ہلاک کردیا۔ بات تو بالکل واضح ہے مگر کچھ قادیانی افراد اس میں شیطانی تاویلیں کرتے رہتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کو منظور نہ کیا تھا۔لہٰذا مرزا قادیانی کا مرنا فیصلہ نہیں۔محض اتفاق ہے۔ حالانکہ مندرجہ بالا تفاصیل سے ان کی اس تاویل کا باطل ہونا اظہر من الشمس ہے کہ مرزا واقعتاً اپنی دعاء کے نتیجہ میں منہ مانگی موت سے ہلاک ہوا ہے اور جناب مولانا ثناء اللہ اس کے بعد چالیس سال تک عیش وسکون کی زندگی گذار کر بلکہ قادیانی کو کذاب ودجال ثابت کر کے ۱۹۴۸ء میں خدا کے حضور حاضر ہوئے۔وہ اپنے اس مشن سے ذرہ پیچھے نہ ہٹے۔ بلکہ پہلے سے بڑھ کر اس محاذ پر قادیانیت کے پرخچے اڑاتے رہے۔

جب قادیانی بقول خود ہیضہ کی مہلک مرض سے ہلاک ہوکر اپنے کذاب وافتراء پر مہر تصدیق ثبت کرگیا۔ (دیکھئے مرزا کے خسر ناصر نواب کی کتاب حیات ناصر ص۱۴، مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۷ء)

اب قادیانی حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس واضح خدائی فیصلہ کے بعد کچھ ہوش کریں کہ مرزا قادیانی کا کذب وافتراء تو سوفیصد ثابت ہوگیا تو تم کیوں اس منحوس کے دامن سے چمٹے ہوئے ہو۔تمہیں اپنی قبر اور حشر کی فکر نہیں؟

خدارا کچھ خیال کیجئے!! آخر ضد، ہٹ دھرمی کی ایک حد ہوتی ہے۔اتنی ہٹ دھرمی نہیں ہونی چاہئے کہ انسان اپنی عاقبت کی بھی فکر نہ کرے اور ایک واضح اور ثابت شدہ کذاب ودجال

سے وابستہ رہ کر ہمیشہ ہمیشہ جہنم کا ایندھن بن جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عقل وتمیز سے نوازا ہے، تم کیوں اس دجال سے وابستہ رہنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہو۔ الحذر الحذر!

بچیئے اور اپنی آل واولاد کو بھی بچاؤ اس مکار وعیار سے۔ فرمان الٰہی ہے کہ: ''قوا انفسکم واهلیکم نارا (تحریم:٦)'' اللہ تعالیٰ آپ کو راہ ہدایت اور صراط مستقیم سے نوازے آمین! ''اللهم انا نعوذبك من فتنة المسيح الدجال''

ف...... مرزا قادیانی کی یہ دعاء بطور فیصلہ کے تھی۔ اس میں فریق مخالف کی منظوری شرط نہیں ہے۔ جیسے کہ بطور مثال قرآنی مثالیں عرض کر دی گئی ہیں۔ اب اسی طرح خود مرزا قادیانی کی ذاتی تحریر سے بھی ثبوت لیجئے۔ جناب قادیانی مولوی غلام دستگیر قصوری کے متعلق لکھتے ہیں کہ: ''انہوں نے اپنی کتاب میں میرے حق میں بددعا کی تھی کہ اے اللہ مرزا اور اس کے متبعین کو ہدایت دے، ورنہ تباہ وبرباد کردے تو اس کے نتیجہ میں وہ خود ہی مر گئے۔''

(نشان نمبر۱۴۵، حقیقت الوحی ص۳۳۰، خزائن ج۲۲ ص۳۴۳)

یہی بات ہم کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے خدا سے یک طرفہ دعاء کی، تو خود ہی اس کے نتیجہ میں ہلاک ہوکر اپنے کذب پر مہر لگادی۔

چودھواں معیار، تکمیل مشن

۱...... مرزا قادیانی نے کسی کی صداقت کی جو علامات لکھی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو موت نہیں دیتا۔ جب تک وہ کام پورا نہ ہو جائے۔ جس کے لئے وہ بھیجے گئے ہیں اور جب تک پاک دلوں میں ان کی قبولیت نہ پھیل جائے۔ تب تک البتہ سفر آخرت ان کو پیش نہیں آتا۔ (ازالہ اوہام ص۴۴۸، خزائن ج۳ ص۳۳۸، نمبر۱۹)

۲...... نیز لکھا ہے کہ: ''وان الانبياء لا ينقلون من هذه الدنيا الىٰ دار الاخرة الا بعد تكميل رسالات قد ارسلوا لتبليغها''

(حمامۃ البشریٰ ص۴۹، خزائن ج۷ ص۲۴۳، اربعین نمبر۴ ص۵، خزائن ج۱۷ ص۴۳۴)

۳...... ''لیکن زیرک لوگ اس کو خوب جانتے ہیں کہ ایسے مامور من اللہ کی صداقت کا اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت ممکن نہیں کہ جس خدمت کے لئے اس کا دعویٰ ہے کہ اس کے بجالانے کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ اگر وہ خدمت کو ایسی طرز پسندیدہ اور طریق برگزیدہ سے ادا کردیوے جو دوسرے اس کے شریک نہ ہوسکیں تو یقیناً سمجھا جائے گا کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا تھا۔'' (ازالہ اوہام ص۵۵۳، خزائن ج۳ ص۳۹۸)

اب ہم مندرجہ بالا معیار پر جب مرزا قادیانی کو پرکھتے ہیں تو ہمیں آنجہانی یہ اعتراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ: ''مجھے افسوس ہے کہ میں اس کی راہ میں وہ طاعت اور تقویٰ کا حق بجا نہیں لا سکا جو میری مراد تھی اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کر سکا جو میری تمنا تھی۔ میں اس درد کو ساتھ لے جاؤں گا کہ جو کچھ کرنا چاہئے تھا، میں کر نہیں سکا...... مجھے اپنے نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی اور مردہ ہوں نہ زندہ۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص۵۹، خزائن ج۲۲ ص۴۹۳)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جناب قادیانی اپنی ذمہ داری پوری نہ کر سکا۔ بلکہ ادھوری ہی چھوڑ کر راہی ملک عدم ہو گیا۔ ''فاعتبروا یا اولیٰ الابصار''

ف...... اس بیچارے نے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں بھی لکھ دیا کہ وہ انجیل کو ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔ (براہین ص۳۶۱، خزائن ج۱ ص۴۳۱) کے اس اقتباس کے تحت تو حضرت مسیح علیہ السلام بھی......''الا لعنة الله علی الکاذبین'' مگر یہ بات نہیں۔ بلکہ مسیح اپنے مشن کی تکمیل کریں گے۔ کیونکہ ابھی وہ فوت نہیں ہوئے۔ دوبارہ آکر تمام یہود بمع گمراہ عیسائیوں کے راہ راست پر لے آویں گے۔ گویا ان کا یہ نقصان مشن ان کی زندگی کی دلیل ہے۔ ورنہ ان کے سچے نبی ہونے میں تو مرزا قادیانی کو بھی شک نہ تھا۔

مزید سماعت فرمائیے۔ قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''میری صداقت اس سے معلوم کر لو کہ جس کام کے لئے میں آیا ہوں وہ پورا ہوا ہے یا نہ؟ اگر وہ غرض پوری نہ ہو تو خواہ میرے کروڑ نشان و معجزات ہوں، کوئی ان کا اعتبار نہیں۔'' (دیکھئے قادیانی اخبار بدر مورخہ ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء)

اصل عبارت درج ذیل ہے۔ ''مگر باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی؟ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی معہود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔''

والسلام فقط غلام احمد!

(اخبار البدر ج۲ نمبر ۲۹ر جولائی ۱۹۰۶ء ص۴، مکتوبات احمدیہ حصہ اوّل ج۶ ص۱۶۲)

تبصرہ وتجزیہ

ناظرین کرام! آیئے مل کر ہم قادیانی کو اس معیار پر پرکھیں کہ کسر صلیب سے کیا مراد ہے؟ ادلہ توحید کو واضح کرنا اور دلائل تثلیث کو باطل کرنا ہے یا کہ عیسائیوں کی تعداد کو کم کر کے مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کرنا ہے؟ اگر مراد شق اوّل ہے تو جناب آنجہانی قادیانی اس میں سراسر ناکام اور جھوٹا ہے۔ اس لئے کہ ادلہ تثلیث کو قرآن مجید نے پہلے ہی باطل کر کے دلائل توحید خالص کو اظہر من الشمس کر دیا ہے اور بائبل کی رو سے یا عقلی طور پر دلائل تثلیث کو توڑنے کا نہایت بہترین کام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ، سید آل حسنؒ و دیگر اکابرین امت اپنی تصانیف میں کر چکے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کے مباحثات اور تحریرات تو عشر عشیر بھی نہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی تو خود انہیں بزرگوں کا خوشہ چین ہے۔ نیز مختلف مباحث میں یہ نہایت ناکام رہا ہے۔ پادری آتھم کے مقابلہ میں بری طرح ناکام ہوا۔ جب کہ اس بحث کا خاتمہ مروجہ اناجیل سے نہایت سہولت سے ہوسکتا تھا۔ مگر یہ اپنے اعوان وانصار مثل نوردین وغیرہ کے ساتھ مل کر بھی پندرہ دن تک مغز ماری کرتا رہا لیکن کچھ نہ بنا۔ بالاخر ایک الہام کا بہانہ بنا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ یہ تمام تفصیل اس کی ذاتی کتاب جنگ مقدس سے معلوم ہوسکتی ہے۔

اگر مراد اس سے دوسری شق ہے کہ عیسائی شمار کم ہو جائے اور مسلمان بکثرت ہو جائیں تو اس شق میں مرزا قادیانی باقرار خود ہی نہایت ناکام ہوا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ:

۱...... ’’کلکتہ میں جو پادری ہیکٹر صاحب نے اندازہ کرستان شدہ آدمیوں کا بیان کیا ہے۔ اس سے ایک نہایت قابل افسوس خبر ظاہر ہوتی ہے۔ پادری صاحب فرماتے ہیں کہ جو پچاس سال سے پہلے تمام ہندوستان میں کرستان شدہ لوگوں کی تعداد صرف ستائیس ہزار تھی، اب پچاس سال میں یہ کارروائی ہوئی جو ستائیس ہزار سے پانچ لاکھ تک شمار عیسائیوں کا پہنچ گیا۔‘‘

(دیکھئے مرزا قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ ص ح، خزائن ج۱ ص۶۹)

یہ قادیانی کا کسر صلیب اور اشاعت وغلبہ اسلام کا منظر براہین کے وقت کا ہے۔ اس کے بعد مزید ملاحظہ فرمایئے قادیانی لکھتا ہے کہ:

۲...... ’’کیونکہ انتیس لاکھ نو مرتد عیسائی پنجاب اور ہندوستان میں ظاہر ہوگیا۔‘‘

(نزول مسیح ص۲۹، خزائن ج۱۸ ص۴۰۷)

۳...... ’’اس ملک ہندوستان میں ۲۹ لاکھ انسان مرتد ہوا، عیسائی ہوگیا۔‘‘

(ملفوظات ج۳ ص۴۳۰)

ملاحظہ فرمائیں جوں جوں دنیا میں مرزا قادیانی نے کام کیا اس کی تکذیب یعنی کثرت عیسائیاں مزید سے مزید ہو رہی ہے۔ کہاں وہ چند لاکھ اور کہاں آج کی مردم شماری جو صرف پاکستان میں پچاس ساٹھ لاکھ بتائی جاتی ہے اور عالمی سطح پر ان کی کثرت اور غلبہ شوکت تو نہایت قابل توجہ ہے۔ یہ ہے مرزا قادیانی کی کسر صلیب۔ نام نہند زنگی را کافور!

پندرھواں معیار، تحریف قرآن

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''یونہی کسی آیت کا سر پیر کاٹ کر اپنے مطلب کے موافق بنا کر پیش کر دینا یہ تو ان لوگوں کا کام ہے جو سخت شریر اور بدمعاش اور گنڈے کہلاتے ہیں۔''

(چشمہ معرفت ص ۱۹۵، خزائن ج ۲۳ ص ۲۰۴)

نیز لکھا کہ: ''سو قرآن کے برخلاف اس کے اور معنی کرنا یہی تحریف اور الحاد اور دجل ہے۔'' (نزول مسیح ص ۴۰، خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۸)

نیز قرآن مجید کا اعلان ہے کہ: ''ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ'' یعنی اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے ذمے جھوٹ لگائے۔

نیز بقول مرزا قادیانی مفتری علی اللہ سوروں اور کتوں سے بھی بدتر ہے۔

(نشان آسمانی ص ۲، خزائن ج ۴ ص ۳۶۲)

ناظرین کرام! آپ نے اقتباسات میں قادیانی کا یہ اعتراف اور فیصلہ سن لیا کہ خدا کے ذمے جھوٹ لگانے والا اور قرآن مجید میں تحریف اور من مانے مفہوم بتانے والا کتوں اور سوروں سے بدتر نیز وہ سخت بدمعاش اور غنڈہ قسم کا انسان ہے۔

اب آپ ذیل میں جناب قادیانی کے افتراء دجل و فریب اور تحریف قرآن کے صرف چند نمونے اور مظاہرے ملاحظہ فرمائیں۔

قادیانی افتراء

قادیانی اپنی کتاب کشتی نوح میں لکھتا ہے کہ: ''اور اسی واقعہ کو بطور پیش گوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ بن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جائے گا اور پھر بعد اس کے اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی جائے گی۔ پس وہ مریمیت کے رحم میں ایک مدت تک پرورش پا کر عیسیٰ کی روحانیت میں تولد پائے گا اور اس طرح پر وہ عیسیٰ بن مریم کہلائے گا۔ یہ وہ خبر محمدی ابن مریم کے بارہ میں ہے جو قرآن شریف میں یعنی سورہ تحریم میں اس زمانہ سے تیرہ سو برس پہلے بیان کی گئی ہے۔'' (کشتی نوح ص ۴۵، ۴۶، خزائن ج ۱۹ ص ۴۹)

اب فرمایئے کیا وہاں اس قادیانی پیش گوئی کا کوئی اشارہ بھی ہے۔ بلکہ یہ تو مرزا قادیانی خود ہی آیت کے مفہوم کو توڑ موڑ کر اپنے نفسانی اور شیطانی مطلب کے موافق بنا رہا ہے اور خود اپنے فتویٰ کے مطابق کتوں اور سوروں سے بھی بدترین بن رہا ہے۔ دجل وافتراء کا ارتکاب کر کے نہایت بدمعاش اور غنڈہ بن گیا ہے۔ کیونکہ آج تک کسی بھی محدث ومفسر نے یہ مفہوم بیان نہیں کیا۔

اصل حقیقت سنئے: سورہ تحریم میں اصل حقیقت یہ ہے کہ رب کائنات نے صرف کی نسبت کے غیر مؤثر ہونے اور ذاتی عقیدہ وحسن کردار پر کامیابی کا انحصار بیان فرماتے ہوئے چار خواتین کا تذکرہ فرمایا ہے۔ پہلے نمبر پر دوان خواتین کا تذکرہ ہے کہ جن کی نسبت تو نہایت اونچی تھی۔ مگر ذاتی نظریہ وکردار بالکل منفی تھا۔ یعنی حضرت نوح اور لوط علیہما السلام کی بیویاں جو کہ ایمان وکردار صالح سے خالی تھیں تو فرمایا ان کو یہ پیغمبری کی نسبت کام نہ آئے گی۔ بلکہ ان کو ''قیل ادخلا النار مع الداخلین'' کا فرمان کبریا سنا دیا جائے گا۔

اور دوسرے نمبر پر دوان خواتین کا تذکرہ فرمایا کہ جن میں سے اوّل الذکر یعنی فرعون کی اہلیہ آسیہ خاتون کی نسبت تو بالکل منفی تھی۔ مگر ان کا ایمان وکردار قابل رشک تھا۔ لہٰذا انہیں اسی بنا میں دار آخرت کی بہترین زندگی کی بشارت سنا دی گئی اور دوسرے نمبر پر حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر فرمایا کہ یہ بھی اعلیٰ کردار کی مالک تھیں۔ اس لئے یہ بھی سعادت دارین سے بہرہ ور ہوں گی اور نہایت صالح زمرہ میں شامل ہوں گی۔ بتلایئے یہاں قادیانی مفہوم کیسے ثابت ہو گیا کہ ایک بچہ کو پہلے صفات مریمیت سے متصف کیا جائے گا۔ پھر اس میں عیسیٰ کی روح نفخ کی جائے گی۔ پھر اسے دس ماہ حمل رہے گا۔ یہ مفہوم کیسے بنے گا؟ کیا کسی حدیث میں ایسا مفہوم منقول ہے؟ کسی صحابی یا تابعی یا آئمہ، محدثین، مفسرین، مجددین واولیائے کرام میں سے کسی نے بھی یہ مفہوم ذکر کیا ہے؟ حالانکہ بقول مرزا قادیانی قرآن کو تحریف لفظی وتحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔

(ایام الصلح ص۵۵، خزائن ج۱۴ ص۲۸۸)

مگر یہ قادیانی مفہوم تو ہمیں کسی بھی کونے کھدرے میں سوائے دجال گڑھ (قادیان) کے نظر نہیں آیا۔ نیز اگر تمہارا ہی یہ مفہوم ایک منٹ کے لئے تسلیم بھی کر لیا جائے تو فرمایئے اس سے پہلے ذکر کردہ تین خواتین کا مظہر کون ہوا اور کیسے ہوا؟ آخر ان چار میں سے صرف ایک خاتون کے ذکر کو اپنے حق میں پیش گوئی بنا لینا کون سا انصاف ہے؟ کون سا ضابطہ تفسیر اور قرآن فہمی ہے؟

آخر اتنا دجل وفریب، غنڈہ گردی اور بدمعاشی امت کیسے برداشت کرلے گی؟ لہٰذا ہم جناب آنجہانی کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ انسان ہی رہتے تو اچھا تھا۔ اس آیت کے مفہوم کو بگاڑ کر کتے اور سور سے بدتر نہ بنتے۔ اے کاش آپ یہ بدمعاشی اور غنڈہ گردی نہ کرتے۔ کلام الٰہی میں یہ تحریف کر کے اس کے قہر وغضب کا نشانہ نہ بنتے۔

اور سنیئے، مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''ہم پوچھتے ہیں کہ پیش گوئی کے بیان کرنے سے کوئی غرض بھی ہوتی ہے۔ پیش گوئیاں اللہ تعالیٰ اس لئے بیان فرماتا ہے کہ انہیں پورا ہوتے دیکھ کر لوگوں کے ایمان میں ترقی ہو۔ لیکن اس قسم کی پیش گوئیاں جو مصنف کتاب پیش کرتے ہیں، ایسا فائدہ نہیں دے سکتیں۔ کیونکہ ان کے پورا ہونے کو ان لوگوں نے تو سمجھا ہی نہیں۔ جن کی آنکھوں کے سامنے وہ پوری ہوئیں اور اب ایک ہزار یا تیرہ سو سال بعد ایک شخص (مرزا قادیانی وغیرہ) کی سمجھ میں یہ بات آئی جو واقعات سے بھی بالکل بے خبر ہے۔ جو آیت ظالموں کی سزا کے لئے ہے اسے معاویہؓ پر لگا دیا۔ کیونکہ آپ معاویہؓ کو اچھا نہیں سمجھتے۔ لیکن کیا ان کو یقین ہے کہ حضرت معاویہؓ اس آیت کے واقعی مصداق تھے۔''

(قول مرزا منقول از ریویو آف ریلیجز ج۳ نمبر۱۰، بابت ماہ اکتوبر۱۹۰۴ء ص۳۶۲)

ظاہر ہے کہ جناب مرزا قادیانی کسی شیعہ کو اس آیت کی تحریف کرنے میں اور اختراعی طور پر اس کو حضرت معاویہؓ پر فٹ کرنے کے جرم میں تنبیہ کر رہے ہیں کہ اس نے بلا ثبوت اور سینہ زوری سے اس آیت کا مصداق حضرت الامیرؓ کو قرار دے کر ارتکاب ظلم کیا۔ اب اس معیار پر ہم بھی آیت تحریم کے سلسلہ میں دجل وتحریف کرنے کے جرم میں پوچھتے ہیں کہ تمہیں کیا واقعی یقین ہے کہ یہ آیت آپ جیسے جعلی مسیح کے لئے ہے۔ کیا واقعی یہ پیش گوئی پوری ہوئی؟ لوگوں نے مشاہدہ کیا تھا کہ آپ واقعی پہلے مریم بن گئے۔ پھر آپ حاملہ ہوگئے اور لوگوں نے آپ سے عیسیٰ علیہ السلام کو متولد ہوتے دیکھا؟ کیونکہ جب تک یہ تمام منظر بقول شما لوگوں کے مشاہدہ میں نہ آئیں۔ اس وقت تک پیش گوئی کا کیا فائدہ؟ اور اس سے کیسے لوگوں کے یقین میں ترقی ہوگی؟ کیا اس مفہوم کو کسی اور مجدد وملہم نے نقل کیا ہے؟

جب تک تم ان تمام امور کو ثابت نہ کرو گے۔ تمہارا یہ استدلال اور تمہارا مریم وعیسیٰ بننا محض ایک دھوکا اور ڈرامہ تو ہوسکتا ہے۔ مگر حقیقت کے ساتھ اس کا کوئی واسطہ نہیں ہوسکتا۔

قادیانی افتراء۲

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''قرآن مجید کے بعض اشارات سے نہایت صفائی کے

ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کو خدا بنانے کے موجد پہلے آریہ ورت کے برہمن ہی ہیں۔''

(ست بچن ص ۱۶۳، خزائن ج ۱۰ ص ۲۸۷)

اب قادیانی یا تو قرآن مجید کی ان آیات کا حوالہ دیں۔ جن میں یہ اشارات پائے جاتے ہیں۔ ورنہ تسلیم کرلیں کہ جناب مرزا قادیانی واقعی کتوں اور سوروں سے بدتر تھا اور پرلے درجے کا بدمعاش اور غنڈہ تھا۔ امید ہے کہ ذی ہوش قادیانی ضرور قادیانیت پر تین حرف بھیج کر سیدھے سادھے دین اسلام میں آجائیں گے۔

قادیانی افتراء علی اللہ کی مثال ۳

قادیانی لکھتا ہے کہ: ''قرآن شریف اور انجیل سے ثابت ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رد کردیا تھا اور اصلاح مخلوق میں تمام نبیوں سے یہاں کا گرا ہوا نمبر تھا۔''

(براہین احمدیہ ج ۵ ص ۳۷، ۳۸، خزائن ج ۲۱ ص ۴۸)

بتلایئے یہ کسی آیت سے ثابت ہورہا ہے۔ ورنہ چلئے غنڈوں اور بدمعاشوں کی لسٹ اور کتوں اور سوروں سے بدتر مقام میں اتر جایئے۔

قادیانی افتراء علی اللہ کی مثال ۴

''اور یہ الہام جو براہین احمدیہ میں بھی چھپ چکا ہے۔ بصراحت و با آواز بلند ظاہر کر رہا ہے کہ قادیان کا نام قرآن شریف میں یا احادیث نبویہ میں بمعہ پیش گوئی ضرور موجود ہے۔ انا انزلناہ قریباً من القادیان!'' (ازالہ اوہام ص ۷۴ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۱۳۹)

اب حسب تفصیل ریویو آف ریلیجنز اکتوبر ۱۹۰۴ء یہ پیش گوئی قرآن وحدیث سے ثابت کی جائے۔ ورنہ مرزا قادیانی اور مرزائی باآواز بلند یہ وظیفہ کریں۔

''نحن فوق خنازیر الفلا ونساء نا من دو نهن الاكلب''

ہر مرزائی اور مرزائنیں صبح وشام اس وظیفہ کی ایک ایک تسبیح ضرور کیا کریں۔

افتراء علی اللہ کی چار مثالوں کے بعد چند مثالیں افتراء علی الرسول بھی ملاحظہ فرمایئے۔

مثال نمبر ۱: ''مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' (ازالہ اوہام ص ۸۱، خزائن ج ۳ ص ۱۴۲)

حالانکہ حدیث مسلم میں آسمان کا لفظ موجود نہیں ہے۔ بلکہ یہ کسی دوسری کتاب میں مذکور ہے۔

مثال نمبر۲: ''اور احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا۔'' (دیکھئے مرزا قادیانی کی کتاب حقیقت الوحی ص۲۰۱، خزائن ج۲۲ ص۲۰۹)

یہ تحریر بھی افتراء علی الرسول ﷺ کی بدترین مثال ہے۔ کسی حدیث میں ایسا ذکر نہیں ہے کہ مسیح موعود فلاں سنہ یا صدی میں پیدا ہوگا۔ نہ کسی حدیث میں سنہ اور صدی کا ذکر اور نہ ہی ان کی پیدائش کا تذکرہ۔ یہ ڈبل اور نہایت گمراہ کن افتراء ہے۔

مثال نمبر۳: ''ایسا ہی احادیث صحیح میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۸۸، خزائن ج۲۱ ص۳۵۹)

مثال نمبر۴: ''خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ: ''هذا خليفة الله المهدى '' اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔''

(دیکھئے مرزا قادیانی کی ذاتی کتاب شہادت القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ ص۳۳۷)

ملاحظہ فرمایئے اس بے باک دشمن خدا کی جرأت کہ کس دھڑلے سے خاتم الانبیاء ﷺ کے ذمہ جھوٹ لگا رہا ہے۔ ہے کوئی قادیانی جیالا جو بخاری میں مندرج یہ حدیث دکھادے؟ مرزا قادیانی کا کچھ تو حق نمک ادا کرے ورنہ اس بدمعاش اور غنڈے سے اپنی خلاصی کرانے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ ہر گم کردہ راہ حق کو جادہ مستقیم پر واپس آنے کی توفیق عنایت فرماوے۔ آمین!

قادیانی تاویلات کی حیثیت

ناظرین کرام! آپ مطالعہ قادیانت میں مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی تاویلات کا نہایت مکروہ اور پر الحاد چکر ملاحظہ فرمائیں گے۔ حالانکہ رحمت کائنات ﷺ نے صاف فرمادیا تھا کہ: ''من قال فى القرآن برايه فليتبوء مقعده من النار '' کہ جو شخص اپنی رائے سے قرآن میں کچھ کہتا ہے، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے اور بقول مرزا قادیانی بھی یہ تسلیم ہے کہ: ''النصوص تحمل على ظواهرها '' اور یہ کہ قرآن کا صحیح مفہوم پہلے قرآن سے، پھر حدیث سے لیا جائے گا۔ پھر صحابہؓ اور پھر بعد میں مفسرین، مجددین و ملہمین رحمہم اللہ سے، اور یہ بھی کہا کہ قرآن کا صحیح مفہوم ہر زمانہ میں موجود رہا ہے۔ بالخصوص بنیادی مفاہیم مدار ایمان امور ہر زمانہ میں برابر مشہور و متعارف رہے ہیں۔

تو پھران اصول وضوابط کے پیش نظر قادیانی تاویلات دربارہ سورۃ تحریم اور دیگر آیات واحادیث کا حکم صاف ظاہر ہوجاتا ہے۔

مزید وضاحت

جناب مرزا قادیانی سرسید کے متعلق بہت تفصیلی اور پر حقیقت اظہار رائے کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ”سرسید صاحب قرآن کی تعلیم اور اس کی ہدایتوں سے ایسے دور جا پڑے کہ جو تاویلیں قرآن کریم کی نہ خدا کے علم میں تھیں، نہ اس کے رسول کے علم میں، نہ صحابہؓ کے علم میں، نہ اولیاء اور قطبوں اور غوثوں اور ابدال کے علم میں اور نہ ان پر دلالتہ النص نہ اشارۃ النص، وہ سید صاحب کو سوجھیں...... انہوں نے قرآن کریم کی ایسی بعید از صدق وانصاف تاویلیں کیں کہ جن کو ہم کسی طرح سے تاویل نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ ایک پیرایہ میں قرآن کریم کی پاک تعلیمات کا رد ہے۔

کیونکہ ہم خیال کرتے ہیں کہ بڑا انجات اور مدار ایمان جس کا حرف حرف قطعی اور متواتر اور یقینی الصحت ہے۔ یعنی قرآن کریم سید صاحب کے ہاتھ میں ہے۔ مگر ان کی اس لغزش کو کہاں چھپائیں اور کیونکر پوشیدہ کریں کہ انہوں نے تو قرآن کریم پر ہی (تاویلیں کر کے) خط نسخ کھینچنا چاہا۔ میں کبھی تسلیم نہیں کروں گا کہ کسی موقعہ پر ان کے قلب نے شہادت دی ہو کہ جو کچھ تاویلات کا دور دراز تک دامن انہوں نے پھیلایا۔ وہ صحیح ہے بلکہ جا بجا خود ان کا دل ان کو ملزم کرتا ہوگا کہ اے شخص تیری تمام تاویلات ایسی ہیں کہ اگر قرآن کریم ایک مجسم شخص ہوتا تو بصد زبان ان سے بیزاری ظاہر کرتا اور اس نے بیزاری ظاہر کی ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کو سخت مورد غضب ٹھہرایا ہے۔ جو اس کی آیات میں الحاد کرتے ہیں۔ یہودیوں کی کارستانیوں کا نمونہ ہمارے سامنے ہے کہ انہوں نے کلام الٰہی میں تحریف والحاد اختیار کر کے کیا نام رکھایا۔ قرآن کریم کی کسی آیت کے ایسے معنی کرنے چاہئے کہ جو صدہا دوسری آیات سے جو اس کی تصدیق کے لئے کھڑی ہوں، مطابق ہوں، دل مطمئن ہوجائے اور بول اٹھے کہ ہاں یہی منشاء الٰہی ہے جو اس کے پاک کلام سے ظاہر ہورہا ہے۔ یہ سخت گناہ اور معصیت کا کام ہے کہ ہم قرآن کریم کی ایسی دور از حقیقت تاویلیں کریں کہ گویا ہم اس کے عیب کی پردہ پوشی کر رہے ہیں یا اس کو وہ باتیں بتلا رہے ہیں جو اس کو معلوم نہیں تھیں۔ (آئینہ کمالات ص ۲۲۸، ۲۲۹، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

یہ تنقیدی حاشیہ ص ۲۲۶ سے ۲۷۳ تک چلا گیا ہے۔ جس میں مرزا قادیانی سرسید کی فلسفیانہ تاویلات باطلہ کی تردید کر رہے ہیں۔ مگر خود ان کا حال سید صاحب سے مختلف نہیں۔ بلکہ

حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے خود وفات مسیح اور لفظ توفی کا مفہوم سرسید سے اخذ کیا ہے اور پھر اپنے اسی محسن پر تنقید کی بوچھاڑ بھی کر رہے ہیں۔

اسی طرح حکیم نوردین بھی لکھتے ہیں کہ: ''الٰہی کلام میں تمثیلات واستعارات وکنایات کا ہونا اسلامیوں میں مسلم ہے۔ مگر ہر جگہ تاویلات وتمثیلات سے، استعارات وکنایات سے اگر کام لیا جائے تو ہر ایک ملحد، منافق، بدعتی اپنی آراء ناقصہ اور خیالات باطلہ کے موافق الٰہی کلمات طیبات کو لا سکتا ہے۔'' (تحریر حکیم نوردین ملحق ازالہ اوہام ص۸، خزائن ج۳ ص۶۳۱)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا گرو اور چیلے کے دونوں اقتباس سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے کے لئے ہر جگہ تاویل بازی کا چکر ملحد ومنافق کا کام ہے۔ اس بناء پر جب ہم قادیانی تحریرات ملاحظہ کرتے ہیں تو ان کے جمیع نظریات ومسائل میں اسی شیطانی تاویل بازی کا چکر نظر آتا ہے۔ اب اس قادیانی ضابطہ اور اس کے کردار کے موازنہ کے بعد اصل حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ قادیانیت سراسر الحاد ومنافقت کا نام ہے۔ قادیانیت قرآن اور اسلام سے بغاوت کا نام ہے۔

سولہواں معیار، مرزا قادیانی کی کذب بیانیاں

جھوٹ کے بارہ میں مرزا قادیانی کا فتویٰ

۱...... ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۵۶)

۲...... ''تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے۔'' (انجام آتھم ص۵۹، خزائن ج۱۱ ص۳۴۳)

۳...... ''جھوٹ اس پاخانہ سے بڑھ کر بدبودار ہے۔''

(سلسلہ تصنیفات احمدیہ شعبہ دوم، ملفوظات احمدیہ ج۱ ص۱۸۱)

۴...... ''غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں۔ بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔'' (آریہ دھرم ص۱۱، خزائن ج۱۰ ص۱۳)

۵...... ''میرے نزدیک جھوٹا ہونے کی ذلت ہزار موتوں سے بدتر ہے۔''

(آریہ دھرم ص۴۲، خزائن ج۱۰ ص۴۸)

۶...... ''لعنتی زندگی والے، اوّل وہ شخص اور اس کی جماعت ہے۔ جو خدا تعالیٰ پر افتراء کرتے ہیں اور جھوٹ اور دجالی طریقہ سے دنیا میں فساد اور پھوٹ ڈالتے ہیں۔''

(نزول مسیح ص۸، ۱۱، خزائن ج۱۸ ص۳۸۶، ۳۸۹)

۷…… ”ظاہر ہے کہ جب کوئی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو اس کی دوسری باتوں میں بھی اعتبار نہیں رہتا۔“ (چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج۲۳ ص۲۳۱)

اب ذیل میں آنجہانی کے چند بالکل ننگے جھوٹ ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ صاحب بہادر لکھتے ہیں کہ:

۱…… ”میرے ہی زمانہ میں ملک پر موافق احادیث صحیحہ اور قرآن شریف اور پہلی کتابوں کے طاعون آئی۔“ (حقیقت الوحی ص۴۵، خزائن ج۲۲ ص۴۸، کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ ص۵)

اب فرمائیے کہاں قرآن وحدیث وغیرہ میں لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں طاعون ظاہر ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی سر سے لے کر پاؤں تک کذب وافتراء اور دجل وفریب ہی کا پلندہ ہے۔ جہالت وحماقت کا پیکر ہے۔ ”اللهم احفظ عبادك منه“

۲…… مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ”بہشتیوں کے لئے قرآن مجید میں ”الا ماشاء ربك“ نہیں ہے۔“ (حقیقت الوحی ص۱۸۹، خزائن ج۲۲ ص۱۹۶)

حالانکہ اسی صورت میں یہ لفظ واضح طور پر مذکور ہے۔ لیکن مرزا قادیانی پر تکذیب قرآن کی مہر لگ گئی ہے۔ لہٰذا اس نے صاف انکار کر دیا ہے کہ بہشتیوں کے لئے یہ لفظ نہیں آیا۔

۳…… مرزا قادیانی نے بحوالہ مکتوبات مجدد سرہندی لکھا ہے کہ: ”لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ مخاطبت الٰہیہ سے مشرف کیا جاوے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جاویں وہ نبی کہلاتا ہے۔“ (حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

حالانکہ مکتوبات میں لفظ نبی قطعاً نہیں بلکہ لفظ محدث ہے۔ ”فلعنة الله على المفترين“

۴…… ”خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ: هذا خليفة الله المهدى!“

(شہادت القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ ص۳۳۷)

حالانکہ بخاری شریف میں اس لفظ کا کہیں نام ونشان نہیں ہے۔ لہٰذا یہ مرزا قادیانی کا محض جھوٹ ہے۔

۵…… ”صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔“

(ازالہ اوہام ص۸۱، خزائن ج۳ ص۱۴۲)

جب کہ صحیح مسلم کی کسی روایت میں یہ لفظ نہیں ہے۔

۶...... ''انجیل سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس کم از کم ایک ہزار روپیہ رہتا تھا۔'' (ایام الصلح ص۱۴۰، خزائن ج۱۴ص۳۸۵، سلسلہ احمدیہ شعبہ دوم، ملفوظات احمدیہ ج۱ ص۱۲) میں دو ہزار لکھا ہے۔ مگر کسی بھی انجیل میں اس کا تذکرہ نہیں ہے۔ نہ ہزار کا نہ دو ہزار کا۔ بلکہ سو کا بھی نہیں۔

۷...... ''اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے کامل عمر پائی۔ یعنی ایک سو پچیس سال زندہ رہے۔'' (مسیح ہندوستان ص۵۵، خزائن ج۱۵ص۵۵)

حالانکہ یہ سب بہتان ہے۔

۸...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''حدیث آتی ہے کہ یاتی علی جهنم زمان لیس فیها احد و نسیم الصبا تحرك ابوابها!''

(حقیقت الوحی ص۱۸۹، ح، خزائن ج۲۲ص۱۹۶)

مگر حقیقت ہے کہ یہ حدیث کہیں نہیں۔ سچے ہیں تو حوالہ دیں ورنہ قول رسولؐ ''من كذب علی متعمدا فليتبوأ مقعده من النار'' کا صبح وشام وظیفہ کیا کریں۔

۹...... ایک جگہ مرزا قادیانی آنجہانی لکھتا ہے کہ: ''ایک فارسی حدیث یوں ہے۔ ''ایں مشت خاك را گر نه بخشم چه كنم!'' هذا بهتان علی النبی ﷺ!

(حقیقت الوحی ص۱۸۹، خزائن ج۲۲ص۱۹۶)

۱۰...... ''تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا اجماعی عقیدہ ہے۔''

(ازالہ اوہام ص۱۸۵، خزائن ج۳ص۱۸۹)

حالانکہ یہ کوئی اجماعی عقیدہ نہیں۔ محض قادیان کے چنڈوخانے کی ایک گپ ہے۔

۱۱...... ''حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے کسی حدیث میں رجوع کا لفظ نہیں آیا۔''

(انجام آتھم ص۱۱۱، ۱۵۱، خزائن ج۱۱ص ایضاً، ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ص۱۲۴، خزائن ج۲۱ص۲۹۰)

حالانکہ حدیث میں ''وانه راجع اليكم قبل يوم القيامة'' کے الفاظ موجود ہیں۔ (تفسیر ابن جریر ج۳ص۲۸۹، درمنثور ج۲ص۳۶)

۱۲...... ''سلف کے کلام میں مسیح کے لئے نزول من السماء کا لفظ نہیں آیا۔''

(انجام آتھم ص۱۴۸، خزائن ج۱۱ص۱۴۸)

حالانکہ کئی سلف کے کلام میں یہ لفظ موجود ہے۔ مثلاً فقہ اکبر ص ۸ میں امام اعظمؒ کا یہ کلام موجود ہے۔ بلکہ ’’ینزل من السماء ‘‘ کا لفظ حدیث میں موجود ہے۔ جس کو خود مرزا قادیانی نے بھی نقل کیا ہے۔ (دیکھئے البشریٰ ص ۸۸، خزائن ج ۷ ص ۳۱۳) فقولوا لعنة اللّٰه علی الکاذبین!

۱۳...... ’’علم نحو میں یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ توفی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل ہو اور انسان مفعول ہو، وہاں ہمیشہ مارنے اور قبض کرنے کے معنی ہوتے ہیں۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص ۴۵، خزائن ج ۱۷ ص ۱۶۲ وتحفہ ص ۳، خزائن ج ۱۷ ص ۹۰، نیز اربعین ج ۲ ص ۲۷ ح، خزائن ج ۱۷ ص ۳۷۴) یہ بھی ایک قادیانی گپ ہے۔

۱۴...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ’’تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے گیارہ لڑکے ہوئے اور سب فوت ہوگئے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۲۸۲، خزائن ج ۲۳ ص ۲۹۹)

سراسر ہذیان اور جھوٹ ہے۔

۱۵...... ’’قوم کا اتفاق ہے کہ: ’’یعیسیٰ انی متوفیک ‘‘ میں چاروں مواعید بالترتیب وقوع میں آئے۔‘‘ (حمامتہ البشریٰ ص ۵۶، خزائن ج ۷ ص ۲۵۹)

یہ بالکل غلط اور بے اصل ہے۔ بلکہ ادھر تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول ہے۔ ’’فیه تقدیم وتاخیر‘‘

۱۶...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ’’دار قطنی کو شائع ہوتے ہوئے گیارہ سو برس ہوچکے ہیں۔‘‘ (ایام الصلح ص ۴۸، خزائن ج ۱۴ ص ۲۸۰)

۱۷...... ’’فتاویٰ ابن حجر جو حنفیوں کی نہایت معتبر کتاب ہے۔‘‘ (ایام الصلح ص ۸۰، خزائن ج ۱۴ ص ۳۱۵)

یہ سراسر غلط بیانی ہے۔ نہ دار قطنی گیارہ سو سال سے شائع ہے اور نہ فتاویٰ ابن حجر حنفیوں کی معتبر یا غیر معتبر کتاب ہے۔ بلکہ یہ تو شافعیوں کی کتاب ہے۔

۱۸...... ’’یہ حدیث کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ محدثین کے نزدیک اوّل درجہ کی صحیح مانی ہوئی ہے۔‘‘ (ایام الصلح ص ۱۴۳، خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۸)

یہ بھی محض ایک گپ ہے۔ ورنہ ثبوت دیا جائے۔

۱۹...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ’’صفر کا مہینہ اسلامی مہینوں میں چوتھا مہینہ ہے۔‘‘ (تریاق القلوب ص ۴۱، خزائن ج ۱۵ ص ۲۱۸)

۲۰...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ’’میرا دعویٰ مسیح موعود کا نہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲)

حالانکہ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ یہ اسی کتاب میں لکھتا ہے کہ: ’’اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ مسیح موعود کو آسمان سے اتار کر دکھائیں۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۱۸۵، ۱۵۴، خزائن ج۳ ص۱۷۹، ۱۸۹)

ظاہر ہے کہ اس کی ایک بات ضرور غلط ہے۔

۲۱...... مرزا قادیانی بڑے طمطراق سے لکھتا ہے کہ: ’’فلا تظن یا اخی انی قلت کلمة فیه رائحة ادعاء النبوة‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص۸۳، خزائن ج۷ ص۳۰۲)

حالانکہ یہ کتاب ۱۳۱۱ھ کی تالیف ہے اور مرزا قادیانی خود (اربعین ج۴ ص۶، ۷) میں لکھتا ہے کہ میرے دعویٰ نبوت کو ۲۳ سال گذر چکے ہیں۔ بتلایئے کون سی بات درست ہے؟

ناظرین کرام! ہر مذہب وملت میں جھوٹ ایک قبیح اور بری چیز قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں تو اسے ایمان کے منافی اور ضد کہا گیا ہے۔ حتیٰ کہ خود مرزائے قادیان نے بھی اس کے بارہ میں نہایت واضح الفاظ میں فتویٰ دیا ہے۔ تو اب مندرجہ بالا ۲۱ حوالہ جات میں نہایت صراحت سے مرزا قادیانی کی کذب بیانی واضح ہورہی ہے۔ لہٰذا ہم اسے کس طرح کسی بھی مثبت منصب کا حقدار سمجھ سکتے ہیں کہ وہ مجدد ہے یا ملہم ہے؟ مسیحیت اور نبوت کا دعویٰ تو دور کی بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اس جیسا کوئی بیباک اور جرأت مند انسان نما ڈھانچہ آج تک معلوم ہی نہیں ہوا کہ جو بڑے دھڑلے اور دلیری سے صریح جھوٹ بولے۔ بلکہ مسلسل بولتا ہی چلا جائے۔ نہ خدا سے شرم نہ رسول سے اور نہ ہی اسے عام معاشرتی رسوائی کا خطرہ لاحق ہو کہ میری کذب بیانی واضح ہو جانے پر مجھے شرمسار ہونا پڑے گا۔ غرضیکہ اسے کسی بھی مرحلہ پر کسی قسم کا کوئی باک اور شرم محسوس نہیں ہوتی۔ تو فرمایئے ایسے انسان کو ہم کیا مقام دے سکتے ہیں؟ ’’الا ان نقول اذا فاتك الحیاء فافعل ماشئت‘‘ قادیانی بیباکی اور بے شرمی کی حد، جو قسم اٹھا کر جھوٹ بولتا ہے۔ یہ تو عام کذب بیانی تھی۔ ہم تو اسے دیکھتے ہیں کہ وہ اس سلسلہ میں ابلیس لعین کے بھی کان کتر گیا ہے۔ یہ ظالم قسمیں اور حلف اٹھا کر بھی جھوٹ بولنے میں قطعاً کوئی شرم محسوس نہیں کرتا۔ گویا وہ ’’اذا فاتك الحیاء فافعل ماشئت‘‘ کا ایک سکہ بند مصداق ہے۔ آپ ذیل میں مرزا قادیانی کے حلف اٹھا کر جھوٹ بولنے کے چند نمونے بھی ملاحظہ فرمایئے۔

۱...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے۔کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔'' (ایام الصلح ص ۱۴۷، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۴)

یہ بیان بالکل غلط ہے۔ مرزا قادیانی نے کئی اساتذہ سے پڑھا ہے۔ فضل احمد سے پڑھا، گل علی شیعہ سے پڑھا۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ ہاں پڑھا تو پڑھا ادھورا۔ اگر اس نے صحیح اور مکمل تعلیم حاصل کی ہوتی تو اتنا گمراہی میں نہ ڈوبتا۔ محمد بن اسماعیل بخاری کو محمد اسماعیل نہ لکھتا۔ ابوداؤد کو ابن داؤد نہ لکھتا۔ یہ سب جہالت ہی کے کرشمے ہیں کہ اسے نہ منصف کا نام صحیح آتا ہے نہ کتاب کا، ویسے ہی اوٹ پٹانگ لکھتا رہتا ہے۔ یہ تو نیم ملا خطرہ ایمان کا مکمل مصداق تھا۔ اگر کسی کامل کی صحبت اختیار کی ہوتی تو اتنا گمراہ نہ ہوتا۔ یہ دجل وتحریف کا چکر نہ چلاتا۔ خدا خوفی اور للّٰہیت سے اتنا تہی دامن نہ ہوتا۔

۲...... اور سنئے! مرزا قادیانی قسم اٹھا کر دھڑے سے جھوٹ بولتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ: ''واللّٰہ قد کنت اعلم من ایام مدیدة اننی جعلت المسیح بن مریم وانی نازل فی منزلته ولکنی اخفیت...... وتوقفت فی الاظهار الیٰ عشر سنین''

(دیکھئے اس کی کتاب آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱، خزائن ج ۵ ص ۵۵۱)

ملاحظہ فرمائیں کہ یاں قسم کھا کر کہہ رہا ہے کہ خدا کی قسم میں جانتا تھا کہ مجھے مسیح بن مریم بنا دیا گیا ہے۔ مگر میں اسے چھپاتا رہا۔

جب اس کے برعکس (اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳) میں لکھتا ہے۔ مجھے بارہ سال تک کوئی پتہ نہ چلا کہ خدا کی وحی مجھے مسیح بن مریم بنا رہی ہے۔ بتلایئے مرزا قادیانی کا یہ حلفیہ بیان درست ہے یا بلا حلف۔ ایک میں ہے کہ مجھے پتہ تھا۔ مگر میں نے ظاہر کرنے میں ۱۰ سال تاخیر کر دی۔ دوسری جگہ ہے کہ مجھے پتہ ہی نہ تھا۔ اسی طرح بارہ سال گذر گئے۔ فرمایئے کون سی بات درست ہے؟

یہ تو ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی نے قسم اٹھا کر غلط بیانی کی ہے۔ اب خود مرزا قادیانی کے بقول ایسی بات کے متعلق نتیجہ بھی سماعت فرمایئے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

۱...... ''جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے۔''

(نزول المسیح ص ۲۳۷، خزائن ج ۱۸ ص ۶۱۵، نسیم دعوت ص ۸۷، خزائن ج ۱۹ ص ۴۵۳)

۲...... ’’خدا کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے۔‘‘

(تریاق القلوب ص۶، خزائن ج۱۵ص۱۴۰، نزول مسیح ص۱۰، ۱۱، خزائن ج۱۹ص۳۸۸، ۳۸۹)

اب اس فتویٰ کی روشنی میں جناب قادیانی لعنتی اور بدذات ثابت ہوئے۔ فرمایئے بدذات اور لعنتی فرد کسی بھی اچھے منصب کا مستحق ہوسکتا ہے؟ کیا اسے مہدی یا مجدد، ملہم یا مسیح وغیرہ تسلیم کیا جاسکتا ہے؟ قادیانیو! ذرا قبر کی فکر کرو۔ دنیا میں ایسے بدذاتوں سے وابستہ ہوکر تمہارا کیا حشر ہوگا؟ کس منہ سے خدا کے حضور پیش ہوگئے؟ ملک الموت تمہارے ساتھ کیسا سلوک کرے گا؟ آخر کچھ تو سوچو، کسی بات کا تو لحاظ کرو۔

سکے سکے انج ای دوزخ دا بالن نہ بنڑو۔ قسم بخدا سانوں تہاڈے اتے بڑا ترس آوندا ہے۔ ایس واسطے کجھ تے عقل کولوں کم لے کے اگے دی فکر کرو۔ بھیڑ یو کجھ تے سوچو! کل تسی سانوں ہی الامہ دینا اے کہ سانوں تساں چنگی طرح کیوں نہ سمجھایا۔

۳...... ’’میں خداتعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ یہ خداتعالیٰ کا کلام ہے۔ جو میرے پر نازل ہوا۔ ومن ینکربه فلیبارز للمباهلة ولعنة الله علی من کذب الحق اوافتری علی حضرت العزة! ’’اور جو کوئی اس کا منکر ہو، اسے چاہئے کہ مباہلہ کا چیلنج کرے اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جو حق کو جھٹلائے یا باری تعالیٰ پر بہتان باندھے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ص۵۰۳)

۴...... ’’اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میر جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ص۵۰۳)

۵...... ’’میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں جو آج کی تاریخ سے جو ۱۶ر جولائی ۱۹۰۶ء ہے۔ اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خداتعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور اگر کوئی میری قسم کا اعتبار نہ کرے تو میں اس کو ثبوت دے سکتا ہوں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۶۷، خزائن ج۲۲ص۷۰)

۶...... ’’دیکھو میں خداتعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہزاروں نشان میری تصدیق کے لئے ظاہر ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں اور آئندہ ہوں گے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۴۵، خزائن ج۲۲ص۴۸)

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمایئے کہ کس طرح حلف اٹھا کر وحی ونبوت کا دعویٰ کیا جارہا ہے۔ حالانکہ یہی صاحب اس سے قبل دعویٰ نبوت کو کفر والحاد قرار دے چکے ہیں۔ نیز حلفاً کہا کہ خدا نے مجھے مسیح موعود کہا۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ براہین احمدیہ اور اعجاز احمدی کے مطابق خدا کی وحی تجھے مسیح موعود بناتی تھی۔ مگر تجھے اعتبار ہی نہ آیا تھا۔ پھر ایک ملنگ گلاب شاہ کی پیش گوئی کو بنیاد کر تو نے حیض وحمل کے مرحلے طے کر کے پہلے مثیل اور پھر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔

پھر یہ قوال صاحب حلفاً اپنے نشانات تین لاکھ یا اس سے بھی زیادہ بتلا رہا ہے۔ جب کہ اس سے قبل ص۴۵ پر صرف ہزاروں کا ذکر تھا اور کہیں اس نے دس لاکھ بھی بیان کئے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ جب ان کے نمبر شمار لگاتا ہے۔ گرے پڑے اور عامیانہ واقعات کو بھی ۲۱۰ سے اوپر نہ لے جاسکا۔ حالانکہ کم ازکم ایک لاکھ تو بیان کرتا۔ تاکہ لاکھوں والی بڑ کا کچھ تو اعتبار رہ جاتا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جناب قادیانی مراق، ہسٹریا کے مریض ہیں۔ جب انہیں ان کا دورہ چڑھتا ہے تو پھر ان کا دماغ ٹھکانے نہیں رہتا۔ قسم قسم کے مبالغے اور تک بندیوں میں پرواز کرتے ہوئے لاکھوں کروڑوں کے اعداد روندتے ہوئے اوج ثریا تک جا پہنچتے ہیں۔ مگر پھر بھی ان کو سکون حاصل نہیں ہوتا۔ فہل من مزید کی ہی دھن میں رہتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے کہ یہاں تو ایک نشان تین لاکھ بیان کئے اور ساتھ والے صفحہ میں تین لاکھ بڑے بڑے نشانوں کا ذکر فرمایا اور کہا میں ان کو فرداً فرداً گن بھی سکتا ہوں۔ مگر جب گننے پر آتے ہیں تو ان کی تعداد تین لاکھ تو کجا رہی، تین ہزار پھر پوری نہ کر سکے۔ بلکہ اس سے بھی کم تین سو بھی پوری نہ کر سکے۔ اب بتلایئے اس سے بڑھ کر کوئی جھوٹ اور مبالغہ آرائی ہوسکتی ہے؟ چنانچہ اسی کتاب کے ص۴۵ پر لاکھوں سے نیچے اتر کر ہزاروں کا ذکر فرمارہے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی سراسر مبالغہ ہی ہے۔ گپ سنئے۔ جناب آنجہانی بوساطت ملک مٹھن لال فرماتے ہیں کہ:

۷…… ''میں خداتعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ دیا اور میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے۔'' (دافع البلاء ص۱۸، خزائن ج۱۸ ص۲۳۸)

اور فرمایا کہ: ''اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو تم نے دیکھ لیا ہے۔ جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔'' (اربعین نمبر۲ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۴۴۲)

اب فرمائیے کہاں قرآن اور توریت وانجیل میں مرزا قادیانی کی پیش گوئی ہے؟ کہاں اس کی انبیاء نے بشارت دی اور کس نے اس کے دیکھنے کی خواہش کی تھی؟ یہ تمام امور محض چنڈو خانے کی گپ ہیں۔ جن کا حقیقت کے ساتھ ذرہ برابر تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمام چیز مراق کا نتیجہ ہیں۔ میرے خیال میں تو کوئی ہوشمند فرد بشر ایسے لفظ اور گپ باز کی بات سننا اپنی توہین خیال کرے گا۔ چہ جائیکہ کوئی اس کو صحیح سمجھنے لگے۔ اللہ کریم اپنی پیاری مخلوق کو اس بین الاقوامی بہروپیے سے بچائے۔ آمین ثم آمین!

سترہواں معیار، پیشگوئیاں (معیار صدق وکذب مرزا)

اس سلسلہ میں جناب مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱...... ’’واضح ہو کہ ہمارا صدق وکذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک (کسوٹی) امتحان نہیں ہوسکتا۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۲۸۸، خزائن ج۵ ص۲۸۸)

۲...... ’’اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مرجائے تو بھی میرے منہ سے نکلی ہوئی کوئی ایسی نہ ملے گی جو خالی گئی۔‘‘ (کشتی نوح ص۶، خزائن ج۱۹ ص۶)

۳...... ’’توراۃ اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیش گوئی کو قرار دیا ہے۔‘‘ (استفتاء ص۳، خزائن ج۱۲ ص۱۱۱)

۴...... ’’سو پیش گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو۔ بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیش گوئیوں کے وقت کا انتظار کرے۔‘‘ (شہادت القرآن ص۷۹،۸۰، خزائن ج۶ ص۳۷۵،۳۷۶)

۵...... ’’ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جاویں۔‘‘ (کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ ص۵)

نتیجہ

’’کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔‘‘ (تریاق القلوب ص۱۰۷، خزائن ج۱۵ ص۳۸۲، سراج منیر ص۱۲، خزائن ج۱۲ ص۱۵، آئینہ کمالات ص۳، خزائن ج۵ ص۶۵۱)

مندرجہ بالا اقتباسات سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کے ہاں ان کی پیش گوئیاں نہایت اہمیت کی حامل ہیں اور وہ مرزا قادیانی کے سچے یا جھوٹے ثابت ہونے کے لئے ایک معیار اور کسوٹی ہیں۔

مگر افسوس صد افسوس! بعد میں مرزا قادیانی خود ہی اسی معیار کو خراب اور غیر معتبر قرار دے گئے ہیں۔ چنانچہ بیشتر مقامات پر وضاحت فرما گئے ہیں کہ:

الف...... ’’بعض فاسقوں اور غایت درجہ بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں۔ بلکہ بعض پرلے درجے کے بدمعاش اور شریر آدمی ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آچکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں ہے۔ جس کی تمام جوانی بدکاری ہی میں گذرتی ہے۔ کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ بادہ بہ سر و آشنا بہ بر کا مصداق ہوتی ہے، کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے۔‘‘

(مرزا قادیانی کی کتاب توضیح مرام ص۸۴، ۸۵، خزائن ج۳ ص۹۴، ۹۵)

ف...... اصل مفہوم کے ساتھ مرزا قادیانی کا تجربہ بدکاراں بھی ملحوظ خاطر رہے۔

ب...... ’’ممکن ہے کہ ایک خواب سچی بھی ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو اور ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو۔ کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے۔ لیکن سچی بات بتلا کر دھوکہ دیتا ہے۔ تا ایمان چھین لے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱، خزائن ج۲۲ ص۳)

ج...... ’’بعض فاسق اور فاجر اور زانی اور ظالم اور غیر متدین اور چور اور حرام خور اور خدا کے احکام کے مخالف چلنے والے بھی ایسے دیکھے گئے ہیں کہ ان کو بھی کبھی کبھی سچی خوابیں آجاتی ہیں...... انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۲، روحانی خزائن ج۲۲ ص۵)

د...... ’’اس تقریر سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ کسی شخص کو محض سچی خوابوں کا دیکھنا یا بعض سچے الہامات کا مشاہدہ کرنا یہ امر کسی کمال پر دلیل نہیں...... بلکہ یہ محض دماغ کی بناوٹ کا ایک نتیجہ ہے۔ اس وجہ سے اس میں نیک یا راست باز ہونے کی شرط نہیں اور نہ مؤمن اور مسلمان ہونا اس کے لئے ضروری ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۰، خزائن ج۲۲ ص۱۲)

ہ...... ’’ان کو بعض سچی خوابیں آجاتی ہیں۔ (جیسے مرزا قادیانی کو) اور سچے کشف ظاہر ہوتے ہیں۔ جن میں کوئی مقبولیت اور محبوبیت کے آثار نہیں ہوتے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۲۰، خزائن ج۲۲ ص۲۲)

فسوس صد افسوس! بعد میں مرزا قادیانی خود ہی اسی معیار کو خراب اور غیر معتبر قرار
ہنانچہ بیشتر مقامات پر وضاحت فرما گئے ہیں کہ:

...... ’’بعض فاسقوں اور غایت درجہ بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں۔
ـــجے کے بدمعاش اور شریر آدمی ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ
میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آچکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ
نجریوں کے گروہ میں ہے۔ جس کی تمام جوانی بدکاری ہی میں گذرتی ہے۔ کبھی
ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ بادہ
راق ہوتی ہے، کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے۔‘‘

(مرزا قادیانی کی کتاب توضیح مرام ص۸۴،۸۵، خزائن ج۳ ص۹۴،۹۵)

اصل مفہوم کے ساتھ مرزا قادیانی کا تجربہ بدکاراں بھی ملحوظ خاطر رہے۔

’’ممکن ہے کہ ایک خواب سچی بھی ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو
ہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو۔ کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا
ت بتلا کر دھوکہ دیتا ہے۔ تا ایمان چھین لے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱، خزائن ج۲۲ ص۳)

’’بعض فاسق اور فاجر اور زانی اور ظالم اور غیر متدین اور چور اور حرام خور
خالف چلنے والے بھی ایسے دیکھے گئے ہیں کہ ان کو بھی کبھی کبھی سچی خوابیں
نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۲، روحانی خزائن ج۲۲ ص۵)

’’اس تقریر سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ کسی شخص کو محض سچی خوابوں کا دیکھنا یا
اہدہ کرنا یہ امر کسی کمال پر دلیل نہیں...... بلکہ یہ محض دماغ کی بناوٹ کا ایک
ں میں نیک یا راست باز ہونے کی شرط نہیں اور نہ مؤمن اور مسلمان ہونا
‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۰، خزائن ج۲۲ ص۱۲)

’’ان کو بعض سچی خوابیں آجاتی ہیں۔ (جیسے مرزا قادیانی کو) اور سچے
جن میں کوئی مقبولیت اور محبوبیت کے آثار نہیں ہوتے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۲۰، خزائن ج۲۲ ص۲۲)

و...... ’’اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی یعنی بھنگن تھیں۔ جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کا کام تھا۔ انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں۔ اس سے بھی عجیب تر یہ ہے کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کی کنجر جن کا دن رات زناکاری کا کام تھا۔ ان کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کیں اور وہ پوری ہوگئیں اور بعض ایسے ہندوؤں کو بھی دیکھا کہ جو نجاست شرک سے ملوث اور اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ بعض خوابیں ان کو جیسا کہ دیکھا گیا تھا ظہور میں آگئیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳، خزائن ج۲۲ ص۵)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا چھ اقتباسات سے معلوم ہوا کہ کافروں، بدمعاشوں، مشرکوں، زانیوں خاص کر بقول مرزا کنجریوں کو بھی سچی خواب یا کشف ہوسکتا ہے۔ بلکہ ہوتا رہتا ہے۔ اب فرمائیے کہ اگر مرزا قادیانی کی کوئی خواب، الہام یا کشف و پیش گوئی بالفرض درست بھی نکل آئے تو مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق اس کے صدق وکذب کا محک یعنی کسوٹی اور معیار کیسے بن سکتی ہے؟ ویسے اس عالم رنگ وبو میں اس کا کوئی چیلنج یا پیش گوئی کبھی پوری نہ ہوسکی۔ ہاں کھینچ تان کر کسی پیش گوئی کو صحیح ثابت کرلے تو اور بات ہے۔ نیز جب الہامات وکشوف وغیرہ کی حقیقت یہی ہے تو پھر مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل بیان بازی کس پوزیشن میں ہوگی۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ:

’’خداتعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھائے کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی نبوت بھی ثابت ہوجائے۔‘‘

(چشمہ معرفت ص۳۱۷، خزائن ج۲۳ ص۳۳۲)

فرمائیے آنجہانی کتنی بیباکی اور جسارت کا ارتکاب کر رہا ہے۔ جب تیرے جیسے نشانات بدمعاشوں اور کنجروں سے بھی ظہور پذیر ہوسکتے ہیں اور ان سے کسی کا ایمان وکفر بھی ثابت نہیں ہوتا تو پھر ان سے ہزار نہیں ایک بھی نبی سے کیا تعلق ہوسکتا ہے؟ نیز تیرا یہ کہنا کہ کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ (تریاق) کیا حیثیت رکھتا ہے؟

مگر ہم تیرے کہنے سے ایک منٹ کے لئے یہ بات مان لیتے ہیں کہ تیرے صدق وکذب کو پرکھنے کے لئے تیری پیش گوئیاں ہی اعلیٰ معیار اور کسوٹی ہیں۔ لہٰذا اسی بناء پر ہم نے اس کی تمام کتب کو دیکھا، اس کے الہامات اور پیش گوئیوں کو دیکھا تو یہی معلوم ہوا کہ اس کے تمام الہامات اور پیش گوئیاں فٹ بال کی طرح گول مول اور مبہم ہوتے ہیں۔ جن میں کوئی

صراحت یا وضاحت نہیں ہوتی۔ جدھر چاہو ان کو موم کی ناک کی طرح موڑ لو۔ جب تک ان میں تاویلات باطلہ کا مسالہ نہ لگایا جائے وہ کہیں فٹ نہیں ہوسکتیں۔ ہر پیش گوئی دجل وفریب اور کذب وافتراء سے بھرپور ہے۔ مثلاً اس کا صرف ایک الہام پیش نظر رکھتے ہیں۔ ’’بکر وثیب ‘‘یعنی کنواری اور بیوہ۔

دیکھئے یہ مرکب ناقص ہے۔ جوکہ بالکل مبہم اور گول مول لفظ ہے۔ مزید جملہ خبریہ ہے نہ انشائیہ۔ اب مرزا قادیانی خود اس کے متعلق لکھتا ہے کہ: ’’تقریباً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گذرا ہے کہ مجھے کسی تقریب پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالویؒ ایڈیٹر رسالہ اشاعت السنہ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ آج کل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اس کو یہ الہام سنایا۔ جس کو میں کئی مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے۔ ’’بکر وثیب ‘‘جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خداتعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا، پورا ہوگیا۔ (یعنی باکرہ سے شادی ہوگئی، نصرت جہاں بیگم دہلوی سے) اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔‘‘

(تریاق القلوب ص۳۴، خزائن ج۱۵ ص۲۰۱، ضمیمہ انجام آتھم ص۱۴، خزائن ج۱۱ ص۲۹۸)

بقول مرزا قادیانی یہ الہام ۱۸۸۱ء کا ہے۔ جس میں اسے وعدہ دیا گیا کہ تیرے نکاح میں دو عورتیں آئیں گی۔ ایک کنواری اور دوسری بیوہ۔ اب بقول مرزا قادیانی کنواری والا وعدہ تو پورا ہوگیا۔ مگر بیوہ والا باقی ہے۔ لیکن صاف ظاہر ہے کہ بیوہ سے نکاح والا معاملہ کبھی بھی سامنے نہیں آیا۔ حتیٰ کہ مرزا قادیانی اسی حسرت اور ناکامی کو لے کر ۱۹۰۸ء میں قبر میں چلے گئے۔ اب قادیانی اس بارہ میں مختلف تاویلات کا سہارا لے کر رنگا رنگ کی بولیاں بولتے رہتے ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کا یہ الہام کسی شرط سے مشروط نہیں۔ بلکہ بالکل صاف ہے کہ دو عورتیں اس کے نکاح میں آئیں گی۔ ایک باکرہ اور دوسری بیوہ۔

اس کے بعد خود مرزا قادیانی نے وضاحت بھی کر دی کہ باکرہ والا حصہ تو پورا ہوچکا ہے۔ مگر بیوہ کا بھی انتظار ہے۔ اب ہم مرزائیوں کو پوچھتے ہیں کہ بتلاؤ یہ بیوہ کی شادی والا الہام اور پیش گوئی کب اور کیسے پوری ہوئی؟

قادیانی اس الجھن کو تاقیامت حل نہیں کرسکتے۔ مگر وہ قادیانی ہی کیسے ہوا جو ہر قسم کا

جعل وفریب اور کذب وافتراء میں ماہر نہ ہو۔ بات بنے یا بگڑے، مرزائی نے کچھ نہ کچھ ضرور بکنا ہے۔ چنانچہ اسی الہام کی تصحیح کے لئے کذب وافتراء کے پتلے غلام احمد قادیانی کا ایک فرزند مرزا بشیر احمد ایم اے یوں ہرزہ سرا ہے کہ یہ الہام (بکر وثیب) اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت ام المؤمنین کی ذات میں ہی پورا ہوگیا جو بکر آئی اور ثیب رہ گئیں۔ (تذکرہ ص۳۹ ح)

اب اس تاویل ابلیسی کو بار بار پڑھئے تو میرے خیال آپ بار بار ''لعنة اللّٰه علی الکاذبین والمفترین'' کی گردان کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

ناظرین کرام! اس باطل تاویل کی طرح تمام قادیانی تاویلات سراسر کذب ودجل کا ہی مرقع ہوتی ہیں۔ قادیانی کی الجھی ہوئی اور متضاد ہفوات کو سلجھانے کے لئے اسی قسم کی تاویلات کا سہارا لیتے ہیں۔ تمام کتب قادیانیہ اس کی شاہد عدل ہیں۔ اسی بناء پر میں دعویٰ کرتا ہوں کہ تمام تر قادیانیت محض دجل وفریب، کذب وافتراء اور جہالت وحماقت کا پلندہ ہے۔

اس کے کسی بھی پہلو میں حق وصداقت، علم وتحقیق کا شائبہ تک نہیں۔ لہٰذا میں بصد خیر خواہی ہر فرد بشر کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ اس خباثت وضلالت اور حماقت وجہالت سے بکلی اجتناب کیا جائے اور وہ افراد جو شامت اعمال کی بناء پر اس دلدل میں پھنس چکے ہیں۔ وہ بھی اپنی عاقبت کی فکر کرتے ہوئے رب ذوالجلال کے حضور گڑگڑا کر جادہ حق پر آنے کی التجا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی پیاری مخلوق کو بدبختی اور ہلاکت ابدی سے بچنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین!

ناظرین کرام! سابقہ تفصیلات سے آپ پر واضح ہوگیا کہ جناب قادیانی ایک عجیب ترین شے ہے۔ اس کا ہر قول وفعل عجیب اور نرالا ہے۔ خود ایک معیار اور ضابطہ طے کرتا ہے۔ مگر خود ہی اس کی پابندی نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے بالکل برعکس چلنے لگتا ہے۔ جس سے اس کا سب کیا کرایا تباہ برباد ہو جاتا ہے۔ پھر اس کا یہ کردار اور رویہ کسی بھی سطح پر کسی خدا پرست اور مخلص ومتقی فرد کے ساتھ موافقت نہیں کرتا۔ آج تک آپ کسی ولی یا نبی کو نہ جان سکیں گے۔ جس نے مرزا قادیانی کی طرح بلند بانگ معجزہ نمائی کے اکھاڑے قائم کئے ہوں کہ میں اتنے نشان دکھا سکتا ہوں۔ میں یوں کر سکتا ہوں، ہے کوئی میرے مقابلے میں اس میدان میں اترنے والا اور ایسے ہی کسی بھی سطح پر کسی خدا پرست اور مخلص ومتقی فرد کے ساتھ موافقت نہیں کرتا۔ آج تک آپ کسی ولی یا نبی کو نہ جان سکیں گے۔ جس نے مرزا قادیانی کی طرح بلند بانگ معجزہ نمائی کے اکھاڑے قائم کئے ہوں کہ میں اتنے نشان دکھا سکتا ہوں۔ میں یوں کر سکتا ہوں، ہے کوئی میرے مقابلے میں اس میدان میں

اترنے والا، اور ایسے ہی کسی بھی نبی رسول نے کسی سابقہ نبی کی تحقیر و تنقیص نہیں کی کہ وہ کیا ہے؟ میں اس سے بڑھ کر ہوں۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! حتیٰ کہ خود سالار انبیاء خاتم الانبیاء والرسل ﷺ نے بھی یہی فرمایا کہ: ''لا تفضلونی علی یونس بن متی (بخاری ج۱ ص۴۸۵، باب قول الله عزوجل وان یونس من المرسلین) '' کہ مجھے حضرت یونس علیہ السلام پر بھی ترجیح نہ دو۔ مگر مرزا قادیانی ہر موقع اور ہر جگہ ڈینگیں ہی مارتا نظر آتا ہے۔ کبھی کوئی بڑھک مارتا ہے اور کبھی کوئی۔ گویا اس کی ہر ادا مقدسین اور راست بازوں کے سراسر خلاف ہی ہے۔ ہاں جب اپنے آپ میں ہوتا ہے تو پھر ایسا پستی میں چلا جاتا ہے کہ وہ بھی بے نظیر۔ پھر وہ حد آدمیت سے ہی نکل جاتا ہے۔ کبھی کیڑا بن جاتا ہے، کبھی پیشاب کی جگہ وغیرہ وغیرہ۔

اب فرمایئے کہ جو ذات شریفہ کسی بھی پہلو سے راست بازوں سے مواقفت نہ کرے، اسے کیا کہیں اور کیا سمجھیں۔

اب مندرجہ بالا پیش گوئیوں کے ضابطے ملاحظہ فرمانے کے بعد جناب قادیانی کی پیش گوئیوں کے مزید چند نمونے ملاحظہ فرمایئے۔

۱...... مثلاً مرزا قادیانی نے ایک موقع پر یہ پیش گوئی فرمائی کہ:

۱...... ''الحمدلله الذی وهب لی علی الکبر اربعة من البنین وانجز وعده من الاحسان وبشرنی بخامس فی حین من الاحیان وهذه کلها آیات من ربی'' (دیکھئے آنجہانی کی کتاب مواہب الرحمٰن ص۱۳۹، خزائن ج۱۹ ص۳۶۰)

یعنی تمام حمد وثناء اس ذات کے لئے ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں چار بیٹے عطاء فرمائے اور احسان سے اپنا وعدہ پورا فرمایا۔ پھر مجھے پانچویں بیٹے کی بھی خوشخبری دی جو کسی وقت پیدا ہوگا۔ یہ تمام امور میرے رب کی قدرت کے نمونے ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ پانچواں فرزند کب پیدا ہوا یا یہ کہیں مرزا قادیانی کی صلب یا نصرت بیگم کے رحم میں ہی تحلیل ہوگیا تھا۔

آیئے! مرزا قادیانی کے دست راست اور خلیفہ بلافصل جناب حکیم نوردین کی زبانی معلوم کیجئے۔ وہ کہتے ہیں کہ پانچواں بچہ پیدا نہیں ہوا۔

(دیکھئے ریویو آف ریلیجنز ج۷ نمبر۶،۷، بابت ماہ جون وجولائی ۱۹۰۸ء ص۲۷۶)

اس سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی آنجہانی کی یہ پیش گوئی پوری نہ نکلی۔ لہٰذا وہ اپنے ضابطہ کے مطابق صادق نہیں بلکہ واضح طور پر کذاب ثابت ہوا۔ ہذا ہو المرام!

۲...... مرزا قادیانی نے مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق اپنے بعض خوابوں کی بناء پر پیش گوئی کہ یہ میرے مطیع ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایک جگہ لکھا کہ: ”وانی رایت ان هذا الرجل یومن بایمانی قبل موته...... وهذه رویای وارجو ان یجعلها ربی حقاً“

(حجتہ الاسلام ص۱۹، خزائن ج۶ ص۵۹، سراج منیر ص۲۹ ح، ۸۰،۷۹، خزائن ج۱۲ ص۳۱، ۸۰ پیش گوئی ۳۵)

اب دنیا جانتی ہے کہ حضرت مولانا محمد حسینؒ آخر تک مرزا قادیانی کے مخالف ہی رہے، اس کی تصدیق بالکل نہیں فرمائی۔ تو صاف نتیجہ نکلا کہ مرزا قادیانی اس پیش گوئی میں صاف کذاب نکلا۔ پھر آتھم کی طرح مرزائی یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ دل سے ڈر گئے تھے۔ کیونکہ آخری دم تک ڈنکے کی چوٹ اس کی تردید فرماتے رہے۔ اگرچہ کسی کا دل سے ڈرنا بالکل غیر مؤثر ہے۔

۳...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ”خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ تمام خبیث مرضوں سے تجھے بچاؤں گا۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۵، خزائن ج۱۷ ص۴۴، اربعین نمبر۳ ص۹، ۳۰، خزائن ج۱۷ ص۳۹۴، ۴۱۹)

حالانکہ مرزا قادیانی کو مندرجہ ذیل بیماریاں لاحق تھیں۔

۞...... ذیابیطس۔ (حقیقت الوحی ص۳۰۶، ۳۶۳، خزائن ج۲۲ ص۳۱۹، ۳۷۷، ضمیمہ اربعین نمبر۴ ص۴، خزائن ج۱۷ ص۴۷۱، نزول المسیح ص۲۱۴، خزائن ج۱۸ ص۵۹۲)

۞...... دماغی کمزوری و دوران سر۔

(حقیقت الوحی ص۳۰۶، ۳۶۳، خزائن ج۲۲ ص۳۷۶، ۳۱۹)

۞...... کثرت پیشاب، دن میں سو سو بار۔

(ضمیمہ اربعین نمبر۴ ص۴، خزائن ج۱۷ ص۴۷۱، نزول المسیح ص۲۳۵، خزائن ج۱۸ ص۶۱۳)

۞...... درد گردہ جس سے مرگی کا خطرہ ہوتا ہے۔

(حقیقت الوحی ص۳۴۵، خزائن ج۲۲ ص۳۵۸)

۞...... دردسر، دوران سر، کمی خواب، تشنج قلب دل و دماغ اور حس نہایت کمزور، حالت مردمی معدوم۔

(ضمیمہ اربعین نمبر۴ ص۴، خزائن ج۱۷ ص۴۷۱، نزول المسیح ص۲۰۹، خزائن ج۱۸ ص۵۸۷)

ایک دفعہ قولنج زحری سے سخت بیمار ہوا۔ (حقیقت الوحی ص۲۳۴، خزائن ج۲۲ ص۲۴۶)

فالج جس سے نصف حصہ بیکار ہو گیا۔ (حقیقت الوحی ص۲۳۴، خزائن ج۲۲ ص۲۴۵)

دائم المرض۔ (برکات الدعا ص۳، خزائن ج۶ ص ایضاً، سراج منیر ص۱۵، خزائن ج۱۲ ص۱۷، نزول المسیح ص۱۷۸، خزائن ج۱۸ ص۵۵۶)

۴...... مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے ساتھ آخری فیصلہ کے نتیجہ میں ناکام اور مغلوب ہوا۔ (دیکھئے اشتہار ''مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ'' مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۷۸، ۵۷۹)

۵...... مولوی ثناء اللہ قادیان میں پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے نہیں آئے گا۔

(اعجاز احمدی ص۳۷، خزائن ج۱۹ ص۱۴۸)

جب کہ مولانا صاحبؒ قادیان میں تشریف لائے۔

(مواہب الرحمٰن ص۱۰۹، خزائن ج۱۹ ص۳۲۹)

۶...... مرزا قادیانی کے ایک سابقہ مرید ڈاکٹر عبدالحکیم جو کہ بعد میں اس سے منحرف ہوگیا۔ اس نے مرزا قادیانی کے حق میں ۱۲؍جولائی ۱۹۰۶ء کو پیش گوئی کی کہ مرزا کذاب، دجال، مفسد ہے۔ یہ تین سال تک ہلاک ہو جائے گا۔ جس کے مقابلہ میں مرزا قادیانی نے بھی تیر چلایا کہ یہ ڈاکٹر مفسد ہے، یہ میری زندگی میں ہلاک ہوگا تو نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا دو سال سے بھی قبل ہی بمرض ہیضہ ہلاک ہوگیا اور ڈاکٹر عبدالحکیم باقی رہ گیا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے مرزا قادیانی کی تحریر بعنوان ''خدا سچے کا حامی ہو'' ملحق تتمہ حقیقت الوحی ص۱، ۲، خزائن ج۲۲ ص۴۰۹، ۴۱۰)

۷...... مرزا قادیانی کی مشہور عالم پیش گوئی کہ: ''مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہوگی۔''

(اربعین نمبر۲ ص۲۷، نمبر۳ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۳۷۵، ۳۹۹، تحفہ گولڑویہ ص۶۴، خزائن ج۱۷ ص۱۹۵)

مگر آج تک مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل نہ چل سکی۔ اگرچہ اس زمانہ میں کام شروع ہوچکا تھا۔ مگر اس دجال اعظم کی تکذیب وتذلیل کے لئے وہ منصوبہ ختم کردیا گیا اور آج تک آسمان وزمین آنجہانی پر نفرین بھیج رہے ہیں۔

۸...... محمدی بیگم کے نکاح کے سلسلہ میں سلطان محمد خاوند محمدی بیگم سے مرزا قادیانی کا پہلے ہلاک ہوجانا، مرزا قادیانی کے کذب صریح کی دلیل قاطع ہے۔

(دیکھئے انجام آتھم ص۳۱، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۹...... محمدی بیگم کے نکاح کا مسئلہ خدا کا وعدہ تھا۔ جس کا ٹلنا ناممکن ہے مگر کیا ہوا؟ نامرادی۔ (دیکھئے ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴، خزائن ج۱۱ ص۳۳۸)

۱۰...... پادری عبداللہ آتھم کے پندرہ ماہ تک مرنے کی پیش گوئی۔

(جنگ مقدس ص۲۱۰، خزائن ج۶ ص۲۹۲)

۱۱...... محمدی بیگم زوجہ منظور لدھیانوی کے ہاں لڑکا پیدا ہونے کی پیش گوئی جس کے چھ نام ہوں گے۔ عالم کباب، بشیر الدولہ، کلمۃ اللہ، کلمۃ العزیز وغیرہ۔

(حقیقت الوحی ص۱۰۰، ۱۰۶، خزائن ج۲۲ ص۱۰۳، ۱۰۹)

مگر ہوا کچھ بھی نہیں۔ محض بھنگی کی گپ ہی ثابت ہوئی۔ ''وکذالك نخزی الکافرین''

۱۲...... محمدی بیگم کے نکاح کے سلسلہ میں چھ پیش گوئیاں ہیں۔

(آئینہ کمالات ص۳۲۵، خزائن ج۵ ص۳۲۵)

مگر اس پیش گوئی کا تمام تانا بانا تارتار ہو گیا۔ مرزا قادیانی ناکام ونامراد واصل جہنم۔

۱۳...... محمدی بیگم کے حقیقی مسلمان خاوند کا اڑھائی برس بعد از نکاح فوت ہو جانا۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۲۵، خزائن ج۵ ص۳۲۵) جب کہ وہ مرزا قادیانی کے مدتوں بعد فوت ہوا۔ تمام زندگی وہ مرزا قادیانی کے کذب وافتراء کا اشتہار بنا رہا۔

۱۴...... ''انی اری ان اهل مکة یدخلون افواجا فی حزب الله القادر المختار''

(نور الحق نمبر۲ ص۱۰، خزائن ج۸ ص۱۹۷)

۱۵...... مرزا قادیانی کی عمر مطابق الہام ۸۴ سال یا کم از کم ۷۶ سال ہونی چاہئے تھی۔ مگر وہ نہ ۷۶ سال ہوئی نہ ۸۴ سال۔ بلکہ صرف ۶۸ سال ہی پر ملک الموت نے اسے آدبوچا۔

(حقیقت الوحی ص۹۶، خزائن ج۲۲ ص۱۰۰، استفتا ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۷۱۲)

۱۶...... مرزا قادیانی کا ایک مخالف الٰہی بخش کے متعلق لکھا ہے کہ الٰہی بخش ان خیالات فاسدہ پر قائم نہیں رہے گا۔ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۰۳، خزائن ج۲۲ ص۵۳۹) حالانکہ وہ آخر تک مرزا قادیانی کا مخالف ہی رہا۔

۱۷...... ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔

(البشریٰ، تذکرہ ص۵۹۱)

۱۸...... مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے کہ: ''اجیب کل دعائك الا فی شرکائك''

(حقیقت الوحی ص۲۴۳، خزائن ج۲۲ ص۲۵۴)

اس لحاظ سے مرزا احمد بیگ والی پیش گوئی بھی پوری نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ مرزا قادیانی کے

شرکاء میں سے ہے۔ نیز یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ جب مرزا قادیانی کو کہہ دیا گیا کہ تیرے شرکاء کے حق میں دعاء قبول نہ ہوگی تو پھر اس نے اس فرمان کو نظر انداز کرکے محض نفسانی جوش میں آ کر بلعم باعور کی طرح یہ حرکت کیوں کی؟ اگر یہ کہا جائے کہ پیش گوئی دعاء نہیں ہوتی تو ہم کہتے ہیں کہ تمہاری سرسید کے حق میں دعاء پیش گوئی قرار دی گئی ہے۔ جس کا تذکرہ (تریاق القلوب ص ۱۱۰، ۱۱۳، خزائن ج ۱۵ص ۳۹۶، ۳۸۷) وغیرہ میں کیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ قادیانی اعتراض بیکار اور فضول ہوگا۔

۱۹...... لیکھرام کی پشاور والی پیش گوئی بھی سچی نہ نکلی۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ اپنے دشمن یا دوست کا خیال کر کے جب توجہ کی جائے کہ اس کے حق میں برا یا اچھا الہام ہو تو وہ الہام شیطانی ہوتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۶۲۸، خزائن ج ۳ص ۴۳۹)

لہٰذا یہ الہام شیطانی ہوا۔ کیونکہ لیکھرام بقول مرزا قادیانی اس کا شدید مخالف اور دشمن تھا اور بالخصوص مرزا قادیانی اس کے متعلق پیش گوئی کرنے کے بعد اس کے مارے جانے کے متعلق کچھ ضرورت سے زیادہ ہی اس طرف مستغرق ہوگئے تھے۔ لہٰذا مراق اور ہسٹریا زدہ قادیانی دل ودماغ انہیں خیالات کے تانے بانے میں مصروف رہتا۔ آخر بصراحت اخبارات مرزا قادیانی کرائے کے قاتل سے اسے قتل کرادیا۔ کیونکہ اس کے مارے جانے کے متعلقہ الہامات سب شیطانی اور مرزا قادیانی کے ذہن کی بناوٹ تھے۔

ناظرین کرام! قادیانی معیار پیش گوئی کی وضاحت کے بعد بطور نمونہ یہ چند پیش گوئیاں بیان کی گئی ہیں۔ چونکہ عدم وقوع مرزا قادیانی کی دجالیت اور کذب وافتراء پر مہر تصدیق ہے۔ ایک قابل توجہ یہ بھی ہے کہ جناب قادیانی ڈینگیں مارتے وقت جب اپنے آپ میں نہیں رہتے تو بے شعوری میں بڑ ہانک دیتے ہیں کہ میرے لاکھوں نشانات ہیں۔ میرے کروڑوں نشان ہیں۔ میرے اتنے نشان ہیں کہ ان کو اگر ہزار نبی پر تقسیم کیا جائے تو ان کی نبوت ثابت ہو جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر عجیب بات ہے کہ جب مرزا قادیانی ان نشانات کو تفصیلاً اور سیریل نمبر لگا کر بیان کرتے ہیں تو رو پیٹ کر ان کا نمبر ۱۸۷ سے اوپر نہیں پہنچا سکے۔ جیسا کہ ان کی آخری کتاب حقیقت الوحی سے ظاہر ہے۔ ورنہ نزول المسیح میں صرف ۱۲۳ اور تریاق القلوب میں صرف ۷۵ پر ہی تھک گئے۔ (دیکھئے تریاق القلوب ص ۱۵۴، خزائن ج ۱۵ص ۴۷۵) باقی تعداد حوالہ مراق ہوگئی اور یہ بیان کردہ بھی محض عامیانہ اور گھسے پٹے قسم کے واقعات ہیں۔ جن کو معجزات حقہ کے ساتھ ذرا بھر مس نہیں ہے۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ جناب قادیانی محض ایک شعبدہ باز کی حیثیت کا مالک ہے۔ اس سے اوپر کچھ بھی نہیں۔ لہٰذا اللہ کریم ہر فرد کو اس کے چنگل سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

بات بھی قابل توجہ ہے کہ جب مرزا قادیانی کو کہہ دیا گیا کہ تیرے شرکاء
لی تو پھر اس نے اس فرمان کو نظر انداز کرکے محض نفسانی جوش میں آ کر
کیوں کی؟ اگر یہ کہا جائے کہ پیش گوئی دعاء نہیں ہوتی تو ہم کہتے ہیں کہ
عاء پیش گوئی قرار دی گئی ہے۔ جس کا تذکرہ (تریاق القلوب ص ۱۱۰، ۱۱۳،
غیرہ میں کیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ قادیانی اعتراض بیکار اور فضول ہوگا۔
رام کی پشاور والی پیش گوئی بھی سچی نہ نکلی۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے خود
ت کا خیال کر کے جب توجہ کی جائے کہ اس کے حق میں برا یا اچھا الہام

(ازالہ اوہام ص ۶۲۸، خزائن ج ۳ ص ۴۳۹)

نی ہوا۔ کیونکہ لیکھرام بقول مرزا قادیانی اس کا شدید مخالف اور دشمن
س کے متعلق پیش گوئی کرنے کے بعد اس کے مارے جانے کے
ہی اس طرف مستغرق ہوگئے تھے۔ لہٰذا مراق اور ہسٹریا زدہ قادیانی
انے بانے میں مصروف رہتا۔ آخر بصراحت اخبارات مرزا قادیانی
ل کرادیا۔ کیونکہ اس کے مارے جانے کے متعلقہ الہامات سب
ن کی بناوٹ تھے۔

یانی معیار پیش گوئی کی وضاحت کے بعد بطور نمونہ یہ چند پیش
عدم وقوع مرزا قادیانی کی دجالیت اور کذب و افتراء پر مہر تصدیق
کہ جناب قادیانی ڈینگیں مارتے وقت جب اپنے آپ میں نہیں
دیتے ہیں کہ میرے لاکھوں نشانات ہیں۔ میرے کروڑوں نشان
ن کو اگر ہزار نبی پر تقسیم کیا جائے تو ان کی نبوت ثابت ہوجائے۔
ہ جب مرزا قادیانی ان نشانات کو تفصیلاً اور سیریل نمبر لگا کر بیان
بر ۱۸۷ سے اوپر نہیں پہنچا سکے۔ جیسا کہ ان کی آخری کتاب
نزول المسیح میں صرف ۱۲۳ اور تریاق القلوب میں صرف ۷۵ پر
ص ۱۵۴، خزائن ج ۱۵ ص ۴۷۵) باقی تعداد حوالہ مراق ہوگئی اور یہ
پے قسم کے واقعات ہیں۔ جن کو معجزات حقہ کے ساتھ ذرا بھر
اتا ہے کہ جناب قادیانی محض ایک شعبدہ باز کی حیثیت کا مالک
اللہ کریم ہر فرد کو اس کے چنگل سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

خاتم النبیین لا نبی بعدی

مرزا قادیانی کی کہانی
اس کی اپنی زبانی

حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ

مرزا کی کہانی اس کی اپنی زبانی

جناب مہتمم جامعہ شمس الہدیٰ اہلحدیث ڈسکہ کے تاثرات

’’الحمد لله رب العالمین ولصلوٰة والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین! ‘‘حمد وصلوٰۃ کے بعد میں نے تحریر ہذا کا شروع تا آخر مطالعہ کیا ہے۔ جس میں واجب الاحترام حضرت مولانا عبداللطیف مسعود صاحب مصنف جلیل نے ایک افسانوی اسلوب تحریر پر حقائق وشواہد ثقل سے قادیانیت کی ابتدائے آفرینش سے لے کر اب تک کی تاریخ قبیحہ کو جامع مگر مختصر پیش کیا ہے۔ جس میں مرزا قادیانی کو مرزائیت کی ہی تصانیف کثیرہ کے حوالہ جات سے متناقض الکلام، مخبوط الحواس، دروغ گو، احمق ذہن، ایکٹر وڈرامے باز، انگریزی استعمار کا گماشتہ وایجنٹ، عقل وخرد سے تہی دست، جسمانی وروحانی امراض کا مرقع، خرافات واختراعات ساز اور ابلیس ملعون کا فرزند اور جانشین اعظم ثابت کیا ہے اور قادیانی نسل کو ایک فکر صالح دینے کی کوشش کی ہے اور ساتھ ہی ساتھ قادیانی تحریک کے مستقبل قریب کے لئے پلید وخطرناک سیاسی اور مذہبی عزائم کو بھی بے نقاب کیا ہے۔ میرے نزدیک مصنف موصوف کی یہ کاوش انتہائی شائستہ اور مستحسن عمل ہے۔ اللہ وحدہ لاشریک دارین میں اجر عظیم عطاء فرمائے۔ آمین ۰ یارب العالمین!

اس رسالہ میں تقریباً تمام قادیانیت، خود مرزا قادیانی کی زبان وتحریر سے نئے طرز اور انداز سے ’’فیس ٹو فیس‘‘ بیان کی گئی ہے۔ جس سے اس کے تمام دعوے، مغالطے، چکر بازیاں اور من گھڑت نظریات وکردار بالکل الم نشرح ہو جاتے ہیں اور ہر سطح کے فرد بشر پر اس کی عیاریاں اور مکاریاں کھل جاتی ہیں۔ نیز اس کے تمام خلیفوں کی مکمل کارروائی اور حالات بیان کر کے اس سلسلۂ دجالیہ کو بالکل ننگا کر کے رکھ دیا گیا ہے۔

پیش لفظ!

قارئین کرام! مرزا قادیانی کو کفر والحاد کا یہ ڈرامہ رچائے سو سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ اس عرصہ میں جیسے مرزائیت نے مختلف طرز وانداز سے یہ چکر چلایا، کبھی کسی عنوان سے کبھی کسی عنوان سے۔ اسی طرح علمائے امت نے بھی اس فتنے کا انسداد ہر انداز سے اور ہر سطح پر فرمایا ہے۔ علمی انداز میں بھی اور سیاسی انداز سے بھی، مناظرانہ طور پر بھی اور دعوت ونصیحت کے انداز

میں بھی، چیلنج اور مباہلہ کے انداز میں بھی اور دعاء و مناجات کے طور پر بھی، مذہبی عنوان سے بھی اور سیاسی و دنیوی عنوان سے بھی۔ غرضیکہ طرفین کی طرف سے اس میدان کارزار میں ہر طرز و طریقہ آزمایا اور اپنایا گیا ہے اور خدا کے فضل و کرم سے اہل حق ہر پہلو سے کامیاب اور غالب ہی رہے ہیں۔ ’’الحق یعلوا ولا یعلی‘‘ ستمبر ۱۹۷۴ء کا ماقبل اور مابعد اگرچہ بظاہر نہایت مختلف رہا ہے کہ پہلے مرزا اور مرزائیت پر طعن و تشنیع وارتنقید قانونی لحاظ سے ذرا گراں تھی۔ کیونکہ ابھی تک ملکی قانون نے قادیانیت کا مسئلہ کلیئر نہیں کیا تھا۔ اس لئے ۱۹۷۴ء سے قبل قادیانیت پر کفر والحاد کا فتویٰ کئی قانونی مسائل پیدا کر دیتا تھا۔ مگر پھر بھی اہل حق کسی خطرے کی پروا کئے بغیر اظہار حق کرتے رہتے تھے۔ لیکن ۱۹۷۴ء کے بعد یہ مرحلہ نہایت سہل اور آسان ہو گیا ہے۔ کیونکہ اب قانون مسلمانوں کے حق میں اور قادیانیوں کے خلاف ہے۔ اگرچہ اب بھی کئی مقامات پر کافی الجھن پیش آجاتی ہے۔ مگر مجموعی طور پر اب قادیانیوں کا مقابلہ آسان ہے۔ اب ان کی تردید و تنقید کے ذرائع کچھ وسعت پذیر ہو چکے ہیں۔ ناول، افسانے اور ڈرامے وغیرہ کی حد تک یہ مسئلہ سمجھایا جارہا ہے تا کہ ہر سطح کا ذہن ان کی خباثت کو سہولت سے سمجھ سکے۔ چنانچہ اس خادم نے بھی فتنہ قادیانیت کی تفہیم کا یہ ایک عام فہم طرز اختیار کیا ہے کہ جس میں حوالہ جات بھی استعمال کئے گئے ہیں اور دعوت فکر بھی دی گئی ہے اور انداز نہایت عام فہم، ابتدائی اور سادہ رکھا گیا ہے۔ امید ہے کہ میری یہ کاوش قارئین پسند کریں گے۔

خادم عبداللطیف مسعود، ڈسکہ!

ابتدائیہ!

ابلیس کا ایک معنی خیز خطاب اور اس کا نتیجہ

قرآن مجید نے منبع شر اور پیشوائے کفر و ضلالت، ابلیس علیہ ما علیہ کا ایک اہم خطاب یوں نقل فرمایا ہے کہ: ’’وقال الشیطان لما قضی الامر ان اللّٰہ وعدکم وعد الحق ووعدتکم فاخلفتکم وما کان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلومونی ولوموا انفسکم ما انا بمصرخکم وما انتم بمصرخی انی کفرت بما اشرکتمونی من قبل ان الظالمین لھم عذاب الیم (ابراھیم:۲۲)‘‘ قیامت کی تمام عدالتی کاروائی ختم ہو جانے پر جب جہنمی بمع ابلیس جہنم میں پہنچ جائیں گے تو اہل جہنم کی نوک جھوک اور طعن تشنیع سے دل برداشتہ ہو کر ابلیس لعین، اپنی پیروکار پارٹی سے ایک اہم خطاب کرے گا کہ: ’’اے مجھے الزام دینے والے احمقو! مجھے ہرگز ملامت نہ کرو اور نہ ہی تمہیں یہ حق پہنچتا ہے۔ کیونکہ اللّٰہ

کریم نے تمہارے ساتھ (توحید اور رسالت کے اقرار اور اطاعت وفرمانبرداری اختیار کرنے پر حسن انجام کا) سچا وعدہ فرمایا تھا۔ چنانچہ فرمایا: ”اما یاتینکم منی ھدیً فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (البقرہ:۳۸)“ اس کے برعکس میں نے بھی (بناپر عداوت وانتقام) تم سے کچھ پرفریب وعدے کئے تھے۔ (کہ یہ دنیا ہی دنیا ہے۔ آخرت کی کوئی حقیقت نہیں۔ کتب وانبیاء کی باتیں ویسی ہی ہیں۔ وغیرہ) مگر میں نے اپنے وعدوں کا خلاف کیا۔ کیونکہ وہ محض دھوکا اور فریب تھے۔ پھر اس معاملہ میں مراتم پر کچھ دھونس یا زور بھی نہ تھا۔ بلکہ میں نے تمہیں صرف گمراہی کی دعوت ہی دی تھی۔ جسے تم نے نفسانی سہولت کے پیش نظر راضی خوشی قبول کرلیا۔ لہٰذا اب مجھے کسی قسم کی ملامت اور طعن وتشنیع مت کرو۔ بلکہ اپنے آپ کو ہی کوسو اور ملامت کرتے رہو۔ کیونکہ اب نہ تو میں تمہارے کام آسکتا ہوں اور نہ ہی تم میرا کچھ سنوار یا بگاڑ سکتے ہو۔ کیونکہ اب سارا موقعہ گذر چکا ہے۔ اے ناعاقبت اندیشو! تم جو مجھے خالق حقیقی کے مقابلہ میں اپنا کارساز اور کرتا دھرتا سمجھتے رہے ہو مجھے خدا کی بندگی اور اطاعت میں شریک گردانتے رہے ہو۔ یہ سب کچھ محض تمہاری حماقت اور جہالت تھی۔ لہٰذا اب میرے دل میں اس کی کوئی اہمیت اور وقعت نہیں ہے۔ بلاشبہ تم جیسے ظالموں اور بے انصافوں کے لئے (جنہوں نے خالق حقیقی کے مقابلہ میں میرے ساتھ تعلقات قائم کرلئے تھے) نہایت ہولناک اور تکلیف دہ عذاب ہے۔

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمایئے کہ ابلیس رجیم اپنی فداکار اور بے لوث پارٹی کی ہزاروں سال کی اطاعت وفرمانبرداری اور تعلق داری سے کس طرح طوطا چشمی کرتے ہوئے اور بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے اسے جوتے کی نوک پر بھی نہیں رکھ رہا۔ بلکہ ایک منٹ میں اس نے آنکھیں پھیر لیں۔ چنانچہ اس کی پارٹی کے سرکردہ رکن افراد اور سرغنے بھی اپنے اپنے حواریوں اور چہیتوں سے یہی معاملہ کریں گے۔

دیکھئے قرآن مجید ان کا کردار بھی بدیں الفاظ پیش کرتا ہے۔ ”ویوم نحشرھم جمیعاً ثم نقول للذین اشرکوا مکانکم انتم وشرکاؤکم فزیلنا بینھم وقالوا شرکاؤھم ماکنتم ایانا تعبدون ۰ فکفیٰ باللہ شھیداً بیننا وبینکم ان کنا عن عبادتکم لغافلین ۰ ھنالک نبلوا کل نفس ما اسلفت وردوا الیٰ اللہ مولٰھم الحق وضل عنھم ماکانوا یفترون (یونس۲۸تا۳۰)“ ﴿اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر شرک کرنے والوں کو کہیں گے کہ تم بھی اور جن کو تم شریک سمجھتے تھے وہ بھی اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ پھر ہم دونوں کو الگ الگ کردیں گے اور ان کے شریک کہیں گے کہ تم ہماری

پوجا نہ کرتے تھے۔ سو اللہ ہمارے تمہارے درمیان گواہ ہے کہ ہمیں تمہاری پوجا پاٹ کی کچھ خبر نہیں ہے۔ اس وقت ہر کوئی اپنے سابقہ کردار واعمال کی حقیقت معلوم کرلے گا اور پھر اپنے اللہ کی طرف جو سچا مولیٰ اور مالک ہے رجوع کریں گے اور سب بناوٹی عقیدے اور سہارے کافور اور ملیا میٹ ہوجائیں گے۔﴾

دوسری جگہ یوں مذکور ہے کہ:''ویوم ینادیهم فیقول این شرکاء ی الذین کنتم تزعمون ۰ قال الذین حق علیهم القول ربنا هولاء الذین اغوینا اغوینٰهم کما غوینا تبرء نا الیك ما کانوا ایانا یعبدون وقیل ادعوا شرکائکم فدعوهم فلم یستجیبوا لهم ورأو العذاب لوانهم کانوا یهتدون (القصص:۶۲تا۶۴)''﴿اور جس دن وہ ان (مشرکوں) کو بلائے گا تو کہے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کو تم کچھ (کرنے والے) سمجھتے تھے۔ پھر جن پر فیصلہ لگ چکا کہیں گے اے ہمارے مالک ومولا یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا۔ ہم نے انہیں اسی طرح گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ تھے۔ اب ہم تیرے حضور گمراہی سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔ نیز یہ لوگ ہماری تو پوجا نہ کیا کرتے تھے اور پھر مشرکوں کو کہا جائے گا کہ اب اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دہائی دو اور پکارو تو جب وہ ان کو پکاریں گے وہ ان کی بالکل نہ سنیں گے اور پھر یہ لوگ عذاب الٰہی کا مشاہدہ کر کے کہہ اٹھیں گے کہ ہائے کاش وہ راہ ہدایت (توحید خالص اور بیزاری شرک) پر چلے ہوتے۔ (کہ آج یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا)۔﴾

علاوہ ازیں اور بھی ابلیسی کارندوں کی اپنے پیروکاروں اور پارٹی کے ساتھ طوطا چشمی کے کئی واقعات اور منظر قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ مثلاً سورۃ صافات کے دوسرے رکوع میں اور سورہ ابراہیم آیت ۲۱ وغیرہ میں، وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔ نیز ساتھ ہی الاعراف آیت ۱۷۲، یٰسین، سورۃ زمر وغیرہ بھی ملاحظہ فرمالیں۔

اس کے بعد کیا ہوگا؟

ہمارا ظن غالب بلکہ تقریباً یقین ہے کہ دیگر آئمہ ضلالت کی طرح رب کریم میدان حشر میں مرزا قادیانی اور ان کے چیلوں کو بھی آمنے سامنے کر کے باز پرس کرے گا۔ یا بصورت دیگر مندرجہ بالا ابلیسی خطاب کے بعد خود جناب قادیانی علیہ ماعلیہ اپنی پارٹی کے طعن وتشنیع اور لعنت وملامت کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے ایسے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ایک خصوصی اجلاس وخطاب کا اہتمام فرمائیں گے اور بعد از تیاری اسٹیج پر بآواز بلند فرمائیں گے۔

…اور رسالت کے اقرار اور اطاعت وفرمانبرداری اختیار کرنے پر حسن
…فرمایا:''اما یاتینکم منی هدیً فمن تبع هدای فلا
…زنون (البقرہ:۳۸)''اس کے برعکس میں نے بھی (بنا پر عداوت
…دے کئے تھے۔ (کہ یہ دنیا ہی دنیا ہے۔ آخرت کی کوئی حقیقت
…ہی ہیں۔ وغیرہ) مگر میں نے اپنے وعدوں کا خلاف کیا۔ کیونکہ وہ
…معاملہ میں مراتم پر کچھ دھونس یا زور بھی نہ تھا۔ بلکہ میں نے تمہیں
…۔ جسے تم نے نفسانی سہولت کے پیش نظر راضی خوشی قبول کرلیا۔ لہٰذا
…وتشنیع مت کرو۔ بلکہ اپنے آپ کو ہی کوسو اور ملامت کرتے رہو۔
…سکتا ہوں اور نہ ہی تم میرا کچھ سنوار یا بگاڑ سکتے ہو۔ کیونکہ اب سارا
…اندیشو! تم جو مجھے خالق حقیقی کے مقابلہ میں اپنا کارساز اور کرتا دھرتا
…اور اطاعت میں شریک گردانتے رہے ہو۔ یہ سب کچھ محض تمہاری
…میرے دل میں اس کی کوئی اہمیت اور وقعت نہیں ہے۔ بلاشبہ تم جیسے
…ئے (جنہوں نے خالق حقیقی کے مقابلہ میں میرے ساتھ تعلقات
…اور تکلیف دہ عذاب ہے۔
…فرمایئے کہ ابلیس رجیم اپنی فدا کار اور بے لوث پارٹی کی ہزاروں
…تعلق داری سے کس طرح طوطا چشمی کرتے ہوئے اور بیزاری کا
…ی نوک پر بھی نہیں رکھ رہا۔ بلکہ ایک منٹ میں اس نے آنکھیں
…سرکردہ رکن افراد اور سرغنے بھی اپنے حواریوں اور چہیتوں

…کردار بھی بدیں الفاظ پیش کرتا ہے۔''ویوم نحشرهم
…رکوا مکانکم انتم وشرکاؤکم فزیلنا بینهم وقالوا
…دون ۰ فکفیٰ بالله شهیداً بیننا وبینکم ان کنا عن
…لك نبلوا کل نفس ما اسلفت وردوا الی الله مولٰهم
…نترون (یونس۲۸تا۳۰)''﴿اور جس دن ہم ان سب کو جمع
…لو کہیں گے کہ تم بھی اور جن کو تم شریک سمجھتے تھے وہ بھی اپنی اپنی
…والگ الگ کردیں گے اور ان کے شریک کہیں گے کہ تم ہماری

ناظرین کرام! یہ خیال محض خیال ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ کیونکہ روز حشر جب دوسرے گمراہ لیڈروں سے سوال ہوسکتا ہے کہ: ''ء انتم اضللتم عبادی هولاء ام هم ضلوا السبيل (فرقان:١٧) ''تو مرزا قادیانی کو کیوں نہ کھڑا کر کے پوچھا جائے گا۔ خدا کے مقدس نبی کو امت کی گمراہی (جس میں ان کا کوئی دخل نہیں) کے متعلق سوال ہوسکتا ہے۔'' ء انت قلت للناس ''تو مرزا قادیانی کو جس نے لاکھوں بندگان خدا کو گمراہ کیا۔ کیوں نہ سوال ہوگا۔ فرشتوں سے سوال ہوسکتا ہے تو مرزا قادیانی سے کیوں نہ ہوگا۔ لہٰذا ہمارا یہ محض ظن وخیال ہی نہیں بلکہ ایک امر واقعی ہے۔

''ایها الها نقة القادیانیة انصتوا استمعوا باذان القلوب''

اے نادان مرزائیو! بغور سنو، میں تو ایک معذور و مجبور، مجمع الامراض، مخبوط الحواس اور مراقی انسان تھا۔ میں نے اگر قرآن وحدیث میں امام الضلالہ کی تعلیم وتفہیم سے دجل وفریب اور کذب وافتراء کا چکر چلا کر دعویٰ مجددیت، مہدویت، مسیحیت اور نبوت ورسالت کر دیا تھا اور اپنے نہ ماننے والوں کو کافر اور خارج از اسلام اور جہنمی کہہ دیا تھا تو یہ سب میری ایک طبعی اور معاشی مجبوری تھی۔ آخر ہر مجبور معذور انسان معاشی ضرورت کے لئے کوئی نہ کوئی حیلہ اور چکر چلا ہی لیتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر وہ رمق زندگی قائم نہیں رکھ سکتا۔ چنانچہ میرا بھی یہی معاملہ تھا۔ دیکھو میں نے کسی کو طاقت یا دھونس بازی سے اپنے مکر وفریب میں نہ پھانسا تھا۔ بلکہ صرف پیر ضلالت کی طرح زبانی کلامی دعوت ہی دیتا تھا۔ اپیل اور فرمائش ہی کرتا تھا۔ جسے تم نے اپنی جہالت کی بناء پر قبول کر لیا۔ جب کہ باقی کروڑوں انسانوں نے رد کر دیا۔ بلکہ الٹا میرا ہر روز مقابلہ اور زبردست تعاقب کرتے رہے۔ آخر میں نے ان کا کیا بگاڑ لیا تھا۔ تم ویسے ہی مجھ سے دور رہتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ دیکھو میرے ساتھ برسرپیکار ہونے والے رحمت کائنات ﷺ کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے سایہ خلد بریں کے وارث بن گئے اور تم میرے ساتھ دائمی عتاب وعذاب کا شکار ہو چکے ہو۔

او احمقو! آخر صرف تمہارا دماغ کیوں خراب ہوگیا تھا۔ تمہاری عقل نے ساتھ کیوں نہ دیا کہ جو شخص پیدائش ہی سے کسی قابل قدر کردار وقابلیت کا اہل نہیں۔ وہ بڑا ہو کر کس قسم کی صلاحیتوں کا اظہار کر سکتا ہے۔

دیکھئے! میری زندگی کی ابتداء اور انتہاء تمہارے سامنے تھی کہ مجھے بچپن سے ہی بوجہ کسی تکلیف کے چھ ماہ تک افیون دی جاتی رہی۔ (منہاج الطالبین ص۴۷، از مرزا محمود)

جس سے میری حالت یہ ہوگئی کہ زبان میں لکنت تھتھلا پن پیدا ہوگیا۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۲۵، روایت ۳۳)

گھڑی کا وقت نہ بتا سکتا تھا۔ (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۱۸۰، روایت ۱۶۵)

خود اپنے جوتے کے دائیں بائیں کی تمیز نہ تھی۔ ایک دفعہ چینی کے بجائے نمک ہی پھانک لیا۔ (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۲۴۴، روایت ۲۴۴)

ایک دفعہ راکھ کے ساتھ روٹی کھانے لگا۔ (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۲۴۵، روایت ۲۴۵)

میں تو استنجے کے ڈھیلے اور گڑ ایک ہی جیب میں رکھ لیا کرتا تھا۔ یہ میری نفاست طبع کا حال تھا۔ پھر خدا جانے کون سی چیز کہاں استعمال ہوتی ہوگی۔ (دیباچہ براہین احمدیہ ص ۶۷)

بچپن میں سندھی چڑی مار کے لقب سے مشہور ہوگیا تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۴۵، روایت ۵۱)

ماں نے جوتے کے دائیں بائیں پر نشان بھی لگا کر دیا۔ مگر پھر بھی پتہ نہ چلتا تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۶۷، روایت ۸۳)

ایک دفعہ چوزہ ذبح کرنے لگا تو بدحواسی میں اپنی انگلی ہی کاٹ لی۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۴، روایت ۳۰۷)

بچپن میں شرارتی اتنا تھا کہ ایک دفعہ شرارت کرتے ہوئے گر پڑا تو چوٹ لگنے سے ایک ہاتھ ہی سے ہمیشہ کے لئے معذور ہوگیا۔ چنانچہ میں اس سے پیالی اٹھا کر منہ تک بھی نہیں پہنچا سکتا تھا۔ گویا گڑ اور ڈھیلہ کی طرح منہ اور استنجا میں بھی ایک ہی ہاتھ استعمال کرنا پڑتا تھا۔ میرا شعور تو اتنا مسخ تھا کہ قمیض وغیرہ کا نچلا بٹن اوپر کے کاج میں ٹانک لیتا اور اوپر والے نچلے میں۔ جراب پہنتے وقت ایڑھی پنجے کی طرف ہو جاتی تھی اور پنجہ ایڑھی کی طرف، کچھ پتہ نہ چلتا تھا۔ داڑھی وغیرہ کو تیل لگاتے وقت ہاتھ نیچے صدری وغیرہ تک مل لیتا۔ جس سے سب لباس ہی خراب ہو جاتا۔ میں تو اتنا سادہ اور لائی لگ تھا کہ ایک دفعہ میرے چچازاد بھائی مرزا امام دین صاحب مجھے گھر سے لے گئے کہ باپ کی پنشن کے ساتھ سو روپے لے آئیں۔ مگر رقم لینے کے بعد وہ بھائی مجھے ورغلاء کر ادھر ادھر پھراتا رہا اور ہم خوب موجیں مارتے رہے۔ حتیٰ کہ چند دن بعد وہ ساری رقم ختم ہوگئی تو اب مارے شرم کے گھر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ لہٰذا پھر مجبوراً سیالکوٹ کچہری میں پندرہ روپے ماہوار پر ملازمت اختیار کر لی اور پھر لائق اور ذہین اتنا تھا کہ مختاری کے امتحان میں باوجود سخت محنت کرنے کے ناکام ہوگیا۔ (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۱۵۶، روایت ۱۵۰)

نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ کیونکہ روز حشر جب
نتم اضللتم عبادی هولاء ام هم
کو کیوں نہ کھڑا کر کے پوچھا جائے گا۔ خدا کے
نہیں) کے متعلق سوال ہوسکتا ہے۔'' انت
وں بندگان خدا کو گمراہ کیا۔ کیوں نہ سوال ہوگا۔
وں نہ ہوگا۔ لہٰذا ہمارا یہ محض ظن وخیال ہی نہیں

ا استمعوا باذان القلوب''
معذور ومجبور، مجمع الامراض، مخبوط الحواس اور
مام الضلالہ کی تعلیم وتفہیم سے دجل وفریب اور
یت، مسیحیت اور نبوت ورسالت کر دیا تھا اور
ی کہہ دیا تھا تو یہ سب میری ایک طبعی اور معاشی
ت کے لئے کوئی نہ کوئی حیلہ اور چکر چلا ہی لیتا
سکتا۔ چنانچہ میرا بھی یہی معاملہ تھا۔ دیکھو میں
ب میں نہ پھانسا تھا۔ بلکہ صرف پیر ضلالت کی
ں ہی کرتا تھا۔ جسے تم نے اپنی جہالت کی بناء پر
کر دیا۔ بلکہ الٹا میرا ہر روز مقابلہ اور زبردست
تھا۔ تم ویسے ہی مجھ سے دور رہتے تو کیا ہی اچھا
ت کائنات ﷺ کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے
دائمی عتاب وعذاب کا شکار ہو چکے ہو۔
اب ہوگیا تھا۔ تمہاری عقل نے ساتھ کیوں نہ
وقابلیت کا اہل نہیں۔ وہ بڑا ہو کر کس قسم کی

ہمارے سامنے تھی کہ مجھے بچپن سے ہی بوجہ کسی
(منہاج الطالبین ص ۴۷، از مرزا محمود)

بعدازاں میری شادی کردی گئی تو وہاں میرے سسر مرزا جمعیت بیگ کے دماغ میں بھی کچھ خلل تھا۔ (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص۲۲۵، روایت ۲۱۲)

اس کے بعد آہستہ آہستہ دنیا جہاں کی بیماریاں مجھ پر مسلط ہوگئیں۔ جن میں قولنج، مراق، ہسٹریا، ذیابیطس، اعصابی اور جنسی کمزوری، دوران سر، کثرت بول اور بدہضمی وغیرہ عام تھیں۔ اب بتاؤ ایسے حالات میں، میں زندگی کی گاڑی کیسے کھینچتا۔ پیٹ کا دھندا کیسے چلاتا؟ بس زندگی کی گاڑی، ٹانک وائن، یاقوتی، مشک وعنبر، تیتر وبٹیر کے گوشت وغیرہ لاتعداد مقویات اور ٹانکو کے سہارے ہی گھسٹتی رہی۔ (دیکھئے خطوط امام بنام غلام ص۲ تا ۱۳)

لہٰذا میں نے اوّل عیسائیوں اور ہندوؤں سے مباحثے اور مناظرے کرنے شروع کئے تاکہ کچھ شہرت اور ناموری ہوجائے۔ پھر براہین احمدیہ شائع کرنے کا ناٹک رچایا تاکہ کچھ روپے پیسے سمیٹنے کا جال پھیلایا جاسکے۔ جوکہ خوب چلا۔ اس زمانہ میں ہزاروں روپے اکٹھے ہوگئے۔ کچھ کتاب پر لگائے اور باقی عیش وعشرت میں غرق کرنے لگا۔ ساتھ کچھ شہرت بھی ہوگئی اور کچھ ہدیے اور نذرانے بھی آنے لگے۔ ویسے میں نے آئندہ تمام پروگرام (وحی رسالت مسیحیت وغیرہ) کی بنیاد براہین میں رکھ دی تھی۔ جیسا کہ میری کتاب (شہادۃ القرآن ص۶۵، خزائن ج۶ ص۳۶۱) پر ذکر ہے۔ پھر اس وقت اکثر علماء نے میری تحسین وتائید بھی کی کہ یہ فرد یگانہ اسلام کا بہت بڑا خادم اور وکیل ہے تو میری اور بھی چاندی ہونے لگی۔ اس کے بعد میں نے اس مکروفریب کے دھندے کو مزید آگے بڑھایا کہ مختلف کتب ورسائل لکھنے لگا۔ جن میں آہستہ آہستہ اپنے جھوٹے دعوؤں کا مرحلہ وار اظہار واعلان کرنے لگا۔ یکدم اس لئے نہ کئے کہ کہیں لوگ فوراً بدک ہی نہ جائیں۔ چنانچہ اس کا اظہار بھی میں نے براہین حصہ پنجم میں کردیا تھا۔ گویا کتابوں اور رسالوں میں اوٹ پٹانگ مار کر اور ادھر ادھر کی خرافات درج کرکے وحی والہام کا چکر چلانا شروع کردیا۔ تاکہ پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے سادہ لوح لوگوں کو الو بناتا رہوں۔ چنانچہ میرے اکثر پیروکار بھی نیم پاگل اور مراق زدہ ہی ہوتے تھے۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۳۰۴، روایت ۹۶۹)

پھر کبھی کسی دعویٰ یا اعلان میں زیادہ سخت اظہار ہوجاتا۔ جس سے علماء اور عام مسلمان مشتعل ہونے لگتے تو فوراً بساط الہام ووحی لپیٹ کر معذرت بھی کرلیتا کہ اس سے میری مراد یہ تھی وہ تھی۔ کہاں میں اور کہاں دعویٰ نبوت بھئی میں تو ایک پکا سچا سنی مسلمان ہوں۔ مسلمانوں کے تمام ثابت شدہ اجماعی عقائد کو منظور وتسلیم کرتا ہوں۔ اجماعی امور کی خلاف ورزی کو کفر والحاد سمجھتا ہوں۔ (انجام آتھم ص۲۷، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

اور جب کبھی عدالت تک نوبت پہنچتی تو فوراً صلح کا عہد نامہ لکھ دیتا کہ سر، میں آئندہ کوئی خطرناک الہام یا پیش گوئی شائع نہیں کروں گا۔ جس سے کسی کی دل آزاری ہوتی ہو۔

(دیکھئے اربعین نمبر۱ص۱، خزائن ج۱۷ص۳۴۳)

اور جب کبھی لفظ نبی کے استعمال پر لوگ ناراض ہونے لگتے تو فوراً کہہ دیتا اور اعلان کر دیتا کہ اس سے مراد صرف اطلاع غیب ہے۔ حقیقی نبوت مراد نہیں۔ وہ تو آنحضرت ﷺ پر ختم ہوچکی ہے۔ میں تو ختم نبوت کا پکا معتقد ہوں۔ کون بے ایمان ختم نبوت کا منکر ہوسکتا ہے۔ اس کا منکر تو پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ میں نے یہ لفظ لغوی اور مجازی طور پر استعمال کیا ہے۔ لیکن پھر بھی اگر تمہیں گوارا نہ ہو تو اسے کاٹا ہوا سمجھو، اور سنو۔ ''مالی ان ادعی النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین'' (حمامة البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ص۲۹۷)

غرضیکہ اس موقعہ پر بڑے زور وشور سے ختم نبوت کا اقرار واعلان کرنے لگتا۔ تا کہ میرا مکروفریب اور پیٹ کا دھندا چلتا رہے اور راز فاش نہ ہو۔ حتیٰ کہ میں نے اپنی ہر کتاب بالخصوص آخری کتاب حقیقت الوحی میں بھی ختم نبوت کا صحیح عقیدہ درج کر دیا کہ ''اللہ نے سب سے آخر میں ہمارے نبی ﷺ کو پیدا کیا جو کہ خاتم الانبیاء ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص۱۴۱، خزائن ج۲۲ص۱۴۵)

اب بتلاؤ کیا تمہیں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی اولوالعزمی، استقامت، صبر وتحمل اور ذات خداوندی پر بے مثال اعتماد وبھروسہ ان کا زہد وتقویٰ کی قرآنی جھلکیاں نظر نہ آئی تھیں کہ مجھے جیسے تھڑ دلے بہروپئے پر اعتماد کر کے اپنی عاقبت برباد کر لی۔ بھلا تمہیں میری کتابوں میں بے شمار مواقع پر ختم نبوت کا مندرج اقرار واعتراف نہ ملا۔ منکر ختم نبوت کے متعلق دوٹوک کفر کے فتوے نظر نہ آئے۔ میرا اعلان کہ میں اجماع امت کے منکر کو کافر سمجھتا ہوں۔ لہٰذا اہل اسلام کے جملہ اجماعی عقائد واعمال بالکل صحیح اور واجب الاعتقاد والعمل تھے۔ ان کا منکر کھلم کھلا کافر اور بے دین تھا۔ جس کا اظہار میں بھی بارہا کرتا رہا۔ اگرچہ پیٹ کا دھندہ چلانے کے لئے کبھی کبھی ڈنڈی بھی مار لیتا، لیکن یہ میری مجبوری تھی، ضرورت تھی۔ ایسے ہی جب...... اچھا بات ذرا لمبی ہوگئی۔ مجھے تو پیشاب بے تاب کئے ہوئے ہے۔ میں ابھی فارغ ہو کر آیا۔ وقفہ بول، بول، نعروں کی جھنکار، غلام احمد کی جے، کرشن مہاراج کی جے، کفر وباطل کی نشانی، مرزا قادیانی، مرزا قادیانی۔

اوہ...... اوہ یار مجھے بڑی کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔ سر بھی چکرا رہا ہے۔ کوئی ٹانک وائن کا ایک کپ مل جائے یا یاقوتی کی ایک خوراک ہی مل جائے تو آسانی سے بات جاری رکھ

ں تو وہاں میرے سسر مرزا جمعیت بیگ کے دماغ میں

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص۲۲۵، روایت ۲۱۲)

ہاں کی بیماریاں مجھ پر مسلط ہوگئیں۔ جن میں قولنج،
زوری، دوران سر، کثرت بول اور بدہضمی وغیرہ عام
ی کی گاڑی کیسے کھینچتا۔ پیٹ کا دھندا کیسے چلاتا؟ بس
بر، تیتر وبٹیر کے گوشت وغیرہ لاتعداد مقویات اور ٹانکو

(دیکھئے خطوط امام بنام غلام ص۲تا۱۳)

ندوؤں سے مباحثے اور مناظرے کرنے شروع کئے
ہین احمدیہ شائع کرنے کا ناٹک رچایا تا کہ کچھ روپے
پلا۔ اس زمانہ میں ہزاروں روپے اکٹھے ہوگئے۔ کچھ
ق کرنے لگا۔ ساتھ کچھ شہرت بھی ہوگئی اور کچھ ہدیے
ئندہ تمام پروگرام (وحی رسالت مسیحیت وغیرہ) کی
اب (شہادۃ القرآن ص۶۵، خزائن ج۶ص۳۶۱) پر ذکر
وتائید بھی کی کہ یہ فرد یگانہ اسلام کا بہت بڑا خادم اور
اس کے بعد میں نے اس مکروفریب کے دھندے کو
نے لگا۔ جن میں آہستہ آہستہ اپنے جھوٹے دعوؤں کا
لئے نہ کئے کہ کہیں لوگ فوراً بدک ہی نہ جائیں۔
م میں کر دیا تھا۔ گویا کتابوں اور رسالوں میں اوٹ
کے وحی والہام کا چکر چلانا شروع کر دیا۔ تا کہ پیٹ کا
ارہوں۔ چنانچہ میرے اکثر پیروکار بھی نیم پاگل اور

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۳۰۴، روایت ۹۶۹)

ہ سخت اظہار ہو جاتا۔ جس سے علماء اور عام مسلمان
ٹ کر معذرت بھی کر لیتا کہ اس سے میری مراد یہ تھی
تو ایک پکا سچا سنی مسلمان ہوں۔ مسلمانوں کے تمام
ں۔ اجماعی امور کی خلاف ورزی کو کفر والحاد سمجھتا

(انجام آتھم ص۲۷، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

سکوں گا۔ دیکھو بھائی کچھ ملے گا؟ داروغہ جہنم کی گرجدار آواز آئی۔ قادیانی مکار یہاں یہ کچھ نہیں ہے۔ یہاں تو صرف حمیم وغساق ہے۔ ضریع اور زقوم ہی ہے۔ یہ پکڑ لے اور گذارا کر۔ وہ دنیا کی چیزیں تھیں جو وہیں رہ گئیں اور یہ دوسرا جہاں ہے یہاں یہی کچھ ملے گا۔ (معاذ اللہ) یہ تو دار الجزاء ہے۔ ''وترکتم ما خولناکم وراء ظهورکم''

یہ دیکھ کر قادیانی گھبرا کر گرم آہ بھرتا ہے اور چند لمحے سکوت کر کے پھر گفتگو شروع کر دیتا ہے۔ اچھا بھائی مولیٰ کی مرضی مرتا کیا نہ کرے۔ اچھا سنو! میں نے اپنی کئی کتابوں میں حیات ونزول مسیح علیہ السلام کا واضح اعلان بھی کر دیا تھا۔ جس پر تمام افراد امت کا اجماع واتفاق تھا۔ پھر تمہیں میرے رنگ برنگے دعوؤں (مہدی، مجدد، مسیح، کرشن اوتار وغیرہ) دیکھ کر بھی سمجھ نہ آئی کہ یہ تو محض کوئی چکر یا ڈرامہ ہے۔ ورنہ سچے نبی تو صرف ایک ہی دعویٰ کرتے ہیں اور نہ امام مہدی دعویٰ کریں گے۔ بلکہ وہ تو خود ہی اپنی علامات اور کردار سے پہچان لئے جائیں گے۔ ایسے ہی سچا مسیح بھی آ کر کوئی دعویٰ نہ کرے گا۔ بلکہ احادیث میں مذکورہ علامات کی روشنی میں انہیں فوراً بغیر کسی شک وتردد اور بحث ومناظرہ کے پہچان لیا جائے گا نہ انہیں کتابیں لکھنے کی ضرورت پڑے گی نہ مباہلے اور مناظرے کرنے اور پارٹی بنانے کی۔ کیونکہ وہ پہلے ہی ہمارے ایمان کا جز ہیں۔ ان کا مکمل تعارف ہمارے رؤف ورحیم نبی کریم ﷺ نے احادیث میں کرا دیا ہے۔ لہٰذا ان کی آمد پر ہمیں کچھ بھی تردد نہ ہوگا۔ نیز انجیل شریف میں بھی جناب مسیح نے دوٹوک انداز میں واضح کر دیا کہ: ''دیکھو بہت سے جھوٹے مسیح اٹھ کھڑے ہوں گے جو کہیں گے کہ میں مسیح ہوں۔ خبردار ان کی باتوں میں نہ آنا۔'' (انجیل، متی، لوقا، مرقس)

تو اس صورت میں تم نے مجھے کس طرح سچا مان لیا کہ میں مجدد بھی ہوں، مہدی بھی ہوں، مسیح بھی ہوں اور نبی بھی ہوں اور ساتھ ہی کرشن اوتار بھی ہوں۔ بھلا مجدد ومہدی اور مسیح تو مسلمان ہیں اور کرشن کافر غیر مسلم۔ تمہیں اتنی تمیز بھی نہ آئی کہ دعویٰ کرشن میں تو مجھے پہلے قدم پر ہی ایمان واسلام سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔ عقل کے اندھو! ایسے ہی میرا نام جے سنگھ بہادر بھی تھا۔ (تذکرہ ص۶۷۲)

جو کہ سکھوں کا نام ہوتا ہے۔ بتلاؤ! ایک سکھ کو امام مہدی یا مجدد سے کیا تعلق؟ امام مہدی تو پکا سچا اور کامل ترین مسلمان ہوگا۔ آنحضور ﷺ نے صاف فرما دیا کہ اس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر یعنی محمد بن عبداللہ ہوگا۔ اب بتلایئے! کہاں

محمد بن عبداللہ اور کہاں میں غلام احمد ولد غلام مرتضی؟ رتی بھر بھی کوئی موافقت ہے؟ پھر تم کیوں گمراہ ہوگئے؟ اب بتلاؤ میرا اس میں کیا قصور تھا؟ میں نے تو ایک مداری اور بہروپئے کا کردار پیش کیا تھا۔ پاگلو! تم نے اسے حقیقت سمجھ لیا۔ پھر میری وحی بھی عجیب وغریب قسم کی تھی۔ کوئی عربی میں، کوئی فارسی میں، کوئی ہندی میں، کوئی سنسکرت میں اور پنجابی، اردو اور انگریزی میں۔ جس کا میں ایک حرف بھی نہ جانتا تھا۔ حالانکہ قرآن نے سچے نبیوں کا یہ ضابطہ ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کو اس کی قومی زبان ہی میں وحی ہوتی ہے اور خود میں نے بھی یہ ضابطہ تحریر کر دیا تھا کہ: ''یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو۔ جس کو وہ سمجھ بھی نہ سکتا ہو کہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے۔'' (چشمہ معرفت ص۲۰۹، خزائن ج۲۳ ص۲۱۸)

چنانچہ کسی وحی کے متعلق یہ بھی لکھ دیا کہ وحی بہت جلدی میں آ گئی تھی۔ لہٰذا معلوم نہ ہوسکا کہ لفظ پلاطوس ہے یا پڑاطوس۔ نیز میں نے ہوشعنا اور ربنا عاج کے متعلق لکھ دیا کہ ابھی اس کے معنی نہیں کھلے۔ نیز میں انگریزی وحی کو سمجھنے اور ترجمہ کرانے کے لئے ایک ہندو بچہ شام لال کی خدمات بھی حاصل کرتا تھا۔ (سبحان اللہ)

''لهم عذاب اليم (البقره:۱۷۳)''

''اليس فی جهنم مثوی للكافرين (زمر۳۲)''

یعنی مجھے ملامت نہ کرو۔ بلکہ اپنی عقل کا ماتم کرو۔ اب تو میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا اور نہ تم ہی میرا کچھ سنوار و یا بگاڑ سکتے ہو۔ اب میں تمہاری ساری عقیدت ومحبت، تابعداری، چندے اور فنڈز، بیعت نامے وغیرہ کو جوتے کی نوک پر رکھتا ہوں۔ اب تم جیسے احمقوں اور ناعاقبت اندیشوں کے لئے ہمیشہ کا رسوا کن عذاب مقدر ہو چکا ہے۔ ''فلا تدعوا ثبوراً واحدا وادعوا ثبوراً كثيرا (فرقان:۱٤)'' وقفہ اجابت کا اعلان...... اور نعروں کی جھنکار، غلام احمد کی جے۔ جے سنگھ بہادر کی جے۔ کرشن مہاراج کی جے جے جے وغیرہ۔

مناجات قادیانی بدرگاہ رب العالمین

کچھ لمحات کے بعد دوبارہ نشست جمتی ہے اور قادیانی حسرت وافسوس سے واویلا شروع کر دیتا ہے۔

اے میرے مولیٰ! اے میرے مولائے کریم! تو گواہ ہے اور خوب جانتا ہے کہ میں اپنی کتابوں میں لکھ آیا تھا کہ میں ایک دائم المرض اور مراقی آدمی ہوں اور مراقی آدمی کا کسی بات میں

کچھ اعتبار نہیں ہوتا۔ اسی طرح دنیا میں حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی واضح کر دیا تھا کہ مراقی آدمی کو اس کے وہم میں فرشتے بھی نظر آتے ہیں۔ جس پر وہ نبوت اور پیغمبری کا دعویٰ کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ ایک صاحب نے ''سودائے مرزا'' نامی کتاب لکھ کر تمام حقیقت واضح بھی کر دی تھی۔ لہٰذا اے بارالہا، ان احمقوں کو جہنم کے نچلے طبقے میں ڈال دے۔ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ''فقطع دابر قوم الظالمین القادیانین والحمدللّٰہ رب العالمین''

اے رب کریم! ان سے دریافت فرمالے کہ کیا سچے نبی کی تمام باتیں اور پیش گوئیاں سچی نہیں ہوتیں۔ جب کہ میں نے جو بھی پیش گوئی کی تھی وہ سو فیصد غلط نکلی۔ جن کا نتیجہ دیکھ کر کئی مخلص پیروکار بھی کھسکنے لگتے۔ جیسے کہ نواب محمد علی مالیر کوٹلہ۔ یہ صاحب نہایت عقیدت مند تھے۔ مگر آتھم کی پیش گوئی کے غلط نکلنے پر بہت پریشان ہوئے۔ چنانچہ اس نے مجھے نہایت پرسوز اور طویل خط لکھا۔ جس کو میں نے نہایت ہی چکنی چپڑی باتوں سے کور کیا۔ پھر مزید مطمئن کرنے کے لئے اپنی لخت جگر مبارکہ بیگم کا رشتہ دے کر اس کو اپنی ضلالت والحاد پر ہی پکا کیا۔ بھلے مانسو! بتاؤ ایسے گھناؤنی ہتھکنڈے راستبازوں کا کردار ہوتا ہے۔ آخر تم لوگ کچھ تو تدبر کرتے تاکہ یہ روز بد تمہیں دیکھنا نہ پڑتا۔ میں نے ہر جگہ دروغ گوئی اور دجل وفریب سے ہی کام نکالا تاکہ ان الوؤں کو پاگل بنا کر اپنا الو سیدھا کئے رکھوں، آخر میں نے پیٹ کا دھندا بھی تو چلانا تھا۔ آخر مرتا کیا نہ کرتا۔

پھر میں نے تو صاف کہہ بھی دیا تھا کہ یہ سلسلہ قادیانیہ اس گورنمنٹ (برطانیہ) کے ماتحت برپا کیا گیا ہے۔ (نہ کہ خدا کی طرف سے اشتہار واجب الاظہار ص۳، خزائن ج ۱۵ ص۵۲۴) یہ مرزا قادیانی ملکہ برطانیہ کی برکت سے آیا۔ (ستارہ قیصرہ ص۸، خزائن ج۱۵ ص۱۸)

میں نے تو بالکل صاف لکھ دیا تھا کہ میں گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہوں۔

(تبلیغ رسالت ج۷ ص۱۹)

حتیٰ کہ میں نے ملکہ برطانیہ کی خوشامد اور کاسہ لیسی کرتے ہوئے دو رسالے تحفہ قیصریہ اور ستارہ قیصریہ شائع کر مارے دیگر تحریرات اس کے علاوہ تھیں۔ جن سے پچاس الماریاں بھرتی تھیں۔

میں نے صاف لکھا کہ میں گورنمنٹ کا اوّل درجہ کا خیرخواہ ہوں۔

(ملحقہ تریاق القلوب گورنمنٹ عالیہ میں عاجزانہ درخواست ص ج، خزائن ج۱۵ ص۴۹۱)

اور خدا کی کتاب میں تحریف کرتے ہوئے گورنمنٹ انگریزی کو اولیٰ الامر میں شامل کردیا۔ (العیاذ باللہ) اے اللہ اتنی وضاحت کے باوجود کیا یہ احمق اندھے تھے؟ کہ انہوں نے مجھے خدا کی طرف سے سمجھ لیا۔ کہاں مرکز نبوت حقیقیہ عرش الٰہی اور کہاں تخت ملکہ برطانیہ جو میرے سلسلہ دجالیہ کا مرکز تھا۔ ان احمقوں کو دونوں مرکزوں میں تمیز نہ تھی۔ بھلا انہوں نے نہ سنا تھا کہ چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ کہاں عرش الٰہی کہاں کنواری اور بے غسلی عیسائی ملکہ برطانیہ۔ اے مولیٰ کریم! میں نے تو یہ ضابطہ مسلمہ بھی لکھ دیا تھا کہ انبیاء کی طرف صرف جبرائیل ہی وحی لے کر آتے ہیں۔ (ازالہ اوہام ص۵۳۴، خزائن ج۳ص۳۸۷)

جب کہ میری کسی بھی کتاب میں یہ وضاحت نہیں کہ میرے پاس جبرائیل وحی لے کر آتا ہے۔ اگر کہیں ہو تو کوئی مرزائی مربی بتلائے۔ بلکہ میں نے تو شغل کرتے ہوئے صاف صاف اپنے جعلی فرشتوں کے نام یہ بتلائے تھے۔ ٹیچی صاحب (حقیقت الوحی ص۳۳۲، خزائن ج۲۲ ص۳۴۶) مٹھن لال (تذکرہ ص۵۶۰) خیراتی صاحب (تریاق القلوب ص۹۴، خزائن ج۱۵ص۳۵۱) جناب شیر علی صاحب (تریاق القلوب ص۹۵، خزائن ج۱۵ص۳۵۲) درشنی صاحب۔ حفیظ نامی فرشتہ انگریزی فرشتہ (تذکرہ ص۷۵۷) وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح میں نے اپنے خدا کے نام یہ بتلائے تھے۔ الصاعقہ (البشریٰ ج۲ص۷۶) خدائے یلاش (تحفہ گولڑویہ ص۶۹ حاشیہ، خزائن ج۱۷ص۲۰۳) ربنا عاج (براہین ص۵۵۵، خزائن ج۱ ص۶۶۲) انگریزی خدا (براہین ص۴۸۰، خزائن ج۱ص۵۷۱) وغیرہ۔

تو کیا ایسے خدا اور فرشتے بھی کبھی کتب الٰہیہ میں سنے گئے ہیں۔ میں نے تو محض گپ ماری تھی۔ ایک ڈرامہ رچایا تھا کہ شاید یہ الو میری ڈرامہ بازی سمجھ کر اپنا دامن بچالیں گے۔ مگر یہ بدفطرت الو کے الو ہی رہے۔ بار الٰہا، فرمائیے۔ جب میں نے اتنی صراحت کر دی تو میرا کیا قصور؟ ان احمقوں کو کچھ بھی عقل نہ آئی کہ یہ تو ایک شغل، ڈرامہ اور ٹھٹھہ ہے۔ حقیقت نہیں کبھی ایسے خدا اور فرشتے بھی کبھی ہوئے ہیں یا ہوسکتے ہیں۔ مگر یہ بے سمجھ ظالم میری خوش گپیوں پر یقین لے آئے اور اپنا آپ تباہ کرلیا۔ پھر ایسے خدا اور ایسے فرشتوں کے الہام بھی اس طرح کے ہی ہوتے تھے۔ مثلاً ملاحظہ فرمائیے! البشریٰ اور تذکرہ کوئی الہام عربی میں کوئی اردو اور فارسی میں، کوئی سنسکرت اور پنجابی میں اور کوئی انگریزی میں کوئی عبرانی میں ہے۔ کوئی مکس۔ گویا یہ سب چوں چوں کا مربہ بنا ہوا ہے۔ ایسے ایسے الہام کہ جن کا نہ سر نہ پیر۔ محض گول مول بلا پینڈے کے کہ حسب موقع کسی نہ کسی حادثہ یا واقعہ پر فٹ ہوسکیں۔ جیسے ''کلب یموت علیٰ کلب ''اپنے کسی

ور ڈاکٹروں نے بھی واضح کر دیا تھا کہ مراقی آدمی کو
س پر وہ نبوت اور پیغمبری کا دعویٰ کرنے لگتا ہے۔
کتاب لکھ کر تمام حقیقت واضح بھی کر دی تھی۔ لہٰذا
دال دے۔ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔'' فقطع
للہ رب العالمین''
فرمالے کہ کیا سچے نبی کی تمام باتیں اور پیش
پیش گوئی کی تھی وہ سو فیصد غلط نکلی۔ جن کا نتیجہ
ب محمد علی مالیر کوٹلہ۔ یہ صاحب نہایت عقیدت
ت پریشان ہوئے۔ چنانچہ اس نے مجھے نہایت
چکنی چپڑی باتوں سے کور کیا۔ پھر مزید مطمئن
ے کر اس کو اپنی ضلالت والحاد پر ہی پکا کیا۔
ں کا کردار ہوتا ہے۔ آخر تم لوگ کچھ تو تدبر
نے ہر جگہ دروغ گوئی اور دجل وفریب سے ہی
کئے رکھوں، آخر میں نے پیٹ کا دھندا بھی تو

یہ سلسلہ قادیانیہ اس گورنمنٹ (برطانیہ) کے
اشتہار واجب الاظہار ص۳، خزائن ج۱۵
یا۔ (ستارہ قیصرہ ص۸، خزائن ج۱۵ص۱۸)
رنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہوں۔
(تبلیغ رسالت ج۷ص۱۹)
ور کاسہ لیسی کرتے ہوئے دو رسالے تحفہ
ت اس کے علاوہ تھیں۔ جن سے پچاس

درجہ کا خیر خواہ ہوں۔
عاجزانہ درخواست ص ج، خزائن ج۱۵ص۴۹۱)

مخالف کے نقصان یا موت پر اسے فٹ کر لیا کرتا۔ اس کے علاوہ جب کوئی اور واقعہ رونما ہوا اس پر بھی فٹ کر لیا۔ جیسے میرے خلیفوں نے اسے موڑ کر بھٹو کی موت پر فٹ کر کے کوچہ دجالیت کو بارونق کر دیا۔

الغرض جیسے میرے خدا اور فرشتے رنگ رنگیلے تھے۔ ویسے ہی الہام ہوتے تھے۔ جیسے ایک الہام ہوا۔ ''تین استرے ایک عطر کی شیشی'' (تذکرہ ص ۷۴۷)

دوسرا ''تائی آئی تار آئی۔'' (تذکرہ ص ۸۱۷)

تیسرا ''کچلہ کونین فولاد یہ دعائے ہمزاد'' (تذکرہ ص ۷۹۲)

فرمایئے کسی سچے نبی کو ایسے الہام بھی ہوا کرتے ہیں۔ جن کا نہ سر نہ پیر۔ مگر ان ظالموں نے میرے تمام خرافات کو نہایت متبرک سمجھ کر الگ مستقل کتابوں میں جمع کر دیا اور اس کے ٹائٹل پیج پر جلی حروف سے لکھ دیا۔ ''وحی مقدس'' کیا مقدس وحی ایسی ہی ہوتی ہے؟ العیاذ باللہ!

لاہوری پاگلوں نے البشریٰ نامی کتاب میں اور قادیانی اور ربوہ والے الوؤں نے تذکرہ نامی کتاب میں گویا یہ شیطانی بکواسات صحیفہ آسمانی ہیں۔ یہ خواہ مخواہ پاگل بن کر عوام کو بھی الو بناتے رہے۔ خاص کر حکیم نور دین جس نے مجھے یہ چکر بازی کی پٹی پڑھائی اور ساتھ ہی ساتھ مجھے ایسی چالیں بھی بتاتا رہا۔ اس نے مجھے تباہ کر دیا۔ یہ نہ ہوتا تو شاید میں اتنی مخلوق کی گمراہی کا سبب نہ بنتا۔ پھر اس کے ساتھ اور بھی کئی پڑھے لکھے پاگل لگ گئے۔ دیکھو ایک یہ ٹھگ عبدالکریم ہے۔ جس نے پہلے پہل مجھے دعویٰ نبوت کی طرف متوجہ کیا تھا اور یہ اکمل پاگل۔ جس نے اپنے شعروں میں مجھے محمد ثانی قرار دیا اور عہد میثاق کا مصداق بنا دیا۔ خدا اسے تباہ و برباد کرے۔ یہ دوسرا شیطان حکیم فضل دین ہے۔ یہ احسن امروہوی ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی شیطان کے چیلوں نے میرے گرد اکٹھے ہو کر میرا بیڑہ غرق کر دیا۔ خدا ان کو تباہ کرے۔ دوبارہ آمد ہوتی ہے۔

ٹھہرو صبر کرو۔ ہائے اجابت ہائے پیشاب، دونوں راستے چل پڑے ہیں۔ وقفہ اجابت، ایک طرف سے نعروں کی جھنکار اٹھتی ہے۔ میرے غلام احمد کی جے، میرے کرشن اوتار کی جے۔ کفر و ضلالت کی نشانی، مرزا قادیانی مرزا قادیانی۔ آفرین و مرحبا قادیان و ربوہ۔

میرے محبوب حکیم صاحب ذرا وہ یاقوتی کی ڈبیہ تو لاؤ۔ میرا تو دل بیٹھا جاتا ہے۔ ابھی تو کافی گفتگو باقی ہے۔ ابھی تو یہ ہمارا کنونشن دیر تک چلے گا۔ حضرت وہ تو مطب میں ہی رہ گئی ہے یا آپ کے بیت الفکر میں ہوگی۔ اوہو! افسوس صد افسوس۔ اچھا خیر، چلو بات کرتے ہیں۔ ہاں جی! کوئی اور اشکال یا اہم بات؟ میرے من موہنے امتیو، کھل کر بولو۔

آج ہم پر کوئی پابندی نہیں، کوئی نقص امن کا خطرہ نہیں

ایک منچلا قادیانی: حضرت صاحب! آپ صرف ہمیں ہی لتاڑتے جاتے ہیں۔ ذرا اپنا آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ کیا آپ نے اپنی بے شمار کتابوں میں بڑے بڑے دلائل کے ساتھ دعویٰ مسیحیت نہ کیا تھا؟ جس پر قرآن مجید کی تیس آیات بھی پیش کیں۔

(ازالہ اوہام ص ۵۹۸، خزائن ج ۳ ص ۴۲۳ تا ۴۳۸)

پھر آپ نے بے شمار رسائل اور اشتہارات اور زبانی بیانات میں نہایت وضاحت سے اعلان فرمایا کہ وفات مسیح تو تمام صحابہؓ کا اجماعی عقیدہ ہے۔ بڑے بڑے آئمہ نے اس کی تصدیق فرمائی ہے۔ جیسے امام بخاری، مالک اور ابن حزم، ابن تیمیہ وغیرہ۔

(انجام آتھم ص ۱۴۴، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً، کتاب البریہ ص ۲۰۳ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۲۲۱)

اسی طرح آپ نے اپنی نبوت کے اثبات کے لئے مستقل رسالہ ''ایک غلطی کا ازالہ'' لکھ مارا۔ جس میں نہایت مکارانہ چالوں سے زمین کو آسمان اور رات کو دن کر دکھایا۔ اس کے بعد آپ کے مصلح موعود مرزا بشیر الدین نے تو حقیقت نبوت وغیرہ کتب لکھ کر حد ہی کر دی کہ حضرت صاحب حقیقی نبی ہے۔ ظلی و بروزی تو آپ نے تو اضعاً فرمایا ہے۔

نیز آپ نے اس موضوع پر کئی مباحثات بھی کئے تھے، چیلنج کئے، مباہلہ کی دعوت دی۔ پھر آپ کے بعد آپ کے یہ جانثار حواری اور پیروکار اس مسئلہ پر ہر اہل اسلام سے مدتوں مناظرے کرتے رہے۔ آپ کے اس امروہی نے تو اس مسئلہ کی تائید میں کئی ضخیم تصانیف بھی شائع کی ہیں۔ تو ہم اس مسئلہ میں پھر کیسے پیچھے رہتے۔ چنانچہ ہم بھی وہی بڑ ہانکتے رہے جو آپ اور یہ حضرات مربی ہانکتے رہتے تھے۔ حضرت آپ کی تو کوئی کتاب اس مسئلہ سے خالی نہیں ہے۔ پھر ہم ہی ملزم کیوں؟ اور آپ بری کیوں؟ آپ کی درجنوں کتابیں، بے شمار ملفوظات اور اشتہارات کس کھاتہ میں جائیں گے؟

مرزا قادیانی: اے میرے پیارے امتی! تیری یہ سب باتیں درست ہیں۔ مگر ذرا توجہ اور غور کرتے تو تمہیں یہاں بھی حقیقت نظر آجاتی اور میری ڈرامہ بازی ظاہر ہو جاتی۔ دیکھئے نا:

اوّل تو خود رب کریم نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر حیات ونزول مسیح کا فیصلہ فرمایا ہے۔ جسے تمام صحابہ کرامؓ اور بعد کے تمام مجددین، مفسرین، محدثین وغیرہ برابر نقل کرتے رہے۔ چنانچہ مجھ سے پہلے کے تمام مفسرین امت نے صاف صاف اس عقیدہ کو بے شمار دلائل و براہین کے ساتھ لکھا ہے۔ کوئی ایک مفسر بھی الگ نہ رہا۔ نیز محدثین کرام نے نزول مسیح کے مستقل ابواب

قائم کر کے حقیقت الم نشرح کر دی۔ ایسے ہی کتب کلام اور تصوف میں بھی اس مسئلہ کو متواتر اور مسلسل نقل کیا جاتا رہا کہ حیات ونزول مسیح پر اجماع امت ہے۔ چنانچہ میں نے خود اس تواتر کے متعلق اپنی کئی کتب میں صراحت کر دی تھی۔ مثلاً:

(ازالہ اوہام ص ۵۵۷، شہادت القرآن ص ۲، ۸، خزائن ج ۶ ص ۲۹۸، ۳۰۴)

ان تمام شہادات کو نظر انداز کرنا کوئی عقلمندی کی بات تھی جو یہ پاگل اپنی عاقبت تباہ کر بیٹھے؟ نیز میں نے بھی نہایت صفائی سے قرآنی آیات کے حوالہ سے مسیح کے نزول ثانی کا فیصلہ کیا تھا۔ دیکھئے میری اوّل انعامی کتاب (براہین ص ۴۹۸، ۵۰۵، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳، ۶۰۱ حاشیہ) وہاں میں نے ''ھو الذی ارسل رسوله'' کے تحت صاف لکھا تھا کہ جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں آئیں گے۔ ایسے ہی آیت ''عسیٰ ان یرحمکم'' کے تحت بھی لکھا تھا۔ ایسے ہی بندہ نے اپنی کتاب (شہادۃ القرآن ص ۲، ۸، خزائن ج ۶ ص ۲۹۸، ۳۰۴) پر تو اس سے بھی واضح طور پر اس عقیدہ کو بصراحت درج کیا تھا۔ جس میں کسی فرد کو ادنیٰ سا اشتباہ باقی نہ رہنا چاہئے تھا۔ باقی تو سب گپیں تھیں۔

مرزائی: حضرت صاحب اس کے متعلق تو آپ نے صدہا مقامات پر لکھ دیا تھا کہ یہ عقیدہ حقیقت منکشف ہونے سے پہلے کا ہے۔ بعد میں خدا کی مسلسل وحی نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ بلکہ فرمایا کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔ پہلا مسیح فوت ہوگیا ہے۔

(اعجاز احمدی ص ۶، ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳، ۱۱۴)

مرزا قادیانی: میرے پیارے امتی! اس حوالہ میں بھی وہی دجل وفریب کا معاملہ ہے۔ جو میں ہر موقع اور ہر مسئلہ میں برابر استعمال کرتا رہا۔ یہی تو میرا پروگرام تھا کہ بات الجھا کر تم لوگوں کو الو بنانا ہے۔ تاکہ چندے کا چکر قائم دائم رہے۔ ورنہ میرے کوئی ہل چلتے تھے۔ بھئی یہ ہیرا پھیری نہ کرتا تو پیٹ کا جہنم کہاں سے بھرتا؟ یہ یاقوتیاں، ٹانک وائن، عنبر، مرغ وبٹیر کہاں سے آئے۔ ہاں پھر میری پیاری محبوبہ نصرت جہاں بیگم کے اللے تللے کہاں سے پورے ہوتے۔ سوچتے نہیں؟ وہ بیچاری انہیں شاہ خرچیوں کے سہارے تو رہ رہی تھی اور میرے پاس کیا تھا؟ نہ میرے پاس مال ودولت تھی نہ کوئی شکل اور عقل ہی تھی۔ بس صرف اللے تللے اور ناز نخرے ہی تھے۔ پھر اور بھی کچھ نہ تھا۔ جی ہاں تو بات براہین کے حوالہ کی چل رہی تھی تو پیارے سنو! کہ یہ بھی ایک چکر تھا۔ دراصل میں نے ملکہ برطانیہ کے حکم پر اور نورالدین کے مشورہ پر سارا پروگرام پہلے ہی مرتب کر لیا تھا کہ میں نے اس اس بہانہ سے یہاں تک پہنچنا ہے۔ پروگرام مکمل طور پر پہلے ہی مرحلہ میں

طے شدہ تھا۔ مگر پیش رفت مرحلہ وار کرنا تھی۔ جسے تم نہ سمجھ سکے۔ دیکھو میں نے پہلی کتاب براہین ہی میں اشارے کنائے سے تمام جزئیات اور تفصیلات جمع کر دی تھیں۔ جسے ظاہر میں علمائے اسلام بھی نہ سمجھ سکے اور جو پختہ علمائے حق تھے وہ سب سمجھ گئے۔ ان کے کان میرے متعلق اسی وقت کھڑے ہوگئے تھے کہ میں کیا کرنے والا ہوں۔ آپ خود دیکھیں کہ میں نے براہین کا معاملہ اشاعت تو چوتھے نمبر پر ٹھپ کر دیا تھا۔ اگرچہ لوگوں سے مکمل پیشگی رقم بھی وصول کر چکا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے بقیہ کتاب کا مطالبہ بھی کیا مجھے سو قسم کی لعنت ملامت بھی کی۔ مگر میں ایک خاص مقصد کے تحت خاموش ہی رہا۔ جو ہوتا، برداشت کرتا رہا۔ دیکھئے میں نے بعد کی ہر کتاب اور تحریر میں ہمیشہ براہین ہی کا حوالہ دیا ہے۔ گویا وہ میرے مشن کے لئے بطور بنیادی متن کے تھی اور بقیہ کتب اس کی تفصیل وتشریح۔ براہین میں میں نے آئندہ پروگرام کی ایک ایک جزئی سیٹ کر دی تھی۔ جسے بعد میں حسب موقعہ ظاہر کرتا رہا۔ غور سے دیکھئے (براہین احمدیہ ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳ حاشیہ) میں اصل مسئلہ بیان کر کے ساتھ اپنا بھی ٹانکا لگا دیا ہے کہ: ''مسیح تو وہی آویں گے مگر میں مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہوں۔'' گویا یہ پہلے مروجہ مثیل مسیح بننے کی تمہید اور آسرا تھا۔ جسے بعد میں آگے پہنچایا گیا۔ سنا الو باٹے، تھا تو میں مراقی مگر تم جیسے پڑھے لکھے لوگوں کو خوب چکمہ دیا، احمق بنایا۔ آخر میں نے ابوزید سروجی کی مقامات خوب پڑھی تھی تو اس کا بہروپ کیوں نہ بھرتا۔ ورنہ پڑھنے کا کیا فائدہ؟ جب عمل نہ ہو۔ چنانچہ میں نے (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲) میں بھی صاف لکھ دیا تھا کہ میں تو مسیح کا مثیل ہوں۔ اصل مسیح نہیں جیسا کہ عرصہ سات آٹھ سال یعنی براہین کے زمانہ سے مسلسل شائع کر رہا ہوں۔ تو جو مجھے اصلی مسیح خیال کرے وہ مفتری اور کذاب ہے۔ ص۱۹ پھر میں جہاں اس مسئلہ کو آہستہ آہستہ ظاہر کر رہا تھا۔ وہاں پہلے یہ بھی کہہ دیا کہ یہ مسئلہ نزول مسیح کوئی اتنا اہم مسئلہ نہیں کہ جس پر اسلام کا دارومدار ہوتا۔ (ازالہ ص۱۴۰، خزائن ج۳ ص۱۷۱) کہ اس پر عوام مشتعل ہو کر فوری طور پر کان نہ کھڑے کر لیں۔ کیونکہ اس مسئلہ کو غیر اہم قرار دے کر جناب سرسید نے بھی وفات مسیح کا نظریہ لکھا تھا۔ (دیکھئے ان کی تفسیر القرآن) مگر انہوں نے اس پر اپنے کسی دعویٰ کی استواری نہ کی تھی۔ اس لئے وہ اہل اسلام کے عتاب عام سے محفوظ رہے اور میں دھر لیا گیا۔ کیونکہ میں نے اس پر اپنی مسیحیت کی استواری کر لی تھی۔

علاوہ ازیں میں نے کھل کر پھر اعلان کر دیا کہ میں ہی آنے والا مسیح ہوں۔ اسرائیلی مسیح تو فوت ہو چکا ہے۔ اس کی تو قبر بھی سری نگر محلہ خانیار میں ہے۔ پھر میں نے یہ بھی لکھوایا تھا کہ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اوّل درجہ کی پیش گوئی ہے۔ جس کو سب

نے باتفاق قبول کرلیا ہے۔ (ظاہر ہے سب نے جسمانی نزول ہی کوتسلیم کیا ہوا تھا) اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں۔کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہموزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے۔انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں۔ درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے۔جس کو خداتعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی حصہ بخرہ نہیں دیا۔ دیکھو میری اہم (کتاب ازالہ اوہام ص۵۵۷،خزائن ج۳ ص۴۰۰) دیکھئے میں نے اس بیان سے دوسرا فائدہ اٹھایا۔ ایک تو منکرین حیات کی تردید اور دوسرا اپنے ڈرامے کی تمہید اور تیاری۔ پھر اسی حقیقت کو اس سے بھی سو درجہ وضاحت سے میں نے اپنی کتاب شہادت القرآن کے شروع میں درج کردیا تھا۔لہٰذا اب بھی کوئی اندھا بن کر محض میری ذاتی چکر بازی کا شکار ہوجائے تو اس کی اپنی بدبختی ہے۔میرا اس میں کیا قصور؟ کہاں قرآن وحدیث کی نصوص قطعیہ اور کہاں مجھ مراقی کی گپ بازی۔ فرمایئے ازروئے احادیث کثیرہ، آئمہ دین، مجددین ومحدثین، مفسرین اور متکلمین بالاتفاق شروع سے یہی عقیدہ نہیں رکھتے تھے اور لکھتے چلے آئے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو فرزند مریم تھے۔صاحب انجیل اور رسولاً الیٰ بنی اسرائیل تھے۔ وہی دوبارہ تشریف لائیں گے۔نہ کوئی اور مکار وفریبی۔ ابو زید سروجی کا ہم کردار۔ دیکھئے اناجیل اربعہ مروجہ۔ پھر میرا یہ کہنا کہ میرے اس نظریے کے حامی امام بخاری، مالک، ابن تیمیہ، ابن القیم، ابن عربی وغیرہ بھی ہیں۔ میرے پیارو! یہ سب محض فریب اور جھوٹ تھا۔ کیونکہ درحقیقت اس کا کوئی بھی قائل نہ تھا۔ بلکہ یہ سب حضرات بالصراحت حیات ونزول مسیح کے جسمانی طور پر قائل تھے۔سینکڑوں دینی کتب میں اس پر اجماع نقل کیا گیا تھا۔تمام محدثین اور متکلمین نے نزول مسیح کے ابواب منعقد فرمائے تھے۔ پھر بھی تم الّو کے الّو ہی رہے۔تمام مرزائی مبلغ مکھی پر مکھی مارتے ہوئے وہی میری جھوٹ بات ہی نقل کرتے رہے۔ سچ کہنے یا لکھنے کی توفیق نہ مل سکی۔العیاذ باللہ!

چنانچہ یہ عقیدہ تمام بزرگان دین نے صدہا بلکہ ہزارہا کتب تفسیر وحدیث میں مسلسل درج فرمایا ہے۔ نیز انجیل متی اور لوقا میں بھی اصل مسیح کے نزول کا واضح تذکرہ ہے۔ دیکھئے متی۲۴:۲۷،لوقا۲۱:۲۷،مرقس۱۳:۱۶،نیز کتاب اعمال ۱:۱۱،۳:۲۱ وغیرہ۔

اب بتلاؤ! ایک طرف اتنی ٹھوس شہادت قرآن کی، احادیث کی اور ان کے ضمن میں ہزارہا علمائے امت کی۔ نیز کتب سابقہ کی بھی اور دوسری طرف میری ہیرا پھیری اور متضاد باتیں وہ بھی ملی جلی اور پرفریب طور پر۔ کیونکہ صاف وضاحت بھی نہ تھی اور کہیں مکارانہ اور دجالانہ اظہار

اور جھوٹا پروپیگنڈہ بھی تھا تو ایک عقل منل انسان کے لئے فیصلہ بالکل آسان ہے کہ ہزارہا صاف اور دوٹوک شہادات کے مقابلہ میں چند پرفریب اور متضاد تحریرات کا کیا وزن ہوسکتا ہے؟ بھئی دنیا تو دار امتحان تھا۔ ہر شخص کو اپنی سعادت وشقاوت اور نیک وبد میں تمیز کرنا لازمی تھا۔ پھر جو اپنی عقل وفکر کو کام میں لاکر راہ ہدایت پر چلا وہ کامیاب اور جو ہوائے نفسی میں پھنسا رہا وہ ہلاک ہوا۔

مرزا قادیانی: اچھا یار، پیشاب کمبخت پھر زور مار رہا ہے۔ لہٰذا اعلان وقفہ بول کردو۔

چاروں طرف سے وقفہ بول کا اعلان ہوجاتا ہے اور ساتھ ہی نعروں کی گونج فضا میں تلاطم برپا کردیتی ہے۔ غلام احمد کی جے۔ کرشن مہاراج کی جے۔ مکروفریب کی نشانی، مرزا قادیانی، مرزا قادیانی۔ ملکہ برطانیہ کا ہرکارہ۔ آفرین ومرحبا۔ قادیاں کا بہروپیہ، مردہ باد۔ پھر خاموشی چھاجاتی ہے۔

جناب مسیح دجال قادیانی چند لمحات کے لئے بھاگم بھاگ لیٹرین میں جا گھستے ہیں۔ پھر چند منٹ کے بعد مرجھائے چہرہ کے ساتھ پھر واپس آدھمکتے ہیں۔ تو ایک صاحب حکم نوردین صاحب ہوسکتے ہیں۔ درخواست کرتے ہیں۔ حضرت یہ بول وبراز کا چکر سلسلہ کلام کو بدمزہ کررہا ہے۔ حکم ہو تو ہم اسٹیج کے پاس ہی اس کا بندوبست نہ کردیں تو مرزا قادیانی فوراً تحسین آمیز نگاہ ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔ شاباش، شاباش۔ نوردین نوردین ہی ہے۔ میرا یہ لنگوٹیا ہی دنیا وآخرت کا جگری یار ثابت ہورہا ہے۔ تو فوراً کوئی ٹوٹا پھوٹا یازقوم کا خالی ڈرم سٹیج کے پاس رکھ دیا جاتا ہے۔ تاکہ وقت کی بچت ہو اور حضرت صاحب کو دور جانے کی زحمت نہ ہو۔ آواز آتی ہے۔ حضرت آپ تقریر دلپذیر شروع فرمائیں۔ پھر الہامات قادیانی کی دلپذیر تلاوت کے بعد مرزا قادیانی گویا ہوئے۔ ہاں بھئی میں اپنی اصل حقیقت تو واضح کرچکا ہوں کہ یہ سب مجبوری تھی، ضرورت تھی، پیٹ کا دھندہ تھا۔ یہ سب چکر بازی تھی، تو عرض کرتا ہوں کہ میں نے یہ ڈرامہ مذکورہ بالاخطوط پر شروع کیا تھا۔ مگر جب اغوائے شیطانی سے اور آگے پیش رفت کرنے لگا تو نہایت لچر اور غیر معقول ہتھکنڈے اور بہانے استعمال کرنے لگا۔ جن کو کوئی پاگل بھی تسلیم نہیں کرسکتا۔ مگر احمقو! تم نے فوراً اسے وحی آسمانی سمجھ کر قبول کرلیا۔ حالانکہ تمام امت کے مقابلہ میں ایک مخالف اور نئی بات کے متعلق خدا کا صاف اعلان ہے کہ: ’’ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جھنم وسأت مصیراً (نساء:۱۱۵)‘‘ ﴿اور جو کوئی ہدایت واضح ہوجانے کے بعد رسول کی مخالفت پر اتر آئے اور تمام اہل ایمان کے خلاف راستہ پر چل پڑے تو ہم اسے اسی طرف دھکیل دیتے ہیں۔ جدھر اس نے رخ کیا۔ بالآخر اسے جہنم رسید کردیتے ہیں اور کتنا ہی برا ٹھکانا ہے۔﴾

چنانچہ میں نے بھی لکھ دیا کہ مجددین امت سے انحراف فسق وکفر ہے۔ اجماعی مسائل سے انحراف فسق وکفر ہے۔ اجماعی مسائل سے انحراف کفر ہے، زندقہ ہے۔ جب کہ یہ مسئلہ حیات ونزول نہایت وضاحت سے تمام مجددین اور آئمہ دین نے بتادیا تھا اور اس پر اجماع امت نقل کیا تھا تو پھر اس میں شک وشبہ کی کیا گنجائش تھی؟ تم نے خواہ مخواہ میری متضاد خرفات کو سینے سے لگا کر ثابت شدہ حقائق سے انحراف کرلیا اور جان بوجھ کر کفر وفسق اور الحاد وزندقہ میں جا گھسے۔

احمقو! پتہ ہے کہ میں مسیح موجود کیسے ٹیکنیکل طریقہ سے بنا۔ وہ طریقہ میں نے (کشتی نوح ص۴۵، ۴۶، خزائن ج۱۹ص ۴۹، ۵۰) اور اپنی دیگر کتب میں لکھا تھا کہ پہلے مجھے مریم بنایا گیا۔ پھر مجھے عیسیٰ کا حمل ہوا۔ جو دس ماہ تک رہا۔ پھر مریمیت نے عیسیٰ ہونے کا بچہ دیا۔ گویا میں سے میں ہی پیدا ہوگیا۔ او جانورو! بتاؤ کبھی ایسا ہوسکتا ہے یا ہوا بھی ہے؟ اسے کون احمق تسلیم کرے گا۔ اس طرح تو ہر کوئی کسی بھی دعویٰ کے لئے ڈرامہ رچا سکتا ہے۔ اسے کس طرح روکا جاسکتا ہے؟ دیکھو میرے نوردین نے اپنے بیان ملحقہ ازالہ اوہام میں تاویلات باطلہ کے متعلق صراحت کردی تھی۔

(ازالہ اوہام ص۸)

چنانچہ اسی دوران ایک شغلی نے مجھ سے پوچھ ہی لیا کہ حضرت صاحب آپ کو حمل تو ہوا۔ بچہ بھی ہوگیا تو کوئی حیض ونفاس کا چکر بھی چلا تھا۔ تو میں نے اسے جواب دیا کہ بھائی اب حیض کیا دیکھتے ہو وہ تو اب بچہ بن گیا ہے۔ (ہاں پہلے کہتے تو دکھا دیتا) جو خدا کے بچوں جیسا ہے۔ دیکھو میری کتاب (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ص ۵۸۱) بتلا اے احمق کیا اللہ تعالیٰ کا بھی کوئی بچہ ہوسکتا ہے۔ یہ تو خالص کفر ہے۔ قرآن مجید میں تو اس کی زبردست مذمت آئی ہے کہ فرمایا: ’’قل هوا الله احد ، الله الصمد ، لم يلد ولم يولد ، ولم يكن له كفواً احد ‘‘نیز سورہ مریم، آل عمران، توبہ اور مائدہ وغیرہ میں اس کی نہایت مذمت کی گئی ہے۔ ارے کچھ تو سوچتے تاکہ آج جہنم کا ایندھن نہ بنتے اور سنو میرا ایک مخلص اور مراقی مرید قاضی یار محمد بھی تھا۔ جو میرا عاشق زار اور بڑا ہمدرد تھا۔ اس نے ایک رسالہ ’’اسلامی قربانی‘‘ تحریر کیا تھا۔ نیز اس کے مختلف حالات وکوائف میرے محبوب بیٹے بشیر احمد ایم۔اے کی کتاب سیرۃ المہدی میں مذکور ہیں۔ چنانچہ وہ نماز کی حالت میں بھی مجھے نہ چھوڑتا۔ وہاں بھی مجھے چھیڑتا اور ایذا دیتا رہتا تھا۔

(سیرۃ المہدی ج۲ص ۲۶۸)

چنانچہ اس نے اپنے ایک رسالہ (اسلامی قربانی ص۱۲) میں لکھ دیا کہ یہ تمام حالات اور مراحل میرے حضرت صاحب پر گذر چکے ہیں۔ حیض اور حمل اور زچگی کا۔ ہاں ایک اور راز کی بات

یہ حضرت نے بتائی تھی کہ ایک دفعہ میں کشف کی حالت میں تھا کہ خدا نے میرے ساتھ مردوں والا معاملہ کیا تھا۔ یہ حمل اس طرح ہوا تھا۔ چونکہ یہ ذرا شرم کی بات تھی، پردہ کی بات تھی۔ اس لئے حضرت صاحب نے اسے میں یوں بیان فرمایا کہ: ’’سرك سری ‘‘اور خدا نے فرمایا: ’’انت منی بمنزلة لا يعلمها انخلق‘‘ (البشریٰ ج۱ص۴۶)

نیز یہ بھی الہام ہوا کہ: ’’انت من مائنا وهم من فشل ‘‘ (تذکرہ ص۴۰۲)

نیز فرمایا کہ آ وا ہن۔ یعنی خدا تیرے اندر اتر آیا۔

(تذکرہ ص۳۱۱، کتاب البریہ ص۸۴، خزائن ج۱۳ص۱۰۲)

ایسے ہی دیگر ارشادات میں حضرت صاحب نے اس حمل زچگی وغیرہ کے تمام حالات اور جزئیات کو بیان فرمایا ہے۔ لیکن ذرا اشارے سے۔ ویسے ہمارے حضرت صاحب بڑے رنگین مزاج بھی تھے کہ کبھی خدا کی بیوی بن کر حمل کرا لیتے اور کبھی اس کے پیارا بیٹا بھی بن جاتے۔ دیکھو ناحضرت کا الہام کہ: ’’اسمع ولدی ‘‘ (البشریٰ ج۱ص۴۹)

اور الہام شریف: ’’انت منی بمنزلة اولادی ‘‘وغیرہ (البشریٰ ج۲ص۶۵)

یہ تو چھوٹے مقامات ہیں۔ ہمارے حضرت تو اس سے بھی بالا تھے۔ چنانچہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ: ’’رایتني فی المنام ‘‘کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہو گیا ہوں۔ پھر میں نے یقین کر لیا کہ واقع میں خدا ہی ہوں۔

(آئینہ کمالات ص۵۶۴، خزائن ج۵ص ایضاً، کتاب البریہ ص۸۵، خزائن ج۱۳ص۱۰۳)

مگر پھر یہ بھی فرمادیا کہ: ’’ثم صدرت کاناء منثلم ‘‘کہ پھر میں سوراخ دار برتن بن گیا۔ (کتاب البریہ ص۸۵، خزائن ج۱۳ص۱۰۳)

بھائیو! میرے خیال میں آپ کو کثرت بول کا مرض یہیں سے شروع ہوا ہوگا۔ کیونکہ سوراخ دار برتن میں پانی وغیرہ ٹھہرتا ہی نہیں بلکہ چلتا ہی رہتا ہے۔ بھائیو! میں تو ایک مرزا قادیانی کا عاشق بے خود ہوں۔ میں آپ کے بہت سے کمالات اور مقامات سے باخبر ہوں۔ لیکن آپ کو اتنے پر اکتفاء کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اکثر تعلقات اور امور بھید میں رکھنے پڑتے ہیں۔ لہٰذا مجبور ہوں۔

پھر فوراً آواز گرجتی ہے۔ وقفہ بول،، بول ،بول ،، وقفہ حمیم، غد اق [illegible] کی بھنکاری بلند ہوئی ہے۔ غلام احمد کی جے۔ کرشن مہاراج کی جے۔ جے سنگھ بہادر کی جے۔ دجل وفریب کی نشانی، مرزا قادیانی مرزا قادیانی۔

تھوڑی دیر بعد پھر محفل جمتی ہے۔ آیئے آیئے حضرت صاحب فرمایئے۔ مرزا قادیانی یوں گویا ہوئے: ہاں تو میں بیان کر رہا تھا کہ میں نے صاف طور پر بارہا اصل اجماعی عقیدہ حیات ونزول مسیح کا اظہار کر دیا تھا۔ چنانچہ ایک جگہ یہ بھی لکھا کہ قران شریف کی وہ آیتیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں بطور پیش گوئی کے تھیں۔ وہ اب میری طرف منسوب کر دی گئی ہیں۔ دیکھو (براہین پنجم ص۸۵، خزائن ج۲۱ ص۱۱۱) یعنی میں نے وضاحت کر دی کہ آمد مسیح کے بارے میں قرآن مجید کی ایک دو نہیں بلکہ کئی آیات تھیں۔ لیکن اب ان کا مصداق میرے خیال میں مسیح ابن مریم نہیں رہے۔ بلکہ ان کا مصداق اب میں ابن چراغ بی بی ہو گیا ہوں۔ اللہ نے آپ کو اس مقام سے فارغ کر کے مجھے اس پر فائز کر دیا ہے۔ العیاذ باللہ!

دیکھو کتنی حماقت آمیز بڑ اور گپ ہے کہ پہلے تو از روئے قرآن اسی مسیح علیہ السلام نے آنا تھا جو مریم کے فرزند تھے۔ مگر اب ان کا مصداق وہ نہیں رہے۔ بلکہ خدائے یلاش نے مجھے بنا دیا ہے۔ بتلاؤ! کبھی ایسا ہونا ممکن ہے کہ کسی آیت کا مصداق ہی بدل جائے۔ پھر تو یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے تو ابراہیم علیہ السلام کا مصداق وہی ابراہیم حنیف ہوں جو کہ اسماعیل اسحاق علیہما السلام کے والد محترم تھے اور ''انی جاعلك للناس اماما'' کے مصداق تھے۔ پھر کسی وقت اس نام کا مصداق وہ نہ رہیں۔ بلکہ معاذ اللہ حکیم نور دین یا اور کوئی عام انسان بن جائے۔ بھلا ایسا ہونا ممکن ہے کہ پہلے تو ابلیس کا مصداق وہی عزازیل ازلی مردود ہو۔ پھر چودھویں صدی میں اس کا مصداق میں مرزا غلام احمد بن جاؤں۔ بھئی یہ بات ناممکن ہے۔ تو حضرت مسیح کے مصداق کی تبدیلی بھی محال اور ناممکن ہے۔ میں نے تو ایک جہالت آمیز گپ لگائی تھی۔ مگر تم احمقوں نے فوراً پلے باندھ لی۔ تو بھئی میری فنکاری کے جوہر تو ایسے ہی تھے۔ میں تو کبھی حجر اسود بھی بن جاتا اور کبھی کرم خاکی اور بشر کی جائے نفرت بھی بن جاتا۔ میرا کیا تھا۔ میں تو ایک نامی گرامی بہروپیا تھا۔ آخر تمہیں کس لعین نے میرے ساتھ برباد ہونے کی دعوت دی تھی۔ کیا کھوپڑی قائم نہ تھی۔ کیوں یہ حماقت کی۔ جب تم نے یہ حماقت کر لی تو اب جناب عزازیل علیہ ماعلیہ کی طرح اس کا مزہ بھی چکھو۔ دیکھو وہ میرا پیر ومرشد سامنے بیٹھا کس طرح کھسیانی مسکراہٹ میں مصروف ہے اور تمہاری اس حماقت پر داد تحسین دے رہا ہے۔ غلام احمد کی [illegible] ابلیس [illegible] جہنم ہے اور بار بار یہ نعرہ لگاتا ہے۔ کفر وزندقہ کی نشانی، مرزا قادیانی، مرزا قادیانی۔ مردود ازلی، مرزا قادیانی وغیرہ۔ پھر فضا میں سکوت چھا جاتا ہے۔

چند منٹ بعد پھر فضا میں ایک ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔اور ایک جذباتی مرزائی اٹھ کر چیخ کر کہتا ہے۔ جناب مرزا صاحب! تم نے تو اس وقت واقعی ابلیس کا کردار ادا کر دکھایا ہے۔ واقعی ہم ہی احمق تھے۔

قادیانی صاحب! بھئی وہ کیسے؟

مرزائی: حضرت مراقی صاحب! کیا آپ نے اپنے سے پہلے اس کا خطاب دلنواز نہیں سنا۔ جب اس نے کہا کہ میں نے تو تمہارے ساتھ جھوٹ اور پرفریب وعدے کئے تھے۔ ورنہ میرے پاس کیا تھا۔ وہ سب کچھ ایک چکمہ بازی تھی، جاؤ میری جان چھوڑو۔ میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ واقعی ابلیس لعین نے تو انسان کی عاقبت برباد کرنے کا ٹھیکہ لیا ہوا تھا۔ جسے وہ ہر صورت پورا کرتا رہا۔ پھر رب العالمین نے بھی تمام حقیقت پہلے ہی واضح فرمادی تھی کہ: ’’هــذا عدو الكم‘‘ کہ یہ تمہارا دشمن ہے۔ اس کی باتوں میں نہ آنا۔ مگر نادان انسان اس کے بھرے میں پھنستے ہی رہے اور آج یہ روز بد دیکھ رہے ہیں۔ خدا کی آخری کتاب نے اس کی بدفطری غداری اور بے وفائی کے متعلق اعلان کر دیا تھا کہ: ’’کمثل الشيطان اذ قال للانسان اكفر فلما كفر قال انى برىء منك انى اخاف الله رب العالمين (الحشر:۱۶)‘‘ ﴿شیطان کی طرح کہ جب وہ انسان کو کہہ دیتا ہے کہ تو کفر و بغاوت کر لے۔ (اس میں بڑے مزے اور سہولتیں ہیں) تو پھر جب انسان اس کے بھرے میں آ کر کفر کر گذرتا ہے تو یہ لعین فوراً کانوں پر ہاتھ رکھ کر محض فریب کاری سے اور توبہ توبہ کا شور مچاتے ہوئے چیخ اٹھتا ہے کہ جاؤ میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں کہ وہ اپنی نافرمانی اور بغاوت کی صورت میں کبھی معاف نہیں کرے گا۔﴾

اسی طرح سورہ انفال کی آیت ۴۸ میں بھی اس کا یہ پرفریب کردار وضح کیا گیا ہے۔

بعینہ اسی طرح آپ نے بھی ہمیں دنیا میں قرآن وحدیث کے حوالہ سے آئمہ دین کے حوالہ سے اپنے رنگ برنگے دعووں (دعویٰ مجددیت، مسیحیت اور نبوت وغیرہ) کی سچائی ظاہر کرتے رہے اور بے شمار کتب ورسائل اور اشتہارات اور بیانات میں اعلان کیا کہ حیات مسیح کا مسئلہ تو ایک کھلا ہوا شرک ہے۔ (الاستفتاء ص ۳۹، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰)

کیونکہ اسی طرح تو مسیح کی الوہیت کی تائید ہوتی ہے۔ تم نے یہ بھی کہہ دیا کہ: ’’من قال بنزول المسيح فقد كفر بخاتم الانبياء‘‘ تم نے یہ بھی بتایا کہ یہ مسئلہ مسلمانوں میں عیسائیوں کی طرف سے داخل ہوا ہے۔

ورنہ اصل دین میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں تھا۔ نہ قرآن میں نہ حدیث وغیرہ میں بڑے بڑے اکابر نے وفات مسیح کا اعلان کیا ہے۔ تمام صحابہؓ کا اس پر اجماع ہے اور تمہارے نام نہاد خلیفوں اور چیلوں نے تو اس پر جھوٹے سچے حوالہ جات کے انبار لگا دیئے کہ ہر سادہ لوح انسان متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔ مگر اب اگلی طرف دیکھ کر آپ نے ہر بات اور ہر دعویٰ سے انکار کر کے ہمیں ہی مجرم اور احمق قرار دے رہے ہیں۔ خدا کو حاضر ناظر جان کر کہو کیا تم نے اپنا سارا دھندہ اور کاروبار اسی مسئلہ حیات ووفات کو نہ بنایا ہوا تھا؟ اسی کو تم ختم نبوت کے منافی قرار دیتے تھے۔ قرآن مجید کی تیس آیات بھی اس کی تائید میں بتلاتے رہے اور اب ابلیس کی طرح ہر بات سے مکر رہے ہو؟ کیا اب وہ تیس آیات یاد نہیں رہیں۔ اب بخاری اور اقوال اکابر اور اجماع صحابہؓ بھول گئے۔ فرمایئے! یہ آپ کے چہیتے خلیفے، نور دین، مرزا البشیر، ناصر، طاہر جن کی تمام شاہ خرچیاں اور اللے تللے آپ کی مسیحیت کے بل بوتے پر ہی چلتے تھے۔ انہوں نے آپ کی مسیحیت کے اثبات کے لئے ساری دنیا میں اودھم نہ مچا رکھا تھا؟ یہ مرزا طاہری تو تمہارے مرکز وار جنم بھومی لندن میں بیٹھ کر سیٹلائیٹ کے ذریعے ساری دنیا میں شور مچایا کرتا تھا کہ ہمارے دادا جان ہی مسیح موعود ہیں۔ مسیح ناصری فوت ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اسی شیطان نے غالباً وصال ابن مریم نامی ایک پرفریب رسالہ بھی لکھا تھا۔ جس پر ہمیں بڑا ناز تھا۔ یہ شریر تو تمام علمائے اسلام کو مباہلے کے چیلنج دیا کرتا تھا۔ مگر جب کوئی مرد مؤمن سامنے آتا تو یہ آپ کے طریقے پر اور آپ کے خلفاء مرزا البشیر اور ناصر صاحب کی طرح خود دم سادھ لیتا۔ پھر مثل مکار لومڑ کے اپنی بھٹ میں ہی گیدڑ بھبھکیاں دیتا رہتا۔ اول فول بکتا، مگر آپ کی طرح سامنے آنے کی جرأت نہ کرتا۔ چنانچہ اس کے چیلنج پر جب ختم نبوت کے تمام نمائندے اس کو للکارتے ہوئے لندن پہنچے تو یہ دم سادھ کر اپنے گھرانے میں دبک گیا۔ خود پاکستان میں بھی ختم نبوت کے نمائندوں نے اسے للکارا۔ موقعہ اعلان پر گئے۔ مگر یہ آپ کا ہونہار گیدڑ سرشت فرزند نہ آیا اور نہ ہی کوئی وعدہ کیا۔

اب بتلایئے! جب یہ مسئلہ اتنا ہی کچا اور بے ثبوت تھا تو آپ اتنا شور شرابا کیوں کرتے اور کرواتے رہے؟

مرزا قادیانی: یار تم کتنے بے وفا ہو۔ دنیا میں مجھ پر جان اور مال قربان کرتے رہے۔ میرے ہر دکھ درد میں بڑھ چڑھ کر تعاون کرتے رہے۔ میری ہر الٹی سیدھی اور غلط اور فضول بات کو وحی الٰہی سمجھ کر قبول کرتے رہے۔ اب تمہیں اتنا بھی پاس نہیں کہ ذرا پیشاب کا وقفہ کرنے دو۔ ٹھہرو! اعلان ہوتا ہے۔ وقفہ بول، پھر فوراً پاس پڑے ڈرم پر چھا جاتے ہیں۔ چند منٹ بعد پھر بڑے طمطراق سے اسٹیج پر اپنی نشست سنبھال کر بولنے لگتے ہیں۔

لہ ہرگز نہیں تھا۔ نہ قرآن میں نہ حدیث وغیرہ میں بڑے بڑے
۔ تمام صحابہؓ کا اس پر اجماع ہے اور تمہارے نام نہاد خلیفوں اور
رجات کے انبار لگا دیئے کہ ہر سادہ لوح انسان متاثر ہوئے بغیر
نے ہر بات اور ہر دعویٰ سے انکار کر کے ہمیں ہی مجرم اور احمق
رجان کر کہو کیا تم نے اپنا سارا دھندہ اور کاروبار اسی مسئلہ حیات
وت کے منافی قرار دیتے تھے۔ قرآن مجید کی تیس آیات بھی
ابلیس کی طرح ہر بات سے مکر رہے ہو؟ کیا اب وہ تیس آیات
اکابر اور اجماع صحابہؓ بھول گئے۔ فرمایئے! یہ آپ کے چہیتے
ن کی تمام شاہ خرچیاں اور للے تللے آپ کی مسیحیت کے بل
کی مسیحیت کے اثبات کے لئے ساری دنیا میں اودھم نہ مچا رکھا
نم بھومی لندن میں بیٹھ کر سیٹلائٹ کے ذریعے ساری دنیا میں
ی مسیح موعود ہیں۔ مسیح ناصری فوت ہوگئے ہیں۔ چنانچہ اسی
ا ایک پرفریب رسالہ بھی لکھا تھا۔ جس پر ہمیں بڑا ناز تھا۔ یہ
چیلنج دیا کرتا تھا۔ مگر جب کوئی مرد مؤمن سامنے آتا تو یہ آپ
یر اور ناصر صاحب کی طرح خود دم سادھ لیتا۔ پھر مثل مکار
ں دیتا رہتا۔ اول فول بکتا، مگر آپ کی طرح سامنے آنے کی
ب ختم نبوت کے تمام نمائندے اس کو للکارتے ہوئے لندن
ر بک گیا۔ خود پاکستان میں بھی ختم نبوت کے نمائندوں نے
پ کا ہونہار گیدڑ سرشت فرزند نہ آیا اور نہ ہی کوئی وعدہ کیا۔
تنا ہی کچا اور بے ثبوت تھا تو آپ اتنا شور شرابا کیوں کرتے

ے وفا ہو۔ دنیا میں مجھ پر جان اور مال قربان کرتے رہے۔
ا کرتے رہے۔ میری ہر الٹی سیدھی اور غلط اور فضول بات کو
ہیں اتنا بھی پاس نہیں کہ ذرا پیشاب کا وقفہ کرنے دو۔
ورا پاس پڑے ڈرم پر چھا جاتے ہیں۔ چند منٹ بعد پھر
ال کر بولنے لگتے ہیں۔

اچھا بھئی! سنو، تم نے جو کچھ لمبا چوڑا بیان دیا وہ سب ٹھیک ہوگا۔ مگر ذرا توجہ سے کام لیتے اور میری کتاب مکمل طور پر غور سے مطالعہ کرتے۔ میرے متضاد کردار کو دیکھتے تو تمہیں لازماً اصل حقیقت مل جاتی۔ دیکھو میں نے اپنا یہ دھندہ کیسے مرحلہ وار اور آہستہ آہستہ شروع کیا۔ تاکہ عوام برداشت کرتے جائیں۔ کیونکہ ایک ہی دفعہ ایسے پرفریب اور خلاف اسلام امور کو کون مانتا تھا؟ لوگ تو شام تک میری تکا بوٹی کر دیتے۔ اس لئے میں نے آہستہ آہستہ اپنی خرافات کا اظہار کیا۔ مثلاً دیکھو پہلے میں ایک مسلمان مبلغ کی حیثیت سے سامنے آیا۔ پھر ملہم کے رنگ میں اس کے بعد مجدد اور مہدی کے عنوان سے پھر محض مثیل مسیح کے عنوان سے پھر اس کے ساتھ ساتھ میں مسئلہ ختم نبوت کو مکمل عقیدہ اسلام کے مطابق ظاہر کرتا رہا۔ بلکہ نہایت زور و شور اور اہتمام کے ساتھ کہ مسلمانو! شرم کرو، دشمن قرآن نہ بنو۔ خاتم الانبیاء علیہ السلام کے بعد کسی نئے نبی کا ہرگز تصور نہ کرو۔

(آسمانی فیصلہ ص ۲۵، خزائن ج ۴ ص ۳۳۵)

غرضیکہ سینکڑوں بیانات بڑی شد و مد کے ساتھ جاری کر دیا۔ جس سے عوام نہایت خوش ہوئے۔ علمائے حق مطمئن رہے۔ مگر میں اس شدت اہتمام سے اگلے مرحلہ کی تمہید باندھ رہا تھا۔ ورنہ یہ مسئلہ بھلا کس کتاب حدیث یا تفسیر یا عام اسلامی کتاب میں مذکور نہیں تھا؟ یہ تو مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ واقعی حضور علیہ السلام خدا کے آخری نبی ہیں۔ میں نے یہ شور اس لئے مچا دیا تاکہ عوام مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات جم جائے کہ آپ کے بعد واقعی کوئی نبی نہیں آ سکتا تو اس مضبوطی اور پختگی سے میں نے یہ مفاد اٹھایا کہ یہ تصور کرا لیا جائے کہ جب آپ ہی آخری رسول ہیں اور آپ کے بعد کوئی مزید نبی نہیں آ سکتا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تو ایک نبی ہی ہیں۔ بتاؤ وہ کیسے آ سکتے ہیں؟ کیا وہ نبی نہیں؟ تو جب آئیں گے تو وہ نبی نہ رہیں گے؟ تو ظاہر ہے کہ ان تمام سوالیہ فقروں کا جواب لازماً ہاں میں ملے گا۔ تو اس پر میں اپنی خباثت اور الحاد کی استواری کر لوں گا کہ جب تم مانتے ہو کہ آنحضور علیہ السلام آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد اور کوئی نبی یا رسول نہیں آ سکتا تو حضرت مسیح علیہ السلام بھی تو خدا کے سچے نبی ہیں وہ کیسے آ جائیں گے؟ اب یا تو ان کو نبی مانو تو ان کی آمد کا انکار کرنا ضرور ہوگا۔ کیونکہ تم آنحضور علیہ السلام کو آخری نبی مان چکے ہو۔ یا پھر ان کو نبی نہ مانو تو یہ بات تمہارے عقیدہ اور قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ اب بتلاؤ! قرآن کو سچا مان کر آنحضور علیہ السلام کو آخری نبی ماننا ہے تو مسیح علیہ السلام کی آمد کا مسئلہ چھوڑنا پڑے گا اور اگر آمد مسیح کا مسئلہ نہیں چھوڑ سکتے تو قرآن اور حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کا عقیدہ چھوڑنا ہوگا۔ چنانچہ ایک جگہ یہ بھی لکھ دیا کہ جو نزول مسیح کا قائل ہوگا وہ ختم نبوت کا صاف منکر ہے۔

(تحفہ بغداد ص ۲۸، خزائن ج ۷ ص ۳۴)

بتلایئے کون سا راستہ چلو گے۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا مسئلہ بہت واضح اور ضروری ہے۔ اس کے مقابلہ میں آمد مسیح کا مسئلہ اتنا اہم نہیں۔ لہٰذا اس عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے وفات مسیح کو مان لو۔ اسی میں سلامتی ایمان ہے۔ دیکھو قرآن مجید میں مسیح کے بارہ میں توفی کا لفظ آیا ہے۔ جس کا عام محاورہ میں بھی معنی موت ہی ہے۔ بھئی قرآن مجید میں وفات مسیح پر تیس آیتیں مذکور ہیں۔ پھر دیکھو اسی مسئلہ کے پیش نظر "قد خلت من قبله الرسل" (ازالہ اوہام ص۶۰۶، خزائن ج۳ ص۴۲۷) کے تحت تمام صحابہؓ نے گذشتہ تمام نبیوں بمع مسیح کی وفات پر اتفاقی فیصلہ دے دیا تھا۔ کسی نے کوئی اعتراض یا اشکال ظاہر نہیں فرمایا۔ اس کے بعد بخاری میں توفی بمعنی موت مذکور ہے۔ امام مالک مات کہتے ہیں۔ ابن حزم، ابن تیمیہؒ جیسے اکابرین امت بھی وفات مسیح کے قائل ہیں۔ کیونکہ آپ کی ختم نبوت اسی صورت میں ثابت ہو سکتی ہے تو میں نے اس طرح دجل وفریب سے کام لیتے ہوئے اور جھوٹے اور غلط حوالے دے کر یہ چکر چلایا۔ جب کہ یہ سب کچھ فراڈ تھا، دھوکا تھا۔ کیونکہ نہ امام مالکؒ وفات مسیح کے قائل ہیں اور نہ ہی ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ۔ ان کی کتب میں تو اس مسئلہ کی تفصیلی وضاحت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر گئے، پھر دوبارہ آئیں گے۔ میں نے جھوٹ جھوٹ یہ بات لکھ دی تھی۔ اسی طرح امام بخاریؒ کا معاملہ تھا۔ دیکھئے میں نے آیت قرآنی "یا عیسیٰ انی متوفیك" سے دھوکا دے کر خدائی ارشاد کہ "میں تجھے وفات دینے والا ہوں" اس سے میں نے موت مسیح پر بڑا زور مارا۔ مگر بات صاف تھی کہ متوفی صیغہ فاعل ہے جو کہ مستقبل کے لئے آتا ہے تو معنی ہوا کہ اے عیسیٰ میں تجھے موت دینے والا ہوں۔ آئندہ زمانہ میں نہ کہ فی الحال۔ تو آئندہ کے لئے سب مانتے ہیں کہ مسیح پر واقعی موت آئے گی۔ اس سے فی الحال موت کیسے ثابت ہوگی۔ مگر تم سب احمق نکلے۔ تم نے اسی کو ماضی سمجھ کر آسمان سر پر اٹھا لیا کہ مسیح مر گئے، عیسیٰ مر گئے۔ حالانکہ وفات مسیح تو ثابت ہوتی جب کہ آپ کے متعلق "ان عیسیٰ قد مات یا توفی" یعنی ماضی کا صیغہ ہوتا۔ لیکن یہ کہیں بھی نہیں تو موت کیسے ثابت ہوئی۔

تو اس طرح میں نے آہستہ آہستہ اور مرحلہ وار عوام کو اس طرح لگانے کی کوشش کی۔ جس کے نتیجے میں تم جیسے احمق میرے جال میں پھنس گئے اور سعید روحیں خدا کے فضل سے بچی رہیں۔ پھر چونکہ میرا ذاتی کردار بھی کوئی اتنا اچھا نہ تھا۔ بلکہ ایک عام شریف انسان سے بھی گرا ہوا تھا۔ نہ کسی وعدے کا پاس، نہ کسی حق کی ادائیگی کی پرواہ نہ خدا خوفی کا ذرہ نہ اپنے فرائض کی پرواہ۔ محض نفس

پرستی اور خواہش پرستی ہی مجھ پر سوار رہتی تھی۔ اس لئے میری سابقہ بیوی حرمت بی بی بھی میرے جال میں نہ پھنسی۔ میرا وفادار بیٹا فضل احمد بھی بچ گیا۔ میرے دیگر عزیز واقارب بھی میرے اس دھندے کو ایک ڈرامہ ہی سمجھتے رہے۔ لہٰذا ان میں سے کوئی بھی میرے جال میں نہ آیا۔ ہاں نصرت بی بی آئی اس کا باپ آیا تو ایک مجبوری اور چکر بازی سے اور مفاد پرستی کی بناء پر آیا۔ حقیقت پسندی ملحوظ نہ تھی۔ بھلا نصرت جہاں کو جو عیش پرستی میرے گھر میسر آئی تھی وہ اسے کہیں مل سکتی تھی؟ منہ مانگا زیور منہ مانگا کپڑا اور کھانا۔ اس کے زیورات کی تو بات ہی عجیب تھی کہ جب مرضی ہوتی، سابقہ زیور کو تڑوا کر دوسرا بنوالیا۔ جب چاہا اس کو تڑوا کر تیسری چیز بنوالی۔ حتیٰ کہ اندر کھاتے بعض مرید بھی کہنے لگے کہ بیگم صاحبہ زیورات پر بے تحاشہ روپیہ برباد کر رہی ہے۔ مگر میں نے کبھی اسے نہ روکا۔ وہ جو بھی چاہے اس کی فرمائش ہر حالت میں پوری کی جاتی۔ آرام اور راحت وغیرہ۔ گویا وہ واقعی ایک عیش پرست شہزادی یا ملکہ بن گئی تھی۔ میں نے اسے اتنی عیش و بہار کرائی اتنی جی حضور اور خوشامد کی کہ گلی محلے کی عورتیں بھی کہہ اٹھیں ''کہ مرجا بیوی دی گل بڑی مندا اے'' گویا میں زن مرید بنا ہوا تھا اور وہ خود منہ زور اور مختار ملکہ جو کچھ جب بھی منہ سے نکالتی اس کے کہنے سے پہلے اس کی فرمائش پوری ہو جاتی۔ سیر پر جانے کا کہتی تو فوراً اس کو لے کر چل پڑتا۔ اگر شاپنگ کا اظہار کرتی تو حسب خواہش مرید کے ساتھ اس کو جہاں چاہتی بھیج دیتا اور جو وہ طلب کرتی مریدوں کو حکم دیتا کہ اس کی ہر خواہش پوری کرنا کہیں تمہاری ام المؤمنین ناراض نہ ہو جائے۔ ورنہ تمہاری خیر نہیں اور نہ ہی میری۔ مگر آج وہ دیکھو میرے ساتھ عذاب الٰہی کا شکار ہے۔ اسے اب نہ وہ زیور یاد ہے نہ شاہانہ لباس نہ خوراک اور دوسرے الّلے تللے۔ ہائے ہائے نصرت تو کتنی بدنصیب تھی۔ تو کتنی بدبخت نکلی میں نے اپنے ساتھ تیرا بھی بیڑا غرق کر دیا۔ مجھے معاف کر دے۔ دنیا میں، میں تیری مانتا رہا۔ آج تو میری مان لے۔

نصرت جہاں: مگر فائدہ؟ اب تو ''اجزعنا ام صبرنا ما لنا من محیص (ابراهیم: ۲۱)'' کا دور ہے۔ اب لاکھ معافی مانگی جائے۔ سو ہزار جتن کئے جائیں، توبہ استغفار اور عذر و بہانے پیش کئے جائیں، سب فضول ہیں۔ فیصلہ الٰہی صادر ہو چکا ہے۔ اس میں کوئی ترمیم، اپیل، نظر ثانی وغیرہ محال و ناممکن ہے۔ یہ الٰہی عدالت ہے۔ کوئی بٹالہ یا گورداسپور کی عدالت نہیں۔ جہاں ہمارا براہ راست کوئی انگریزی جج ہو یا وکیل ہو۔ یہاں قطعاً کوئی اس قسم کا چکر نہیں چل سکتا۔ لہٰذا اب ابد الاباد تک یہیں بہزار حسرت و افسوس رہنا پڑے گا۔ جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔

اس کے بعد مرزا قادیانی دنیا کے ایک دور کا تصور کرتے ہوئے چیخ اٹھتا ہے۔ واہ واہ! اے میری بچپن کی ساتھی حرمت بی بی تو کتنی خوش بخت نکلی، دنیا میں تو بڑی سدھاری تھی، سادی تھی مگر اپنی عقل اور ایمان میں کتنی پکی تھی کہ میری ڈرامہ بازی میں نہ آئی۔ تو نے اپنا سہاگ تو اجاڑ لیا۔ مگر اپنی عاقبت سنوار لی اور حرمت بی بی او جنت کی حور تو کتنی خوش نصیب نکلی۔ میں نے تجھے بہت دکھ دیا۔ خدا کے لئے مجھے معاف کر دینا۔ واقعی میں ہی ظالم اور حق تلفی کرنے والا تھا۔ میری بدبختی غالب آ گئی۔ میری عاقبت برباد ہوگئی۔ آہ حرمت! اے بی بی آسیہ کی سہیلی تو کتنی سعید اور خوش نصیب ہے۔ مجھے معاف کر دینا۔ دیکھ تیری قسمت تیرے ساتھ اور میری بدبختی میرے ساتھ، بی بی یہ تو خدا کی ازلی تقسیم ہے کسی کا کیا زور ہے۔ حرمت بی بی چیخ کر کہتی ہے۔ او بدبخت ازلی مردود چل دور ہو۔ تو اسی لائق تھا۔ خدا کا لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے مجھے تیری بدبختی سے محفوظ فرمالیا۔ ''فللّٰہ الحمد والنعمۃ'' وہ بڑا قادر و قیوم ہے۔ وہ بڑا علیم اور حکیم ہے۔ اس کی حکمتوں کو کون جان سکتا ہے۔ وہ چاہے تو پیغمبر علیہ السلام کی بیوی کو جہنم کا ایندھن بنا دے۔ دیکھو حضرت نوح اور لوط علیہم السلام کی بیویاں تمہارے ساتھ جہنم کی سزامیں گرفتار ہیں اور فرعون کی آسیہ خاتون جنت خلد کی بہاریں لوٹ رہی ہے۔ ''ذالك فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء (مائدہ:۵٤)''

اے خدائے حکیم تو کتنا عجیب ہے۔ چاہے تو کسی عام انسان کو جنت کا شہزادہ بنا دے اور چاہے تو بڑے سے بڑے خاندان کو جہنم کا ایندھن بنا دے۔ یہ سب کچھ تیرے قبضہ اختیار میں ہے۔ تیری حکمت و مشیت کا تقاضا ہے۔ نہ تو ظالم ہے اور نہ ہی تیری کسی سے عداوت ہے۔ مولا ہم تیری حکمتوں کو نہیں جان سکتے۔ کریما تو کتنا عجب ہے تو نے مکہ کے گمراہوں کو دنیائے ہدایت کا امام اور جنت کا وارث بنا دیا۔ مولا کریم تو نے قریش کے بڑے بڑے سرکردہ اور معظم انسانوں عتبہ، شیبہ، ابوجہل، ابولہب، ولید بن عتبہ اور عتیبہ، امیہ بن خلف، عتبہ بن ابی معیط وغیرہ کو حق کی مخالفت میں ڈٹ جانے کی بناء پر دنیا ہی میں ذلیل و خوار کر دیا اور دوسری طرف دور دراز سے صہیب، بلال، سلمان فارسی، زید بن حارثہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہم کو لا کر دامن مصطفی ﷺ میں ڈال دیا۔ جہاں وہ تربیت پا کر جنت الفردوس کے شہزادے بن گئے۔ مولا یہ تیرا ہی فضل و کرم تھا اور تو نے نوح علیہ السلام کے بیٹے اور ابراہیم علیہ السلام کے باپ کو جہنم کا کندہ بنا دیا۔ تجھے کون پوچھ سکتا ہے۔ اے مالک حقیقی تو بڑا عجیب ہے تو چاہے تو جہنم کے نچلے طبقے میں پہنچے ہوئے کسی فرد کو نکال کر جنت فردوس کا شہزادہ بنا دے اور چاہے تو جنت کے بنے ہوئے مکین کو وہاں سے نکال کر ''اسفل السافلین (التین:۵)'' میں دھکیل دے۔ ''لا یسئل عما یفعل (انبیاء:۲۳)''

نی دنیا کے ایک دور کا تصور کرتے ہوئے چیخ اٹھتا ہے۔واہ واہ!
بی تو کتنی خوش بخت نکلی، دنیا میں تو بڑی سدھارتھی، سادی تھی مگر
میری ڈرامہ بازی میں نہ آئی۔تو نے اپنا سہاگ تو اجاڑ لیا۔مگر
اوجنت کی حور تو کتنی خوش نصیب نکلی۔ میں نے تجھے بہت دکھ
نا۔ واقعی میں ہی ظالم اور حق تلفی کرنے والا تھا۔ میری بدبختی
ئی۔ آہ حرمت! اے بی بی آسیہ کی سہیلی تو کتنی سعید اور خوش
یہ تیری قسمت تیرے ساتھ اور میری بدبختی میرے ساتھ، بی بی
ور ہے۔حرمت بی بی چیخ کر کہتی ہے۔ اوبدبخت ازلی مردود
لاکھ شکر واحسان ہے کہ اس نے مجھے تیری بدبختی سے محفوظ
ہ بڑا قادر وقیوم ہے۔ وہ بڑا علیم اور حکیم ہے۔اس کی حکمتوں کو
رعلیہ السلام کی بیوی کو جہنم کا ایندھن بنادے۔ دیکھو حضرت
ے ساتھ جہنم کی سزا میں گرفتار ہیں اور فرعون کی آسیہ خاتون
ذالك فضل الله يوتيه من يشاء (مائده:٥٤)''
ہے تو کسی عام انسان کو جنت کا شہزادہ بنادے اور چاہے تو
ن بنادے۔ یہ سب کچھ تیرے قبضہ اختیار میں ہے۔ تیری
ہے اور نہ ہی تیری کسی سے عداوت ہے۔ مولا ہم تیری
جب ہے تو نے مکہ کے گمراہوں کو دنیائے ہدایت کا امام اور
یش کے بڑے بڑے سرکردہ اور معظم انسانوں عتبہ، شیبہ،
میہ بن خلف، عتبہ بن ابی معیط وغیرہ کو حق کی مخالفت میں
خوار کردیا اور دوسری طرف دور دراز سے صہیب، بلال،
ی اللہ عنہم وغیرہم کو لاکر دامن مصطفی ﷺ میں ڈال دیا۔
ہزادے بن گئے۔ مولا یہ تیرا ہی فضل وکرم تھا اور تو نے
سلام کے باپ کو جہنم کا کندہ بنادیا۔ تجھے کون پوچھ سکتا
ہے تو جہنم کے نچلے طبقے میں پہنچے ہوئے کسی فرد کو نکال
ہے تو جنت کے بنے ہوئے مکین کو وہاں سے نکال کر
کیل دے۔''لا يسئل عما يفعل (انبياء:٢٣)''

''انك انت العزيز الحكيم (البقره:١٢٩)'' تیرے سامنے کون دم مار سکتا ہے۔ بڑے بڑے مقرب رسول بھی تیری جناب میں لرزتے اور کانپتے رہتے ہیں اور ہر وقت تیری کبریائی کے سامنے سجدہ ریز رہتے ہیں۔ ہمہ وقت تجھ سے توفیق ہدایت اور استقامت طلب کرتے رہتے ہیں۔تو چاہے تو بلعم باعور جیسے راست باز کو جنت سے نکال کر جہنم میں ڈال دے اور چاہے تو سجاح نامی مدعیہ نبوت کو آخرکار جنت کا وارث کردے۔ مولیٰ کریم یہ سب تیری حکمت اور قدرت کے کرشمے ہیں۔ ہمیں ان رازوں کا درک وفہم نہیں ہے۔تو نے ہمارے سامنے بت پرستوں، آتش پرستوں، اوتار پرستوں کو اپنا پرستار بنا کر خلد بریں کا مالک بنادیا اور کئی بدبختوں کو توحید پرستی اور حق پرستی سے دھکا دے کر نمرود وآزر کے حلقہ میں داخل کردیا اور تو نے کتنے ہی بدنصیبوں کو محمد رسول اللہ ﷺ کے دامن رحمت سے دور کر کے بت پرست اور صلیب پرست بنا کر جہنم رسید کردیا۔ مولیٰ کریم یہ تمام کرشمے اور نمونے ہمارے مشاہدہ میں ہیں۔خود میں بھی ٹھیک ٹھاک تیری رحمت کے راستے پر چل رہا تھا۔ مسلمان تھا، مجھے قرآن وحدیث کا واجبی علم بھی حاصل تھا۔ بس قسمت نے پلٹا کھایا۔ شقاوت وضلالت کی گھٹائیں مجھ پر محیط ہوگئیں۔ دشمن ازلی کے شکنجے میں آگیا اور پھر باوجود شعور کے اس دلدل میں آگے ہی آگے دھنستا چلا گیا۔ بلکہ ہزاروں لاکھوں تیرے سادہ لوح بندوں کی بربادی کا بھی سبب بن گیا۔ بس ایک آڑتھی، نفسانیت اور انانیت تھی کہ ایک بات غلط کہہ لی تو نفسانی کشمکش میں پھنس کر اس بات کو آگے ہی چلاتا رہا۔ ضد کرتے ہوئے عاقبت کی فکر نہ کی۔ بلکہ آگے ہی چلتا گیا۔ بارالہا، تو میرے حالات کو خوب جانتا ہے۔ میں کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ تو نے واقعی میری ہدایت کے تمام اسباب ووسائل جمع فرمادیئے تھے۔ مگر میں ہی بدبخت اور شقی بنا رہا۔ دنیاوی عیش وآرام کے مقابلہ میں آخرت کے عذاب سے اندھا بنا رہا۔ واقعی تیرا کوئی قصور نہیں، میں ہی ظالم اور بدبخت تھا۔ اچھا میرے مولیٰ کریم ''ما انت بظلام للعبيد'' اچھا بھئی بات لمبی ہوگئی۔ ابھی تھوڑا استالوں اور پیشاب سے بھی جان، ہلکی کرلوں۔ پھر سہی، اعلان ہوتا ہے، وقفہ، وقفہ بول وا جابت۔

ایک مرزائی بول اٹھتا ہے حضرت اتنا پیشاب آخر کیوں؟

مرزا قادیانی: میرے جانثار فدا کار دراصل مجھے بطور تنبیہ کے بے شمار امراض دامن گیر تھیں۔ یہ خدائی تنبیہ تھی کہ دیکھو سچا مسیح تو بیماروں کو شفاء دیتا ... مجھے اپنی ہی بیماریوں سے نجات نہیں ملتی۔ دوسروں کو کیا شفا دیتا؟ تو میرا معاملہ ... تھا۔ لوگ پھر بھی نہ سمجھے۔ تو یہ پیشاب

مجھے کثرت سے آتا تھا۔ بسا اوقات رات یا دن میں سو سو بار پیشاب آتا، اب تو کچھ کمی ہے کہ کچھ وقفہ مل جاتا ہے۔ دنیا میں میرا معاملہ نہایت ابتر تھا۔ بسا اوقات نماز توڑنا پڑتی۔ میں نے ازار بند بھی ریشمی ڈال رکھا تھا جو جلدی سے کھل سکے۔

تھوڑی دیر بعد...... پھر خطاب شروع ہوتا ہے۔ اچھا میرے بدنصیب اور بد بخت ساتھیو! یہ دار آخرت ہے۔ یہاں دنیوی صبح شام کا معاملہ تو ہے نہیں۔ کوئی ٹائم یعنی گھنٹوں اور منٹوں کا سلسلہ نہیں۔ آؤ سنو! میرے ہوشیار اور جذباتی امتیو! میں بار بار اظہار کر چکا ہوں کہ اصل معاملہ وہی تھا۔ جو کہ قرآن وحدیث کے مطابق تمام امت مسلمہ اپنائے ہوئے تھی۔ چنانچہ میں نے بھی کئی مقامات پر دبی زبان سے بلکہ کھل کر بھی اس کی وضاحت کر دی تھی۔ مگر یہ ہیرا پھیری میں نے صرف پیٹ کا جہنم بھرنے اور دنیاوی ٹیپ ٹاپ قائم رکھنے کے لئے شروع کی تھی۔ ذرا پھر توجہ اور غور سے سن لو کہ میں نے براہین احمدیہ میں صاف صاف بحوالہ آیات قرآنی لکھ دیا تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام ضرور جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر تشریف لا کر تمام عالم دین اسلام سے منور کر دیں گے اور تمام گمراہیوں اور بے دینیوں کو ختم کر دیں گے۔

(براہین ص۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۵، خزائن ج۱ ص۵۹۳، ۶۰۱)

پھر دیکھو مزید وضاحت کے لئے میری کتاب (شہادت القرآن ص۲، ۸، خزائن ج۶ ص۲۹۸، ۳۰۴، ازالہ اوہام ص۵۵۷، خزائن ج۳ ص۴۰۰) پھر میں نے صاف لکھ دیا تھا کہ تمام امت کا تیرہ سو سال تک یہی حیات مسیح کا عقیدہ ہے۔ دیکھو میرے (ملفوظات ج۱۰ ص۳۰۰) نیز میری آخری کتاب (چشمہ معرفت ص۸۳، خزائن ج۲۳ ص۹۱) وغیرہ۔ پھر یہ بھی سماعت فرمائیے کہ (براہین احمدیہ ص۵۰۵ حاشیہ، خزائن ج۱ ص۶۰۱) میں ''میں نے آمد مسیح کو ایک قہری تجلی اور جلالی آمد سے تعبیر کیا تھا۔'' اس کے بعد میں نے بارہا لکھا کہ حضورﷺ کی دو بعثتیں تھیں۔ ایک جلالی جو اسم محمد کی مصداق اور مدنی دور والی تھی اور دوسری جمالی بعثت ہے جو اسم احمد کی مصداق اور مکی دور والی تھی۔ جس کو پورا کرنے کے لئے میں آیا ہوں۔ پھر اس کی تعبیر یوں بھی کرتا رہا کہ آپ کا دور جلالی یعنی جہاد والا تھا اور میرا دور جمالی یعنی شفقت ومحبت والا ہے۔ لہٰذا اب جہاد منسوخ اور حرام ہے۔ اب دیکھئے دونوں بیانات میں تضاد آ گیا۔ اس کے بعد پھر میں نے لکھا کہ مسیح کی روحانیت نے دو دفعہ اپنا مثل طلب کیا۔ پہلی دفعہ آنحضورﷺ مبعوث ہوئے اور دوسری دفعہ میں آ گیا اور پھر آخر میں ایک قہری تجلی آئے گی،، صف عالم گول کر دی جائے گی۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۴۶، خزائن ج۵ ص ایضاً)

اب فرمایئے کہ میں نے جیسے ابتداء میں لکھا تھا کہ آمد مسیح جلدی ہوگی۔ اسی طرح درمیانی مغالطے دینے کے بعد پھر لکھ دیا کہ آخر میں ایک قہری تجلی آئے گی۔ یہ دونوں باتیں متفق ہیں۔ درمیان میں محض گپ بازی اور دجل وفریب ہی چلاتا رہا جو کہ اصل حقیقت کو الجھانے کے لئے تھا۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ میں نے دوسرا پینترا بدلا کہ پہلے میں نے مسیح موعود کے دعویٰ سے کھلا انکار کر کے مثیل مسیح کا اظہار کیا۔ (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲)

پھر صاف طور پر کہہ دیا کہ اصل مسیح تو واقعی ازروئے نصوص یقینی اور اجماع صحابہؓ وباقرار اکابرین امت فوت ہوگئے ہیں۔ آنے والے سے مراد ان کی خوبو اور ہم صفات کسی فرد امت کا آنا مراد ہے۔ پھر میں نے وفات مسیح پر دلائل وبراہین کے انبار لگا دیئے اور کھل کر اعلان کر دیا کہ وہ آنے والا میں ہی ہوں۔ کیونکہ صرف مجھ ہی میں مسیح کی روحانیت اتر آئی ہے۔

(آئینہ کمالات ص۴۳۸، خزائن ج۵ ص ایضاً)

چنانچہ میں نے اپنی کتاب (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳) پر صاف لکھا کہ واقعی پہلے میں مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق آمد مسیح ناصری کا معتقد تھا۔ مگر وحی الٰہی مجھے مسلسل خبردار کرتی رہی کہ نہیں وہ تو فوت ہوگئے ہیں۔ اب تو ہی مسیح موعود ہے۔ دیکھ ہم نے تجھے یا عیسیٰ کے خطاب سے نواز رکھا ہے۔ جسے تو نے اپنی محکم کتاب براہین میں بھی درج کر دیا تھا۔ مگر میں یہی سمجھتا رہا کہ نہیں آنے والا مسیح وہی صاحب انجیل ہی ہوگا اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ مگر خدا کی یہ وحی جو مثل قرآن وغیرہ کے قطعی تھی بار بار مجھے متوجہ کرتی رہی کہ تو ہی اب مسیح ہے۔ پہلے والے تو واقعی فوت ہوگئے ہیں۔ مگر میں ایسا بدھو تھا کہ میرے ذہن میں یہ بات آتی ہی نہ تھی۔ آخر جب وحی خدا نے زیادہ زور مارا اور چاروں طرف سے موسلا دھار بارش کی طرح وحی آنے لگی تب مجھے ہوش آیا کہ او ہو مسیح موعود تو واقعی میں ہی ہوں۔ پھر میں نے دل کڑا کر کے یہ دعویٰ داغ دیا کہ مسیح موعود اور کوئی نہیں بلکہ وہ میں ہی ہوں۔ اس بیان کو میں نے نہایت صراحت سے اپنی کتاب (حقیقت الوحی ص۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۳) میں بھی لکھ دیا کہ پہلے میں بھی عام اہل اسلام کے عقیدہ پر تھا۔ پھر خدا کی وحی بارش کی طرح آئی اور مجھے جبراً قائل کر لیا گیا کہ پہلے مسیح فوت ہوگئے۔ اب تو ان کی جگہ پر آیا ہے۔ اسی طرح شروع میں، میں اہل اسلام کے عقیدہ کے مطابق اپنے آپ کو نبوت ورسالت کا مستحق نہ سمجھتا تھا۔ بلکہ آنحضورﷺ کو آخری رسول جانتا تھا۔ پھر بارش کی طرح خدا کی وحی آئی اور جبراً مجھ سے دعوائے نبوت کرا دیا۔ یہ ہے میرا تمام ڈرامہ اور تماشا اور فراڈ۔ کبھی جبراً بھی کسی کو نبوت ملی ہے؟ یہ تو محض ایک ڈرامہ تھا جسے تم نہ سمجھ سکے۔

یہ سب کچھ مکروفریب اور محض بکواس تھی۔ کیونکہ نہ مجھے کوئی وحی آتی تھی نہ میں اس لائق تھا۔ اس لئے میں نے کچھ بہانہ بناتے ہوئے کہہ دیا کہ خدا کا نام یلاش اور صاعقہ بھی ہے اور اپنے فرشتوں کے نام ٹیچی ٹیچی، خیراتی، شیر علی، مٹھن لال بتلاتا رہا۔ بھلا بتلاؤ کہیں میں نے جبرائیل امین کا نام لیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ الو میاں کچھ سمجھے۔ یہ تو سارا جعلی عکس تھا۔ جو تم لوگ نہ سمجھ سکے۔ اچھا اور سنو یہاں تو میں نے لکھ دیا کہ میرا سابقہ عقیدہ وہ مسلمانوں والا تھا اور میں بارہ سال تک باوجود وحی آنے کے بالکل بے خبر اور غافل رہا۔ مگر دوسری جگہ میں نے صاف واضح کر دیا کہ میں نے یہ سراسر بکواس کی ہے۔ بلکہ ''واللہ انی قد علمت الخ '' خدا کی قسم میں جانتا تھا کہ میں ہی مسیح موعود ہوں۔ مگر کسی تاویل کے بنانے میں مصروف ہو کر ۱۰ سال تک اس اظہار کو ملتوی رکھا۔ آخر جب میرے پیرومرشد ابلیس علیہ ما علیہ نے مجھے وہ حمل وحیض والا چکر سمجھا دیا۔ ادھر میرے اس دست راست نوردین نے حدیث دمشقی وغیرہ کی الٹی سیدھی تاویلات سمجھائیں تو میں دلیر ہو کر لدھیانہ چلا گیا کہ وہاں جا کر اس دعویٰ کا اعلان کروں۔ کیونکہ ایک ملنگ نے بھی کوئی اس قسم کی بڑہانکی تھی کہ عیسیٰ اب جواب ہو گیا ہے۔ لدھیانہ میں کر تمام قرآن کی غلطیاں نکالے گا۔ معاذ اللہ

(ازالہ اوہام ص ۷۰۸، خزائن ج ۳ ص ۴۸۲)

چنانچہ میں نے اس کے متعلق بھی کچہری قسم کی کئی گواہیاں مرتب کر کے ازالہ اوہام میں نقل کر دی ہیں۔ تو میں نے اپنی مسیحیت کا اعلان لدھیانہ شریف میں ۱۹۹۱ء میں کر دیا۔ جس پر علمائے لدھیانہ اور دوسرے علمائے اسلام نے میری خوب گت بنائی۔ ہر طرف سے فتویٰ ہائے کفر اور زندقہ شائع ہونے لگے اور یہ بالکل حق بھی تھا۔ کیونکہ اگر وہ ایسے فتوے شائع نہ کرتے تو اکثر عوام گمراہی میں پڑ جاتے۔ اب دیکھو ان دونوں بیانات میں کتنا تضاد ہے کہ پہلے میں عدم علم کا اظہار اور دوسرے میں علم کا حلفی اظہار۔ بھلا جو کسی جھوٹ کو قسم کھا کر بیان کرے۔ اس سے بڑا ملعون کون ہو سکتا ہے؟ اس پر تو خدا رسول اور تمام کائنات کی لعنت برسنے لگتی ہے۔ الو میاں کچھ سمجھے؟ میرے دونوں بیانات میں کتنا واضح تضاد ہے اور میں نے فتویٰ بھی دے دیا تھا کہ سچیارے کے کلام میں تضاد نہیں ہوا کرتا اور ''جھوٹ بولنا نجاست خوری ہے۔''

(آسمانی فیصلہ ص ۳۱، خزائن ج ۴ ص ۳۴۱)

جھوٹ بولنا مرتد ہونے کے مترادف ہے۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳ حاشیہ، اربعین نمبر ۳ ص ۲۰ حاشیہ، خزائن ج ۲ ص ۵۶، ۴۰۷)

مگر دیکھو یہ کتنا ڈبل جھوٹ تھا جو میں نے بول کر دنیا کو اپنے دام تزویر میں پھانستا رہا۔ بھئی یہ تو میری ڈرامہ بازی تھی۔ مجبوری تھی۔ مگر تمہاری عقل کہاں ماری گئی تھی کہ کائنات کا وہ سب سے عظیم فرد خاتم الانبیا ﷺ جو صدق وراستی کا پیکر تھا۔ جس نے کبھی کسی کافر سے بھی جھوٹ نہ بولا تھا۔ وہ عظیم ہستی جو مخالفین میں بھی امین وصادق کے عظیم الشان لقب سے معروف تھی۔ اس نے قسم اٹھا کر فرمایا تھا کہ:''والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا...... الخ! (بخاری ج۱ ص۲۹۶، باب قتل الخنزیر، مسلم) ''وغیرہ کہ اس ذات برحق کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ عنقریب تم میں مریم صدیقہ کے فرزند ارجمند لازماً نازل ہوں گے۔

نیز فرمایا:''والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء (مسلم ج۱ ص۴۰۸) ''نیز فرمایا:''والذی نفسی بیدہ لیقتلہ ابن مریم بباب لد (مسند حمیدی) ''وغیرہ۔ تو بتاؤ ایک طرف اس عظیم ہستی کی قسم اور حلف اور دوسری طرف مجھ جیسے بہروپئے اور مکار وفریبی انسان کی خرافات، کیا دونوں میں کوئی تقابل اور توازن ہے؟ کیا تم اتنی واضح حقیقت کو بھی نہ سمجھ سکے کہ صادق امین کے مقابلہ میں اس نوسر باز کی کیا وقعت ہے؟

اچھا اور سنئے! اس کے بعد میں نے ایک اور تیسرا پینترا بدلا کہ وفات مسیح کا مسئلہ کوئی واضح مسئلہ نہ تھا۔ نہ مثبت نہ منفی۔ گویا میں نے اپنے پہلے دونوں بیانات کو فراموش کر کے تیسرا بیان دے دیا کہ اس سے قبل نہ تو حیات مسیح کی صراحت تھی نہ وفات کی۔ (جن کو پہلے میں الگ الگ اور نمبر وار ظاہر کیا کرتا تھا) بلکہ یہ تو ایک سر الٰہی اور بھید کی بات تھی۔ جو آج سے قبل کسی پر بھی منکشف نہ ہوئی تھی۔ نہ نبیؐ پر (معاذ اللہ) نہ صحابہؓ اور آئمہ دینؒ پر نہ قرآن میں نہ حدیث وغیرہ میں۔ بلکہ یہ تو ایک سر مکتوم تھا۔ جسے اب خدا نے صرف اور صرف مجھ پر ہی منکشف فرمایا ہے۔ دیکھئے میری کتاب (اتمام الحجہ ص۳، خزائن ج۸ ص۲۷۵) ودیگر کتب۔ اب بتلایئے جب میں نے ایک مسئلہ میں اتنے پینترے بدلے۔ اتنے پہلو بدلے تو پھر میری کیا پوزیشن طے ہوسکتی ہے؟ کیا پھر میری کسی بھی بات کا اعتماد باقی رہ جاتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ میں نے خود لکھ دیا تھا کہ متناقض الکلام پاگل ہوتا ہے۔ کسی سچیار کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا اور ادھر میرے ہر ایک مسئلہ اور نظریہ میں کتنے کتنے پہلو تھے۔ کبھی ایک بات کہہ دی اور کبھی اس کے برعکس دوسری بات کہہ دی۔ یہی میرا وطیرہ اور عادت تھی۔ ہر ایک مسئلہ میں چاہے وہ ختم نبوت کا مسئلہ ہو چاہے حیات مسیح کا چاہے کوئی اور ہو۔ ہر جگہ میرا یہی رول تھا۔ تو ایسے حالات میں ایک عقل مند انسان کو مجھ پر کہاں تک اعتماد کرنا ممکن ہے؟

بھئی ایسے دورخے اور دوغلے انسان کو کوئی بے وقوف بھی منہ نہیں لگاتا۔ یہ تو صرف تمہیں جیسے پاگل تھے جنہوں نے مجھ جیسے بہروپئے کو نہ صرف ایک صالح فرد بلکہ مسیح اور نبی تک تسلیم کرلیا۔ صد ہزار افسوس تمہاری اس عقل و دانش پر۔ ''افلا تفکرتم افلا تدبرتم افلا تذکرتم''

اس بھی آگے، او الو میاں دیکھ۔ جب میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تو ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ مثیل مسیح ہونا صرف مجھ پر ہی موقوف نہیں بلکہ ممکن ہے کہ آئندہ ١٠ ہزار مثیل مسیح اور بھی آجائیں۔ (ازالہ اوہام ص١٩٩، خزائن ج٣ ص١٩٧)

ممکن ہے وہ مسیح بھی آجائے تو جو روضہ رسول کے پاس مدفون ہوگا۔

(ازالہ ص٤٧٠، خزائن ج٣ ص٣٥٢)

ہوسکتا ہے کہ آئندہ زمانہ میں کوئی دمشقی حدیث کے مطابق دمشق میں بھی مسیح آجائے۔ ہوسکتا ہے وہ مسیح آجائے۔ جس پر احادیث میں ذکر کردہ علامات ظاہری طور پر صادق آجائیں۔ یعنی مثیل مسیح ہونا صرف میری ذات تک محدود نہیں اور بھی ہوسکتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

اب بتا تو اس ہیرا پھیری اور اناپ شناپ سے کیا سمجھا؟ کیا یہ خرافات کسی معقول انسان کی ہوسکتی ہیں؟ ایسا انسان کبھی کسی منصب یا مقام کا مستحق ہوسکتا ہے؟ ہاں ہاں میں نے تو یہاں تک صفائی کردی تھی کہ پہلے مجھے خدا نے مسیح بنا کر بھیجا۔ مگر مسیح کی نرم خوئی سے لوگ چنداں متاثر نہ ہوئے تو مجھے موسیٰ کی جلالی طبیعت پر قائم کردیا گیا۔

(دیکھئے تتمہ حقیقت الوحی ص٨٤، خزائن ج٢٢ ص٥٢٠)

گویا اب میں مسیح موعود نہیں بلکہ موسیٰ معہود بن گیا ہوں۔ ارے پاگل میں مجدد سے مہدی اور مہدی سے مسیح موعود اور پھر مسیح موعود سے موسیٰ بھی بن گیا تھا۔ مگر تم وہی مرغ کی ایک ٹانگ بتاتے رہے۔ او جلال دین ''ماسی ماؤدی'' ''ماسی ماؤدی'' خدا برباد کرے۔ تم جیسے احمقوں اور الوؤں کو اور جلال دین اور سرور شاہ، نذیر احمد تم بھی نہ سمجھے؟ اور خبیث غلام رسول راجیکی والے، اور فضل دین بھیروی، عبدالکریم ٹھگنے تو بہت خبیث تھا۔ تو نے از خود اختراعات کر کے میرا بیڑہ غرق کیا۔ تو نے میری نبوت کا شوشہ چھوڑا تھا۔ خدا تجھے غارت کرے اور احسن امروہوی تو ساری زندگی پڑھ پڑھا کر بھی بے ایمان ہوگیا۔ توفیق الٰہی سے بے نصیب ہوگیا اور اللہ دتے تو نے احمدیہ پاکٹ بک لکھ کر دجل و فریب کی حد کردی۔ خدا تجھے غارت کرے۔ لیکن محمدیہ پاکٹ بک والوں نے تجھ پر بھی اتمام حجت کردی تھی۔ لیکن تجھے پھر بھی ہدایت نصیب نہ ہوئی۔ تم تو بڑے ماہر فنکار تھے، بال کی کھال اتارنے والے تھے، مناظر تھے، محقق تھے۔ پتہ نہیں اور کیا کچھ تھے۔

جلال دین شمس: حضرت صاحب! ہم سمجھ تو کچھ رہے تھے مگر ایک دفعہ جو تم سے جڑ گئے تو پیچھے ہٹنا ہمارے لئے ایک عار تھی۔ آخر انانیت اور خودی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ جو بڑوں بڑوں کی عقل ودانش برباد کردیتی ہے۔ مقدمہ بہاولپور میں ہماری بہت بری گت بنی۔ سید انور شاہ نے ہمارا ناک میں دم کردیا۔ مگر جیسے آپ مباحثہ دہلی اور لدھیانہ میں ڈھیٹ بن گئے تھے باوجود تہی دست ہونے کے ہار نہ مانی تھی۔ آتھم کے مقابلے میں ذلت اٹھائی۔ مگر ہار نہ مانی۔ اسی طرح ہم بھی باوجود ہزار ذلتوں کے اپنی خباثت پر ہی اڑے رہے۔ آخر تمہارے فیض یافتہ جو تھے۔ آپ سے بڑھ کر قدم نہ رکھتے تو پھر استفاضہ کس کام کا؟

اچھا اچھا شاباش، آفرین، مرحبا میرے چہیتے مریو۔ بہت خوب، انسان کو ایسا ہی مستقل مزاج ہونا چاہئے۔ دیکھو نا ابوجہل کتنا بڑا کافر تھا۔ بارہا ذلیل ہوا۔ مگر مرتے دم تک ہار نہیں مانی۔ مرتے وقت بھی کہا کہ میری گردن ذرا اوپر سے کاٹنا تا کہ سردار کا سر معلوم ہو۔ جی حضور بالکل یہی حقیقت ہے جو ہم تمام مرزائیوں میں سرایت کرگئی تھی۔ ہم تو ہم تھے۔ ہمارا تو کوئی بھی مربی بلکہ عام دکاندار یا مزدور بھی ایسا ضدی اور اڑیل ہوتا تھا کہ سراسر ناکامی اور ذلت حاصل ہوتی تھی۔ مگر پھر بھی چپ ہونے کا نام نہ لیتا تھا۔ بس مقابلہ میں کوئی نہ کوئی الٹی سیدھی بات کرتا ہی جاتا تھا۔ مجال ہے کہ ذرا نادم ہوکر ہار مان جائے۔ یہ آپ کے سامنے سب موجود ہیں۔ سب سے گواہی لے لیں۔ ہم سب نے یہی کردار بجالایا یا نہیں؟

ویلکم! مرحبا، مرحبا آفرین۔ بڑے پکے نکلے تم۔ مگر یہ ڈھیٹ پن کس کام کا؟ اس کی وجہ سے تو آج ہم سب کی یہ حالت ہے۔ سب کو معلوم ہو چکا ہے۔ ’’فضل عنکم ماکنتم تفترون‘‘ قادیانیت کی جے۔ غلام احمد کی جے۔ کرشن مہاراج کی جے۔ اچھا بھئی وقفہ بول اور اجابت......

معمولی وقفہ کے بعد...... اچھا بھئی توجہ کرو اور سنو۔ احمقو حماقت کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ آخر تم نے میرا کیا دیکھا تھا کہ میرے پیچھے چل کر آج ابدی ہلاکت میں پڑ چکے ہو؟ دیکھو میں تو کسی قابل قدر کردار کا مالک نہ تھا۔ مجھے وحی اور الہام سے کیا واسطہ ہوسکتا تھا؟ دیکھو بوجہ مجمع الامراض ہونے کے پنج گانہ نماز کا بھی میں عامل نہ تھا۔ روزے کبھی مجھ سے رکھے نہ گئے۔ تلاوت قرآن مجید اور دیگر مسنون وظائف کا کبھی خواب میں بھی خیال نہ آیا۔ فرض زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر ادا [illegible] تھی کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ (البشریٰ ج۲ ص۱۰۵)

مگر کچھ بھی نصیب نہ ہوا۔ حالانکہ بقول صادق وامین خاتم الانبیاء ﷺ سچا مسیح لازماً حج کرے گا۔

(مسلم ج۱ص ۴۰۸)

اگر تمہاری عقل قائم ہوتی تو صرف اس ایک نشانی سے حقیقت سمجھ کر مجھے دھتکار دیتے۔ مگر میری طرح تم پر بھی ابلیسی تسلط مکمل طور پر چھا گیا تھا۔ تمہاری بدبختی اور الٰہی اضلال تمہیں ہوش ہی نہ کرنے دیتی تھی۔ واقعی ”من یضل الله فلا هادی له“ تو بھئی جسے اسلام کے بنیادی ارکان پر ہی عمل کرنے کی توفیق نہ ہو وہ تو عام مسلمان بھی نہیں بنتا۔ وہ مجدد اور مسیح کیسے بن سکتا ہے؟ پھر جو مکر وفریب اور جھوٹ کا رسیا ہو وہ کیسے ملہم ہوسکتا ہے؟ پھر دیکھو جو مجھ پر توفیق الٰہی کے تمام دروازے بند ہوگئے اور میں ”احاطت به خطیئته“ کا پیکر مجسم مصداق اور نمونہ بن گیا تو پھر کون سا کفر وزندقہ تھا جو مجھ سے صادر نہ ہوا ہو۔ کون سا دجل وفریب مجھ سے چھوٹ گیا تھا۔ مثلاً میں نے یہ بھی لکھ دیا کہ آنحضور ﷺ کے تمام کمالات بمع ختم نبوت میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہوگئے ہیں۔ العیاذ باللہ!

(ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۰۹)

کیا اس سے بڑھ کر کوئی کفر ہوسکتا ہے؟ کوئی زندقہ ہوسکتا ہے؟ میں نے یہ بھی لکھ دیا تھا کہ کیا خدا کو اپنے نبی کو چھپانے کے لئے وہ گندی اور متعفن جگہ ہی ملی تھی۔ جب کہ اس نے مسیح کو زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ العیاذ باللہ! ثم العیاذ باللہ!

(تحفہ گولڑویہ ص۱۱۲)

بتلایئے! اس سے بڑھ کر کوئی کفر ہوسکتا ہے؟ توہین رسالت ممکن ہے؟

میں نے یہ بھی لکھ دیا تھا کہ: ”کیا مسیح کو روضۂ رسول میں دفن کریں گے تو نبی کی قبر کھول کر آپ کی ہڈیاں لوگوں کو دکھائی جائیں گی؟ العیاذ باللہ!“ (ازالہ اوہام ص۱۰۷، خزائن ج۳ ص۴۷۸)

بتلایئے! اس سے بڑھ کر کوئی بکواس ہوسکتی ہے؟ معاذ اللہ! استغفر اللہ!

حالانکہ میں پہلے لکھ چکا تھا کہ: ”ممکن ہے کہ کوئی ایسا مسیح آجائے جو روضۂ رسول کے پاس مدفون ہو۔“

(ازالہ اوہام ص۴۷۰، خزائن ج۳ ص۳۵۲)

حضرات میں نے یہ بھی بکواس کردی کہ: ”اگر میں مسیح موعود نہیں تو اس مسیح کو آسمان سے اتار کر دیکھاؤ۔“

(دیکھو ازالہ اوہام ص۱۵۴، ۱۸۵، خزائن ج۳ ص۱۷۹، ۱۸۹)

جب کہ یہ کردار کفار معاندین کا ہے۔ جس کا اظہار قرآن مجید میں کئی بار کیا گیا ہے۔

اوہو دیکھو میں نے کہاں تک جسارت کرلی تھی کہ خدا کے پاکباز اور معصوم نبی صاحب انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معاذ اللہ شرابی لکھ دیا۔ العیاذ باللہ! (کشتی [illegible]

بتلایئے! اس سے بڑھ کر کوئی کفر والحاد اور ارتداد ہوسکتا ہے؟

او ہو! آج اجابت کا بڑا زور ہے۔ لہٰذا فوری طور پر وقتِ اجابت کا اعلان کر دو۔ کچھ وقفہ کے بعد مرجھائے اور اترے ہوئے چہرے کے ساتھ قادیانی دوبارہ نشست پر آ دھمکتا ہے۔ ایک مرید عرض کرتا ہے کہ حضور! آج اجابت کا یہ شور اور جلدی کیوں ہے؟ فرمایا کہ میں نے دودھ زیادہ پی لیا تھا۔ حضور آپ کا ہاضمہ پہلے ہی کمزور ہے۔ آپ ذرا احتیاط رکھئے۔ فرمایا کہ پرہیز و احتیاط تو راست باز نبی و ملہم کریں۔ جب کہ میں دوسری قسم کا ہوں۔ یعنی ہر طرح کی بے احتیاطی، بے اصولی کرنے والا۔ لہٰذا میں نے کبھی بھی احتیاط نہیں کی۔ اجابت ہوتی ہے تو ہوتی رہے۔ میں نے پرہیز نہیں کرنی۔ دیکھئے میری دنیا سے رخصتی بذریعہ وبائی ہیضہ بھی تو زیادہ کھا لینے کی بناء پر ہوئی تھی۔ کیونکہ اس رات میں نے ایک دوست کی دعوت پر گیا تھا تو وہاں میں نے بے تحاشا پر چسکے دار کھانا کھا لیا تھا۔ جس سے میری یہ درگت بنی۔ لہٰذا میں احتیاط والا ملہم و مسیح نہیں ہوں بلکہ دوسری جنس کا ہوں۔

ایک حیرت ناک حقیقت

میرے پیارے ساتھیو! ذرا غور سے سنو۔ میں بار بار بڑی صفائی سے کہہ رہا ہوں کہ میرا یہ تمام کاروبار محض ایک ڈرامہ تھا۔ جو میں نے محض پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے رچایا تھا۔ اصل حقیقت یہی ہے کہ میں ملہم و مجدد تھا نہ مہدی، نہ مسیح موعود یا کسی قسم کا کوئی رسول یا نبی اور نہ ہی اسلام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ دیگر کسی مسیح کی گنجائش ہے اور نہ ہی کسی نئے نبی کی۔ چنانچہ آج تک امت مسلمہ متفقہ طور پر ہر زمانہ اور علاقہ میں انہی حقائق پر قائم ہے۔

دوستو! اب میری کہانی اور ڈرامہ کا ایک مزید نمایاں ترین پہلو ملاحظہ فرمائیں کہ پہلے میں نے لکھا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود ہی جسمانی طور پر نازل ہوں گے۔ اس کے بعد پینترا بدل کر لکھا کہ اصل مسیح علیہ السلام تو فوت ہو گئے ہیں۔ آنے والے سے مراد میں مرزا غلام احمد قادیانی ہوں۔ لہٰذا احادیث میں مسیح موعود کے متعلق جتنی نشانیاں مذکور ہیں وہ سب میرے ہاتھوں پوری ہوں گی کہ تمام عالم میں دین حق پھیل جائے گا۔ مخلوق پرستی اور صلیب پرستی نابود ہو جائے گی اور فضائے عالم تقویٰ اور راست بازی سے بھر جائے گی۔ غرضیکہ میری آمد کے دو مقصد ہیں کہ تمام دنیا میں تقویٰ قائم ہو جائے اور صلیب پرستی ختم ہو جائے۔ لہٰذا اگر یہ مقصد پورے نہ ہوئے اور میں مر گیا تو سمجھ لینا میں بالکل جھوٹا تھا۔ (ملفوظات ج ۸ ص ۱۴۸)

اس کے علاوہ یہ بھی لکھا کہ نزول مسیح کا نظریہ ایک جھوٹا نظریہ ہے۔ میرے تمام مخالف مر جائیں گے ان کی اولاد بھی مرے گی اور پھر ان کی اولاد بھی مر کھپ جائے گی۔ لیکن عیسیٰ علیہ

السلام کو آسمان سے اترتے نہ دیکھ سکیں گے۔ پھر اسی نظریہ سے تمام لوگ بدظن ہوکر ان کی وفات کے قائل ہوجائیں۔ عیسائی، مسلم سب ہی ہمارے ہم خیال ہوجائیں گے۔

(تذکرہ الشہادتین ص۶۵، خزائن ج۲۰ص۶۷)

پھر کیا ہوا؟ چونکہ مرزا قادیانی کو اپنے جھوٹے ہونے کا پورا یقین بھی تھا۔ اس لئے وہ اس نظریہ کے بارہ میں عجیب تذبذب میں رہتا۔ کبھی ہاں، کبھی ناں۔ کبھی اقرار، کبھی انکار۔

مثلاً ایک دفعہ لکھا کہ مجھے عیسیٰ بنایا گیا جو کہ سراپا شفقت تھے۔ مگر لوگ ان کی نرمی کی وجہ سے متنبہ نہ ہوتے تو اللہ نے پھر مجھے جلالی رنگ دے کر موسیٰ بنادیا تا کہ میرے مخالفین کو سزا دے۔

(تتمہ حقیقت الوحی ص۸۴، خزائن ج۲۲ص۵۲۰)

پھر لکھا کہ میرا نام موسیٰ آج ہی نہیں بلکہ عرصہ چھبیس سال سے براہین میں لکھا ہوا ہے کہ: ’’انت منی بمنزلة موسیٰ ‘‘ اور پھر فرمایا: ’’ولما تجلی ربه للجبل جعله دکا وخر موسیٰ صعقا‘‘ (دیکھئے حضرت صاحب کی کتاب تتمہ حقیقت الوحی ص۸۴، خزائن ج۲۲ص۵۲۰)

پھر اس کے بعد صاف اقرار کرلیا کہ: ’’مجھے افسوس ہے کہ میں اس کی راہ میں وہ اطاعت اور تقویٰ کا حق بجا نہیں لاسکا جو میری مراد تھی۔ (پہلا اقتباس دیکھئے) اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کرسکا جو میری تمنا تھی۔ (نہیں بلکہ تیرا فرض منصبی تھا) میں اس درد کو ساتھ لے جاؤنگا کہ جو کچھ کرنا چاہئے تھا میں کرنہیں سکا۔ جب مجھے اپنے نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی اور مردہ ہوں نہ زندہ۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۵۹، خزائن ج۲۲ص۴۹۳)

ساتھیو! بتاؤ کتنی صاف بات ہے کہ میں نے اپنے سابقہ جھوٹ موٹ، دعوؤں کے متعلق صاف اقرار کرلیا کہ میں اپنی ڈیوٹی میں بالکل ناکام رہا ہوں۔ لہٰذا نتیجہ سامنے ہے کہ یہ سب جھوٹ اور ڈرامہ تھا۔ مسلمانوں کا عقیدہ بالکل صحیح حقیقت تھی۔ مرزائیو! اب تو سمجھ جاتے اور اپنی عاقبت برباد نہ کرتے۔ ’’ولکن اللّٰه یفعل ما یشاء ویختار‘‘

نبوت حقیقیہ اور قادیانیہ میں فرق وامتیاز

اس جملہ کو ادا کرتے ہوئے جناب قادیانی کچھ جوش اور اشتعال میں آگئے اور فرمانے لگے۔ او لوگو! سنو، کان کھول کر سنو۔ اگرچہ اب سب کچھ فضول ہے۔ مگر اظہار حقیقت بھی لازمی ہے۔ تو بھئی حقیقت یہ ہے کہ میں نے واقعی اپنے باطل مقاصد کے تحت ہر قسم کے دعوے کئے تھے اور مرحلہ وار اور قدم بہ قدم کئے تھے۔ تا کہ لوگ یکدم مشتعل نہ ہوجائیں۔ ملہم سے لے کر

مہدویت، مجددیت، مسیحیت اور نبوت وغیرہ کے تمام دعوے یقیناً کئے تھے۔ مگر ان میں سے دو آخری منصبوں کے متعلق تو سو فیصد واضح اور یقینی حقیقت تھی کہ میں ان کے ساتھ ہر صورت میں غیر متعلق اور ان فٹ تھا۔ کیونکہ منصب نبوت کے متعلق قرآن مجید میں تمام متعلقات کو واضح ترین انداز میں اور متعدد بار بیان فرمادیا گیا ہے۔

۱...... چنانچہ مقام نبوت کا پہلا فرض منصبی توحید خالص کی دعوت عام ہوتی ہے۔ جیسے کہ فرمایا:''وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحی الیه انه لا اله الا انا فاعبدون (انبیاء:۲۵)'' ﴿اور ہم نے آپؐ سے پہلے تمام رسولوں کو یہی پیغام دے کر بھیجا کہ بے شک میرے بغیر کوئی بھی مستحق عبودیت نہیں۔ لہٰذا صرف میری ہی بندگی اختیار کرو۔﴾

دوسری جگہ اس حقیقت کو یوں واضح فرمایا کہ:''ولقد بعثنا فی کل امة رسولا ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت (نحل:۳۶)''

اس طرح اجمالی طور پر اور فرداً فرداً بھی ہر نبی کی دعوت میں توحید کا تذکرہ موجود ہے۔ مگر میرے پروگرام اور دعوت میں یہ حقیقت کوئی نہ تھی۔ بلکہ میں تو صرف حرمت جہاد کی دعوت کے لئے ہی انگریز کی طرف سے مبعوث ہوا تھا۔ لہٰذا میں نے عوام کو اطاعت انگریز کا ہی سبق دیا۔ یہی میری دعوت تھی۔ میں نے ساری زندگی اسی میں کھپادی تھی۔ نہ میں نے دعوت واشاعت توحید کا بیڑا اٹھایا اور نہ ہی بت پرستی اور شرک کی تردید کی۔ حالانکہ ہندوستان میں بے شمار بتوں اور دیوتاؤں کی کھلم کھلا پوجا ہو رہی تھی۔ مگر میں کبھی کسی مندر یا بت خانے میں دعوت حق کے لئے نہ گیا اور نہ ہی میں نے کبھی ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی طرح ''ماهذه التماثیل التی انتم لها عاکفون (انبیاء:۵۲)'' کا اعلان کیا اور نہ ہی ''اف لکم ولما تعبدون من دون الله (انبیاء:۶۷)'' کا نعرہ لگایا اور نہ مجھے ''انکم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم (انبیاء:۹۸)'' کا اعلان کرنے کی توفیق ہوئی۔ میرا تو کاروبار ہی دوسرا تھا کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کی عظمت وشوکت جو جذبہ جہاد میں مضمر ہے۔ وہ ختم ہو جائے۔ انگریز کی اطاعت غالب ہو جائے۔ مسلمانوں سے تقویٰ وطہارت ختم ہو کر ہر قسم کی بدعقیدگی اور بدعملی پھیل جائے۔ انگریزی ثقافت اور کلچر مسلم معاشرہ پر چھا جائے۔ یہی میرا مقصد تھا، یہی میرا ہدف تھا۔ جس کے لئے میں نے اپنی جان ومال اور متاع حیات داؤ پر لگادی تھی۔ مگر تم احمق لوگ اتنی واضح حقیقت کو بھی نہ پا سکے۔ افسوس ہزار افسوس۔ میری کتب ورسائل اور اشتہارات سامنے تھیں۔ مگر تم پھر بھی بدھو کے بدھو ہی رہے اور مجھے نہایت صالح متقی اور راست باز بنا بنا کر پیش کرتے رہے۔''الا لعنة الله علی الظالمین''

تبلیغ دین اور دعوت الی الحق

۲...... انبیائے صادقین کی عام سیرت طیبہ صرف دعوت حق سے ہی وابستہ رہی۔ ان کی بعثت کا مقصد ہی تبلیغ حق تھا۔ جس کو انہوں نے بڑی محنت، جانفشانی اور سرفروشی سے ادا فرمایا۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت حق کی تفصیلات آپ سورہ اعراف، ھود، انبیاء اور سورہ نوح وغیرہ میں نہایت جامعیت اور کملیت سے ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ آپ تو امام الموحدین تھے۔ جن کو اللہ نے بار بار ''حنیفاً مسلماً (آل عمران:۶۷) ''فرمایا ہے۔ آپ نے ہر ایک سے اور ہر قدم پر اس مسئلہ کے لئے بھرپور ٹکر لی اور آپ کی سیرت طیبہ کا نمایاں نکتہ اور مرکزی کردار دعوت توحید کے ہی باب سے وابستہ ہے۔ اسی طرح بعد کے انبیاء برحق حضرت مسیح علیہ السلام تک اسی پیغام ودعوت پر جانفشانی کرتے رہے۔ پھر آخر امام المرسلین ﷺ نے تو اس محاذ پر سابقہ تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام نے تو صرف دعوت دی۔ محنت فرمائی، نتیجہ کیا رہا؟ یہ کوئی نمایاں بات معلوم نہیں ہوتی تھی۔ مگر سید الانبیاء ﷺ کی دعوت توحید کے نتیجے میں تو عملی طور پر بت پرستی اور شرک کی بساط ہی لپیٹ دی گئی۔ شرک وکفر بالکل مغلوب اور نابود ہوگیا۔ کیونکہ آپ کا اسم گرامی ''الماحی یمحوا اللّٰہ بہ الکفر (مشکوٰۃ ص۵۱۵، باب اسماء النبی ﷺ وصفاتہ) '' بھی تھا، جس کا خوب ظہور ہوا۔ ہر سو ''قل جاء الحق وزھق الباطل '' کا نعرہ گونجنے لگا۔ یہ تمام انبیائے مقدسین، دعوت توحید کے لئے ہر انداز اختیار فرمایا کرتے تھے۔ انفرادی اور اجتماعی دعوت بھی ہوتی تھی۔ تنہائی میں اور مجمع عام میں بھی دعوت حق ہوتی تھی۔ گھروں میں، بازاروں میں، سڑکوں اور منڈیوں میں، مخالفین کے معبدوں اور بت خانوں میں اور معاشرتی اداروں اور حکومت کے ایوانوں میں بھی دعوت توحید وراستی جاری ہوتی تھی۔ غرضیکہ ہر سطح پر دعوت حق کا کام رواں دواں رہتا تھا۔ خدا کے نبی تن تنہا نکل کر ہر مقام پر لفظاً آمنے سامنے اعلان حق فرماتے تھے۔ اشتہار بازی یا کتابوں رسالوں کے واسطہ سے دعوت نہ ہوتی تھی۔ پھر مخالفین اشتعال میں آکر بہت کچھ کہتے اور کرگذرتے تھے۔ جسمانی تشدد اور ذہنی ایذا سے ان کی دعوت کو ناکام کرنے کی کوشش کرتے رہتے۔ مگر وہ راست باز بھی بردبرداشت اور تقویٰ وللّٰہیت کے کوہ گراں ہوتے تھے۔ کفار کے منفی ردعمل سے بددل ہوکر دعوت میں کسی قسم کا تعطل وتوقف ہرگز پیدا نہیں ہونے دیتے۔ بلکہ نہایت پامردی اور جرأت اور استقلال سے اس سلسلہ کو رواں دواں رکھتے۔ جب کہ میں نے کبھی اس بازار کا منہ بھی نہیں دیکھا۔ اوّل تو کسی کو حق کی دعوت ہی نہیں

دی۔ بلکہ میری دعوت کا بنیادی مقصد ہی انگریزوں کا غلبہ اوراس کی اطاعت کلی کا قیام تھا اور پھر میں نے اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا طریقہ دعوت اختیار نہ کیا۔ بلکہ طاغوت والا حربہ ہی اپنایا۔ یعنی اشتہار بازی، غلط پروپیگنڈہ اور کتاب یا رسالہ بازی، میں کبھی بھی کسی بازار، چوک یا اجتماع میں دعوت کے لئے کھڑا نہ ہوا۔ بلکہ اس سے تو میرا کلیجہ ڈھل کر منہ کو آنے لگتا تھا۔ نہ ہی میں نے انبیائے برحق کی طرح کسی مندر یا بت خانے میں جا کر دعوت حق پیش کرنے کا تصور بھی پیش کیا۔ جب کہ انبیاء حق ہر میدان میں مردانہ وار کود جاتے تھے۔ صلوٰت الله وسلامه عليهم اجمعين!

۳...... انبیائے صادقین علیہم السلام نے ہمیشہ اپنے سے پہلے رسل اور صحائف کی تصدیق وتحسین فرمائی۔ نیز سابقہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم وتوقیر ہی ظاہر فرمائی۔ کبھی بھی ان کی کردار کشی اور توہین وتحقیر کا پہلو اختیار نہ فرمایا اور نہ ہی کبھی ان پر اپنی برتری کا اظہار کیا۔ حتیٰ کہ خود رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا کہ: ’’لا تفضلونی علی یونس بن متی. لا تخیرونی بین الانبیاء (بخاری ج۲ ص٦٦٨)‘‘ مگر میں نے کبھی بھی اس رویہ اور ضابطہ کو ملحوظ نہ رکھا۔ بلکہ ہمیشہ سابقہ انبیاء کی توہین وتحقیر کے ہی درپے رہا اور ان کے مقابلہ میں اپنی برتری اور فوقیت کا اظہار اور اعلان کرتا رہتا۔ حتیٰ کہ اولوالعزم انبیاء علیہم السلام کو بھی معاف نہ کرتا۔ خاص کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تو ناقابل یقین حد تک کذب وافتراء کا ارتکاب کرتا رہا۔ چنانچہ میری کتب غلیظہ اس پر شاہد ہیں۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معاذ اللہ شرابی، کبابی، کنجریوں سے میل جول رکھنے والا، خدا جانے یہودیوں کی انگیخت پر کیا کچھ بک دیا۔ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام پر الزام لگانے میں یہود سے بھی سبقت لے گیا۔ دیکھئے معیار الاخیار اور چشمہ مسیح وغیرہ۔

۴...... سچے نبی علیہ السلام ہمیشہ تواضع ومسکنت کی چادر ہی زیب رکھتے کسی بھی موقع پر کوئی خود پسندی، شیخی یا بڑائی کی بات نہ کرتے۔ نہ کہیں مخالف ومنکر کو مالی یا جانی نقصان کی دھمکی دیتے اور نہ ہی اس سے کوئی اپنا مفاد حاصل کرنے کے لئے الہام بازی کا پریشر ڈالتے اور نہ ہی کسی موقع پر ان کی ایذاء رسانی کے مقابلہ میں غیظ وغضب سب وشتم اور لعن وطعن کا اظہار فرماتے۔ جب کہ میری حالت اس سے سو فیصد مخالف تھی۔ میں تو ہمہ وقت مخلص مخالفین کو بھی الہام بازی کے ابلیسی پریشر تلے دبائے رکھنے میں مصروف رہتا۔ جانی مالی نقصان کی بڑھکیں، لافیں مارتا رہتا۔ ہر دن نشان نمائی کے بلند بانگ دعوے، مختلف قسم کی جعلی فتوحات کے الہامی اشتہارات

جاری کرتا رہتا۔ زیادہ جوش آتا تو نہایت اشتعال میں آ کر لعنت کی طویل گردان بھی شروع کر دیتا اور مقابلہ میں مقابل کی ذاتیات پر اترنے سے بھی نہ شرماتا۔ بلکہ صحیح یا غلط کی پرواہ کئے بغیر اس کی کردار کشی کرنے لگتا۔ ہر ایک مخالف کو انعامی مقابلوں کی چیلنج بازی سے خائف رکھنے کی ہی سعی میں مصروف رہتا اور سب سے بڑھ کر خباثت یہ کرتا کہ ان تمام بکواسات کو انجیل کے ذمے لگا دیتا کہ میری ہر بات انجیل کے حوالہ سے ہے۔ حالانکہ یہ سراسر بہتان تھا۔ انجیل میں ایسی کوئی غلاظت نہ تھی۔ بھائی میں نے تو قرآن کے متعلق بھی بک دیا کہ یہ بھی گالیوں سے پر ہے۔ العیاذ باللہ!

۵...... راست باز نبی کفار و منکرین کے مطالبہ معجزات پر ''انما الایات عند اللہ (انعام:۱۰۹)'' اور ''انما انا نذیر مبین (صٓ:۷۰)'' اور ''هل کنت الا بشراً رسولا (بنی اسرائیل:۹۳)'' کا جواب تو دیتے۔ لیکن کوئی بڑھک یا شیخی نہ مارتے۔ از خود کبھی بھی اعجاز نمائی کا اعلان و اظہار نہ فرماتے۔ جب کہ میں بلا مطالبہ بھی معجزہ نمائی کے شغل میں ہی مصروف رہتا۔ ہمہ وقت مداری کی پٹاری کھولے رکھتا۔ میں پیش گوئیاں کرنے میں استاد لیر اور بے باک تھا کہ رات کو نصرت بیگم سے میل ملاپ کر کے صبح ہی اشتہار شائع کرا کے در و دیوار پر چسپاں کرا دیتا کہ میرے ہاں ان ان صفات اور حلیے کا لڑکا پیدا ہوگا۔ گویا غسل جنابت بعد میں کرتا یا نہ کرتا۔ پہلے اشتہار کا مضمون تیار کر لیتا تا کہ اگلے دن قادیان اور اس کے ماحول میں یہ خبر جان فزا پہنچ جائے۔ مگر جب اس پیش گوئی کا التارخ سامنے آ جاتا تو پھر مجھے بڑی جان توڑ محنت کر کے فضا کو برقرار رکھنا پڑتا۔ کیونکہ ایسے وقت بیگانے تو کجا رہے۔ اپنے معتقد بھی ڈگمگانے لگتے۔ جیسا کہ آتھم اور محمدی بیگم کا ڈرامہ میرے کئی عقیدت مندوں کے لئے جان لیوا ثابت ہوا۔ کئی مریدان باصفا مجھ سے کٹ گئے اور کئی ڈاواں ڈول ہو گئے۔ چنانچہ بعض کو میں نے اپنی لڑکی دے کر بھی قائم رکھا۔ جیسے کہ نواب محمد علی کا معاملہ ہے کہ اس کو اپنی بیٹی مبارکہ بیگم دے کر قادیانیت پر پختہ رکھا۔ غرضیکہ میرے کردار کی ہر جزئی اور پہلو انبیاء حق کے سو فیصد کے مخالف تھا۔

۶...... انبیائے حق علیہم السلام ہر حالت میں حق و صداقت کے مبلغ رہتے۔ کسی بھی مرحلہ اور قدم پر وہ کسی مصلحت یا ناجائز اور دست برداری کی سطح پر نہ اترتے۔ اپنی دعوت کے کسی بھی اصول و ضابطہ سے رتی بھر نہ تو دستبردار ہوتے اور نہ ہی کچھ لچک اختیار کرتے۔ بلکہ مکمل طور پر پوری عزیمت اور استقامت کے ساتھ اس پر قائم رہ کر اسے پوری تندہی کے ساتھ پیش فرماتے رہتے۔ چاہے انہیں اس کے رد عمل میں کتنی ہی مزاحمت برداشت کرنا پڑتی۔ حتیٰ کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی تاریخ اس مرحلہ میں قید و بند، جسمانی اور ذہنی اذیت، جسمانی تشدد اور قتل، فقر و فاقہ وغیرہ جیسی ہر

قسم کی صعوبت سے معمور ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ اپنی جان کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہ فرماتے۔ ملاحظہ فرمایئے حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کی قید جسمانی وغیرہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ کی روح فرسا آزمائشیں، حضرت ایوب علیہ السلام کا بے مثال صبر واستقامت، حضرت یونس ذی النون علیہ السلام کی محیر العقول آزمائش، حضرت زکریا ویحییٰ علیہ السلام کی پرعزیمت قید وشہادت جسمانی۔ دیگر انبیاء الٰہی کی آزمائش بلکہ ان کے متبعین صادقین کی آزمائشیں کہ: ’’مستهم البأساء والضراء وزلزلوا حتىٰ يقول الرسول والذين امنو معه متىٰ نصرالله (البقره:٢١٤)‘‘ اور ’’وكاين من نبى قاتل معه ربيون كثير ۰ فما وهنوا لما اصابهم (آل عمران:١٤٦)‘‘ اور ضابطہ عمومی ’’ولنبلونكم بشئى من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات (البقره:١٥٥)‘‘ کے تذکرے اور واقعات قدم قدم پر پھیلے ہوئے ہیں۔ پھر خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی آزمائشیں کہ جن کے تصور سے ہی انسانی قلب وذہن ماؤف اور شل ہو جاتے ہیں۔ شعب ابی طالب کی نظر بندی۔ مکہ کے گلی بازار کی جسمانی اور ذہنی اذیتیں۔ حتیٰ کہ حرم کعبہ میں کفار کی ناقابل تصور زیادتیاں اور طائف کے ہولناک مناظر۔ واقعہ ہجرت کی کڑی صعوبتیں۔ وغیرہ! ہزار ہا روح فرسا واقعات اور پھر آپ کے متبعین صادقین کی آزمائشیں کہ ’’وزلزلوا زلزالا شديداً (احزاب:١١)‘‘ اور ’’بلغت القلوب الحناجر (احزاب:١٠)‘‘ وغیرہ جیسے ان گنت مواقع جن کے نتیجہ میں وہ قدسی طبع حضرات ’’اولئك هم المؤمنون حقاً (انفال:٤)‘‘ کے مقام رفیع پر فائز ہوئے۔ ان لوگوں نے واقعتاً فرزندی خلیل علیہ السلام کو مشاہدتاً حق ثابت کر دکھایا۔ جب کہ میں ان حقائق کے مقابلہ میں نقطہ انجماد اور زیرو پوائنٹ سے بھی کہیں فروتر اور ڈاؤن تھا۔ تو تم لوگ اتنے واضح ترین تفاوت کو بھی ذہن نشین نہ کر سکے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص ظلمت ونور، مشرق ومغرب، آسمان وزمین میں فرق محسوس نہ کر سکے۔ وہ کاہے کو کسی نیک انجامی یا سعادت کو پا سکے گا۔ اس کا انجام تو سو فیصد حد تک یہی ہونا چاہئے جو آج آپ سب یہاں اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کر رہے ہیں اور اسی کے شکار ہو چکے ہیں۔ ’’وكذالك يجزى الله الظالمين‘‘

وقفہ بول وبراز۔ غلام احمد کی جے۔ کرشن اوتار کی جے۔ قادیانی بہروپئے کی جے۔ مکر وفریب کی نشانی مرزائے قادیانی، مرزائے قادیانی۔

چند منٹ کے بعد پھر مرزا قادیانی اپنی مسند واجب اللعنہ پر رونق افروز ہو کر یوں گویا ہوتے ہیں۔

میرے چہیتے جانثارو! یہ موضوع اگرچہ طول پکڑتا جارہا ہے۔ مگر آپ بور نہ ہوں۔ کیونکہ وقت گذاری کے لئے یہ پروگرام نہایت مفید ثابت ہورہا ہے۔ نیز اصل حقیقت بھی نکھر آئے گی۔

اچھا تو آپ انبیائے صادقین علیہم السلام کے اوصاف وشمائل سن رہے تھے۔ اب اسی ضمن میں خاتم الانبیاء ﷺ (جن کی ضلیت کا میں نے جعلی دعویٰ کیا تھا) کی زبان اقدس سے مسئلہ جہاد کی اہمیت ملاحظہ فرمایئے اور پھر میرا موازنہ بھی کرلینا۔

آپ ﷺ نے جہاد کو ذروۃ الاسلام فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص۱۴) آپ نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ: ''الجهاد ماض الٰی یوم القیامة ''نیز فرمایا کہ: ''لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق، ظاهرین علیٰ ممن ناواهم حتیٰ یقاتل آخرهم المسیح الدجال (مشکوٰة ص۳۳۱، کتاب الجهاد الفصل الثانی)''

''وقال من لم یغزولم یجهز غازیا او یخلف غازیا فی اهله بخیر اصابه اللّٰه بقارعة قبل یوم القیامة (ابوداؤد ج۱ ص۲۴۹، باب کراهیة ترك الغزو، مشکوٰة ص۳۳۱، کتاب الجهاد الفصل الثانی)''

''وقال ایضاً والذی نفسی بیده لوددت ان اقتل فی سبیل اللّٰه ثم احیٰی ثم اقتل ثم احیٰی ثم اقتل ثم احیٰی ثم اقتل، متفق علیه (مشکوٰة ص۳۲۹، کتاب الجهاد الفصل الاوّل)''

ملاحظہ فرمایئے کہ خاتم الانبیاء ﷺ نے جہاد کی کتنی اہمیت واضح فرمائی کہ یہ قیامت تک جاری ساری رہے گا۔ کیونکہ یہ دین حق کی عظمت وبقاء کا ذریعہ اور نشان ہے۔ پھر جہاد سے بالکل لاتعلق رہنے والے کی کیسی مذمت فرمائی۔

پیارے ساتھیو! جہاد کے متعلق میرے دل کی بات سنو کہ میں نے جہاد کی مخالفت کی۔ اس کی دو وجہیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ غیرملکی آقا کی نمک حلالی صرف اور صرف اسی صورت میں ہوسکتی تھی۔ دوسری وجہ میری ذاتی اور طبعی مجبوری تھی۔ وہ یہ کہ میں چونکہ طبعاً بزدل تھا۔ میں اعصابی کمزوری، دماغی ضعف اور ضعف قلب کی بناء پر نیز قوت مردی میں بھی نہایت ناقص تھا۔ لہٰذا ان صفات کی موجودگی میں جرأت، حمیت اور شجاعت کیسے ظاہر ہوسکتی ہے۔ ایسا ناقص انسان نہایت ڈرپوک اور بزدل ہوتا ہے۔ وہ تو آمنے سامنے کسی سے کھل کر گفتگو بھی نہیں کرسکتا۔ چہ جائیکہ ہتھیار بند ہوکر میدان جہاد میں کودنے کی جرأت کرے۔ اسلحہ جنگ کی چکاچوند اور گھن گرج اور چیخ وپکار

میں عزم واستقامت کا اظہار کرتے ہوئے پیش قدمی کی جرأت کرے یا اپنے مقام پر ڈٹا رہے۔ ایسے مواقع پر تو بڑے بڑے بہادروں کے پتے پانی ہو جاتے ہیں۔ مجھ جیسے ضعف قلب ودماغ کے مریض کہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ مجھ جیسے نامردوں اور خسروں کا ایسے تصورت سے ہی ہارٹ فیل ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اس داخلی اور خارجی مجبوریوں کی بناء پر میں نے جہاد کے خلاف اتنا شور مچایا تھا۔ پھر یہ بات نہایت قابل توجہ اور خطرناک امر ہے کہ اگر کوئی ہمارا مخالف اس مسئلہ کے سلسلے میں یہ کہہ دے کہ قادیانیو! تم نے ۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء کو جو مسلمان طلباء پر حملہ کیا تھا آیا وہ اپنے مذہب کی حمایت کے لئے تھا یا محض غنڈہ گردی تھی؟ تو ہمارے پاس اس کے جواب میں سوائے ندامت اور شرمندگی کے کوئی جواب نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں قادیانیوں کی فرقان بٹالین اور دیگر ایسی تنظیموں کا قیام بھی ہمارے اس اختراعی مسئلہ کا منہ توڑ جواب ہے۔

تو اصل بات وہی ہوئی کہ ہم نے ہر مسئلہ کو محض ایک آڑ اور بہانہ بنایا ہوا ہے۔ ورنہ ہمارا کسی بھی دینی مسئلہ پر کوئی یقین نہیں ہے۔ ہم نے محض اپنے تحفظ کے لئے اور مسلم علماء کو الجھانے کے لئے ان مسائل کا سہارا لیا ہوا ہے۔ دیکھ لیجئے میرے بعد میرے گروہ کے لوگوں نے کسی بھی موقع پر مسلمان کو مالی یا جانی نقصان پہنچانے میں ذرا غفلت نہیں برتی۔ ۱۹۵۳ء میں ہمارے کئی پولیس مین یا فوجی نوجوانوں نے قادیانیت کے تحفظ کے لئے کئی مسلمانوں کو بھون ڈالا۔ ایک موقع پر ایک گاؤں موسیٰ والا ضلع سیالکوٹ میں ہمارے لوگوں نے عیدگاہ میں نماز ادا کرتے ہوئے مسلمانوں کو قتل کرنے کے لئے حملہ کر دیا۔ اگرچہ ''ومکروا ومکرا اللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین'' کے مطابق بجائے مسلمانوں کے ہمارے ہی دو مرزائی واصل جہنم ہوگئے۔ تو ایسے تمام واقعات دینی جہاد یا جنگ نہیں ہے؟

ہاں تو نبی اکرم ﷺ نے خود اپنے جذبات کا اظہار کیسے مؤثر ترین انداز میں فرمایا کہ میری انتہائی خواہش ہے کہ میں بار بار راہ حق میں شہید ہو جاؤں اور پھر زندہ ہو جاؤں پھر شہید ہو جاؤں۔ اب اتنے اہم ترین اصول دین کی بے قدری اور توہین وتحقیر کیسے جائز ہو سکتی ہے؟ جب کہ دین اسلام کے تمام اصول وفروع قیامت تک کے لئے باقی اور تحفظ یافتہ ہیں۔ مگر میں چونکہ مبعوث ہی جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لئے ہوا تھا۔ لہٰذا نہایت ڈھٹائی اور بے حیائی سے کہہ دیا۔ دوستو!

چھوڑ دو اب جہاد کا خیال
دین کے لئے حرام ہے جہاد وقتال

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۶، خزائن ج۱۷ ص۷۷)

گویا میں نے بالکل فرمان رسولؐ کے بالمقابل یہ بڑ ہانک دی۔ جس کا مجھے کوئی حق نہ تھا۔ کیونکہ یہ تو واضح ترین مخالفت دین تھی اور کھلی بغاوت تھی۔ جس کی آج تک کسی نے بھی جرأت نہ کی تھی۔ مگر تم لوگ پھر بھی متنبہ نہ ہو سکے۔ دیکھو ایک طرف نبی رحمت ﷺ قسم اٹھا کر راہ حق میں بار بار قربان ہو جانے کو آرزوئے قلب وضمیر اپنا مقصد قرار دے رہے ہیں اور آپ نے خود بنفس نفیس ۲۷ غزوات میں کمان بھی فرمائی۔ مگر میں اسے کس قدر تحقیر آمیز لہجے سے ذکر کر رہا تھا۔ حالانکہ دوسری جگہ میں نے خود یہ بات لکھی کہ صفات عفت، سخاوت، شجاعت وغیرہ انسانیت کی زینت ہیں۔ مگر یہ صفات صرف دعویٰ کی حد تک ہونا کوئی قابل تعریف چیز نہیں۔ بلکہ ان کا عملاً اظہار لازمی ہے۔ شجاعت کے لئے میدان میں نکل کر اس کا ثبوت مہیا کرنا لازمی ہے۔ (دیکھئے اسلامی اصولوں کی فلاسفی۔ آخری صفحات) مگر میں عملاً ان تمام صفات میں بالکل صفر تھا۔ تاکہ میرے سرپرست صاحب بہادر خوش ہو جائیں۔ محترمہ ملکہ وکٹوریہ دام اقبالہا خوش ہو جائیں۔ چنانچہ میں نے تحفہ قیصریہ اور ستارہ قیصریہ دو مستقل رسالے بھی شائع کرائے تھے۔ یہ دونوں رسالے اس کی خدمت میں گویا سپاسنامے تھے۔ اسی طرح میں نے حکومت برطانیہ کی خوشنودی کے لئے خونی مہدی اور خونی مسیح کی ملعون اصطلاحات بھی بار بار استعمال کی ہیں۔ اب فرمایئے کہ کہاں فرمان اقدس اور کہاں ایک مخبوط الحواس دیوانے کی بڑ۔ تمہیں اتنا بھی شعور نہ تھا؟ ویسے یار تم تو بالکل بدھو اور عقل وفکر سے عاری نکلے۔ دیکھو حیات مسیح علیہ السلام کے سلسلہ میں بھی رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا تھا کہ: ”والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریمؑ“ مگر تم نے اس صادق وامین ﷺ کی تاکید پر ذرا بھی توجہ نہ کی۔ بلکہ فوراً میری جعل سازی پر یقین کر لیا۔ افسوس صد افسوس تمہاری حالت پر۔

دیکھئے میں نے آنحضور ﷺ کے مقابلہ میں کیا کچھ نہیں بکا۔ آپ نے فرمایا: ”والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم“ تو میں نے بھی لاف ماردی کہ: ”ابن مریم مر گیا حق کی قسم“ (ازالہ اوہام ص۶۴ ۷، خزائن ج۳ ص۵۱۴)

اور بک دیا: ”خدا کی قسم میں ہی مسیح بن مریم ہوں۔“

خدا کے نبی نے فرمایا کہ: مہدی میری عترت اور اولاد فاطمہ سے آئے گا۔ میں نے بک دیا: ”سمعت ان بعض الجہال یقولون ان المہدی من بنی فاطمۃ“

(خطبہ الہامیہ ص۲۴۱، خزائن ج۱۶ ص۲۴۱ حاشیہ)

ان رسولؐ کے بالمقابل یہ بڑ ہانک دی۔ جس کا مجھے کوئی حق نہ
ین تھی اور کھلی بغاوت تھی۔ جس کی آج تک کسی نے بھی برأت
و سکے۔ دیکھو ایک طرف نبی رحمت ﷺ قسم اٹھا کر راہ حق میں
ب و ضمیر اپنا مقصد قرار دے رہے ہیں اور آپ نے خود بنفس
ائی۔ مگر میں اسے کس قدر تحقیر آمیز لہجے سے ذکر کر رہا تھا۔
ت لکھی کہ صفات عفت، سخاوت، شجاعت وغیرہ انسانیت کی
یٰ کی حد تک ہونا کوئی قابل تعریف چیز نہیں۔ بلکہ ان کا عملاً
یدان میں نکل کر اس کا ثبوت مہیا کرنا لازمی ہے۔ (دیکھئے
حات) مگر میں عملاً ان تمام صفات میں بالکل صفر تھا۔ تا کہ
ہو جائیں۔ محترمہ ملکہ وکٹوریہ دام اقبالہا خوش ہو جائیں۔
یصریہ دو مستقل رسالے بھی شائع کرائے تھے۔ یہ دونوں
نامے تھے۔ اسی طرح میں نے حکومت برطانیہ کی خوشنودی
ون اصطلاحات بھی بار بار استعمال کی ہیں۔ اب فرمایئے کہ
الحواس دیوانے کی بڑ۔ تمہیں اتنا بھی شعور نہ تھا؟ ویسے یار تم
نکلے۔ دیکھو حیات مسیح علیہ السلام کے سلسلہ میں بھی رحمت
ی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن
ﷺ کی تاکید پر ذرا بھی توجہ نہ کی۔ بلکہ فوراً میری جعل سازی پر
لت پر۔
ﷺ کے مقابلہ میں کیا کچھ نہیں بکا۔ آپ نے فرمایا:''والذی
فیکم ابن مریم ''تو میں نے بھی لاف ماردی کہ:''ابن
(ازالہ اوہام ص۶۷۴، خزائن ج۳ ص۵۱۳)
ی مسیح بن مریم ہوں۔''
ہدی میری عترت اور اولاد فاطمہ سے آئے گا۔ میں نے
یقولون ان المهدی من بنی فاطمة''
(خطبہ الہامیہ ص۲۴۱، خزائن ج۱۶ ص۲۴۱ حاشیہ)

۷...... انبیائے عظام علیہم السلام بالخصوص خاتم المرسلین ﷺ کا زہد و تقویٰ اور فاقہ مستی ان کی حیات طیبہ کی زینت اور سرمایہ تھی۔ خود رحمت کائنات ﷺ نے دعاء مانگی تھی کہ: ''اللهم اجعل قوت آل محمدؐ كفافاً ''نیز فرمایا:''اللهم احینی مسكينا وامتنی مسكينا واحشرنی فی زمرة المساكين ''وغیرہ۔ آپؐ کے خانہ اقدس میں دو دو ماہ چولہا نہ جلتا تھا۔ محض چند کھجوروں پر گذارا ہو جاتا۔ بسا اوقات تین تین روز فاقہ سے گذر جاتے تو پیٹ کو سکون دینے کے لئے اس پر پتھر باندھ لیتے۔ چنانچہ غزوہ احزاب کے موقع پر یہی ناقابل دید حالت دیکھ کر حضرت جابرؓ اور حضرت ابوطلحہؓ نے مختصر سی دعوت کا اہتمام فرمایا تھا۔ مگر وہ سب کو بافراغت کفایت کر گئی۔ ایسے ہی کتب احادیث وسیر میں بے شمار ایسے واقعات مذکور ہیں۔ پھر یہی زہد و تقویٰ صحابہ کرامؓ اور بعد کے صالحینؒ کا شعار رہا ہے۔

مگر میری حالت تمہارے سامنے تھی کہ قسم قسم کے کھانوں سے فراغت نہ ملتی۔ گویا خاتم الانبیاء ﷺ کا چولہا مدت تک جلتا ہی نہ تھا۔ مگر میرا کبھی بجھتا ہی نہ تھا۔ کئی قسم کے مشروبات وماکولات بے دریغ پیٹ میں گھسیڑتا، انڈیلتا رہتا۔ ٹانک وائن، یاقوتیوں اور دیگر مقویات کا شمار نہ تھا۔ ادھر دنیا سے بے رغبتی اور کنارہ کشی نیز مال کو اپنی امت کے لئے فتنہ قرار دیا۔ جب کہ مجھے حصول زر ہی کی فکر تھی۔ آمد زر پر فخر ومباہات کیا کرتا۔ اپنی سچائی کے ثبوت میں آمد روپیہ کو بار بار پیش کیا کرتا کہ مجھے اتنا روپیہ آیا ہے۔ کبھی کتنی آمد روپیہ کا الہام کبھی کتنے کا۔ غرضیکہ میری تمام حیات ناپائیدار نہایت گھٹیا تھی۔ صالحین کے برعکس، بہیمانہ، غیر روحانی اور سفلی انداز پر تھی۔ چنانچہ میری موت بھی اسی بہیمی بسیار خوری کا نتیجہ تھی۔ بتلایئے اس سے بڑھ کر حق وباطل کے درمیان کون سا امتیاز اور حد فاصل ہو سکتی ہے؟''ولكن ما عقلتم ولا تذكرتم فكنتم من الخاسرين فاصبروا اولا تصبروا سواء عليكم''

۸...... انبیاء برحق کی شان عالی درجات دیکھئے کہ ان کی ہر جائز اور ضروری حاجت ان کا مالک پوری فرما دیتا۔ مثلاً سید دو عالم ﷺ کو کئی حکمتوں کے تحت کثرۃ ازدواج کی ضرورت تھی تو ان کے حبالہ عقد میں کئی عظیم خواتین جمع فرما دیں۔ پھر مزید اباحت بھی واضح فرما دی اور ایک موقع پر حضرت زینبؓ کے بارہ میں فرمایا کہ ''انا زوجناكها (احزاب:)'' کہ ہم نے اسے آپؐ کے حبالہ عقد میں دے دیا ہے تو یہ سب [illegible] سے ہی بلا مزاحمت وقوع پذیر ہو گیا۔ پھر یہ تمام ازواج مطہراتؓ آپ کے ہاں باوجود فاقہ مستی کے بھی خوش وخرم رہیں۔ کسی کو حق تلفی کا کبھی

شکوہ پیدا نہ ہوسکا۔ مگر میرے فراڈ خانہ میں تماشہ ہی تماشہ تھا۔ میں مسکین نے جناب مٹھن لال کی اطلاع پر الہام جھاڑ دیا کہ: ’’بکر وثیب‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۱۴، خزائن ج۱۱ ص۲۹۸، تحفہ گولڑویہ ص۳۴، تریاق القلوب ص۳۴، ۷۰، خزائن ج۱۵ ص۲۰۱، ۴۸۷)

پھر میں نے یہ الہام مولانا محمد حسین بٹالویؒ کو بڑے فخر سے سنایا کہ بکر تو آ گئی ہے۔ جب کہ ثیب کا انتظار ہے جو لازماً پورا ہوگا۔ مگر دنیا جہاں کو معلوم ہے کہ نصرت کے بعد میرے نکاح میں کوئی بیوہ وغیرہ عورت نہ آ سکی۔ ’’حتیٰ اتانی الموت والثبور ‘‘اس کے بعد میں نے مزید حماقت کا اظہار کیا تو خیراتی ابلیس کے کہنے پر محمدی بیگم کے متعلق اشتہار شائع کر دیا کہ وہ ضرور میرے نکاح میں آوے گی۔ چنانچہ میں نے بھی وہی الفاظ قرآنی اس بارہ میں شائع کر دیئے۔ پھر میں نے اس پیش گوئی کو اپنے صدق وکذب کا معیار بھی قرار دے دیا اور اسے تقدیر مبرم قرار دیا۔ مگر نتیجہ اور انجام ارض وسما اور جن وانس کے سامنے ہے۔ میری کیا کیا رسوائی ہوتی رہی۔ کونسا ایسا طعنہ تھا جو مجھے نہ ملا ہو۔ کون سی ایسی پھبتی تھی جو مجھ پر نہ کسی گئی ہو۔ مگر میرے مرتے دم تک کچھ بھی نہ ہوا۔ وہ محمدی بیگم اپنے گھر خوش خوش رہ رہی تھی۔ جب کہ میں داغ مفارقت لے کر ابدالآباد کی جہنم میں جھلس رہا ہوں۔ گویا میں ’’ولا تموتن الا وانتم مسلمون ‘‘ کی بجائے ’’ارایت من اتخذ الھہ ھواہ ‘‘ کی تصویر بنا رہا۔ لوگو! دیکھو کتنا واضح فرق ہے حق وباطل میں انبیائے برحق اور مسیلمہ کذاب کی ٹولی میں مگر خدا جانے تمہاری مت بالکل ہی کیوں ماری گئی تھی۔ جو اتنی موٹی بات بھی نہ سمجھ سکے۔ ’’فلعنۃ اللّٰہ علی الظالمین ‘‘

میرے پیارے دوستو! دیکھو جس ہستی کا ظل وبروز ہونے کا میں مدعی تھا۔ اس کا تقویٰ وللّٰہیت، عبادت وریاضت ملاحظہ کرو کہ فرائض کے علاوہ اکثر حصہ رات عبادت میں گذرتا۔ لمبی لمبی رکعات، پانچ پانچ پارے ایک ایک رکعت میں قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہے۔ جس سے پاؤں مبارک متورم ہو جائیں اور دیکھنے والے ترس کھائے بغیر نہ رہ سکتے کہ آقا اتنی مشقت کیوں برداشت فرماتے ہیں۔ اللہ کریم نے تو آپ کو ’’لیغفرلك اللّٰہ ما تقدم من ذنبك وما تأخر ‘‘ کے عظیم اعزاز سے نواز رکھا ہے تو فرمایا کہ اچھا تو پھر میں ’’افلا اکون عبدا شکورا ‘‘ نہ بنوں۔ علاوہ ازیں فرائض کے علاوہ متعدد قسم کے سنن ونوافل ہیں۔ اشراق وچاشت ہے۔ اوابین ہے۔ گویا آپ کی ذات اقدس سراپا عجز ونیاز اور عبودیت ہیں۔ مگر مجھ جیسا کور باطن، دنیا کا کیڑا، پیٹ کا بندہ، کرم خاکی، انسانوں کی عار اور جائے نفرت اس چاشنی سے سوفیصد دور اور

محروم۔ ہائے اس بدنصیب کو تو آقا کی ایک رکعت کے وقفہ میں تین تین دفعہ پیشاب کی حاجت تنگ کر لیتی تھی۔ میں نوافل اور تہجد وغیرہ تو کجا مجھے تو صحیح انداز سے فرائض بھی نصیب نہ ہو سکتے تھے۔ کبھی پیشاب، کبھی دوران سر، کبھی براز، کبھی ہسٹریا کا دورہ تو کبھی متلی کا چکر۔ غرضیکہ میرا رواں رواں خدائی گرفت میں جکڑا ہوا تھا۔ مجھے للّٰہیت اور عبودیت سے کیا واسطہ ہو سکتا تھا؟ بھائی میرے تقویٰ کا معیار کچھ اور ہی تھا۔ جس کی کچھ وضاحت میں نے اپنی (براہین پنجم خزائن ج ۲۱ ص ۱۸۴) میں کر دی تھی۔ باقی رہا الٰہی تقویٰ تو اس سے میں بھی بکلی محروم و نا آشنا تھا اور تم بھی۔ جیسے کہ تمہارے بارہ میں، میں نے اپنی کتاب شہادۃ القرآن کے صفحہ آخر پر کچھ وضاحت کر بھی دی تھی۔ تم بالکل وہی کچھ تھے۔ ذرا اصحاب خاتم الانبیاء ﷺ کے بارہ میں اور میرے ابتدائی پیروکاروں میں موازنہ کرو کہ وہاں سراسر عبودیت الٰہی اور عجز و نیاز، اخوت و محبت کے نظارے، اور یہاں سرکاری ٹاؤٹ۔ کوئی تحصیلدار ہے تو کوئی کلرک، کوئی منشی ہے تو کوئی دیگر ملازم۔ یہ سب انگریزی سرکار کے ملازم اور ایجنٹ تھے۔ انہیں للّٰہیت و تقویٰ شعاری سے کیا واسطہ؟ ہاں تو سید دو عالم ﷺ کی نماز کے علاوہ دوسری عبادات سے صرف روزہ کو سامنے رکھئے تو بھی ہمیں واضح تفصیل ملتی ہے کہ آپ فرض روزہ کے علاوہ نفلی روزے بھی بکثرت رکھتے تھے۔ جب کہ تین دن ہر ماہ کے ہر ہفتہ میں سوموار اور جمعرات کا روزہ معمول عام تھا اور بسا اوقات اکثر مہینہ روزہ سے رہتے اور اکثر اوقات بلا خورد و نوش مسلسل روزہ یعنی وصال کا روزہ بھی رکھ لیتے تھے۔ مگر مجھے ایسے جذبہ اطاعت سے کیا واسطہ۔ میں نے تو فرض روزے بھی پورے نہیں رکھے۔ نفلی کو کون پوچھتا ہے؟ العیاذ باللہ! اب بتلایئے کہ ایسا محروم من الخیر فرد آپ کی ظلیت کا دعویٰ کس منہ سے کر سکتا ہے۔ جب کہ یہاں کوئی نسبت ہی نہیں۔ ہاں اعتکاف اور لیلۃ القدر کی شب بیداری کا میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

۹...... سچا نبی ہمیشہ اور ہر حالت میں محض خدا کی بندگی ہی کی دعوت دیتا ہے۔ وہ کبھی کسی بھی اوتار یا مظہر وغیرہ کی تعظیم نہیں کرتا۔ وہ تو محض اپنے مالک حقیقی ہی کے ساتھ وابستہ رہتا ہے اور دوسروں کو بھی اسی طرح ہونے کی تلقین فرماتا ہے۔ وہ نہ تو کسی بت کو معبود بناتا ہے اور نہ کسی درخت اور پہاڑ کو سجدہ کرتا ہے اور نہ ہی کسی دیگر مخلوق کو حتیٰ کہ وہ تو اپنے آپ کو اور اپنی قبر کو بھی رکوع سجدہ سے پاک رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ چنانچہ سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس میں ملائکہ رحمت داخل نہیں ہوتے۔ آپ نے ہر ذی روح چیز کی تصویر کو حرام اور ممنوع قرار دیا۔ جس کی تفصیل کتب حدیث میں مذکور ہے۔ مگر میں نے کون سا کام

اورحرکت نہیں کی۔میں نے تو یہ بھی لکھ دیا کہ:''ورایتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو...... وصرت کاناء منثلم'' (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴،خزائن ج۵ص ایضاً)

اور یہ بھی لکھ دیا کہ:''اعطیت صفۃ الاحیاء والافناء''معاذ اللہ!

(خطبہ الہامیہ ص۵۵،خزائن ج۱۶ص ایضاً)

اور کہہ دیا کہ مجھے رب نے فرمایا:''اسمع ولدی'' (البشریٰ ج۱ص۴۰)

دوستو! دیکھو ان خرافات کو کوئی بڑے سے بڑا شاطر وعیار بھی دائرہ کفر سے نہیں نکال سکتا۔علاوہ ازیں میں نے اپنے لڑکے کے متعلق بھی لکھ دیا کہ:''کأن اللہ نزل من السماء''

(ازالہ اوہام ص۱۵۶،خزائن ج۳ص۱۸۰)

اوراپنے آپ کو کئی مقامات پر ولد اللہ ظاہر کیا۔''نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات''گویا میں نے تمام انبیائے برحق کے برعکس تمہاری ایسی تربیت کی کہ تمہارے اندر کسی بھی قسم کا تقویٰ،عبودیت اور اطاعت وفرمانبرداری کا عکس نہ آسکا۔چنانچہ میں نے تمہارے کردار کی ہلکی سی جھلک شہادۃ القرآن کے آخر میں ذکر کردی تھی۔نیز یاد رہے کہ میں نے گھر میں ایک گدی کتا بھی رکھا ہوا تھا۔تاکہ رحمت کے تمام دروازے مجھ پر بند ہو جائیں۔پھر تم نے ہر قسم کی اعتقادی،عملی،کجروی اختیار کرلی۔حتیٰ کہ تم نے میری اور میرے خلیفوں کی تصاویر کو گمراہ قوم کی طرح ایک کاروبار کی شکل دے ڈالی۔تمہارے ہر گھر اور کاروباری ادارہ میں ہماری تصاویر آویزاں کردی گئیں۔جب کہ تم اپنی زبانوں سے اپنے آپ کو بڑا موحد اور راست باز ظاہر کرتے رہتے تھے۔مگر تمہارا کردار نہایت منفی اور نفرت انگیز ہوتا تھا۔

۱۰...... انبیائے صادقین علیہم السلام کی بعثت کا مقصد خود رب العالمین نے واضح فرمایا تھا کہ:''لقد ارسلنا رسلنا البینٰت وانزلنا معھم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط (الحدید:۲۵)''

اور خصوصاً رحمت کائنات ﷺ کا مشن تو تھا ہی خدا کی حکومت کا قیام اور انسانی معاشرہ کو ہر قسم کی لوٹ کھسوٹ اور بے انصافی سے نجات دلا کر ایک صالح اور پرامن اور جنت نظیر معاشرہ کا قیام۔چنانچہ اس کا تذکرہ بائبل کی کتاب (یعیاہ ب:۴۲) میں بھی مذکور ہے اور ادھر آپ ﷺ نے بار بار خود بھی قدم قدم پر اس مقصد کو واضح فرمایا اور بالآخر ایسے صالح ترین معاشرہ قائم کرکے بھی دکھادیا۔لٹیروں اور ڈاکوؤں کو محافظ وامین بنادیا۔ظالموں اور حق تلفی کے خوگروں کو مجسم شفقت

ورحمت اور عدل وانصاف کا شعار بنادیا۔ آپ نے اس بدظم اور لوٹ گھسوٹ والے افراد کو عظیم ترین پیشوائے عالم بنادیا۔ جعلی خداؤں اور طاغوتوں کا جنازہ نکال دیا۔ دنیائے عالم امن وانصاف کی خوشگوار فضا میں سانس لینے لگی۔ گویا ہر فرد، ہر قبیلی، خاندان، محلّہ، دیہات، قریہ، شہر، صوبہ، ملک امن وسلامتی کا گہوارہ، پیکر اور مجسمہ بن گیا۔ نہ اپنوں سے بدسلوکی کا اندیشہ اور نہ ہی غیروں سے بے راہ روی اور بے انصافی یا حق تلفی کا خطرہ۔ مگر میری آمد اور ڈرامہ بازی پران امور میں سے کچھ بھی ظاہر نہ ہوا۔ بلکہ اگر کچھ پہلے کا باقی تھا تو وہ بھی غائب ہوگیا۔ میں معاشرہ انسانی میں تہذیب وصلاحیت تو کیا قائم کرتا میں تو خود اپنے گھر میں اور اپنے خاص مریدوں میں بھی یہ فضا قائم نہ کرسکا۔ میں خود انصاف کی عدالت قائم کرنے کے بجائے اپنا انصاف لینے کے لئے طاغوت کی عدالت میں حاضری دیتا۔ میرے دور میں ہر قسم کی بدامنی اور بے اطمینانی پورے عروج پر تھی۔ مسلم معاشرہ کی ساکھ دم بدم گرتی ہی چلی گئی۔ کیونکہ میرا تو مشن ہی یہی تھا کہ امت مسلمہ سے روح اسلام نکال پھینکوں۔ میں نے کہنے کو تو ایک موقع پر کہہ دیا تھا کہ میں مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہوں۔ یعنی غربت اور بے کسی کا مرقع ہوں۔ مگر اس کو ثابت کر کے نہ دکھا سکا۔ بتلائیے مسیح نے کب اس وقت کی رومی عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹائے تھے یا ان کی کاسہ لیسی کی تھی؟ اپنی خاندانی ٹھاٹھ باٹھ بنانے کے لئے نکاح کے چکر چلائے تھے۔ مکان اور حویلیاں بنائی تھیں۔ اپنے لئے ان گنت وسائل اور بیوی کے لئے ہر قسم کی عیش وعشرت کے سامان اکٹھے کئے تھے۔ ذاتی ضروریات، ٹانک وائن اور یاقوتیاں استعمال کی تھیں اور مختلف قسم کے مرغن اور اعلیٰ درجے کے پکوانوں کا بندوبست کر رکھا تھا۔ بتلائیے مسیح علیہ السلام کے ساتھ میری کون سی مشابہت تھی؟ میں نے بار بار اور موقع بموقع اپنے آپ کو مسیح کا ہم صفت اور ہم طبیعت قرار دینے کی سعی کی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۷۵، خزائن ج۵ ص ایضاً)

مگر حقیقت حال سو فیصد اس کے برعکس تھی۔ میں نے اپنے آپ کو جمیع انبیاء کا ظل اور عکس قرار دیا ہے۔ مگر در حقیقت مماثلت ایک سے بھی نہیں۔ بھائیو! یہ سب فراڈ تھا۔ نہیں کسی بھی نبی یا راست باز کے ساتھ میری قطعاً کوئی مماثلت یا مشابہت نہ تھی۔ سید دو عالم ﷺ کی شان وعظمت تو نہایت دور کی بات ہے۔ تو بھائیو! اتنے نمایاں تضاد کے ہوتے ہوئے بھی تم حق کو نہ پا سکے اور مجھ جیسے ایک مکار بہروپیے کے چکر میں آگئے۔ افسوس اور ہزار افسوس۔ ''اف لکم وماکنتم تعبدون'' غرضیکہ جتنے انبیائے صادقین علیہم السلام کی حقانیت اور صداقت کے

دلائل و براہین قائم تھے۔ اتنے ہی اور بلکہ ان سے بڑھ کر میری تکذیب اور باطل پرست ہونے کے دلائل و براہین فراہم تھے۔ میں نے قصداً اور بلاقصد کسی بھی صداقت کو ماند یا ختم کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی تھی۔ خدا اور رسول اور دین حق کے خلاف میں نے ہرزہ سرائی کرنے میں کبھی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ قرآن وحدیث میں لفظی اور معنوی تحریف کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کی تھی۔ میں سید دو عالم ﷺ کی تعظیم وعقیدت کا اظہار بھی کرتا تھا۔ مگر یہ سب فراڈ اور دجل تھا۔ ورنہ میں قول وکردار کے لحاظ سے اوّل درجہ کا آپ گا مخالف اور باطل کا پرستار اور دل دادہ تھا۔ ذرہ ملاحظہ فرمائیے۔

سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''انا بشارة عیسیٰ (مشکوٰۃ ص ۵۱۳، باب فضائل سید المرسلین ﷺ) ''اور''انا محمد وانا احمد (مشکوٰۃ ص ۵۱۵، باب اسماء النبی ﷺ) ''مگر میں نے نہایت ڈھٹائی سے کہہ دیا کہ اسمہ احمد کا مصداق میں ہوں۔ یعنی میرا نام احمد ہے۔ لہٰذا تم سب احمدی ہو۔ اس کے بعد میرے محمود نے اپنی کتاب انوار خلافت میں تو اس بحث میں حد ہی کر دی۔ اس بے وقوف نے نہایت دھڑلے سے دعویٰ کر دیا کہ اس پیش گوئی کا مصداق حقیقی ہمارے مرزا قادیانی ہیں۔ آنحضور ﷺ ہرگز نہیں۔ پھر اس پر اس نے اپنے مزعومہ ۱۵ دلائل پیش کر کے اعلان کر دیا کہ کوئی دنیا کا عالم اس موضوع پر میرے ساتھ مناظرہ کرلے جس کا جواب احسن امروہی لاہوری مرزائی نے القول الممجد میں خوب دیا۔ (اس کے بعد راقم الحروف نے ''القول الارشد فی تفسیر اسمہ احمد ''میں قادیانی دجل وفریب کی خوب صفائی کر دی۔ جس کا جواب تاقیامت کوئی قادیانی نہیں دے سکتا، تجربہ شاہد ہے) میں نے تو مدت تک یہ عنوان عوام الناس میں متعارف کرایا کہ قادیانیوں کو احمدی کہنا کفر ہی نہیں بلکہ زبردست کفر ہے۔ (اشد کفراً مسعود) تو ساتھیو دیکھو کتنی جسارت، کتنی جہالت اور حماقت تھی کہ ایک بات کے متعلق صاف صاف فرمان رسول موجود ہو کہ اسمہ احمد کا مصداق میں ہوں۔ مگر میں نے بک دیا کہ نہیں آپ ﷺ نہیں بلکہ میں ہوں۔ پھر اس پر تمہارا نام بھی احمدی رکھ دیا اور کہہ دیا کہ آج سے تمہاری ذات احمدی ہے۔ کہیے اس سے بڑھ کر کوئی توہین ہوسکتی ہے کہ آپؐ کے فرمان کے بالمقابل کھڑا ہو کر دعویٰ کر دینا کہ آپ کا فرمان صحیح نہیں۔ میری بات درست ہے۔ الامان والحفیظ۔ الامان والحفیظ!

نیز انبیاء کرام کی شان وعظمت تو بالکل واضح اور مبرہن تھی۔ جن کے مشابہ کوئی نہیں

ہوسکتا اور سب سے افضل خاتم الانبیاء ﷺ تھے۔ جن کا اپنا فرمان ہے کہ:''انا سید ولد آدم ولا فخر، آدم ومن دونه تحت لوائی (مشکوٰۃ ص۵۱۳، باب فضائل سید المرسلین الفصل الثانی)'' مگر اس کے مقابلہ میں میں نے بھی کہہ دیا کہ:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم زکسے
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(نزول المسیح ص۹۹،۱۰۰، خزائن ج۱۸ ص۴۷۸)

استغفراللہ ثم استغفراللہ!

فرمایئے مجھے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ کیا نسبت اور واسطہ؟ انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ تو بلااستثناء آنحضور ﷺ پر ختم تھا۔ (حمامتہ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ ص۲۰۰)

میں نے کہا میں کسی سے بھی کم نہیں۔ نہ موسیٰ سے نہ عیسیٰ سے نہ ابراہیم وداؤد سے نہ خاتم الانبیاء سے۔ جو شخص مجھے کسی سے بھی کمتر کہتا ہے وہ جھوٹ کہتا ہے۔ اس پر لعنت ہو۔ کیوں صاحب لعنت کیوں؟ لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعان نہیں ہوتا۔ تو میں نبی اور مسیح کیسے بن گیا؟ کچھ عقل کرتے۔

۱۱...... انبیائے صادقین علیہم السلام نہایت عقلمند، ذہین، سنجیدہ طبع، کم گو اور نہایت درجہ کے حق گو اور راست باز اور ہر قسم کی فضول گوئی اور زائد از ضرورت قول وفعل سے مجتنب اور ہر قسم کی بناوٹ اور تصنع وتکلف سے مبرا ہوتے ہیں۔ چنانچہ رب العالمین نے رحمت کائنات ﷺ کے حق میں فرمایا کہ:''وما علمناه الشعر وما ینبغی له (یٰسین:۶۹)'' کہ ہم نے آپ کو شعروشاعری نہیں سکھائی اور نہ ہی یہ چیز آپ کے منصب جلیل کے مناسب ہی تھی۔ نیز فرمایا:''وما انا من المتکلفین (صٓ:۸۶)'' مگر میرے حالات قدم قدم پر ملاحظہ فرمایئے کہ میں ان تمام نقائص وعیوب سے لبریز تھا۔ عقل وذہانت سے عاری۔ سنجیدگی اور کم گوئی سے سو فیصد ناواقف اور نابلد۔ حق گوئی اور راست بازی کا مجھے کبھی وہم بھی نہ ہوا تھا۔ بلکہ ہر قسم کے تکلف وتصنع کا میں پرلے درجے کا حریص، فضول گو اور قوال۔ بات کا بتنگڑ بنانے والا۔ ہر صحیح بات کی تاویل کرنے میں گویا رائی کو پہاڑ بنا کر پیش کرنے والا۔ شعروشاعری اور غزل گوئی کا چمپئن۔ چنانچہ میں نے ہر

زبان (عربی، اردو اور فارسی میں) شاعری کی تھی۔ جو کہ علیحدہ درثمین نامی رسالوں میں بھی شائع کر دی گئی تھی۔ میری کفریہ تعلیمات نظم ونثر، کتاب ورسائل، تقریر وبیان، ملفوظات ومکتوبات اور مباہلہ جات اور اشتہار بازی ہر سطح پر موجود تھیں۔ گویا میں ہر دن بلکہ ہر وقت کوئی نہ کوئی تماشا، شغل اور ہنگامہ آرائی قائم رکھتا تھا۔ فضائے ماحول میں تلاطم اور ارتعاش ہی برپا رکھتا تھا۔ سکون وسکوت سے میں بالکل بے بہرہ تھا۔ پھر میرے بعد میرے بچوں نے اس پر مزید استواری کر کے مقابلہ بازی اور مباہلہ بازی کا خوب بازار گرم کیے رکھا۔ میں نے جس سالانہ جلسہ کو بوجہ عدم ڈسپلن موقوف کیا تھا۔ انہوں نے اسے خوب زور وشور سے اور مسلسل منعقد کرنا شروع کر دیا تا آنکہ ملت اسلامیہ نے بالکل اس کا نام ونشان مٹا دیا۔ الغرض انہوں نے میری لگائے ہوئے اس شجرہ خبیثہ کی خوب آبیاری کی تھی۔ جس کفر وزندقے کی بنیاد میں نے رکھی تھی۔ انہوں نے نہایت مستعدی اور چابکدستی سے اس پر استواری کر لی تھی۔ مقدس ترین گروہ مرسلین علیہم السلام، قدسی صفات جماعت صحابہ کرامؓ، معظم ترین محدثین ومفسرین، مکرم ترین مجددین، مجاہدین، اولیائے کرام اور علمائے حق رحمہم اللہ اجمعین سب ہی کی کردار کشی کرتے ہوئے ہم نے ہمیشہ اپنے ہی تفوق کا اظہار کیا۔ ہر قسم کی لاف وگزاف کا خوب استعمال کیا۔ بڑے بڑے مقدسین کی کردار کشی کرتے رہے اور ساتھ ہی بہانہ یہ بنایا کہ میں نے سب کچھ الزاماً کہا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق میری جملہ خرافات اور ہفوات کا ماخذ اناجیل ہیں۔ اقوال یہود ہیں۔ سابقہ اکابر نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ حالانکہ سوائے اقوال یہود کے سب کچھ جھوٹ تھا، فریب تھا، بہتان تھا۔ ہاں اقوال یہود ہو سکتے ہیں سو ان کی اتباع کسی معقول انسان کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہودی سرشت فرد کا ہی ہو سکتا ہے۔ مگر یہ کوئی قابل ستائش امر نہیں بلکہ قابل صد مذمت ہے اور سابقہ اکابر نے ایسا کچھ بھی نہیں لکھا۔ تجربہ کیا جا سکتا ہے۔

پھر میں نے یہ بھی بک دیا کہ قرآن بھی گالیوں سے پر ہے۔ العیاذ باللہ! ثم العیاذ باللہ! میرے ہونہار بچو اور مربیو! بتاؤ کیا قرآن میں گالیاں بھری ہیں؟ احسن امروہی، سرور شاہ، نور دین، فضل دین بھیروی، او محمود، ناصر اور طاہر وغیرہ، تم ہی نشان دہی کرو کہ کہاں قرآن میں گندی گالیاں بھری ہیں؟ بولو، جلدی کرو۔ دیکھو یہاں مسلم علماء اور مبلغ نہیں، سب احرار اور تحفظ والے بھاگ کر جنت میں پہنچ گئے۔ اس لئے ڈرو نہیں کہ ۲۹۵ سی کا نفاذ ہو جائے گا، بولو بولو۔

ایک خناس: جی سر، دیکھئے ناامیہ کے متعلق دس گالیاں لکھی ہیں۔ اس کی طرف اشارہ ہو گا؟

قادیانی شاطر: شاباش، شاباش۔ یہی میری مراد تھی ۔مگر عقل سے کام لو اور سوچو، ان میں اور میری بکواسات میں آسمان وزمین سے بھی بڑھ کر فرق ہے۔ کہاں کلام علیم وخبیر، کہاں میری ہرزہ سرائی۔ سنو اور آج پوری حقیقت اپنے اندر سمو لو کہ رب العالمین علیم وخبیر ہے۔ نیز وہ اشتعال وانتقام سے منزہ ہے۔ اس نے جو کچھ کسی کے حق میں فرمادیا، وہ سو فیصد حقیقت ہوگی۔ اگر اسے عتل فرمایا تو وہ ایسا ہی تھا۔ اگر زنیم فرمایا تو وہ واقعی زنیم ہی تھا۔ مگر میری ہرزہ رائی محض انتقام واشتعال کا نتیجہ تھی، دل کی بھڑاس تھی۔ پھر میں علیم وخبیر بھی نہیں۔ اس لئے گالی اور بدزبانی وہ ہوگی جو بوجہ نفسانی جوش اور اشتعال میں دی جائے اور خدا اس سے مبرا اور قرآن اس سے پاک اور میری گالیاں محض نفسانی جوش کا نتیجہ تھا۔ لہٰذا وہ سب بکواس اور بدزبانی ہوگی، حقیقت نہ تھی۔ ساتھیو! یہ فرق ہے میری بکواسات اور قرآنی الفاظ میں۔ لہٰذا قرآن کی یہ زبردست توہین ہے جو میں نے کی تھی۔ العیاذ باللہ!

غرضیکہ کون سا ایسا کفر تھا جو ہم نے مل ملا کر اختیار نہ کیا تھا۔ ذات باری کے متعلق ہو یا دربار رسالت ہو یا دیگر کسی حقیقت کے سلسلہ میں۔ دیکھئے میں نے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھ دیا کہ: ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) شراب پیا کرتے تھے۔ پرانی عادت کی بناء پر یا......‘‘ العیاذ باللہ! (کشتی نوح ص ۶۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

پھر سب سے بڑھ کر ظلم یہ کہ اس الزام کو عیسائیوں اور انجیل کے ذمہ لگادیا۔ ’’الا لعنة اللّٰه علی الظالمین‘‘ حالانکہ انجیل سے ہرگز آپ کی یہ عادت ثابت نہیں ہوسکتی ہے۔ کوئی مائی کا لال جواب بھی اس سے پیش کر کے شاباش حاصل کرے۔

پھر (نسیم دعوت ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۴، ۴۳۵) پر لکھ دیا کہ کسی نے مجھے ایک عارضہ کے سلسلے میں کہا کہ آپ افیون استعمال کریں کہ یہ ذیابیطس (شوگر) میں مفید ہوتی ہے۔ میں نے کہا کہ تمہاری ہمدردی کا شکریہ مگر مجھے خطرہ ہے کہ پھر لوگ کہیں گے کہ پہلا مسیح شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔ ’’الا لعنة اللّٰه علی الظالمین‘‘

نیز میں نے یہ بھی لکھ دیا کہ یسوع اس لئے اپنے آپ کو نیک نہ کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ دعویٰ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔

(ست بچن ص ۱۷۲ حاشیہ، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶)

غرضیکہ میں نے توہین مسیح کے سلسلہ میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اب تم ہی بتاؤ کہ ایک اولوالعزم نبی کو شرابی کبابی کہنا، یہ کوئی شرافت ہے؟ نیز تم بتاؤ کہ انجیل میں یہ باتیں لکھی ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ سراسر میری ہی بکواسات ہیں۔ چنانچہ میں نے لکھ بھی دیا تھا کہ غلط بیانی اور بہتان طرازی بدذات آدمیوں کا کام ہے۔ (آریہ دھرم ص۱۱، خزائن ج۱۰ص۱۳) بتلایئے پھر میں کیا بنا؟

بتلایئے! شرابی کو آنحضورﷺ نے ملعون نہیں فرمایا؟ تو کیا ایک مقدس نبی کو شرابی کہنا کوئی انسانیت ہے؟ کیا ایسا لعنتی بہتان باز فرد نبی بن جایا کرتا ہے؟ یا خلیفہ بن جاتا ہے؟ وہ تو مسلمان بھی نہیں ہوسکتا۔ بلکہ بوجہ مرتد ہونے کے اسی وقت واجب القتل ہو جاتا ہے۔ الّوو! پھر تم نے مجھے کس حساب سے مجدد اور مسیح وغیرہ مان لیا۔ تمہارے ہوش وحوس ٹھکانے نہ تھے۔ فضل دین، جلال دین، شمس اور سرور شاہ۔ اندھو، احمقو تمہیں نظر نہ آیا کہ نبیوں پر بہتان باندھنے والا ملعون اور زندیق واجب القتل ہوتا ہے نہ کہ مجدد اور مسیح۔ پھر تم کس بات کو پلے باندھ کر قادیانیت پر اڑے جا رہے تھے اور اس کی حمایت ووکالت کرتے رہے۔

جواب: حضرت صاحب! محض شکم پروری کی خاطر۔ جس طرح آپ نے یہ ڈرامہ شکم پروری کے لئے رچایا تھا۔ ہم بھی اسی بری لت میں پڑ گئے۔ جیسے ابلیس نے آپ کو گھائل کر لیا ہمیں بھی کر لیا۔ بس بات اتنی ہے۔ اچھا جی۔ حتیٰ کہ میں نے ایسی خباثتوں کو اکابر کے ذمہ لگایا جو کہ دیکھئے دوسرے اکابر نے ایسا ہی لکھا ہے اور الزامی لکھا ہے۔ حالانکہ یہ سب بکواس تھی جو میں نے کی۔ مثلاً حضرت کیرانوی کی ازالہ اوہام ص۳۷۰ کے حوالہ سے میں نے مسیح پر شراب نوشی کا الزام تھوپا۔ مگر اس حوالہ سے کوئی تم میں سے بھی دکھا نہیں سکتا۔ یہ تھی میری کارستانی۔ العیاذ باللہ!

وقفہ بول کا اعلان کرتا ہے۔ اچانک ابلیس پورے زور سے چیختا ہے۔ میرے غلام احمد کی جے۔ قادیانیت کی جے۔ کرشن مہاراج کی جے۔ حماقت وخباثت کی نشانی، مرزا قادیانی مرزا قادیانی۔

چند لمحے کے بعد جناب قادیانی پھر اپنی نشست پر آ کر براجمان ہو جاتے ہیں اور باآواز بلند پکارتے ہیں۔ کفر والحاد کی نشانی، مرزائے قادیانی۔

اچھا بھائیو سنو! تو جب میں نے قدم قدم پر اپنی ڈرامہ بازی کا اظہار کر دیا تھا جس سے سب نیک بخت بلکہ تم جیسے چند احمقوں کے سوا تمام مسلمان محفوظ رہے۔

تمہاری عقل کہاں گھاس چرنے چلی گئی تھی۔ دیکھو میری حرمت بی بی جو میری راز دان تھی وہ باوجود سادہ لوح ہونے کے میرے دجل وفریب کا شکار نہ ہوئی۔ اپنا سہاگ تو اجاڑ لیا۔

زندگی کا سکون برباد کر لیا مگر ایمان کو تھامے رکھا۔ تمہارا بیڑا کیوں غرق ہو گیا تھا؟ تم نے کیوں عقل وسمجھ سے بیزار ہو کر ضلالت کو اپنا لیا۔ دیکھو! میرا نہایت خدمت گار بیٹا فضل احمد، باوجود اس کے کہ بڑا فرمان بردار تھا کہ میرے کہنے پر اس نے اپنا گھر بھی تباہ کر لیا۔ یعنی جب میں نے اسے محمدی بیگم کے چکر میں آ کر حکم دیا کہ بیٹا تم احمد بیگ کی اس عزیزہ کو طلاق دے دو۔ یہ مجھے رشتہ کیوں نہیں دیتے۔ میں کوئی چوہڑا چمار ہوں؟ تو اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ میں بیمار ہوتا تو ساری ساری رات میری خدمت میں لگا رہتا۔ مگر اس نے اپنا متاع ایمان برباد نہ کیا۔ میری مجددیت اور مسیحیت وغیرہ مکاری پر ایمان نہ لایا۔ گویا اس نے قرآن میں مذکور خدائی ضابطہ "وان جاھداك" پر کما حقہ عمل کر دکھایا۔ اومیرے فضل احمد تو کتنا خوش نصیب نکلا کہ تو نے اپنے متاع ایمان کو میرے کہنے پر برباد نہ کیا۔ جب کہ میرے ساتھ وابستہ ہونے میں دنیا جہاں کی راحتیں تجھے مل سکتی تھی۔ مگر تو نے اس متاع دنیا پر لات ماردی اور آخر تک حق پر قائم رہا۔ تو کتنا خوش بخت نکلا اور میرے سلطان احمد تم بھی خوش نصیب نکلے۔

اچھا میری نصرت بیگم کے بیٹو اور میرے خلیفو! ذرا تم بھی سامنے آ کر کچھ دل کی بھڑاس نکال لو۔ جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہو چکا۔ وقت گزاری کے لئے کچھ نہ کچھ کہتے سنتے رہیں۔ مرزا محمود، شریف احمد، بشیر احمد بتاؤ تمہیں میں نے اتنی تعلیم دے کر تربیت کی تھی۔ آخر تم ہی کچھ عقل کرتے۔ میرے چلائے ہوئے اس ڈرامے کو ختم کر دیتے۔ آخر تمہارا پدری بھائی فضل احمد تو بچ ہی گیا۔

فرزندان مرزا: پیارے ابا! دراصل بات یہ ہے کہ ہمیں حقیقت کا تو شعور ہو ہی جاتا۔ مگر کچھ آپ کا قصور اور کچھ ہم قسمت کے ماروں کا۔ دونوں نے مل کر خدائی توفیق کو روک دیا۔ ہمیں ابلیس لعین نے مغلوب کر لیا۔

ابا جان! آپ نے یہ چکر کچھ اتنا پر فریب چلایا تھا کہ سطحی نظر سے یہ حقیقت ہی نظر آتا تھا۔ پھر آپ نے جو چندے مندے کا ڈرامہ رچایا ہوا تھا کہ سو قسم کے چندے کچھ لنگر کے نام سے، کچھ خدمت دین کے نام سے، کچھ بہشتی مقبرے کے نام پر۔ الغرض بیسیوں قسم کے فنڈ قائم کر کے متاع دنیا کا خوب پھندا لگا دیا تھا۔ پھر عام لوگوں کے لئے آمدنی اور جائیداد کا ۱۰ فیصد حصہ لازمی قرار دیا اور ہم کو اس سے مستثنیٰ قرار دے دیا تھا۔ بلکہ وہ تمام مال و دولت ہمارے ہی تصرف میں آجاتا تھا۔ سیاہ کریں سفید کریں۔ ہم سے کوئی باز پرس نہ ہو سکتی تھی۔ تو ایسے عیش وعشرت کی چکا چوند میں کہاں ہوش رہتی ہے۔ پھر اس پر مزید اندر کھاتے خواہشات نفس کی تکمیل کا خوب بندوبست فرما دیا تھا۔ لہٰذا ہم جو اپنی مرضی کرتے جس کی عزت پر مرضی ہاتھ ڈال لیتے کوئی چوں نہ

کر سکتا تھا۔ لہٰذا ہم اس شیطانی جال میں پھنسے ہی رہے۔ سوچنے اور نکلنے کا ہوش ہی نہ تھا۔ "لان الشیطان قد استحوذ علینا وصدق علینا ظنه"

اس ابلیس نے کئی بڑے بڑے نامی گرامی مدعیان معرفت وتقویٰ کو چاروں شانے چت گرایا ہے۔ اگر چہ بیشتر کو اس راستہ پر لانے میں ناکام بھی رہا۔ ذرا اس کی چابک دستی اور ہوشیاری کے چکمے اور کرشمے، ابن جوزی کی کتاب تلبیس ابلیس میں تو ملاحظہ فرمائیں۔ ذرا بلعم باعور جیسے ولیوں کا انجام تو ملاحظہ فرمائیں۔

چنانچہ آپ میرا دور خلافت ملاحظہ فرمالیں۔ کتنا سنہری دور تھا۔ ہر طرف پیش رفت جاری تھی۔ مال ودولت کی ریل پیل تھی۔ اندر باہر عیش وعشرت کی فضاء قائم ہے۔ کسی کی رکاوٹ کارگر نہیں ہوسکی۔ مسلم علماء کے ساتھ مقابلے اور مباہلے جاری ہیں۔ میں نے تو قادیان کو مرکز عالم بنادیا۔ اندرون وبیرون ملک اپنی چالبازی سے سیاست کا ایک مضبوط جال پھیلا دیا۔ پاکستان بنا تو اپنی شاطرانہ چال سے اسے آدھ موا کردیا۔ بننے کے بعد وہاں ہر جگہ اپنے مرید گھسیڑ دیئے۔ جنہوں نے اس کی روح ہی کھینچ لی۔ کسی طرف اسے چلنے نہ دیا۔ مسلم علماء میں سے سید عطاء اللہ بخاریؒ نے اگر چہ میرا ناک میں دم کررکھا تھا۔ مگر میں بھی آخر آپ جیسے نہایت عیار اور ڈھیٹ باپ کا فرزند تھا۔ اس نے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مگر میں نے ذرا بھی پرواہ نہیں کی۔ آپ ہی کی سنت پر چلتا رہا کہ پہلے تیز طراز بیان بازی کرلی۔ مگر جب مخالف نے آکر للکارا تو واپس اپنی کھڈ میں دم سادھ کر بیٹھ گئے کہ خود ہی وہ چیخ وچلا کر خاموش ہوجائیں گے۔ یہ بہترین فارمولا ہے۔ ادھر میں نے آپ کے مولوی نوردین کو تو خلافت کا موقعہ دے دیا تاکہ حق الخدمت ادا ہوجائے۔ مگر پھر کسی اور کو اٹھنے نہیں دیا۔ محمد علی لاہوری نے بڑی کوشش کی کہ خلیفہ بن جائے۔ مگر میں نے ایک نہیں چلنے دی۔ آخر وہ علیحدہ ہوکر اپنی ٹولی بنا بیٹھا۔ میں نے بڑے طمطراق سے مدت تک مسند خلافت پر قبضہ جمائے رکھا۔ ان لاہوریوں، باغیوں کا خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ کئی کتابیں اور رسالے ان کے خلاف لکھے۔ بلکہ میرا دور خلافت کا اکثر حصہ اسی باہمی چپقلش میں گذرا۔ دونوں طرف سے درجنوں کتب شائع ہوتی رہیں۔ رسائل اس کے علاوہ تھے۔ خطبے اور بیانات مزید برآں تھے۔ شاید ہی کوئی کتاب ہو جو اس موضوع سے الگ ہو۔ پھر ایک اور آفت آن پڑی کہ میرے خلاف چنیوٹ کے ایک ممتاز اور نامور عالم منظور احمد نے مجھے مباہلہ کا چیلنج دے دیا۔ دونوں پلوں کے درمیان وہ مباہلہ کانفرنس منعقد کرنے لگا۔ میری موت تک ہر سال وہ مجھے دعوت مبارزت دیتا کہ آؤ جو الزامات تجھ پر لگائے گئے ہیں۔ ان کو حلفاً ہٹاؤ۔ مگر وہی فارمولا تھا کہ مخالف کی للکار پر اپنا دم

سادھ کر آپ کے بیت الفکر میں دبک جاتا۔ آخر سامنے کیسے آتا؟ پھر خود قادیان میں میرے خلاف کئی تحریکیں اٹھیں۔ مگر میں نے سب کو دبا دیا۔ کسی کو پنپنے نہیں دیا۔ خلافت کا زبردست تقدس قائم کیا تھا کہ مخالفت کی کسی کو جرأت نہیں تھی۔ میرے خلاف کئی حقیقت افروز کتابیں شائع ہوئیں۔ جیسے تاریخ محمودیت، شہر سدوم، کمالات محمودیہ، ربوہ کا مذہبی آمر وغیرہ۔ جن میں صحیح حقائق مندرج تھے۔ مگر میں آپ کی طرح کب ہار ماننے والا تھا۔ عبدالکریم مباہلہ الثانا کام ہوا۔ فخر الدین ملتانی اٹھا، اسے قتل کرا دیا گیا۔ عبدالرحمٰن مصری اٹھا مگر کچھ نہ کر سکا۔ آخر قتل ہو گیا اور بھی کئی مخالف اٹھے اور انہوں نے معقول اور صحیح اعتراضات اٹھائے۔ ہمارے اندرونی راز ظاہر کئے۔ اگر وہ پھیل جاتے تو ہمارا تمام تقدس اور دکانداری ٹھپ ہو جاتی۔ مگر میں نے تمام تحریکوں اور شرارتوں کو ٹھپ کر دیا۔ کسی کو قتل کرا کے راستہ سے ہٹا دیا۔ کسی کو عیسائیوں کی طرح اپنے قائم کردہ محکمہ احتساب کے حوالہ کر کے خاموش کرا دیا۔ پیارے ابا جی! میں نے بہت مضبوط اور فعال انٹیلی جنس بھی قائم کی ہوئی تھی۔ ذرا کسی مرد عورت نے ہماری پرفریب اور تقدس مآب خلافت کے خلاف کوئی مشورہ کیا۔ بات کی یا پروگرام بنایا۔ فوراً ہمیں اطلاع ہو جاتی تو اس کو نہایت جارحانہ انداز سے متعلقہ محکمہ میں طلب کر کے جھنجھوڑ دیا جاتا۔ جس سے وہ تحریک یا پروگرام وہیں ٹھپ ہو جاتا۔ اگر کوئی ہٹ دھرمی کر بھی لیتا تو اس سے دوسرے طریقہ سے نمٹ لیا جاتا۔ محترم ابا جان اس تمام مضبوط ترین بندوبست کے پیش نظر مجھے ربوہ کا مذہبی آمر بھی کہا گیا۔ مگر میں نے کبھی پرواہ نہ کی۔ ہمیشہ اپنی دھونس ہی پر قائم رہتا۔ میں جس کی آبرو سے کھیلنا چاہتا بے دھڑک کھیل لیتا۔ کیا مجال کہ کوئی چوں بھی کرے۔ محترم یہ بڑا لمبا چوڑا معاملہ ہے۔ کہاں تک تفصیل کروں۔ پھر میں نے اپنی مذہبی اور علمی دھونس جمانے کے لئے تفسیر القرآن بھی لکھی۔ احادیث کا ترجمہ بھی کیا۔ غرضیکہ میں نے ہر سطح پر اپنی دھونس اور دجالیت جمانے کے لئے کھل کر کام کیا۔ مؤثر بندوبست کیا۔ یہ لیکچر مرزا قادیانی بڑی توجہ سے سماعت فرما رہے تھے۔ آخر نہایت خوش ہو کر بشیر الدین کو شاباش دی۔ آفرین کہا۔ ادھر یکا یک نعروں کی گونج اٹھی۔ غلام احمد کی جے۔ دجالی خلافت کی جے۔ پھر وقفہ بول کا اعلان ہوا۔ نعروں کی جھنکار، غلام احمد کی جے۔ کرشن مہاراج کی جے۔

چند لمحے کے بعد جناب قادیانی پھر اسٹیج پر آن دھمکتے ہیں اور اپنے منجھلے فرزند بشیر احمد کو بلاتے ہیں۔ بشیر احمد ایم اے: یس ڈیڈی جان۔ فرمایئے کیا ارشاد ہے؟

مرزا قادیانی: پیارے بیٹے تمہارے بڑے بھائی نے تو اپنی کارروائی سنا کر مجھے خوش کر دیا۔ اب تو بھی کچھ اپنی کارروائی سنا۔

مرزا بشیر احمد: ڈیڈی جان! میں بھی اپنی بساط کے مطابق آپ کے سلسلہ دجالیہ کے لئے انتہائی جدوجہد کرتا رہا۔ مثلاً میں نے ایک تو آپ کی پیاری پیاری اور حقیقت انگیز سیرت لکھی۔ جسے میں نے اپنی ممی جان سے روایت کرتے ہوئے لکھا تھا اور اس کا نام مبارک، سیرت المہدی رکھا۔ میں نے اس میں آپ کے تمام حالات، عادات، کردار، تاریخ، فضائل اور اغراض ومقاصد تحریر کر دیئے۔ غرضیکہ وہ کتاب مبارک ہمارے سلسلہ دجالیہ کی نہایت مستند دستاویز تھی۔

مرزا قادیانی! میرے پیارے بیٹے بالکل ٹھیک۔ واقعی تو نے یہ بڑا اہم کام کیا ہے کہ میری اصل حقیقت اس کتاب میں واضح کر دی تھی۔ شاباش! جیسے میں نے اپنی اصلیت متفرق طور پر اپنی کتابوں میں درج کر دی تھی تو نے اسے یکجا کر دیا ہے۔ اچھا اس میں میرے حالات بھی درج کئے تھے۔ مثلاً جوتے کے دائیں بائیں کی تمیز نہ ہونا۔ چوزہ کی بجائے انگلی کاٹ لینا وغیرہ۔ جو میرے ایک سدھاڑ اور بدھو ہونے کی دلیل تھی۔ جی ڈیڈی! میں نے اس سلسلہ میں بہت کچھ بیان کیا ہے۔ اچھا بھانو اور عائشہ کا قصہ بھی لکھا ہے۔ گرم پانی کے لوٹے اور بیوہ شاہدین وغیرہ کے رنگ رنگیلے واقعات۔ پھر وہ لمبے چوڑے منہ والی لڑکیوں کا قصہ اور قاضی یار محمد کی چھیڑ چھاڑ کا قصہ بھی نقل کیا ہے۔ جی ڈیڈی! ضرور میں نے اس میں ایسے بہت سے واقعات نقل کئے ہیں وغیرہ۔ ممی جان! نے مجھے بہت کچھ بتایا تھا۔ اچھا اچھا۔ خوب میری ہیضہ کی عبرتناک موت کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ وہ تو ضرور ہونا چاہئے تھا۔ جی ڈیڈی جان! میں نے وہ بھی بڑی تفصیل سے ذکر کر دیا تھا۔ پھر میرے نانا جان محترم میر ناصر نواب صاحب نے مزید اپنی یادداشت پر کھل کر وبائی ہیضہ کا آپ کی زبان سے ذکر کر دیا تھا۔ شاباش بیٹے لائق اور ہونہار فرزند ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اچھا پھر تم نے وہ کتاب خوب شائع کی۔ جی ڈیڈی! ایک دو دفعہ شائع کی۔ اپنے اور غیروں نے اسے بڑا پسند کیا۔ مگر جب مخالفین نے ان منفی حوالوں کو زیادہ اچھال کر ہمارے سلسلہ دجالیہ کو بدنام کرنا شروع کر دیا تو پھر ہم نے اس کی اشاعت موقوف کر دی۔ جس پر یہ یلغار کچھ رک گئی۔ مگر وہ احراری لوگ بہت شرارتی تھے۔ انہوں نے اس کا عکس لے کر اسے پھر شائع کر دیا تو پھر احراری مبلغ آپ کی اور ہمارے مربیوں اور عوام کی خوب گت بناتے تھے۔ اس سے ہماری بہت بدنامی اور ناکامی ہوتی۔ مگر ہم بھی آپ کی طرح ڈھیٹ بنے رہے۔ ہار ماننے والے نہ تھے۔ اچھا اچھا! شاباش! آفرین، بہت خوب۔ تو اتنی وضاحت کے بعد بھی یہ لوگ میری حقیقت کو نہ پا سکے کہ میں کسی معقول کردار کا مالک نہیں بلکہ ایک عام شریف انسان بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ پھر مجھے ان احمقوں نے مجدد اور مسیح اور نبی وغیرہ۔ کیسے مان لیا؟ کیوں اوئے الّو باٹو، جلال دین، نذیر لائل پوری، سرور شاہ، احمد علی

وغیرہ۔ نادانو، پاگلو کیا اس کردار کا حامل انسان مجدد اور مسیح ہوسکتا ہے؟ جسے انسانیت اور شرافت کی ہوا بھی نہیں لگی تھی۔ جس نے خود واضح کردیا کہ بھئی میں تو ایک مراقی اور مجمع الامراض آدمی ہوں۔ میں تو گورنمنٹ برطانیہ کا وفادار گماشتہ ہوں۔ میرے پاس جبرائیل نہیں بلکہ ٹیچی اور مٹھن لال وغیرہ جیسے دیسی ولایتی ہرکارے آتے ہیں۔ او احمقو! میں نے تو صاف لکھ دیا کہ:

ہوں کرم خاکی میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

تو کیا مجدد اور مہدی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ استغفر اللہ! مسیح اور نبی ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ معاذ اللہ! او پاگلو! جب قرآن نے صاف صاف اعلان کردیا تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کی نبوت منقطع ہے۔ خود سید دو عالم ﷺ نے بھی سینکڑوں ارشاد فرمائے ہیں۔ واضح کردیا تھا کہ اب سلسلہ نبوت منقطع ہوگیا ہے۔ اب اور کوئی فرد عہدہ نبوت پر فائز نہیں ہوگا۔ چنانچہ تمام محدثین، مفسرین، مجددین اور آئمہ دین اور صلحائے امت نے علی الاعلان ہر کتاب میں یہی فیصلہ دے دیا تھا کہ اب خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد کوئی نیا فرد انسانی منصب نبوت نہیں پاسکتا۔ اب ہر قسم کی نبوت اور رسالت کا ملنا ممتنع اور محال ہے۔ حتیٰ کہ میں نے خود فیصلہ لکھ دیا کہ اب حضرت ﷺ کے بعد جبرائیل امین، ایک جملہ بھی اگر بولیں تو یہ بھی نبوت کے خلاف ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۵۷۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۱)

اور لکھ دیا کہ جس سلسلہ وحی کو خدا نے آدم سے شروع فرمایا تھا اسے محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم کردیا ہے۔ دیکھو میری کتاب (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۲۰، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

اور میں نے مزید وضاحت کردی کہ اب اللہ تعالیٰ ہمارے آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی بھی رسول کو نئے سرے سے عہدہ نبوت پر فائز نہ کرے گا اور نہ ہی ایک مرتبہ نبی بنانے بند کر کے دوبارہ کسی کو عہدہ نبوت دینا شروع کردے گا۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۷۷، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

اور خود خاتم الانبیاء ﷺ نے بھی اعلان کردیا تھا کہ: ''ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (ترمذی ص ۵۳ ج ۲، باب ذهبت النبوة وبقيت المبشرات)'' کہ نبی اور رسول بننے بند ہوچکے ہیں تو اب نہ کوئی رسول بنے گا اور نہ نبی۔ میں نے بھی آپ ﷺ کو نبوت کی آخری اینٹ قرار دیا تھا۔ (آریہ دھرم یا ست بچن) اور پھر اس کے خلاف بھی بک دیا کہ وہ آخری اینٹ میں ہوں۔ یا للعجب!

تو میں نے اتنی وضاحت کردی تھی تو احمقو! تم کس بناء پر مجھ بدبودار مسیلمہ کے ساتھ چمٹ گئے تھے۔ کیا تم نے اسلامی کتابیں، تفسیریں اور کتب احادیث وکلام نہ دیکھی تھی۔ تمہیں فرمان صدیق ''تم الدین وانقطع الوحی اینقص وانا حی'' نظر نہ آیا تھا اور جب مجھ جیسے سرپھروں طلیحہ، اسود عنسی اور خاص کر مسیلمہ کذاب نے ذیلی نبوت کا اعلان کیا تھا تو صدیق اکبرؓ نے کس طرح اس کو صفحہ ہستی سے مٹا کر ثابت کردیا کہ حبیب کبریا ﷺ کے بعد جب بھی کسی مکار کے سر میں یہ سودا سمایا تو ہر زمانہ کے مسلمان حکمرانوں نے اسے فوراً جہنم کی طرف چلتا کیا۔ کسی نے ذرہ بھر لحاظ نہ کیا۔ کیونکہ افضل الخلق بعد الانبیاء علیہم السلام کا فرمان لاریب امت کے قلوب واذہان میں نقش ہو چکا تھا۔ یہ تو میری بدبختی تھی کہ صلیبی دور تھا جو مسلمانوں کے بڑے مخالف معاند اور دشمن تھے۔ انہوں نے شاہ شہیدؒ کی تحریک جہاد کو ختم یا ٹھنڈا کرنے کے لئے مجھے اپنا گماشتہ بنالیا کہ تو نے آہستہ آہستہ مسیح بن کر حرمت جہاد کی تبلیغ کر کے امت کے ذہنوں کی برین واشنگ کرنا ہے۔ کیونکہ دین اسلام میں یہ مسئلہ جہاد ''ذروۃ الاسلام'' کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ اسلام کی آن اور بقاء کا ضامن ہے۔ چنانچہ صدیق اکبرؓ نے اپنی پہلی تقریر میں بھی اس کی خوب وضاحت کردی تھی۔ اس لئے مخالفین اسلام ہمیشہ اسلام، جذبہ جہاد سے خائف رہتے ہیں۔ زبور مقدس میں بھی مذکور ہے کہ لوگ تجھ سے قیامت تک ڈرتے رہیں گے۔ (زبور۷۲:۵)

پھر یہ صلیبی تو قرون وسطیٰ میں سلطان صلاح الدینؒ کے ہاتھوں مزہ چکھ چکے تھے۔ اس لئے ان کے دلوں پر اسلامی جذبہ جہاد کا بڑا رعب اور دبدبہ طاری تھا۔ نیز عہد قریب میں شاہ شہیدؒ کی تحریک اور اس سے قبل مہدی سوڈانی وغیرہ سے اپنی درگت بنوا چکے تھے اور سلطان ٹیپو شہیدؒ نے تو ان کی وہ گت بنائی تھی کہ ان کی نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔ لہٰذا ان تمام تجربوں کی بناء پر یہ تثلیث اور صلیب پرست قوم مسلمانوں سے نہایت مرعوب تھی تو انہوں نے اس جذبے کو ماند یا ختم کرنے کے لئے سو قسم کے پاپڑ بیلے۔ کہیں ہندوستان کے نصاب تعلیم کو بدلا۔ کہیں مجھ جیسے خناسوں کو اس محاذ پر کھڑا کیا تو محض انہی مقاصد کے پیش نظر انہوں نے مجھ سے یہ اظہار کروائے ورنہ کہاں مہدویت، کہاں مجددیت اور کہاں مسیحیت ونبوت اور کہاں مجھ جیسا فاسق وفاجر فریبی اور مکار انسان۔ مجھے تو حب مال وجاہ نے یہ برے دن دکھائے تھے۔ نادانو! تم تو پڑھے لکھے لوگ تھے۔ میری چکر بازی میں نہ بھی آتے تو پھر بھی تم خاطر خواہ مسئلہ معاش کا بندوبست کر سکتے تھے۔ جب کہ میری حالت نیم ملاں خطرہ ایمان کی سی تھی۔ میں نے تو واجبی سی کتابیں پڑھی تھیں۔ لیکن استعداد ناقص تھی۔ دیکھو نا! میری عربی تحریر کے نمونے، مجھے تو مذکر مؤنث اور واحد جمع کی تمیز نہیں

تھی۔ بس جوش حماقت ودجالیت میں جو کچھ منہ میں آتا بکتا اور لکھتا چلا جاتا۔ تم عربی کے ماہر لوگ تھے۔ احسن تم تو بہت اونچی استعداد والے تھے۔ آخر تم تو دیکھ لیتے میں نے ایک جگہ لکھ دیا۔

’’کلام افصحت من لدن رب کریم‘‘ (الاستفتاء ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۷۱۲)

ذرا بتلاؤ! یہ عربی گرائمر کے مطابق صحیح ہے۔ جی حضرت! کلام افصحت او ہو یہ تو درست نہیں کیونکہ کلام مذکر ہے اور افصحت اس کا فعل آپ نے مؤنث لکھ دیا۔ اچھا بتلاؤ! ’’وھب لہ الجنۃ‘‘ درست ہے۔ حضرت یہ بھی ٹھیک نہیں لگتا۔ الوؤ! اس جیسے بیسیوں نمونے پیر مہر علی صاحب آف گولڑہ نے سیف چشتیائی میں پیش کر دیئے تھے۔ ذرا دیکھ تو لیتے۔ اب کہہ رہے ہو کہ غلط ہے اور دنیا میں اندھے بنے رہے۔ پاگلو! تم اتنے ہی بیوقوف اور جاہل بن گئے تھے کہ ذرا عقل نہ آئی کہ ایسا جاہل بھی کبھی کسی منصب کا اہل ہو سکتا ہے۔ مجدد، مہدی، مسیح اور نبی تو بات ہی بڑی دور کی ہے اور وہ ہے بھی وہبی چیز۔ وہ اکتسابی اور مجاہدہ وریاضت سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بھئی دیکھو! میں کوئی نئی بات پیش نہیں کر رہا۔ بلکہ اپنی دنیاوی تحریرات کے حوالہ سے تمہارے سامنے اصل حقیقت کا اظہار کر رہا ہوں۔ اب بتاؤ دنیا میں تم کس غلاظت وخباثت سے چمٹے رہے تھے۔ شرم نہ آئی بے ایمانو! تم نے بڑی بڑی پاکٹ بکیں (احمدیہ پاکٹ بک، تعلیمی پاکٹ وغیرہ) لکھ کر دنیا میں اودھم مچایا ہوا تھا۔ مباحثوں اور مباہلوں کا چکر چلایا ہوا تھا۔ مگر تم نے ہر جگہ مار ہی کھائی۔ جیت یا غلبہ تمہاری قسمت میں ہی نہیں تھا۔

او احمقو! یہ تو قواعد کی غلطیاں ہیں۔ وہاں تو ننکانہ والوں نے یا اور کسی نے میری قرآنی اغلاط بھی شائع کی تھیں کہ دیکھو مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں قرآن کی اتنی آیات غلط لکھی ہیں۔ مثلاً براہین کو لے لو وہاں (براہین احمدیہ ص۵۰۵، خزائن ج۱ ص۶۰۱) پر میں نے قرآنی آیت یوں لکھ دی تھی۔ ’’عسیٰ ان یرحم علیکم‘‘ حالانکہ اصل میں یرحمکم بلا صلے کے تھی۔ نادان اندھو! تمہیں پتہ نہ چلا تھا۔ ہاں ہاں مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ تم نے اپنی شقاوت کو سینے سے چمٹائے رکھا۔ ایڈیشن پر ایڈیشن شائع کرتے رہے۔ مگر ان آیات کی تصحیح نہ کی اور جلال دین خبیث تو نے ہی میری کتابوں کو آڈٹ کر کے روحانی خزائن کی صورت میں چھپوایا تھا۔ تو یہ آیات قرآنیہ کیوں درست نہ کیں۔ تمہیں اتنی بھی شرم نہ آئی کہ آخر مجھ سے غلطی ہو سکتی ہے تو اس کو درست کر لیتے۔

اور الو میاں! تمہاری تعلیم کہاں غرق ہوگئی؟ کیا عام کتب حدیث میں مذکور نہیں تھا کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نماز پڑھاتے ہوئے کوئی لفظ چھوڑ گئے۔ مگر صحابہؓ نے اس وقت لقمہ نہ دیا۔ بعد میں جب عرض کیا تو فرمایا کہ صحابہؓ آپ نے مجھے کیوں نہ بتایا تو جب خاتم المرسلین ﷺ کا

یہ معاملہ ہے تو میں بالفرض کچھ ہوتا بھی تو پھر بھی آپؐ کے مقابلہ میں میری کیا وقعت تھی کہ مجھ سے جو قرآنی الفاظ میں خطاء ہو جائے اس کو درست نہ کیا جائے۔ آخر خبیثو! اتنی موٹی بات بھی تمہاری کھوپڑی میں نہ آئی۔ واقعی تم پر یہی فرمان الٰہی صادق آتا ہے۔''افرایت من اتخذ الٰھه هواه واضله الله علیٰ علم (جاثیه:۲۳)''اوظالمو! میں نے خود تو ضلالت میں چھلانگ لگادی تھی۔ مگر تم نے اور مجھے نیچے کودبایا۔''الا لعنة الله علی الظالمین''

اوخبیثو! تم نے میری کتاب (اربعین نمبر۲ص۲۳) میں علماء کی لعنت پھٹکار سے بچنے کے لئے لفظ انبیاء کو تو اولیاء سے بدل دیا۔ مگر تمہیں احکم الحاکمین کا ذرا خوف نہ آیا کہ اس کے کلام برحق کی خطاء کو جو مجھ سے غیر اختیاری طور پر صادر ہوگئی تھی اسے درست نہ کرسکے۔ ابلیس نے تمہاری کہاں تک مت ماردی تھی کہ سوائے جہالت وحماقت کے کچھ بھی تمہارے پلے نہ رہا۔ یہ تو خدائی کلام تھا۔ جس کے متعلق خود سرور دوعالمﷺ سے اعلان کروایا گیا۔''قل ما یکون لی ان ابدله من تلقائی نفسی (یونس)''اسے تو صحیح کرلیتے۔ اسی طرح میں نے احادیث کے متعلق بہت کچھ جھوٹ سچ بولا کہیں سے لفظ نکال دیا کہیں مزید گھسیڑ دیا۔ جیسے من السماء کا لفظ (حمامتہ البشریٰ) کہیں قرآن سے نکال دیا۔ جیسے ازالہ اوہام میں''اوترقیٰ فی السماء''کا جملہ وغیرہ۔ مگر تمہیں کچھ خیال نہ آیا کہ اسے درست ہی کرلیں۔

ایک قادیانی: مربی: پیرومرشد۔ یہ آپ کی جھاڑ جھنکار محض فضول ہے۔ ہم تو آپ کو حد سے بڑھی ہوئی یقین دہانی کے نشے میں سب کچھ فراموش کر بیٹھے تھے۔ ہمارا ذہن یہی بن چکا تھا کہ ہمارے حضرت صاحب جو کچھ لکھ گئے ہیں وہ بالکل صحیح ہے۔ چاہے کچھ ہو جائے، ہم اس سے نہ ہٹیں گے اور نہ ہی بدلیں گے اور دوسری بات یہ تھی کہ جیسے آپ ہوائے نفسی کے شکار ہوکر اور پنجہ ابلیس میں پھنس کر اس نار سعیر کے راستے پر چل پڑے تھے۔ ہمیں بھی آپ کی صحبت بد کے طفیل وہی لعنت پڑگئی۔ جیسے آپ دنیاوی عیش وعشرت کے نشے میں سب کچھ تج کر بیٹھے ہم بھی دنیاوی عزت اور واہ واہ کے نشے میں اندھا دھند جہنم کے گڑھوں کی طرف سے سرپٹ دوڑ پڑے۔ فرمایئے! آپ نے کتنی دھونس بٹھائی تھی کہ:

۱...... میری وحی مثل قرآن کے قطعی اور یقینی ہے۔

(حقیقت الوحی ص۲۱۱، خزائن ج۲۲ص۲۲۰)

۲...... مجھے خدا ایک لحہ بھی غلطی پر باقی نہیں چھوڑتا۔ بلکہ فوراً متنبہ کردیتا ہے۔

(نورالقرآن ص آخر، خزائن ج۸ص۲۷۲)

۳...... آپ نے فرمایا تھا کہ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اپنی وحی میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں۔ (تجلیات الٰہیہ ص۲۰ ج۲۰ ص۴۱۲) حضرت تو فرمایئے ایسے زبردست تقدس کے غلافوں کے اندر ہم کس طرح جھانک کر تصحیح کا خیال کر سکتے تھے؟

یکا یک ایک طرف سے نعروں کی جھنکار اٹھی۔ غلام احمد کی جے۔ مرزائیت کی جے۔ کرشن مہاراج کی جے۔ اس کے بعد وقفہ اجابت کا اعلان ہوتا ہے۔ کفر وضلالت کی نشانی، مرزا قادیانی، مرزا قادیانی۔

چند منٹ بعد جناب قادیانی پھر اپنی مسند پر براجمان ہو جاتے ہیں۔ ہاں بھئی! ذرا ٹھہرو۔ مجھے ذرا اپنے دوسرے فرزند بشیر احمد سے کچھ مزید دریافت کرنا ہے۔

بشیر احمد! جی ڈیڈی جان! حاضر۔ فرمایئے:

اچھا بیٹا بتلاؤ کہ تم نے سیرۃ المہدی کے علاوہ اور کون سی کتاب لکھی؟ ڈیڈی جان! جان پدر۔ میں نے ایک اہم مضمون بنام کلمۃ الفصل بھی شائع کیا تھا۔

عزیز بیٹے! اس میں کیا لکھا تھا؟

ڈیڈی جان! دراصل اس تحریر کا پس منظر بہت عجیب اور تفصیل طلب ہے۔

جان پدر! وہ کیوں؟

بشیر احمد ایم۔اے: ڈیڈی جان! اصل واقعہ یوں ہے کہ جب آپ بذریعہ وبائی ہیضہ جہنم رسید ہوگئے تو بعد میں آپ کے دست راست حکیم نوردین تھے۔ ظاہر ہے کہ ہم ان کے سامنے تو یوں بھی نہ آسکتے تھے۔ کیونکہ ان کی شخصیت نہایت اہم اور بلند بالا تھی۔ آپ کی دجالی تحریک کے یہی تو روح رواں تھے۔ اگر یہ نہ ہوتے تو آپ شاید کبھی یہ سلسلہ دجالیہ شروع نہ کر سکتے۔ ہم نے یہ بھی سنا تھا کہ یہ بھیرہ کے حجام اور نائی تھے اور نائی نہایت ذہین ہوتے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے آپ کو تمام نشیب وفراز سے مطلع کیا تھا۔ ہر مشکل اور کٹھن مرحلہ پر یہ آپ کے دست راست اور معاون بنے رہے۔ اس لئے ہم کچھ نہ بول سکے۔ یہ آپ کے خلیفہ اور نائب بن گئے۔ انہوں نے آپ کے قائم کردہ سلسلہ دجالیہ کی خوب استواری فرمائی۔ اگرچہ تھوڑی ہی مدت بعد یہ بھی آپ کے پیچھے لپک پڑے۔ مگر بنیاد تو وہی مضبوط فرما گئے۔ لیکن ان کے آپ کے ہاں پہنچ جانے کے بعد قادیان میں بہت شور ہوا۔ ایک ہنگامہ کھڑا ہوگیا۔ وہ یوں کہ اس واقعہ پر ہمارے برادر مکرم مرزا بشیر الدین محمود صاف آپ کی مسند دجالیت پر براجمان ہونے کے خواہش مند ہوئے اور حق بھی انہی کا بنتا تھا۔ جس کی تصدیق ان کی تاریخ نے بھی کر دی۔ مگر آپ کا ایک اور مرید محمد علی نام

تھا۔ اس کے منہ میں بھی پانی بھر آیا کہ اب خلافت میرا حق ہے۔ کیونکہ میں بہت پڑھا لکھا اور گریجویٹ ہوں۔ گویا بظاہر برابر کی چوٹ تھی۔ مگر جب آپ کی روحانی اور جسمانی اولاد اپنے مؤقف پر ڈٹ گئی تو پھر اس کی کیا بساط تھی کہ وہ خلیفہ بن جاتا۔ چنانچہ کافی تو تکار کے بعد برادر مکرم خلافت دجالیہ کی گدی کے وارث بن گئے اور تسلیم کر لئے گئے اور محمد علی بری طرح ناکام ہوا۔ اس کے بعد اس نے اپنے حلقہ احباب کو علیحدہ منظم کر کے اپنی الگ پارٹی بنائی۔ جس میں کچھ پڑھے لکھے اور کالجیٹ بھی تھے۔ جیسے احسن امروہی اور خواجہ کمال الدین وغیرہ۔ چنانچہ اس نے اپنی الگ پارٹی کا الگ تشخص قائم کرنے کے لئے کئی مسائل میں ہم سے اختلاف کا راستہ اپنالیا۔ حالانکہ پہلے اس کے وہ نظریات نہ تھے۔ مگر اب اس کی یہ مجبوری تھی کہ اپنا الگ تشخص قائم کرے۔ ڈیڈی جان! اس نے بہت ظلم کیا کہ آپ کے اہم بنیادی مسائل کو اختلافی بنا کر ایک نیا میدان کارزار قائم کر لیا۔ چنانچہ اس نے کہا کہ کسی بھی کلمہ گو کو کافر نہیں کہا جا سکتا اور نہ ہی مرزا قادیانی نے کہا ہے اور دوسری بات یہ کہ جناب مرزا قادیانی صرف مجدد و محدث ہی ہیں۔ مسیح موعود بھی ہیں۔ مگر کسی بھی سطح پر نبی نہیں ہیں۔ اگر کہیں حضرت نے لکھا ہے تو صرف مجازی اور لغوی معنی میں ایسا لکھا ہے۔ چنانچہ یہ دو مسائل برادر مکرم اور محمد علی کے درمیان نہایت طوالت اختیار کر گئے۔ علاوہ ازیں خلافت کا مسئلہ بھی زیر بحث تھا کہ وہ بجائے خلافت کے ایک انتظامی کمیٹی کا قائل تھا اور ہم سب مسند خلافت کے لہٰذا یہ مسئلہ بھی زیر بحث آ گیا اور ادھر محمد علی نے لاہور میں اپنا مرکز قائم کر لیا اور اپنے نظریات کی تائید میں اور ہمارے خلاف بہت کچھ لکھا۔ اس نے قرآن کا ترجمہ اور تفسیر بھی لکھی۔ دیگر کئی کتابیں لکھیں۔ پھر اس کے معاونین نے بھی بہت کچھ لکھا۔ لیکن ادھر بھائی بشیر الدین نے بھی جواب لکھنے میں حد کر دی۔ چنانچہ ان کی کتاب حقیقت النبوۃ بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اس میں بھائی جان نے آپ کی دجالی نبوت کے اثبات کے لئے دلائل کا انبار لگا دیا تھا۔ تقریباً تین صد صفحات کی کتاب تھی۔ مگر لاجواب اور بے نظیر۔ اس میں محمد علی کو خوب ناک چنے چبوائے۔ اس میں بھائی جان نے ثابت کر دیا کہ آپ بقول خود ظلی نبی تو ہیں۔ مگر یہ ایک متواضعانہ اظہار ہے۔ آپ دراصل حقیقی نبی ہیں اور جو والد کی تحریرات میں نبوت کا انکار ملتا ہے تو وہ اس بناء پر ہے کہ پہلے حضرت کو نبوت کا حقیقی مفہوم اور مصداق ذہن نشین نہ تھا۔ اس لئے آپ نبوت سے انکار کر دیتے۔ بعد میں جب انکشاف تام ہوا تو پھر آپ نے کھل کر دعویٰ نبوت فرما دیا۔ جیسے پہلے آپ کو لفظ توفی کا صحیح مفہوم ذہن نشین نہ تھا۔ مگر جب خدا نے انکشاف تام سے اصل حقیقت کھول دی تو پھر آپ اس کا مفہوم صرف موت ہی لیتے تھے۔ لہٰذا آپ کی دونوں قسم کی

تحریرات کا حل اور توافق یہ ہے کہ منفی تحریرات قبل از انکشاف تام ہیں۔ جواب منسوخ تصور ہوں گی۔ ان سے استدلال جائز نہیں ہوگا۔ تو اتنی عمیق محنت سے برادر عکرم نے محمد علی کو لاجواب کرنے کی پوری کوشش کی اور دیگر عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی بھی۔ جس کے نتیجے میں قادیانی احباب اپنے مؤقف پر ڈٹ گئے اور اسی نظریہ پر جان و مال کی قربانیاں دینے لگے۔

دونوں فریق ایک دوسرے کے مقابل خوب لکھنے لگے۔ اگر برادر مکرم نے حقیقت النبوۃ لکھی تو مقابل میں محمد علی نے النبوۃ فی الاسلام چھ صد صفحات پر مشتمل کتاب لکھ ماری۔ جس میں تقریباً نصف آخر انکار نبوت کے حوالہ جات ہی پر مشتمل تھا۔ ایسے ہی مرزا محمود قادیانی کا قول فیصل نامی ایک رسالہ بھی تھا۔ نیز ایک اور مسئلہ کہ اسمہ احمد کا مصداق کون ہے۔ بردر مکرم نے انوار خلافت نامی رسالہ میں اس پر خوب دلائل دیئے کہ اس کا مصداق مرزا قادیانی ہی ہیں اور اس میں مخالفین سے خوب پنجہ آزمائی کے لئے چیلنج کئے۔ جب کہ دوسری طرف القول المجد احسن امروہی نے لکھ کر اس کا خوب ستیاناس کر دیا۔ بڑا علمی رسالہ تھا۔ اسی طرح مختلف مسائل میں مقابلہ بازی جاری رہی۔ حتیٰ کہ مختلف مسائل ونظریات پر باہمی مقابلہ بازی کا بازار خوب گرما گرم رہا۔ حتیٰ کہ بھائی صاحب کا اکثر دور خلافت اس باہمی کشمکش میں مصروف رہا۔ نیز اور بھی کئی داخلی وخارجی محاذ کھل رہے تھے۔ کہیں عبدالکریم مباہلہ اور ان جیسے کئی اور لوگ کھڑے ہوگئے اور مصری کی ہنگامہ خیزی اس کے علاوہ تھی۔ اکثر دور تقریباً اس باہمی کشمکش پر ہی مشتمل رہا۔ مگر جیسا کہ آپ کو خوب معلوم ہے کہ یہ سب کچھ محض فریب اور فراڈ تھا۔ بھلا واضح تضاد میں بھی کوئی موافقت ہوسکتی ہے۔ بھلا کبھی لغت میں بھی نسخ اور تبدیلی ہوسکتی ہے۔ کوئی اس کی سابقہ مثال پیش کی جاسکتی ہے؟ لیکن آفرین ہے آپ کے اس لائق ترین جیالے سپوت پر کہ اس نے آسمان وزمین کے قلابے ملا کر تمام مربیوں اور عوام کو الو بنائے رکھا۔ اس نے واقعی رات کو دن کر دکھایا۔ اسی طرح مسئلہ تکفیر میں بھی کافی لے دے ہوتی رہی۔ پھر آخر میں دونوں فریقوں نے آپ کے دامن اغلط میں پناہ لینے کی کوشش کی۔ چنانچہ قادیان والوں نے آپ کی تمام تحریرات سے دعویٰ نبوت کے جملہ حوالہ جات بالترتیب اکٹھے کئے کہ حضرت نے آخر تک دعویٰ نبوت کو برقرار رکھا ہے۔ ادھر لاہوریوں نے بھی آپ کی پٹاری سے ایسے حوالہ جات کا انبار لگا دیا کہ حضرت کا آخر تک دعویٰ نبوت سے انکار ثابت ہورہا ہے۔ چنانچہ دونوں پارٹیوں نے آپ کا آخری سے آخری حوالہ اپنی اپنی تائید میں ڈھونڈ نکالا۔ ایک نے غلبہ حق لکھا دوسروں نے فتح حق۔ لیکن دراصل بات یہ تھی اور جس کا آپ اس وقت بھی بلکہ کئی مرتبہ اظہار کر چکے ہیں کہ میں نے یہ ایک ڈرامہ رچایا تھا۔ کہیں کچھ لکھ دیا کہیں اس کے

خلاف کچھ اور لکھ دیا۔ گویا ایک ایک موضوع پر چار چار پانچ پانچ قسم کے متضاد بیانات میری کتابوں سے نکل سکتے ہیں۔ لہٰذا آپ کی اسی تضاد بیانی اور ہیرا پھیری سے دونوں طبقوں نے خوب فائدہ اٹھایا۔ اگرچہ غلبہ، غلبہ حق والوں کو ہی ملا۔ کیونکہ آپ نے واقعہ دعویٰ نبوت کیا تھا جس کے بے شمار شواہد موجود ہیں۔ یہ انکار تو محض مداری کی پٹاری تھی جو جس کی مرضی ہوتی ان سے برآمد کر سکتا تھا۔ پھر ایک بات یہ بھی تھی کہ لاہوری محمد علی کے کچھ ایسے اقتباسات بھی ہمیں مل گئے۔ جن میں اس نے پہلے واضح طور پر آپ کی نبوت کا اظہار کیا ہوا تھا۔ لہٰذا ہمارے ہاتھ اس کی یہ کمزوری بھی آ گئی۔

دراصل آپ کے پیش نظر چونکہ دین و مذہب ہرگز نہ تھا۔ محض انگریز بہادر کی چاکری تھی۔ لہٰذا آپ نے کوئی بھی مسئلہ فیصلہ کن اور صاف انداز میں ہرگز نہ لکھا۔ خصوصاً مسئلہ ختم نبوت اور حیات و وفات مسیح کو اتنا الجھا الجھا کر لکھا کہ قیامت تک کوئی بھی اس کو کلیئر نہیں کر سکتا۔ یہ مسائل آپ نے محض ایک آڑ اور بہانہ بنائے ہوئے تھے۔ ورنہ آپ کے پیش نظر دین ہرگز نہ تھا۔ لہٰذا آپ نے نہایت چابکدستی سے عوام کی نظروں میں ان مسائل میں ڈھول جھونکی کہ مدت تک مسلم وقادیانی ان مسائل میں مناظرے اور مباحثے کر کے وقت ضائع کرتے رہے۔ اگرچہ قادیانی ہمیشہ ذلیل وخوار ہی ہوتے رہے۔

ڈیڈی جان! بھائی جان کے اس جان مار معرکہ میں ہم بھی الگ بے کار بیٹھ نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ میں نے بھی اسی تعاون کے سلسلہ میں یہ کلمۃ الفصل نامی رسالہ لکھا۔ جس میں میں نے بھائی جان کی تائید کرتے ہوئے نبوت کی خوب توجیہہ کر دی کہ نبوت کی تین قسمیں ہیں۔ تشریعی، غیر تشریعی۔ پھر غیر تشریعی کی دو قسمیں کر دیں۔ ایک حقیقی دوسری غیر حقیقی یعنی ظلی بروزی اور اکتسابی۔ پھر لکھا کہ یہ تیسری قسم آنحضرت ﷺ سے قبل نہ تھی۔ یہ صرف آپؑ کے بعد ہی وجود پذیر ہوئی ہے۔ (دیکھئے کلمۃ الفصل ص۱۱۲) چنانچہ آپ نے بھی یہی بات (حقیقت الوحی ص۱۵۰) کے حاشیہ پر لکھی تھی۔

''کیونکہ آپ کے پہلے کوئی ایسی کامل کتاب یا نبی نہ آیا تھا کہ جس کے فیض کامل سے کوئی نبی بن سکے۔ یہ تو آپ ہی کی قوت قدسیہ ہے کہ جس کے فیضان سے ظلی طور پر اب نبی بن سکتے ہیں۔'' چنانچہ یہ بنیاد ہمیں آپ کے رسالہ ''ایک غلطی کا ازالہ'' وغیرہ سے بسہولت مل گئی۔ جہاں آپ نے لکھا ہے کہ: ''محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت بمع جمیع کمالات میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہو گئی ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۸، خزائن ج۱۸ ص۲۱۲)

اور دوسری جگہ لکھ مارا کہ: ”من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما رای“
(خطبہ الہامیہ ص۲۵۹، خزائن ج۱۶ ص ایضاً)

آپ نے یہ بھی لکھا کہ:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم از کسے
کم نیم ازاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(نزول المسیح ص۹۹، ۱۰۰، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷، ۴۷۸)

کہئے اس سے بڑھ کر کیا کفر ہوسکتا ہے؟ پھر میں نے یہ بھی لکھ مارا کہ حضرت مسیح کی روحانیت نے بوجہ فساد امت دو دفعہ جوش مار کر اصلاح امت کے لئے اپنا مثیل چاہا۔ چنانچہ پہلے جوش پر آنحضور ﷺ تشریف لائے اور دوبارہ جوش پر میں آ گیا ہوں تا کہ امت مسیحی کی اصلاح کروں۔
(آئینہ کمالات اسلام ص۳۴۲ تا ۳۴۶، خزائن ج۵ ص ایضاً)

پھر لکھا کہ اسی طرح ہمارے آنحضور ﷺ کی روحانیت بھی وقتاً فوقتاً جوش مارتی رہتی ہے۔ اصلاح امت کے۔ لئے جس کے نتیجے میں کئی افراد آپ کی صفات کاملہ کے مظہر بن کر اور محمد واحمد نام پا کر دنیا میں آتے رہے۔ مگر امت محمدیہ کی حالت عیسائیوں جیسی نہیں ہوئی۔ کیونکہ آپ کی امت میں ابھی ہزاروں صالحین موجود ہیں۔
(آئینہ کمالات اسلام ص۳۴۶، خزائن ج۵ ص ایضاً)

غور کیجئے کہ ایک طرف تو امت کو یہود ونصاریٰ کے قدم پر اقرار دے کر اس کا مصلح بنتا رہا۔ مگر یہاں معاملہ اس کے خلاف ہے۔ نیز جب متعدد محمد احمد ہوئے تو کیا انہوں نے بھی کوئی بروزیت کا دعویٰ کیا۔ تاریخ اسلام کے کسی بھی کونے کھدرے میں کسی ظلی محمد واحمد نے میرے جیسا کبھی ڈرامہ رچایا؟ ظلی وبروزی نبوت کا دعویٰ کیا؟ نہ ماننے والوں کو کافر وجہنمی قرار دیا؟ کوئی ثابت کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو دیکھو ساتھیو، میرا سارا دھندہ محض ڈرامہ اور تماشا ہی تھا۔ جس کو تم حقیقت جان کر مجھ پر لٹو ہوگئے اور آج یہ روز بد دیکھ رہے ہو۔ دیکھئے ایک طرف میرا یہ کردار ہے اور دوسری طرف ابلیس کا کردار۔ ایمانداری سے بتلایئے، ابلیس میرا مقابلہ کرسکا؟

قادیانی مربی: حضرت صاحب، واقعی وہ مقابلہ تو نہ کرسکا مگر یہ طریق کار تو اس نے ہی آپ کو سمجھایا ہے۔ بڑا وہی ہوگا، آپ تو اس کے مثیل ہوں گے۔

جی سر! تو گویا جناب نے متعدد مقامات پر دعویٰ نبوت کا واضح اظہار فرمایا۔ اگرچہ کئی مقامات پر بروزی اور ظلی کی جعلی اصطلاح کے رنگ میں۔ لیکن یہ سب آپ کی فریب کاری تھی۔ کیونکہ اسلام میں ایسی کوئی اصطلاح مستعمل نہیں۔ نہ کوئی ظلی نبی آج تک ہوا ہے۔ درحقیقت آپ نے اس اصطلاح کے پردے میں ہندوؤں کے مسئلہ تناسخ کا اقرار فرمایا تھا۔ اگرچہ کھل کر تناسخ کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ یہی تو اپنا کمال اور وصف نمایاں تھا کہ بات بھی کر لیتے۔ مگر لفظوں میں پردہ داری اور پہلوداری کے ساتھ۔ حالانکہ مسلمانوں کے ایمانیات میں ''امنت باللہ وملئکته وکتبه ورسله'' مطلق بلاتقسیم ہے۔ یہ سب کے سب رسول وصف رسالت میں مشترک ہیں۔ ان میں ایک بھی ظلی نہیں تھا۔ کسی کی نبوت بھی اکتسابی نہیں بلکہ براہ راست خدا کی طرف سے ہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا۔ ''اللہ اعلم حیث یجعل رسالته (انعام:۱۲۴)'' اور ''اللہ یصطفی من الملائکة رسلا ومن الناس (الحج:۷۵)''

ایسے ہی بے شمار نصوص قرآنیہ ہیں۔ جن میں نبوت کی تقسیم کی نفی ہوئی ہے۔ نیز اس کا محض وہبی ہونا ہی ثابت ہوتا ہے۔ فیضان یا مجاہدہ واتباع سے ملنا محض گپ ہے۔ جس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ پھر آپ کی کتاب (حمامتہ البشریٰ ص۸۲، خزائن ج۷ ص۳۰۱) میں صاف لکھا ہے کہ: ''لاشك ان التحدیث موهبة مجردة لا تنال بکسب البتة کما هو شان النبوة'' نیز آپ نے صاف لکھ دیا تھا۔ ''ما نعنی من النبوة ما یعنی فی الصحف الاولیٰ'' (خزائن ج۲۳ ص۶۳۷)

تو جب آپ کی نبوت ہی سابقہ کتب میں غیر مذکور ہے تو ان سے استدلال کیسے جائز ہوسکتا تھا۔ الغرض یہ ہمارا سلسلہ دجالیہ محض فراڈ ہی تھا۔ اس میں رتی بھر حقیقت نہ تھی۔ تو آیت بالا ''اللہ اعلم حیث یجعل رسالته'' نیز فرمان رسول۔ ''ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (ترمذی ج۲ ص۵۳، باب ذهبت النبوة وبقیت المبشرات)'' وغیرہ اسی طرح آپ کا حمامتہ میں لکھنا کہ آنحضورﷺ بلا استثناء خاتم الانبیاء ہیں۔ (حمامتہ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ ص۲۰۰)

یہ جملہ رسول وانبیاء وصف رسالت ونبوت میں مشترک نیز مؤمن بہ ہونے میں بھی مشترک ہیں۔ حالانکہ باہمی فرق مراتب بوضاحت قرآن ''تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعضهم (البقرہ:۲۵۳)'' ضرور ہے۔ غرضیکہ آپ کی ایجاد کردہ ظلی نبوت کی ہم نے یوں توجیہ کرکے حق ابوت اور تربیت ادا کیا۔ پھر میں نے صاف وضاحت کر دی کہ لفظ ظلی سے یہ نہ

نے متعدد مقامات پر دعویٰ نبوت کا واضح اظہار فرمایا۔ اگرچہ کئی
مطلاح کے رنگ میں۔ لیکن یہ سب آپ کی فریب کاری تھی۔
ح مستعمل نہیں۔ نہ کوئی ظلی نبی آج تک ہوا ہے۔ درحقیقت
میں ہندوؤں کے مسئلہ تناسخ کا اقرار فرمایا تھا۔ اگرچہ کھل کر
یہی تو اپنا کمال اور وصف نمایاں تھا کہ بات بھی کر لیتے۔ مگر
کے ساتھ۔ حالانکہ مسلمانوں کے ایمانیات میں ''امنت
''مطلق بلا تقسیم ہے۔ یہ سب کے سب رسول وصف رسالت
ی نہیں تھا۔ کسی کی نبوت بھی اکتسابی نہیں بلکہ براہ راست خدا
فرمایا۔ ''الله اعلم حيث يجعل رسالته
من الملائكة رسلا ومن الناس (الحج:۷۵)''
نیہ ہیں۔ جن میں نبوت کی تقسیم کی نفی ہوئی ہے۔ نیز اس کا
ان یا مجاہدہ واتباع سے ملنا محض گپ ہے۔ جس کا حقیقت
کتاب (حمامۃ البشریٰ ص۸۲، خزائن ج۷ ص۳۰۱) میں صاف
موهبة مجردة لا تنال بكسب البتة كما هو
لکھ دیا تھا۔ ''ما نعني من النبوة ما يعني في
(۶۲

یقہ کتب میں غیر مذکور ہے تو ان سے استدلال کیسے جائز
فراڈ ہی تھا۔ اس میں رتی بھر حقیقت نہ تھی۔ تو آیت بالا
ہ'' نیز فرمان رسول۔ ''ان الرسالة والنبوة قد
(ترمذی ج۲ ص۵۳، باب ذهبت النبوة وبقيت
میں لکھنا کہ آنحضورﷺ بلا استثناء خاتم الانبیاء ہیں۔
(حمامۃ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ ص۲۰۰)
ت ونبوت میں مشترک نیز مؤمن بہ ہونے میں بھی
احت قرآن ''تلك الرسل فضلنا بعضهم
۔ غرضیکہ آپ کی ایجاد کردہ ظلی نبوت کی ہم نے یوں
یں نے صاف وضاحت کر دی کہ لفظ ظلی سے یہ نہ

سمجھنا کہ یہ کوئی ہلکی یا گھٹیا قسم کی نبوت ہے۔ بلکہ یہ نہایت اعلیٰ درجہ کی نبوت ہے۔ حتیٰ کہ بعض انبیاء علیہم السلام سے بھی آپ کا مرتبہ بلند ہے۔ سن لو کہ آپ کی ظلی نبوت وہ بلند مقام نبوت ہے جس نے آپ کو آنحضورﷺ کے پہلو بہ پہلو کھڑا کر دیا۔ (کلمۃ الفصل ص۱۱۳)

ڈیڈی جان! دیکھئے ہم نے آپ کے دعویٰ نبوت کی پائیداری کے لئے کتنی محنت کی کہ ایک طے شدہ اور مسلم نظریہ اسلام میں رخنہ ڈال دیا کہ نبوت کی تین قسمیں کر ڈالیں۔ جن میں تیسری غیر تشریعی اور ظلی، یعنی اکتسابی اور غیر مستقل نبوت بھی ہے۔ جو کہ آپ کو ہی ملی۔ حالانکہ اسلامی لٹریچر میں یہ اجماعی حقیقت ہے کہ نبوت بہرصورت عطیہ الٰہیہ ہوتی ہے۔ اکتسابی نہیں ہے اور مزید یہ کہ آپ نے خود (حمامۃ البشریٰ ص۸۲، خزائن ج۷ ص۳۰۱) میں اسی حقیقت کو واضح کیا ہے کہ: ''لا شك ان التحديث موهبة مجردة لا تنال بكسب البتة كما هو شان النبوة'' نیز آپ نے اسی کتاب میں لکھا تھا ہمارے نبی برحق خاتم الانبیاء ہیں۔ اس میں کوئی تقسیم یا استثناء نہیں۔ (حمامۃ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ ص۲۰۰)

پھر آپ نے یہ بھی لکھ دیا تھا کہ مجھے یہ نعمت شکم مادر ہی میں عطاء ہو گئی تھی۔ (حقیقت الوحی ص۶۷، خزائن ج۲۲ ص۷۰) گویا میری نبوت اکتسابی نہیں بلکہ وہبی ہے۔ جب کہ سینکڑوں مقامات میں آپ نے اسے اکتسابی ظاہر کیا ہے۔ بالخصوص ایک غلطی کے ازالہ میں۔ بس یہ آپ کی تضاد بیانی اور چکر بازی ہی ہم سب کو ورطہ حیرت میں ڈالے ہوئے تھی۔ جس کا جو جی چاہتا تھا اس کی تائید آپ کی پٹاری سے نکال دکھاتا ہے۔ واہ ڈیڈی جان آج تک کوئی ایسا بہروپیا اور نوسر باز شاید ہی آپ جیسا خدا نے پیدا کیا ہوگا۔ واقعی آپ کی یہ بات درست ہے کہ نبی کا نام پانے کے لئے تیرہ صدیوں میں صرف میں ہی مخصوص ہوا۔ (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

گرگٹ اتنے رنگ نہیں بدلتا جتنے آپ نے بدل کر دکھا دیئے۔ ابوزید سروجی بھی آپ حضور کے سامنے پانی بھرتا نظر آتا ہے۔ یہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ تو آپ کے سامنے طفل مکتب کی حیثیت رکھتے تھے۔ جو کمال آپ کو ملا وہ کسی اور کو نہیں ملا۔ پھر نعروں کی جھنکار اٹھی۔ غلام احمد کی جے۔ کرشن اوتار کی جے۔ قادیانی بہروپئے کی جے۔ کفر والحاد کی نشانی۔ مرزا قادیانی مرزا قادیانی۔

محترم ڈیڈی جان! میں نے وہاں کھل کر لکھ دیا کہ ہمارے مسیح موعود کی نبوت جزو ایمان ہے جو آپ کو تسلیم نہ کرے وہ دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام حتیٰ کہ خاتم الانبیاءﷺ کا منکر کافر ہے۔ ایسے ہی آپ کی نبوت کا منکر بھی...... پھر دیکھو لا

الـہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ میں صرف محمد رسول اللہ ہی مراد نہیں۔ بلکہ اس اسم گرامی میں سابقہ جمیع انبیاء آ گئے ہیں۔ وہاں حضرت مرزا قادیانی کی آمد پر کلمہ کے مفہوم میں ایک مزید نبی کا اضافہ ہو گیا ہے تو گویا محمد رسول اللہ ﷺ کے مفہوم میں مرزا قادیانی بھی داخل ہے اور بہت کچھ لکھا جو کچھ آپ کے اور ہمارے پیر و مرشد نے اشارہ کیا وہ سب کچھ لکھ دیا۔ ساتھ ساتھ محمد علی لاہوری کی خوب گت بناتا گیا کہ بھئی یا تو مرزا قادیانی کے منکرین کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھ لو یا پھر خود مسیح موعود کو خارج از اسلام سمجھ لو۔ دونوں میں سے ایک چیز ضرور تسلیم کرنا ہوگی۔ چونکہ آپ نے بھی لکھ دیا تھا کہ، میرا منکر کافر اور جہنمی ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۳۰، ۱۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۳۳، ۱۸۵)

اور برادر مکرم نے تو حد کر دی کہ جو مسیح موعود کو نہیں مانتے اگرچہ انہوں نے آپ کا نام بھی نہ سنا ہو وہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (آئینہ صداقت ص ۳۵)

پھر میں نے اور بھائی جان نے اس بات پر بہت زور دیا کہ قرآن کی آیت کریمہ اسمہ احمد کا مصداق صرف ہمارے ڈیڈی ہیں۔ انحضور ﷺ قطعاً مراد نہیں۔ ہاں ضمنی طور پر ہو سکتے ہیں۔ العیاذ باللہ! پھر ہم نے اس نکتہ کو نہایت شدت سے بیان کیا۔ جب کہ دوسری طرف سے احسن امروہی نے اس کے خلاف مستقل رسالہ القول المجد بھی لکھا تھا تو بھائی جان نے انوار خلافت وغیرہ میں جواب لکھا۔ غرضیکہ اس باغی پارٹی کا مقابلہ بھائی جان اور ہم خوب کرتے رہے۔ ادھر بھائی جان کا دور ویسے بھی آپ کے سلسلہ دجالیہ کا سنہری اور کامیاب ترین دور تھا کہ بھائی نے مذہبی علمی اور سیاسی لحاظ سے قابل قدر پیش رفت کی۔ مذہبی پہلو تو حد کمال تک بیان کر دیا گیا۔ اگرچہ سیاسی مسئلہ بھی خوب سے خوب تر واضح کر دیا گیا۔ ہمارا الفضل تو اس وقت ایک سیاسی شاہکار تھا۔ جس کا ہر شمارہ سیاست کا مرقع ہوتا تھا۔ بلکہ وہ تو ہمارا شعلہ نوا آرگن تھا۔ برادر مکرم نہایت جرأت اور بے باکی کے ساتھ آپ کے سلسلہ دجالیہ کے اغراض ومقاصد نہایت تفصیل سے بیان فرماتے۔ ہر خطبہ جمعہ بس ایک ایٹم تھا جو ملت اسلامیہ کو ختم یا مضمحل کرنے کے لئے بے تاب تھا۔

اب ذرا ہماری سیاسی پیش رفت اور کامیابیاں مزید سماعت فرمائیں۔ وہ یوں کہ حسب سابق بھائی جان اس میدان میں نہایت جرأت اور بے باکی سے بولتے برستے گرجتے تھے کہ گویا ابھی کچھ ہو جائے گا۔ مطالبہ پاکستان کے موقع پر مسلم لیگ کے قیام پر بھائی یعنی خلیفہ صاحب واضح طور پر دو قومی نظریہ کی بنیاد پر تقسیم ملک کے زبردست خلاف تھے اور نہایت بلند آواز سے اس کا اظہار فرمایا کہ یہ وطن کی تقسیم غیر فطری ہے۔ میرا الہامی عقیدہ اور ایمان ہے کہ یہ

تقسیم نہ ہونی چاہیئے اور اگر ہو بھی گئی تو ہم اس کی مخالفت کریں گے اور کوشش کریں گے کہ ملک پھر متحد ہو جائے۔ (الفضل ۵/اپریل ۱۹۴۷ء) چنانچہ آپ ۱۹۴۷ء تک خوب بیان بازی کرتے رہے۔ ادھر مسلم علماء کی یلغار کے خلاف بھی آنجناب نہایت دلیری کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے۔ اپنے کارکنوں مبلغین کو حوصلہ دیتے رہے، کئی قسم کی فورسز اور تنظیمیں قائم کر کے ملک میں تہلکہ مچا دیا۔ گویا ہمارا ربوہ شریف عیسائی ویٹیکن سٹی کی طرح باقاعدہ ایک اسٹیٹ ان اسٹیٹ تھا۔ جس کا ہر محکمہ اور ہر نظام اپنا تھا۔ چنانچہ آپ نے تقسیم ملک کے بعد اس ملک کو توڑنے یا کمزور کرنے کے لئے ہزارہا جتن کئے۔ اوّل تو تقسیم ہی میں ایسا رخنہ ڈال دیا کہ جسے کبھی بند نہیں کیا جاسکتا کہ آپ کی اسکیم سے پنجاب کے چار ضلعے بجائے پاکستان کے انڈیا کے پاس چلے گئے۔ جس کی بناء پر جموں وکشمیر کا علاقہ جو پاکستان کی شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے، وہ خود بخود کٹ گیا۔ اگرچہ پاکستان نے کچھ محنت کر کے ۱۹۴۸ء میں کچھ حصہ آزاد کرا لیا۔ مگر بقیہ حصہ ہمیشہ کی سردردی کا سبب بنا ہوا تھا۔ وہاں خون کی ندیاں نہریں بہہ نکلیں۔ مگر مسئلہ حل نہ ہوا۔ ادھر سرپرست اقوام متحدہ والے بھی محض خانہ پری کے لئے بالغ رائے دہی کا مطالبہ منظور کر کے انڈیا کو فرمائش کرتا رہتا تھا۔ مگر محض وقت گذاری کے لئے۔ دل سے وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ پاکستان اسی طرح تشویش میں پڑا رہے۔ بلکہ انہوں نے ہی تو اسے خراب کیا تھا۔ پھر بھائی جان نے پہلے کشمیر کمیٹی میں سربراہ بن کر کچھ کرنے کا پروگرام بنایا۔ مگر کمیٹی کے دیگر ارکان بڑے ہوشیار نکلے، وہ ہماری نیت سمجھ گئے اور خلیفہ کو سرکانے کی فکر کرنے لگے۔ پھر اور تو اور ڈاکٹر اقبال بھی آپ سے بدظن ہو گیا اور صاف کہہ دیا کہ ”قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔“

پھر برادر مکرم اور طرف پیش رفت کرنے کے منصوبے بنانے اور اپنانے لگے جو نہایت تفصیل طلب ہیں۔ آپ نے پاکستان کے کسی صوبہ مثلاً بلوچستان کے متعلق یہ منصوبہ بنایا تھا کہ اسے اپنے زیر اقتدار کر لیا جائے تاکہ کم از کم کوئی ملک نہ سہی تو ایک صوبہ تو خالصتاً احمدی کہلا سکے۔ مگر برا ہوا احراری علماء اور دیگر افراد قوم کا کہ انہوں نے اس منصوبہ کو بھی نہایت بری طرح ناکام بنا دیا۔ پھر بھائی نے ۱۹۵۳ء تک ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ بس ایک معرکہ شروع ہو گیا۔ ہماری نمائندہ حکومت نے مسلمانوں کے خلاف زبردست ایکشن لیا اور مارشل لاء کے تحت تقریباً ۱۰ ہزار ختم نبوت کا نعرہ لگانے والوں کو بھون ڈالا۔ تمام احرار بلکہ علمائے اسلام کو جیلوں میں ڈال دیا۔ گویا وہ ہماری کامیابی کی ایک جھلک تھی۔ مگر یہ ڈرامہ بھی ادھورا ہی رہ گیا۔ چنانچہ یہی تحریک آگے چل کر ہماری تباہی کا باعث بنی۔ الغرض بھائی جان نے نصف صدی تک سلسلہ دجالیہ کا پرچم اڑائے

رکھا۔آخرتک وہ آپ کی طرف گرفت الٰہی میں جکڑے رہے اورنہایت ذلت وخواری سے آپ کے پاس پہنچ گئے۔"ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکة باسطوا ایدیهم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الهون بما کنتم تقولون علی اللّٰه غیر الحق وکنتم عن آیاته تستکبرون (انعام:۹۳)"

شاباش بیٹے!تم نے میرا کلیجہ ٹھنڈا کر دیا۔اچھا اب بیٹھ جاؤ۔ادھر ایک دفعہ پھر پرجوش نعروں کی جھنکار اٹھی۔جے غلام احمد کی جے۔انگریزی نبی کی جے۔خود کاشتہ پودے کی جے۔ خلیفہ محمود کی جے۔کرشن اوتار کی جے۔ربوہ کے آمر کی جے۔ربوہ کے راسپوٹین کی جے وغیرہ۔ پھر وقفہ بول کا اعلان ہوا اور جناب قادیانی اپنی عارضی ڈرم نما لیٹرین میں گھس گئے۔

چند لمحوں کے بعد مرجھائے ہوئے موڈ میں دوبارہ اپنی نشست گاہ پر اکڑ کر براجمان ہوگئے۔آواز آتی ہے۔

مرزا قادیانی:اچھا پیارے بیٹے ناصر!

ناصر احمد:جی دادا حضور،بندہ حاضر ہے۔

مرحبا بیٹے:ذرا تم بھی کچھ اپنی رام کہانی سناؤ۔دیکھو ہمارے سلسلہ دجالیہ کے تمام متعلقین،اراکین،مبلغین اور مربی بمع عوام مرد وزن کے حاضر ہیں۔دنیا میں مسلمانوں نے ہمارا سالانہ میلہ رکوایا تھا۔مگر اب روک کر دکھائیں۔دیکھئے کیسے پنجاب گورنمنٹ اور ڈی سی جھنگ ہمارے خلاف پابندی لگاتا ہے۔او گورنر پنجاب اوڈی سی جھنگ،کدھر ہے تو؟ آ ذرا لگا ہمارے اس میلہ پر پابندی۔مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر وناظم،خواجہ خان محمد،مولوی عزیز الرحمن جالندھری،اور طوفانی میاں اور شاہین ختم نبوت بننے والے اللہ وسایا اور دیگر نمائندو! اب کرو احتجاج،مطالبے اور مظاہرے،نعرہ بازی،ملاقاتیں۔دیکھو ہمارا میلہ لگا ہوا ہے۔مگر تم کہیں دور دور تک نظر بھی نہیں آتے۔اب کیوں بھاگ گئے۔آؤ نا ہمارے خلاف کرو کوشش۔اب صرف ہماری حکومت ہے۔دیکھو ہماری شان وشوکت۔گاؤ نعرہ،سلسلہ دجالیہ زندہ باد۔غلام احمد کی جے۔کرشن اوتار کی جے۔ربوہ کا راسپوٹین محمود پائندہ باد۔رودر گوپال کی جے۔جے جے۔جے سنگھ بہادر۔

اچھا بیٹے،ذرا تم بھی اپنی اگلی کارروائی سناؤ اور کھل کر بولو۔اب یہاں کوئی پابندی نہیں ہے۔یہاں آج کل ہماری ہی حکومت ہے۔

مرزا ناصر:ڈیڈی جان،حاضر۔فرمائیے کیا ارشاد ہے؟

مرزا قادیانی:جان پدر بیان کرو کہ تمہارا دور خلافت کیسا رہا؟

مرزا ناصر: ڈیڈی جان! میرا دور خلافت مجموعی طور پر نہایت کامیاب رہا۔ اگرچہ درمیان میں کچھ بدمزگیاں بھی پیدا ہوئیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ آپ کے خلیفہ دوم کی پیش رفت کو میں نے قائم اور جاری رکھا۔ وہ تمام داخلی منصوبہ بندیاں اور انتظامات کو مزید مستحکم بنانے کی ازحد کوشش کرتا رہا۔ جو تعلیمی ادارے ربوہ کالج اور اسکول اور رفاہی ادارے فضل عمر ہسپتال وغیرہ اور دیگر تبلیغی سلسلہ خلافت ثانیہ میں قائم ہوا تھا۔ اس کو مزید سے مزید استحکام ہی ہوا۔ علمی خدمات کے سلسلہ میں ایک کام یہ ہوا کہ میں نے آپ کی تمام تصانیف کو ۲۳ جلدوں میں بنام روحانی خزائن شائع کرا دیا۔ اسی طرح آپ کے مجموعہ اشتہارات جو کہ پہلے تبلیغ رسالت کے نام پر طبع ہوئے تھے۔ ان کو نئے سرے سے مجموعہ اشتہارات کے عنوان سے صرف تین جلدوں میں شائع کرایا۔ اسی طرح دیگر علمی خدمات مناظرین اور مبلغین کے سلسلہ کو مزید مستحکم کیا۔ دارالامان ربوہ کے داخلی انتظامات اور بیرونی روابط کو مزید استحکام اور ترقی دی۔ پاکستانی حکومتیں آئے دن بدلتی رہیں مگر ہم نے بڑی لگن اور پوری محنت سے اپنے گماشتے انتظامی، عدالتی اور سول اور فوجی محکموں میں اس طرح گھسیڑ دیئے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر سلسلہ کی ترقی اور ترویج میں مؤثر رول ادا کرنے کے لائق ہو گئے اور پھر وہ اپنی مکمل توانائیاں اس بارہ میں صرف کرتے بھی رہے۔ جس کے نتیجہ میں قوم مسلم کا نفاذ اسلام کا خواب نہ صرف ادھورا رہا۔ بلکہ مزید دور اور سراب کی صورت اختیار کرتا چلا گیا۔ علاوہ ازیں میں نے اندرونی انتظامات کے بعد بیرونی ممالک میں مزید سے مزید رابطے بھی قائم کئے۔ اگرچہ ہمارا نامور جیالا سپوت سر ظفر اللہ خان ابتدائے پاکستان سے ہی بین الاقوامی سطح پر (اندرونی خدمات کے علاوہ) سلسلہ کی ترویج و ترقی کے لئے ناقابل فراموش خدمات ادا کر رہا تھا۔ بلکہ یہ تو ہمارے لئے حکیم صاحب کی طرح ایک نعمت غیر مترقبہ تھا۔ جسے ہم نے مزید سے مزید مستحکم کر دیا۔ کیونکہ حکیم صاحب اگر سلسلہ کی بنیاد قائم کرنے میں منفرد حیثیت کے مالک ہیں تو سر ظفر اللہ اس کی استواری اور تعمیر و ترقی میں نمایاں ترین خدمات کے ہیرو ہیں۔ خدا اس کے طبقات ناریہ میں مزید سے مزید اضافہ فرمائے۔ اب مرزا قادیانی وقفہ بول کا اعلان کرنے والے تھے کہ نعروں کی جھنکار بلند ہوئی۔ غلام احمد کی جے۔ کرشن اوتار کی جے۔ انگریزی گماشتہ مرحبا وغیرہ۔ وقفہ بول بول........ چند منٹ بعد مرزا قادیانی استنجے کا ڈھیلا کوٹ میں رکھتے ہوئے مسند ارشاد پر براجمان ہو جاتے ہیں۔ اچھا! جان پدر۔ پھر کیا ہوا؟

ڈیڈی جان، ذرا دیکھئے آپ کو غلطی لگ گئی۔ یہ استنجا کا ڈھیلا کیسا ہے؟ حضور یہ مٹی نہیں، یہ تو میرے خیال میں گڑ لگتا ہے۔

ہاں ہاں جان پدر، واقعی یہ گڑ ہی ہے۔ مجھے غلطی لگ گئی۔ چونکہ مٹی اور گڑ کے ڈھیلے میری اسی جیب میں اکٹھے ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے کبھی کبھی غلطی لگ جاتی ہے۔ اکثر اندھیری راتوں میں اور کبھی میں پہلے چکھ کر استعمال کرتا ہوں کہ یہ مٹی ہے یا گڑ۔ اسی لئے کبھی گڑ کی جگہ مٹی منہ میں آتی ہے اور استنجا میں کبھی گڑ استعمال ہو جاتا ہے۔

واہ رے ڈیڈی جان، یہ کیا حرکت ہے؟ بہرحال ڈیڈی جان! پھر یوں ہوا کہ ہمارے والد صاحب مرزا بشیر الدین علیہ ما علیہ نے جو سیاسی جال پھیلا رکھا تھا کہ یہ ملک کی تقسیم بالکل غیر فطری اور غیر پسندیدہ ہے۔ یہ نہیں ہونی چاہئے۔ اگر ہو گئی تو ہم پوری کوشش کریں گے کہ دوبارہ دونوں ملک ایک ہو جائیں۔ متحدہ ہندوستان ہی رہے۔ کیونکہ ہماری ترقی اور سلامتی اسی صورت میں باقی رہتی ہے۔ لیکن پاکستان اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گیا تو پھر ہمارے سلسلہ دجالیہ کی خیر نہیں۔ کیونکہ اسلام کا یہ اٹل اصول ہے کہ خاتم الانبیاء علیہ ﷺ کے بعد کسی اور مدعی نبوت کی سزا محض قتل ہے۔ چنانچہ خلافت اولیٰ کے وقت سے اس پر بلا تردد اور بلا اختلاف عمل ہوتا چلا آیا ہے اور کوئی مجرم تو شاید بچ جاتا مگر مدعی نبوت کسی بھی صورت میں بچ نہ سکتا تھا۔ اگرچہ وقت کا مسلمان حکمران کتنا ہی کمزور یا بے عمل ہوتا۔ امت مسلمہ کی ساری تاریخ اسی بات کی گواہ ہے۔ چنانچہ ابھی عہد قریب میں ایرانی مدعی نبوت کا حشر تمام دنیا جانتی ہے کہ اسے توپ کے دہانے پر باندھ کر بے نشان کر دیا گیا۔ اس کی پارٹی کو خلاف قانون قرار دے کر ملک بدر کر دیا گیا۔ یہ تو ایک پاکستان تھا جو انگریز کے منحوس سائے تلے تھا۔ جہاں وہ ہر خلاف اسلام تحریک کی تائید کرتا تھا۔ اس لئے ہمارا سلسلہ بچا رہا اور پروان چڑھتا گیا۔ کیونکہ یہ قائم بھی اسی نے کرایا تھا۔ لہٰذا ہماری ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ اوّل تو یہ ملک بن ہی نہ سکے۔ اگر بن جائے تو لنگڑا لولا بنے۔ اس کا سرحدی معاملہ نہایت خراب کر دیا جائے۔ جس کی بناء پر یہ کبھی اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکے اور پھر ہم اس کے داخلی اور خارجی امور میں ہمیشہ گھن کی طرح گھسے رہے تاکہ کہیں یہ قوم اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جائے۔ کیونکہ پھر ہماری خیر نہ تھی۔ نیز جس مقصد کے لئے میں وجود میں لایا گیا تھا وہ پورا نہ ہوتا تھا۔ ہمارے سرپرست ناراض ہو جاتے۔ اسی لئے ہم نے مندرجہ بالا امور کے لئے اور بھی کئی سطح اور محاذ پر پاکستان کو ختم کرنے یا ادھموا کرنے کے منصوبے بنائے اور چلائے اور خوب چلائے اور پھر اس کے پھل بھی کھائے۔ سول سطح پر بھی اور فوجی سطح پر بھی۔ چنانچہ ہم نے اپنے مقاصد کے تحت ۱۹۴۸ء سے ہی فوجی ٹکراؤ شروع کرا دیا۔ جس سے پاکستان کو کوئی فائدہ تو ہرگز نہیں ہوا بلکہ نقصان ضرور ہوتا رہا اور فائدہ صرف بھارت کو۔ چنانچہ ہمارے قادیانی جرنیل اور افسران ہر وقت کسی نہ

کسی پلان کی ترتیب وتکمیل میں مصروف رہتے۔ چنانچہ ۱۹۶۵ء کا مشہور پاک وہند معرکہ ہماری ہی سازشوں کا نتیجہ تھا۔ جس کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں۔ اس کے بعد ۱۹۷۱ء میں ہم نے ایسا زبردست پلان بنایا کہ دونوں ملکوں کو باہم ٹکرا دیا۔ جس کے نتیجے میں پہلے نمبر پر پاکستان ہی دولخت ہوگیا۔ ایک بنگلہ دیش کے نام سے انڈیا کی جھولی میں جاگرا اور دوسرا اپنی شہ رگ سے ہندوستان کے الجھاؤ میں پھنس گیا۔ اس معرکہ میں دوسرا کارنامہ یہ سامنے آیا کہ پاکستان کے ۹۰ ہزار فوجی دشمن کی قید میں چلے گئے۔ جس سے پاک فوج کے وقار کو بہت دھچکا لگا۔

ڈیڈی جان! یہاں تک تو ہمارے منصوبوں کا سلسلہ بلا روک ٹوک بڑی کامیابی سے ساتھ آگے ہی بڑھ رہا تھا کہ اچانک ہماری سازشوں اور منصوبے بندی میں تھوڑی سی مگر پریشان کن ایک آزمائش پیش آگئی۔ وہ یوں کہ ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو کچھ مسلم طالب علم سیر وسیاحت کے پروگرام پر نکلے تو ربوہ اسٹیشن پر انہوں نے کچھ دل آزار حرکات دیکھ کر ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائیے۔ پھر آپ کے خلاف بھی نعرہ بازی کی۔ جس سے ہمارے جذبات نہایت مجروح ہوئے۔ کیونکہ ہمارے ابو نے تو اعلان کررکھا تھا کہ جو اس سلسلہ دجالیہ کی توہین کرے تو تمہارے جسم سے ایک غیض وغضب کا شعلہ نکل جانا چاہئے۔ اس کا منہ توڑ دو۔ وغیرہ وغیرہ۔ آپ نے ہمارے جذبات اور احساسات کی کافی تربیت اور تکمیل کردی تھی۔ چنانچہ ہم نے کئی قسم کی فورسز قائم کررکھی تھیں اوران کو جدید ترین اسلحہ سے مسلح کررکھا تھا تاکہ موقع ضرورت پر دشمن کو سبق سکھایا جاسکے۔

الغرض اس وقت تو وہ ٹرین گذر گئی۔ مگر ہماری فورسز خون کے گھونٹ پی کر رہ گئیں اور انتقام کے جنون میں بے چین ہوگئیں۔ انہوں نے حلف اٹھالیا کہ ان سے بلکہ تمام مسلمانوں سے اس کا بدلہ ضرور لیں گے۔ جس طرح ہم نے ۱۹۵۳ء میں مسلمانوں سے خوب بدلا لیا تھا۔ اب اس سے آگے قدم رکھیں گے۔ چنانچہ اس وقت ایسے انتظامات کے سربراہ آپ کے پوتے مرزا طاہر تھے جو کہ نہایت ذہین اور فعال نوجوان تھے۔ لہٰذا جب وہ سٹوڈنٹ واپس آنے والے تھے تو ہم نے ان کی آمد سے قبل ہی اپنے تمام انتظامات مکمل کرلئے تھے۔ اپنے سینکڑوں ہزاروں جیالے رضا کار مرزا طاہر کی قیادت میں ہر قسم کے ہتھیاروں سے مسلح ہوکر ان کا بے تابی سے انتظار کررہے تھے اور پھر ہم نے مختلف ریلوے اسٹیشن پر اپنے آدمیوں کے ذریعے مسلسل رابطہ قائم کیا ہوا تھا کہ یہ دشمن بچ نہ نکلیں۔ چنانچہ وہ ٹرین جب ربوہ اسٹیشن پر رکی تو بس پھر ہماری یلغار قابل دید تھی۔ ہمارے قادیانی جیالے ان سٹوڈنٹوں پر چاروں طرف سے یکبار ٹوٹ پڑے۔ ان کو ڈبہ سے کھینچ کھینچ کر اپنے انتقام کا نشانہ بنایا اور خوب بنایا۔ کوئی بھی ہماری کارروائی سے باقی نہ بچا۔ لیکن پھر

قدرت کا لکھا سامنے آنے لگا۔ ابتلاء سامنے آ گئی کہ جب یہ ٹرین فیصل آباد پہنچی تو بس یکدم وہاں ایک کہرام مچ گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ اور بہترین مدبر مولانا تاج محمودؒ نے اس واقعہ کا گہری نظر سے جائزہ لے کر ایک منظم تحریک شروع کر دی کہ آناً فاناً سارا شہر بند ہو گیا۔ ہر طرف تاریں کھڑک گئیں۔ تمام سرکاری افسروں اور ذمہ داریوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ ادھر خاتم الانبیاء ﷺ کے نام لیوا ملک کے کونے کونے میں باخبر ہو گئے اور پھر قلیل سے قلیل مدت میں فیصل آباد میں اکٹھے ہو گئے۔ ایک لائحہ عمل مرتب کیا گیا۔ پھر ایک فعال آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت وجود میں آ گئی۔ جس میں بلاتفریق مسلک وطبقہ ہر ایک مذہبی اور سماجی راہنماء نے بھی حصہ لیا۔ شہر شہر، قریہ قریہ میٹنگ ہوتی اور تمام انتظام مکمل کر لیا گیا۔ ہر مسلمان ہماری خباثت دیکھ کر خون کے آنسو رو رہا تھا اور ایک دفعہ قادیانیت کو عالم وجود سے مٹانے کے لئے پورے ایمانی جذبے اور عزم کے ساتھ ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو گئے۔ پشتوں کے گروہی اختلافات جن کو ہم نے اور ہمارے سرپرست انگریز نے ہوا دے کر پروان چڑھایا ہوا تھا اور اب وہ اپنے اپنے فرقہ کا علامتی نشان بن چکے تھے۔ وہ سب یک قلم کافور ہو گئے۔ سب نے یہ مصنوعی رنجشیں فراموش کر کے ایک صف مرصوص بنالی۔ پھر تمام امت ہر جگہ پر سراپا احتجاج بن گئی۔ ہڑتالیں، مظاہرے اور جلسہ وجلوسوں کا ایک، ایمان افروز طوفان اٹھ کھڑا ہوا کہ جس کے سامنے قادیانیت اور اس کے ہمنوا نہ ٹھہر سکے۔ ہمیں یوں محسوس ہو رہا ہے کہ اب ہمارا یہ ڈرامہ اور تماشہ چند دنوں کا مہمان ہے۔ چنانچہ اہل ایمان نے اس جذبہ ایمانی سے ہر سطح پر کوشش کی کہ مختصری مدت میں حکومت وقت کو گھٹنے ٹیکنے پڑ گئے اور انہوں نے پورے خلوص اور صحت نیت کے ساتھ وعدہ کر لیا کہ ہم ان انگریزی گماشتوں کو قانونی طور پر بھی غیر مسلم قرار دے دیں گے۔ چنانچہ گورنمنٹ نے قانونی راستہ اختیار کرتے ہوئے مجھے موقعہ دیا کہ میں پورے اطمینان اور آزادی کے ساتھ قادیانیت پر مسلم علماء کے سامنے گفتگو کروں تاکہ کچھ شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے۔ حتیٰ کہ میں از خود بنفس نفیس اسمبلی میں تمام ارکان کی موجودگی میں پیش ہوا اور ادھر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار بحث کر رہے تھے۔ جن کو علمائے اسلام نے خوب تیاری کرائی تھی۔ ادھر میرے ساتھ بھی معاونین موجود تھے۔ گویا کھلے اور پرسکون ماحول میں یہ سلسلہ بحث چلتا رہا۔ کوئی دباؤ نہیں تھا کوئی دھونس نہ تھی۔ اب میرے لئے یہ بڑا کٹھن موقعہ تھا۔ کیونکہ عام مناظروں یا مباحثوں میں تو ہم اپنی فطرت، روش اور عادت کے مطابق ہر قسم کا ہیر پھیر اور دجل وفریب سے کام نکالنے کی کوشش کر لیتے تھے۔ جھوٹ سچ بول کر کامیاب ہونے یا کم از کم برابر رہنے کا تاثر قائم کر سکتے تھے۔ یا ابتداء ہی میں مرحلہ شرائط میں کوئی آڑ پیدا کر لیتے۔

مگر یہاں اب یہ تمام حربے ناکام تھے۔ کچھ نہیں ہوسکتا تھا۔ کیونکہ گفتگو ارکان اسمبلی کے سامنے تھی جہاں کوئی ہیرا پھیری نہ چل سکتی تھی۔ بھلا سرکاری وکیل کے ساتھ گفتگو کرنا کوئی کھیل ہے۔ جہاں ہر بات ٹو دی پوائنٹ اور با اصول کرنا پڑتی ہے۔ وہاں غلط مبحث اور ہیرا پھیری سے کام نہیں چلایا جاسکتا۔ چنانچہ مجھے ہر روز ایسے حوصلہ شکن اور اعصاب توڑ مواقع سے سابقہ پڑتا رہا۔ یحیٰ بختیار مجھے ہر بات میں پھانس کر مکمل لاجواب کر دیتا تھا۔ میں کبھی اپنے تھکنے کا بہانہ کر کے موقعہ ٹال جاتا۔ کبھی چیکنگ کا بہانہ بنالیتا اور کبھی ویسے ہی ندامت برداشت کر کے اور ڈھیٹ بن کر بیٹھا رہتا۔ کچھ نہ کچھ بولتا ہی جاتا۔

ویسے اس نے میرے ایسے اوسان خطاء کئے کہ میں بار بار پانی طلب کرتا۔ میرے پسینے چھوٹ جاتے۔ (یہ) تمام کارروائی کا ریکارڈ مولوی اللہ وسایا نے مرتب کر کے عام سطح پر شائع کر دی ہے۔ دادا جان! یہ تحفظ والے بھی بڑے ظالم لوگ تھے ذرا لحاظ نہیں کرتے تھے۔ ہر بات کو ظاہر کر کے ہماری خوب گت بناتے۔ پھر یہ اللہ وسایا تو نہایت فعال جماعت کا مخلص، ہوشیار اور خطرناک مسلم مبلغ تھا۔ یہ ظالم تو ہر جگہ پہنچ جاتا۔ چنانچہ میں نے آخر عمر میں آپ کی طرح ایک شادی رچالی، مال بہت نفیس تھا۔ چنانچہ عقد کے بعد اسلام آباد میں میں نے ہنی مون منانے کا پروگرام بنالیا تو جس بنگلہ میں میں سکونت پذیر ہوا، ان ظالموں نے اسی کے ساتھ ایک جلسہ رکھ لیا۔ وہاں ان ظالموں نے میرے باپ بشیر الدین کا وہ سربستہ راز والے خطوط برسرعام پڑھ کر سنانے شروع کر دیئے جو کہ نہایت قابل شرم تھے۔ بس یہ منظر دیکھ کر میرا ہنی مون تو وہیں دھرا رہ گیا۔ میرا تو حال برا ہو گیا۔ پھر مجھے دل کے دورے پڑنے لگے۔ تو چند ہی دن بعد میں یہاں آپ کے پاس پہنچ گیا۔ تو یہ لوگ اتنے بے لحاظ اور ظالم ہیں کہ کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ الغرض یہ بحث کے ۱۱ دن میرے لئے نہایت کٹھن اور قیامت خیز تھے ان کا ایک ایک منٹ ہزار سال کا تھا۔

کیونکہ ایک طرف سلسلہ کی لاج کا مسئلہ تھا کہ تمام دنیا کے سامنے رسوائی ہو جائے گی اور پھر اپنے حلقہ ارادت واثر میں نہایت شرمندگی کا موقع تھا۔ اس لئے ہر لمحہ اور سانس رک رک کر آرہا تھا۔ آخر یہ قیامت خیز لمحات گذر گئے۔ پھر میرے بعد ہماری باغی ٹولی لاہوری گروپ کی باری آئی تو وہ بھی میری طرح نہایت ذلت ونا کامی سے دوچار ہوئے۔ بلکہ وہ تو پہلے ہی پوائنٹ پر ذلیل ہو گئے۔ یہ تمام عدالتی کارروائی تحریک ۱۹۷۴ء نامی کتاب میں اللہ وسایا نے نہایت صفائی اور خلوص سے مرتب کر کے شائع کر دی تھی۔ جس کو نہایت چاہت کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔

ایڈیشن پر ایڈیشن نکلتے رہے۔ ادھر ہمارے ہاں بھی کچھ دنوں تک مردنی سی چھائی رہی۔ کیونکہ اتنی ذلت کے ردعمل میں چاہے کوئی انسان کتنا ہی ڈھیٹ اور مجسم ابلیس ہو وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر ہماری اور ہمارے پیروکار کی فطرت اور خمیر ماشاء اللہ آپ کی تربیت سے نہایت ہی گھٹیا اور مسخ شدہ واقع ہوئی ہے۔ آپ کی طرح، نہ کسی ناکامی کا چنداں اثر اور نہ کسی ذلت و رسوائی کا فکر۔ دیکھئے آتھم کے مقابلہ میں کتنی خفت ہوئی مگر آپ تھے ایک صبر و ہمت کا پہاڑ۔ زیادہ سے زیادہ چند لمحات متاثر ہوئے اور پھر اسی طرح شیر اور دلیر۔ آخر استقامت ایک گوہر نایاب ہے۔ اسے ہاتھ سے کیوں جانے دیتے۔ پھر آپ کی سیرت غلیظہ میں محمدی بیگم کا عجیب ترین مقصد بھی موجود ہے کہ آپ نے اس کے حصول کے لئے کتنے پاپڑ بیلے، کتنے جتن کئے۔ مگر ہر طرف سے ناکامی اور ذلت ہی دامن گیر ہوئی۔ آپ نے ہزار قسم کے بلند بانگ الہامی نعرے لگائے کہ یہ ہوگا وہ ہوگا۔ مگر یہ سب محض ایک فراڈ اور چکمہ تھا۔ کچھ بھی نہ ہوا۔ وہ محمدی بیگم بہ سلامتی ایمان سلطان محمد کے ساتھ بیاہ دی گئی اور مدت تک آپ کے سینہ اغلظ پر مونگ دلتی رہی اور آپ اس کا داغ مفارقت لے کر یہاں نار جحیم میں بھی آوارد ہوئے۔ مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

ہاں بیٹے! یہ واقعات میرے لئے بڑے سوہان روح بنے ہوئے تھے۔ آتھم کا بھی اور اس لڑکی کا بھی۔ دیکھو کہ آتھم مقررہ مدت میں نہ مرا تو مہینے کی آخری رات سو قسم کے جنتر منتر کئے۔ رات کو کچھ دانوں پر دم کر کے بھی اندھے کنویں میں ڈالے۔ ادھر ساری رات تمام امت کے افراد مرد و عورت گویا ماتم کر رہے تھے کہ یا اللہ آتھم مر جائے۔ آتھم مر جائے۔ مگر وہ بڑا سخت جان نکلا۔ اگلی صبح عیسائیوں نے وہ طوفان بدتمیزی اٹھایا کہ الامان والحفیظ۔ انہوں نے سارے شہر میں اپنا جلوس پھیرایا اور میرے اور میرے سلسلہ کے خلاف بہت کچھ بکا گیا۔ پھر یہ تو خیر ایک عام بات تھی۔ ان ظالموں نے میرے اس ڈرامہ کو بہانہ بنا کر اسلام حتیٰ کہ رحمت کائنات ﷺ کے خلاف بھی بہت کچھ بکا۔ عیسائی بھنگڑے ڈالتے رہے۔ کئی قسم کی اوّل فلول بکتے رہے۔ ادھر ہم سب اندر دبکے بیٹھے رہے۔ یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا۔ ادھر جب کئی مریدوں میں تشکیک کی لہر پیدا ہونے لگی تو میں نے کئی قسم کے عذر بہانے تراش کر کے ان کو مطمئن کرنے لگا کہ یہ اندر سے ڈر گیا تھا۔ اس لئے بچ گیا ہے۔ اگر میری یہ بات جھوٹ ہے تو اسے کہو کہ وہ قسم اٹھا کر حلف اٹھائے کہ میں اندر سے نہیں ڈرا تو چونکہ عیسائیوں کے ہاں قسم کا مسئلہ بالکل نہیں ہے۔ اس لئے وہ کیسے قسم کھاتا ہے۔ لیکن اس بہانے میرا الّو کچھ سیدھا ہو گیا۔ کم از کم میرے لایعقل مرید تو مطمئن ہو گئے کہ حضرت صاحب ٹھیک فرما رہے ہیں۔ حالانکہ بات واضح تھی کہ ایسے موقعہ پر کسی کا دل سے ڈرنا

کیسے معلوم ہوسکتا ہے اور پھر یہ دل کا خوف ایک طبعی معاملہ ہے۔ اس سے خدائی وعید کیسے ٹل سکتی ہے؟ دیکھئے آنحضورﷺ کے مقابلے میں ابوجہل صرف ڈرتا ہی نہیں تھا۔ بلکہ دل سے جانتا بھی تھا کہ آپؐ واقعی حق پر ہیں۔ مگر پھر بھی اسے یہ قلبی ڈر مفید نہ ہوا۔ دیکھئے کفار کے قلبی ڈر کے متعلق خود علیم وخبیر ذات نے اطلاع دی ہے کہ: ''وجحدوا بها واستقينتها انفسهم'' مگر یہ ڈر غیر معتبر ہے۔ امیّہ کے متعلق کسے پتہ نہیں کہ وہ آپؐ کی پیش گوئی کے بعد نہایت خائف اور لرزاں تھا۔ حتیٰ کہ اسے زبردستی جنگ بدر میں لایا گیا وہ بادل نخواستہ شریک بھی ہوا۔ آخر ایک موقعہ پر وہ حملہ آور ہوا تو صحابہؓ نے روکنا چاہا لیکن سرکار دو عالمﷺ نے فرمایا کہ آنے دو میں اسے خود قتل کروں گا۔ چنانچہ آپؐ نے اس کی گردن پر معمولی سی نیزہ کی خراش ہی لگائی۔ جس پر وہ بیل طرح دھاڑتا تھا۔ دوسرے کافر اسے شرم دلاتے کہ ارے بدبخت اس معمولی خراش پر اتنا چلاتا ہے۔ لوگ کیا کہیں گے؟ تو اس نے کہا کہ بات یہ ہے کہ یہ زخم خود صادق وامین کا لگایا ہوا ہے اور فرمایا ہے کہ میں اسے قتل کروں گا۔ تو اب گویا مارا ہی گیا۔ میرا بچنا محال ہے۔ کیونکہ اس امین وصادقؐ کے قول میں تخلف نہیں ہوسکتا۔ آخر وہ ایک عبرتناک موت مرگیا۔ اب بتلایئے وہ دل سے ڈرا نہ تھا۔ لیکن یہ ڈر اسے کچھ بھی فائدہ مند نہ ہوا۔ اسی طرح اگر آتھم دل سے ڈر بھی گیا ہوتا۔ (اگرچہ یہ بات درست نہیں اسے میری گیڈر بھبکیوں کا خوب علم تھا۔ لہٰذا وہ مجھ سے ہرگز نہیں ڈرتا تھا) تو بھی حسب فرمان الٰہی بچ نہ سکتا تھا۔ لہٰذا میرا یہ بہانہ اور تاویل بھی محض چنڈوخانے کی ایک گپ تھی جو میں نے محض اپنے احمقوں کو قابو میں رکھنے کے لئے ماری تھی۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ کیوں بھئی نوردین صاحب اور حکیم فضل دین صاحب اور عبدالکریم اور احسن امروہی وغیرہ۔ میرے جانثارو! کیوں بیٹے بشیرالدین محمود اور بشیر احمد وغیرہ یہ بات درست ہے نا۔ مشترکہ آواز۔ ہاں جی! حضرت والا بالکل درست ہے۔ آخر قرآن حکیم اور واقعیت کو کیسے جھٹلایا جاسکتا ہے؟

بس بالکل اس طرح مَیں نے محمدی بیگم اور دیگر واقعات میں بھی ہیرا پھیری اور مکروفریب سے اپنے الوؤں کو قابو میں رکھا۔ ورنہ میری کوئی بھی پیش گوئی کبھی پوری نہ ہوسکی۔ دیکھو میں نے پیش گوئی کی کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ (البشریٰ ج۲ ص۱۰۵)

مگر دنیا جہاں جانتی ہے کہ میں کہاں اور کیسی عبرتناک موت مرا۔ پھر میں نے ایک دفعہ حجاز میں ریل کی لائن بچھتے ہوئے دیکھ کر پیش گوئی ٹھوک دی کہ یہاں ریل چلے گی مگر چونکہ میں نمائندہ ابلیسی تھا۔ اس لئے خدا نے لازماً مجھے ہر جگہ جھوٹا ظاہر کرنا تھا۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا کہ گورنمنٹ نے وہ منصوبہ ہی ختم کردیا جو کام شروع ہوچکا تھا اس کو بھی ختم کردیا گیا اور یوں میری

ذلت ورسوائی کا سامان بنا۔ حالانکہ اس موقعہ پر اگر کوئی عام آدمی نے بھی حالات کے پیش نظر ایسی پیش گوئی کی ہوتی تو اس کی تکمیل بھی متوقع تھی۔ اس میں الہام وغیرہ کو کوئی دخل نہ تھا۔ مگر اللہ کریم نے اپنے بندوں کو میری پوزیشن اور ڈرامہ بازی کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے ایسے مواقع پر بھی جھوٹا ہی ثابت کیا۔ کیوں جی! میرے مراقی امتیو، خلیفو اور مربیو۔ یہی بات ہے نا؟ جی سر یہی بات ہے۔ احمقو! یہاں مان رہے ہو۔ مگر دنیا میں کیوں اندھے بنے رہے۔ وہاں اگر تمہاری کھوپڑی کام کرتی ہوئی تو آج تم یہ روز بد نہ دیکھتے۔ او ظالمو! تم نے کتنا بڑا ظلم ڈھایا کہ اندھے ہو کر میرے تماشہ پر یقین کر لیا تو خود بھی برباد ہوئے اور مجھے بھی ڈبل ٹرپل برباد کیا اور ساتھ ہزاروں لاکھوں مخلوق خدا کی تباہی کا ذریعہ بھی بنے۔

او میرے نالائق خلیفو! اور بدفطرت حواریو اور مبلغو۔ خبیثو! تم نے خواہ مخواہ چند ٹکوں کے عوض دنیا میں گمراہی پھیلائی۔ بلا دلیل علمائے اسلام سے ٹکر لی۔ جاؤ خبیثو! دفع ہو جاؤ میرے سامنے سے۔ مجھے میرے پیر و مرشد کی قسم۔ اگر میرے بس میں ہو تو میں تم سب کو مرغا بنا کر تمہاری پشتوں پر کوڑے برساؤں۔ ظالمو! تم نے اتنی عوام کو برباد کیا۔ تمہیں کسی کی خوشی یا غمی کا ذرا فکر نہ تھا۔ کسی کا عزیز باپ مر جاتا تو تم ظالمو رجسٹر لے کر فوراً جا دھمکتے۔ لاؤ بھی ہمارا حساب پھر جنازہ اٹھانے دیں گے۔ ۱۰ فیصد کا حساب کرو۔ پراپرٹی کا حساب لکھاؤ۔ توبہ توبہ! اتنی سنگ دلی اور بدبختی کہ بچے یتیم ہو رہے ہیں، عورت بیوہ ہو گئی اور تمہارے اللے تللے ہو رہے ہیں۔ تمہارا سیزن گرم ہو رہا ہے۔ کوئی غریب صبح سے شام تک بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے محنت کرتا ہے۔ مگر تم کو یہ فکر نہیں کہ اس کی اپنی ضروریات بھی پوری ہوتی ہیں یا نہیں۔ تم نے ظالمو اپنا عشر لازمی بٹورنا ہے۔ آخر کچھ تو شرم ہونی چاہئے۔ کہیں اخبار کا چندہ، کہیں رسالوں کا فنڈ، کہیں لنگر کا پھندہ، کہیں بہشتی مقبرہ کا چکر گرم کر رکھا ہے۔ کہیں دوسرے چکر چلا رکھے ہیں۔ میں تو ایک معذور آدمی تھا۔ اپنی ضرورت کے لئے تھوڑا بہت چکر چلایا۔ مگر ظالمو تم نے تو لوٹ مار کی حد کر دی۔ میں نے کبھی وسیع مکان کا مصنوعی الہام سنا دیا۔ لوگوں سے چندہ بٹورا اور کبھی منارۃ المسیح کے بہانے لوگوں کی جیبیں ٹٹولیں۔ مگر ظالمو تم نے تو اپنی کوٹھیاں، بلڈنگیں اور ایوان محمود جیسی فضول عمارتیں بنانے کے لئے عوام کو لوٹنا شروع کر دیا۔ جائیدادیں بن رہی ہیں۔ تمہاری اولاد مرسڈیز کاروں پر اللے تللے کر رہی تھی۔ تم نے تو عوام کا خون نچوڑ کر ربوہ کو شداد کی بہشت کا نمونہ بنا کر رکھ دیا تھا۔ ظالمو! ادھر تم اپنی عیش و عشرت میں غرق ہوتے تھے۔ ادھر میری ہڈی پسلی ایک کی جاتی رہی تھی کہ خبیث تو نے یہ کیا چکر چلایا ہے۔ میں نے صرف ایک نصرت جہاں کے ناز نخرے اٹھانے کے لئے لوگوں کو لوٹا مگر تم

نے اپنے گھروں میں شاہانہ عشرت کدے بنانے کے لئے لوگوں کے مال پر ڈاکے ڈالنے شروع کر دیئے۔ آخر کچھ تو خیال کرتے۔ اچھا خیر ۱۹۷۴ء کی ناکامی کے بعد کیا ہوا؟

مرزا ناصر: پھر حضرت میرا دور تو ختم ہو گیا۔ اگرچہ ہماری ذلت ورسوائی مزید پیش رفت کر رہی تھی۔ جب کہ میں تو بس اپنی طاہرہ کے چکر میں ہی دنیا سے رخصت ہو گیا۔ وقفہ بول۔ نعروں کی جھنکار وشور۔ غلام احمد کی جے۔ کرشن اوتار کی جے۔ قادیانیت مردہ باد۔ انگریزی گماشتے کی جے۔

تھوڑی دیر بعد جناب قادیانی پھر اپنی مسند پر براجمان ہوتے ہیں اور آواز دیتے ہیں۔

بیٹے طاہر! طاہر احمد! وہ آتا ہے۔ جی دادا جان! حاضر، فرمائیے کیا ارشاد۔

مرزا صاحب: بیٹے اب تم بھی اپنی کچھ تاریخ اور روئیداد پیش کرو تا کہ مزید کچھ وقت پاس ہو جائے۔ مرزا طاہر! دادا جان میرا دور نہایت آزمائش کا دور تھا۔ وہ بڑا کٹھن زمانہ تھا۔ کیونکہ ۱۹۷۴ء کی تحریک اور ہماری ناکامی کے بعد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی پارٹی مجلس تحفظ ختم نبوت جو کہ مسلمانوں کے تقریباً مکاتب فکر کے سنجیدہ علماء کرام پر مشتمل تھی انہوں نے مسلسل ہمارا تعاقب جاری رکھا۔ مگر ۱۹۷۴ء کے بعد ان میں مزید مستعدی ظاہر ہو گئی۔ انہوں نے اپنے آپ کو مزید فعال اور مستحکم کر لیا۔ ادھر چنیوٹ کے مولانا منظور احمد نے بھی بیرون ممالک میں ہمارے خلاف خوب کھل کر اظہار حقیقت کرنا شروع کر دیا اور جگہ بجگہ ہم پر غیر مسلم ہونے کے فتوے لگنے شروع ہو گئے۔ بلکہ ملکی عدالتوں نے بھی ہمارے غیر مسلم ہونے کے فیصلے سنانے شروع کر دیئے۔ چنانچہ سب سے پہلے ۱۹۳۴ء میں بہاول پور میں ایک نہایت اہم مقدمہ کا فیصلہ سامنے آیا تھا۔ جس میں قادیانیوں کو واضح طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس کے بعد پنڈی اور سندھ وغیرہ میں ایسے عدالتی فیصلے صادر ہوئے اور بیرونی سطح پر رابطہ عالم اسلامی نے اور دیگر تمام مسلم تنظیموں نے مشترکہ فیصلے دیئے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ یہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ادارہ کا کام تھا کہ جس نے ملک کے ہر شہر اور گاؤں کے دورے کر کے عوام کو ہمارے اس فتنے سے آگاہ کیا۔ جگہ جگہ اپنے مرکز قائم کئے۔ وہاں مستقل کامیاب مبلغ مقرر کئے اور پھر ہمارے خلاف بے پناہ لٹریچر شائع کیا گیا۔ جس میں ہمارے تمام مکر وفریب اور کذب ودجل واضح کر دیا گیا۔ اس سلسلہ تعاقب میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے بڑا مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ اس بندہ خدا نے اس ادارہ کو زبردست متحرک بنا دیا۔ پھر ایک خاموش طبع درویش خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے اس ادارہ کی سرپرستی قبول کر کے مزید اس میں روح پھونک دی۔ یہ صاحب شب وروز اس محاذ پر متحرک

ہوگئے۔ عجیب جذبہ تھا۔ کہاں ایک گوشہ نشیں درویش اور اب کہاں ہر وقت شہر شہر قریہ قریہ کے سفر اور وہ بھی بڑھاپے میں۔ اگرچہ اس سے پہلے ہمارے ہی تربیت یافتہ لال حسین اختر جو کہ ہم سے کٹ کر پھر دائرہ اسلام میں چلے گئے تھے۔ انہوں نے نمایاں کام کیا۔ کیونکہ وہ گھر کے بھیدی تھے۔ اس لئے ہر مناظرہ میں ان کا سامنا کرنے سے ہمارے گھاگھ مناظر بھی جھجکتے تھے۔ ان کے بعد پھر مولانا محمد علی جالندھریؒ اور مولانا محمد حیات صاحب وغیرہ فعال قسم کے لوگوں نے ہمارے تعاقب میں جان توڑ محنت کر کے ہمیں بس کھڈے لائن لگا دیا۔ ازاں بعد ایک فوجی جنرل نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی۔ یہ ایک سادہ مسلمان آدمی تھا۔ اس نے ملک میں اسلام نظام رائج کرنے کا تہیہ کیا ہوا تھا۔ اگرچہ ہم نے اور دیگر مخالفین اسلام نے اس کی کچھ زیادہ نہ چلنے دی۔ مگر پھر بھی وہ ہمارے لئے نہایت خطرناک ثابت ہوا۔ ۱۹۷۴ء میں جو قانون بنایا گیا تھا اس نے اسے اپناتے ہوئے ۲۶ راپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت کا قانون نافذ کر دیا کہ ہم نہ تو تبلیغ کر سکتے ہیں نہ پریس استعمال کر سکتے ہیں اور نہ ہی سالانہ میلہ لگا سکتے ہیں۔ نہ کوئی اخبار نہ رسالہ جاری کرنے کے مجاز ہیں۔ اس طرح ہم سیاسی اور سرکاری سرپرستی سے بھی محروم ہوگئے اور عوامی سادہ لوح سے بھی کٹ گئے۔ کیونکہ سرکاری فیصلے نے ہر چھوٹے بڑے اور ہر سطح کے انسان کو ہماری اصلیت کا پتہ چلا دیا۔ ورنہ اس سے قبل کئی گاؤں اور علاقوں میں ہم مسلمانوں کے ساتھ اکٹھے قربانیاں بھی کر لیتے۔ شادی بیاہ بھی رچا لیتے۔ مسجدیں بھی مشترکہ بنا لیتے تاکہ اپنی تبلیغ لوگوں تک پہنچا کر ان کو اپنے دام تزویر میں پھنساتے رہیں۔ مگر اس مرحلہ پر ہمارا دھندہ بالکل ٹھپ ہوگیا۔ گویا مرزائیت ایک طعن اور گالی بن گئی۔ بڑے بڑے افسر اور بااثر لوگ بھی اپنی حیثیت پوشیدہ رکھنے میں سلامتی سمجھنے لگے۔ ہمارا جلسہ بند اور الفضل بند، تبلیغ بند، سب کچھ بند، ہم اپنے سینہ پر کلمہ طیبہ کا بیج نہ لگا سکتے اور نہ ہی اپنے مکان یا کاروباری ادارہ کے گیٹ پر اسے لکھ سکتے تھے۔ نہ دیگر کوئی اسلامی علامت کسی بھی سطح پر استعمال کرنے کے مجاز۔ گر کوئی جرأت کر لیتا تو فوراً مجلس تحفظ ختم نبوت والے حوالہ قانون کرا دیتے۔ حکومت اور انتظامیہ بھی سرکاری قانون کے تحت ہمارے خلاف کارروائی کرنے میں مجبور تھی۔

غرضیکہ میرے لئے یہ وقت نہایت کٹھن تھا۔ ایسے حالات میں، میں بہت گھٹن محسوس کرنے لگا اور یہ حالات ایسے ابتر ہوگئے کہ میرا اس سے ماحول میں رہنا ناممکن ہوگیا۔ چنانچہ میں ایک خاص پلان کے تحت رات کو برقع پہن کر وہاں سے فرار ہوا اور سیدھا اپنے جنم بھومی لندن کی کشادہ اور آزاد فضا میں ہجرت کر آیا۔ یہاں اپنے سرپرستوں کی زیر نگرانی اور حمایت میں نے اپنا

س درویش اوراب کہاں ہر وقت شہر شہر قریہ قریہ کے سفر
پہلے ہمارے ہی تربیت یافتہ لال حسین اختر جو کہ ہم سے
ے۔انہوں نے نمایاں کام کیا۔ کیونکہ وہ گھر کے بھیدی
کرنے سے ہمارے گھاگھ مناظر بھی جھجکتے تھے۔ان کے
حیات صاحب وغیرہ فعال قسم کے لوگوں نے ہمارے
ں کھڈے لائن لگادیا۔ ازاں بعد ایک فوجی جنرل نے
ہ مسلمان آدمی تھا۔ اس نے ملک میں اسلام نظام رائج
دیگر مخالفین اسلام نے اس کی کچھ زیادہ نہ چلنے دی۔ مگر
ت ہوا۔۱۹۷۴ء میں جو قانون بنایا گیا تھا اس نے اسے
ع قادیانیت کا قانون نافذ کر دیا کہ ہم نہ تو تبلیغ کر سکتے
ں سالانہ میلہ لگا سکتے ہیں۔ نہ کوئی اخبار نہ رسالہ جاری
اور سرکاری سرپرستی سے بھی محروم ہوگئے اور عوامی سادہ
لے نے ہر چھوٹے بڑے اور ہر سطح کے انسان کو ہماری
ں گاؤں اور علاقوں میں ہم مسلمانوں کے ساتھ اکٹھے
تے۔ مسجدیں بھی مشترکہ بنا لیتے تاکہ اپنی تبلیغ لوگوں تک
رہیں۔ مگر اس مرحلہ پر ہمارا دھندہ بالکل ٹھپ ہوگیا۔
ڑے بڑے افسر اور با اثر لوگ بھی اپنی حیثیت پوشیدہ
ورالفضل بند، تبلیغ بند، سب کچھ بند، ہم اپنے سینہ پر کلمہ
کاروباری ادارہ کے گیٹ پر اسے لکھ سکتے تھے۔ نہ دیگر
کرنے کے مجاز۔ گر کوئی جرأت کر لیتا تو فوراً مجلس تحفظ
ومت اور انتظامیہ بھی سرکاری قانون کے تحت ہمارے

یت کٹھن تھا۔ ایسے حالات میں، میں بہت گھٹن محسوس
میرا اس سے ماحول میں رہنا ناممکن ہوگیا۔ چنانچہ میں
کروہاں سے فرار ہوا اور سیدھا اپنے جنم بھومی لندن کی
ں اپنے سرپرستوں کی زیرنگرانی اور حمایت میں نے اپنا

مرکز قائم کرلیا۔ لیکن مجلس تحفظ ختم نبوت والے بھی بہت چست نکلے۔ انہوں نے بھی میرے قریب ایک گرجا خرید کر اپنا تبلیغی مرکز قائم کرلیا۔ جس میں مختلف تبلیغی پروگراموں کے تحت سالانہ کانفرنس کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا۔ مقامی زبان میں ہمارے خلاف لٹریچر بھی شائع ہونا شروع ہوگیا۔ اگرچہ اس سے قبل بھی یہاں برطانیہ میں مسلمانوں کے کئی مراکز اور مساجد تھیں۔ مگر یہ ادارہ تو مستقل طور پر ہمارے ہی تعاقب کے لئے قائم ہوا۔ پھر ہم نے اگلا قدم اٹھایا کہ ایک چینل حاصل کر کے ڈش کے ذریعے تمام عالم میں اپنی تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ جس سے علمائے اسلام بہت سیخ پا ہوئے۔ بہت پریشان ہوئے کیونکہ ہماری تبلیغ گھر گھر پہنچ رہی تھی۔ پاکستان کے جس گاؤں میں قادیانیوں کا ایک بھی گھر ہوتا وہاں وہ ڈش کا انتظام ضرور کرتا۔ یا اسے کر کے دیا جاتا۔ جہاں زیادہ آبادی ہوتی، وہاں اپنے گھر میں ڈش پر میرا خطاب سننے کے لئے تمام افراد جماعت کو بمع خواتین کے جمع کر لیا جاتا۔ نیز مسلم نوجوانوں کو گھیر گھار کر ڈش دیکھنے سننے کی دعوت دیتے۔ چنانچہ کئی نوجوان ڈش پر یہ پروگرام سنتے اور کئی اس سے متاثر ہو کر بیعت فارم بھی پر کر لیتے اور کئی کو ہم شادی کا لالچ دے کر بیعت فارم پر کرا لیتے۔ کئی کو ملازمت کا جھانسا دے کر پھانس لیتے اور کئی افراد کو جرمنی اور کینیڈا وغیرہ کے ویزا اور نیشنلٹی کا چکمہ دے کر پھانس لیتے۔ اس طرح بہت افراد ہمارے چکر میں آ گئے۔۔ پھر ہم نے بیرونی سطح پر عیسائی مشنریوں والا رول اپنایا کہ غریب علاقوں میں سکول کھول لئے۔ سڑکیں اور رفاہی ادارے مثلاً ڈسپنسریاں یا ہسپتال کھول کر عوام الناس کو مائل کر کے اپنا شکار کر لیتے۔ چنانچہ ایک دفعہ ہم نے مالی علاقہ میں پینتیس چالیس ہزار افراد کو حلقہ بگوش قادیانیت کر لیا۔ مگر برا ہو ان مجلس تحفظ ختم نبوت والوں کا کہ یہ وہاں فوراً پہنچ گئے اور ہمارا دجل وفریب ظاہر کر کے ان قادیانیوں کو دوبارہ حلقہ بگوش اسلام کر لیا اور ہم یوں ہی ہاتھ ملتے رہ گئے۔ اس طرح کی کئی کارروائیاں ہوئیں۔ مگر ہم پھر بھی ہمت نہ ہارتے تھے۔ کہیں نہ کہیں شب خون مار ہی لیتے۔ مگر آخر باطل باطل ہی ہوتا ہے، تھوڑے وقفے کے بعد ہمارا دجل کھل جاتا اور ہم نامرادی اور حسرت سے ہاتھ ملتے رہ جاتے۔

اس طرح ہماری سرگرمیوں کا سلسلہ پھر سرگرم ہوگیا۔ ہاں ایک آزمائش ابھی سر پر سوار تھی کہ امتناع قادیانیت کے قانون کے تحت ہمارا کوئی فرد اسلامی اصطلاحات اور کلمہ شریف کا استعمال نہیں کر سکتا تھا۔ بصورت دیگر قید اور جرمانہ کی سزا سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ سلسلہ میں ہمارے نوجوانوں بہت جواں مردی اور ہمت کا ثبوت دیا۔ سینے پر کلمہ کا بیج لگا لیتے یا دروازوں پر کلمہ طیبہ آویزاں کر لیتے۔ مگر رپورٹ ہونے پر انتظامیہ فوری کلمہ کو محفوظ کر لیتی اور ملزم کو گرفتار کر

کے جیل میں بھیج دیتی۔ اسی طرح ہم اپنی انگوٹھیوں میں آپ کی نشانی ''الیس اللہ بکاف عبدہ'' نقش نہیں کرسکتے تھے۔ ورنہ قید کی سزا سامنے ہوتی۔ اس طرح مسلمانوں کے قبرستان میں اپنے مردے دفن نہیں کرسکتے تھے۔ اس سلسلہ میں بھی کافی مقدمات یا جھگڑے کھڑے ہوئے۔ نیز ہم مسجد یا مسجد نما کوئی عمارت نہیں بنا سکتے تھے اور نہ ہی اپنی عبادت گاہ کو مسجد کا عنوان دے سکتے تھے۔ کیونکہ یہ مسلمانوں کی عبادت گاہ کا نام تھا۔ الغرض اب ہم کوئی بھی اسلامی اصطلاح یا شعائر اسلام نہ کرسکتے تھے۔ اس طرح بہت مصیبت پڑگئی۔ زندگی مشکل ہوگئی۔ اب ہمارے مبلغ اپنے افراد کو تبلیغ کرتے بھی جھجکتے تھے۔ پھر بھی ہمارے مبلغ اور مربی کسی نہ کسی طرح اپنی کارروائیاں جاری رکھے رہے۔ جب کہ اہل اسلام کھل کر ہمارے خلاف تبلیغ کرنے لگے۔ کانفرنس منعقد کر کے ہمارے راز فاش کئے جاتے۔ ہمارے خلاف مسلمانوں کی خوب ذہن سازی کی جاتی۔ منفی نعرے لگوائے جاتے۔ علاوہ ازیں انہوں نے ایک مستقل ہفت روزہ بنام ختم نبوت کراچی سے جاری کیا ہوا تھا۔ جو کہ اندرون و بیرون ملک ہمارا ڈٹ کر کامیاب اور مؤثر تعاقب کر رہا تھا اور پھر انہوں نے ملتان مرکز میں سالانہ تربیتی کورس بھی منعقد کرنا شروع کر دیا۔ جس میں ملک بھر سے علماء، مدرسین، طلبہ اور دیگر تعلیم یافتہ افراد شامل ہوکر خوب تربیت لیتے اور واپس جا کر اپنے علاقوں میں ہمارا ناک میں دم کر دیتے۔ پھر انہوں نے ہمارے ربوہ کے ساتھ ہی مسلم کالونی میں ایک بہت بڑا تبلیغی مرکز قائم کر لیا۔ جہاں تربیتی کورس کے علاوہ سالانہ ملک گیر کانفرنس بھی منعقد کرانے لگے جو کہ بہت مؤثر ثابت ہوتی۔ وہاں لٹریچر ملتا اور دیگر مفید معلومات حاصل ہوتیں۔ ایسے ہی ہمارے دوسری مشہور حریف منظور احمد چنیوٹی نے بھی اپنے ادارہ دعوت وارشاد میں سالانہ تربیتی کورس شروع کرا دیا۔ نیز مکمل سٹڈی کے لئے انہوں نے سال بھر کا ایک کورس شروع کرایا۔ جس میں ذہین طلباء کو مکمل اور عالمانہ تیاری کرائی جاتی تھی۔ نیز انہوں نے بھی کئی تبلیغی کتب شائع کیں۔ پھر ایک تیسرا انٹرنیشنل ادارہ بھی عالم وجود میں آ گیا۔ انٹرنیشنل موومنٹ جس کے تحت انوار ختم نبوت نامی ماہنامہ جاری ہوگیا۔ علاوہ ازیں ہمارے تعاقب میں لاتعداد سلسلہ تصنیف شروع ہوگیا۔ جس سے ہمیں ناقابل برداشت نقصان پہنچا۔ ہر جگہ جزوی سٹڈی کورس شروع ہوگئے، جلسے اور کانفرنسیں ہونے لگیں۔ ہاں نیلام بھر کے سلسلہ میں مانسہرہ کے کچھ ساتھی اپنے علاقے میں یہ پروگرام منعقد کرنے لگے۔ جس سے سرحد میں بھی ہر جگہ ہمارا ناطقہ بند ہونے لگا۔ نیز اہل اسلام نے جدید سطح پر لٹریچر شائع کرنا شروع کر دیا۔ مثلاً ۱۹۵۳ء کی تحریک، ۱۹۷۴ء کی تحریک کے محرکات واسباب اور دیگر تمام تفصیل وکوائف پر مشتمل کئی ضخیم کتابیں شائع کی گئیں۔ فیصل آباد کے

صاحبزادہ طارق محمودؒ جوکہ ہمارے ہی خلاف ایک ہفت روزہ لولاک نکال رہے تھے جو بعد میں ماہنامہ کی شکل اختیار کرگیا اور بجائے فیصل آباد کے مرکزی دفتر ملتان سے شائع ہونا شروع ہوگیا۔ انہوں نے ''قادیانیت کا سیاسی تجزیہ'' نامی نہایت مفصل مؤثر اور مفید کتب شائع کردی۔ نیز ایک اہم کتاب ''قادیانیت ہماری نظر میں'' شائع ہوئی۔ جس نے ہمارے تمام راز اور منصوبے ظاہر کر دیئے۔ جس سے ملک کا ہر ہوشمند طبقہ ہم سے نفرت کرنے لگا۔ چنانچہ پہلے تو ہم احمدی کہلاتے تھے۔ مگر پھر اس راز کے منکشف ہوجانے پر سرکاری اور عوامی محاورہ میں بھی قادیانی اور مرزائی کا لقب اور عنوان ہمیں مستقل طور پر الاٹ ہوگیا۔ احمدی کہنا ممنوع اور متروک ہوگیا۔

داداجان! اس قسم کے کافی امور اور بھی ہیں۔ اتنا کچھ کہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں ایک بات ضرور عرض کروں گا کہ امتناع قادیانیت قانون کے خلاف ہمارے تعلیم یافتہ وکلاء حضرات نے کافی محنت کرکے ملک کی سپریم کورٹ میں رٹ دائر کردی۔ بلکہ ایسی متعدد اپیلیں دائر کی گئیں جن میں اس قانون کو حقوق انسانی کے خلاف ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر سپریم کورٹ کے ججز نے نہایت دیانت داری اور مکمل بحث وتمحیص کے بعد یہ اپیلیں مسترد کردیں اور صاف لکھا کہ قادیانی واقعی غیر مسلم ہیں۔ ان کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال کی قطعاً اجازت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ اس طرح اسلام کا تشخص مجروح ہوتا ہے اور مسلمانوں کے حقوق متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس پر ہم اپنا سامنہ لے کر بیٹھ گئے۔ ہاں ایک اور اہم اور ضروری واقعہ یہ بھی پیش آیا کہ میں نے کافی محنت کر کے ایک علاقہ کے ہزارہا افراد کو دائرہ قادیانیت میں لانے کی کوشش کی۔ بیعت بھی لے لی۔ مگر یہ مجلس تحفظ ختم نبوت والے فوراً وہاں بھی پہنچے اور ان لوگوں کو اصل حقیقت سے باخبر کر کے واپس اسلام میں لے گئے۔ گویا ہماری کامیابی زبردست ناکامی میں تبدیل ہوگئی۔ اسی طرح ایک موقعہ پر ہم نے تاشقند میں کوئی چکر چلایا کہ وہاں کے میئر سے ایک بڑی مسجد کی چابی بھی حاصل کرلی کہ وہاں اپنا اسلامی مرکز بنائیں گے۔ مگر یہ تحفظ والے گویا پہلے ہی انتظار میں تھے۔ فوراً وہاں پہنچے اور ہمارے کیئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ پھر ہم ہر سال سالانہ جلسہ ربوہ کی کوشش کرتے تھے، اعلان کرتے تھے مگر ہر بار یہ لوگ ہمیں ناکام کردیتے۔ انتظامیہ فوراً پابندی لگادیتی تھی۔ الغرض اس قسم کے کافی مقابلے ہوتے رہتے تھے۔ مگر ہر موقعہ پر ناکامی ہمارے ہی مقدر میں ہوتی تھی۔ اگرچہ ایسے کٹھن اور پر گھٹن حالات میں ہم نے کافی چکر چلا رکھے تھے۔ جیسے ملازمت کا چکر، مالی تعاون اور رشتہ کا چکر، بیرون ملک ویزہ کا لالچ وغیرہ۔ مگر کامیابی معمولی اور ناکامی زیادہ پلے پڑتی تھی۔ گویا یوں لگتا تھا کہ اب ہم چند دنوں کے ہی مہمان تھے۔ خود میں لندن مرکز میں بیٹھ کر بذریعہ ڈش

اپنے سابقہ مریدوں کو قابو میں رکھنے کے لئے بہت واویلا کیا کرتا تھا۔ کئی قسم کے جھوٹے بلند بانگ دعوے کرتا۔ لاف گزاف مارتا۔ جعلی بیعتوں کی تشہیر کرتا تا کہ یہ نادان مرید بددل نہ ہوں۔ مگر خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوتا۔ ملک پاکستان میں جگہ جگہ سے خبریں آنے لگتیں کہ آج فلاں جگہ اتنے قادیانی مسلمان ہو گئے، آج وہاں قادیانی مربی مسلم عالم کی تاب نہ لاسکا۔ جس کے نتیجے میں اتنے مرزائی دوبارہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ آج فلاں علاقہ میں اتنے خاندان قادیانیت پر لعنت بھیج کر سچے مسلمان ہو گئے وغیرہ وغیرہ۔ ایسی خبروں کا تانتا بندھ گیا۔

غرضیکہ میری شب و روز کی محنت کا نتیجہ منفی ہی نکلتا۔ روز بروز ہماری نفری میں کمی ہی ہوتی رہی۔ کہیں سے اگر ہزار جتن کے بعد ایک آدھ آدمی کو پھانسنے کی خبر آتی تو دس مقامات پر کئی افراد کے مسلمان ہو جانے کی خبریں آجاتیں۔ جی دادا جان! ایک اور پریشان کن مصیبت یہ سامنے آئی کہ ننکانہ صاحب میں جہاں سکھوں کا اہم مرکز بھی تھا۔ وہاں سے کچھ فعال قسم کے جدید تعلیم یافتہ نوجوان ہمارے خلاف محاذ قائم کر بیٹھے۔ آخر یہ کالجیٹ لوگ تھے بہت ہوشیار اور تربیت یافتہ بھی تھے۔ انہوں نے ہمیں بہت پریشان کیا۔ آئے دن کوئی نہ کوئی اچھوتا رسالہ یا رنگین پمفلٹ اور ٹریکٹ شائع کر دیتے۔ جس میں نہایت اشتعال انگیز انداز سے ہمارے خلاف لکھا جاتا۔ اہم پوائنٹ اٹھائے جاتے۔ کئی حیران کن انکشاف کئے جاتے۔ ان لوگوں نے ہمیں بہت دق کیا۔ ان لوگوں نے سینکڑوں کتابچے شائع کر کے بس ہمارا ناطقہ بند کر دیا۔ پھر کئی مقامات پر آپ کا کارٹون بنا کر دلازار ڈرامے بھی پیش کرتے رہتے۔ جس سے عوام بہت خوش ہوتے۔ ہمارے خلاف کارروائی میں دلچسپی لیتے۔ یہ نوجوان طاہر رزاق اور متین خالد تھے۔ جنہوں نے قادیانی تعاقب میں قابل قدر کام کیا۔ مرگ مرزائیت اور قادیانی افسانے وغیرہ نہایت دلچسپ کتابیں شائع کیں۔ جو نوجوانوں میں نہایت مقبول ہوئیں۔ پھر متین خالد نے کافی محنت سے ایک ایٹم بم تیار کیا جس کا نام تھا ''ثبوت حاضر ہیں'' کافی ضخیم کتاب تھی۔ جس میں ہر تحریر اور واقعہ کا دستاویزی ثبوت فراہم کر دیا۔ اس سے ہمارے سلسلہ دجالیہ کو ناقابل برداشت دھچکا لگا۔ ادھر ہم ان کے خلاف کچھ بھی نہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ یہ لوگ بڑے فعال اور قانون سے واقف بھی تھے۔ چنانچہ میں نے خود لندن میں بیٹھ کر بھی ان کو بہت کوسا۔ مگر سب بے فائدہ۔ یہ لوگ مزید حوصلہ سے اپنی ڈگر پر رواں دواں رہے۔ ان لوگوں نے مزید آگے پیش رفت کرتے ہوئے سالانہ انعامی تحریری مقابلوں کا بندوبست بھی شروع کر دیا تھا۔ جس سے کافی مسلمانوں کو ہمارے خلاف تحقیق و ریسرچ کرنے اور لکھنے کا موقع مل جاتا اور اس سے متاثر ہو کر بے شمار عوام اور خواص ہماری

اصلیت سے واقف ہو جاتے اور کئی قادیانی اس سے پریشان ہوکر مسلمان ہو جاتے۔ اس طرح ہمارا کافی نقصان ہو جاتا تھا۔ دادا جان! اگر چہ اس دوران کئی ملحد عالمی تنظیمیں حقوق انسانی کے چکر چلا کر ہماری تائید میں کھڑی ہوگئیں۔ مگر پھر بھی کچھ نہ بنا۔ ان کے مقابلہ میں مسلم علماء اور سکالرز نے اپنا مؤقف بین الاقوامی قانون کے مطابق پیش کر کے ہماری تائید کو مخدوش کر دیا۔

چنانچہ ایک موقعہ پر جنوبی افریقہ کی ایک عیسائی خاتون جج نے بھی ہمارے ہی خلاف فیصلہ دے دیا کہ واقعی قادیانی غیر مسلم ہیں۔ پھر ۱۹۹۵ء کے آخر میں تو ساؤتھ افریقہ کی سپریم کورٹ نے حد کر دی۔ اس عدالت عظمیٰ نے نہایت اہتمام کے ساتھ ہمارے خلاف طویل اور جاندار فیصلہ دے دیا کہ یہ لوگ واقعی غیر مسلم ہیں۔ ان کے کفر و اسلام کا فیصلہ صرف علمائے اسلام کا ہی معتبر ہوسکتا ہے۔ کوئی غیر مسلم یا سیکولر عدالت اس کی مجاز نہیں۔ غرضیکہ قدم قدم پر ہماری مشکلات میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔ اگر کہیں کوئی کامیابی کا ایک قدم اٹھتا تو دوسری جگہ ناکامی کے دو قدم اٹھ جاتے۔ پھر اسی جدوجہد میں، میں نے کوشش کی۔ رابطے کئے کہ پاکستان میں تو ہمارا سالانہ میلہ بند ہوگیا ہے۔ آؤ ہندوستان سے کچھ منت سماجت کریں۔ ان کو اپنی وفاداری کا چکمہ دیں کہ ہم تو تمہارے ہی خادم ہیں۔ اسلام سے ہمارا کیا واسطہ؟ یہ ہم نے محض چکر بازی اور فراڈ شروع کر رکھا ہے۔ ورنہ نہ ہمارا اسلام سے کوئی واسطہ اور نہ ہی پاکستان کے ساتھ۔ دیکھو ہمارے خلیفہ دوم کا الہام موجود ہے کہ ہندوستان کی تقسیم غیر فطری ہے۔ اگر ہو بھی گئی تو ایک دن ختم ہو جائے گی۔ ہمارا تو یہ الہامی عقیدہ ہے۔ لہٰذا ہم تو اپنے عقیدہ کی سطح پر ان حدود کو ختم کرنے کے لئے ہر طرح سر توڑ کوشش کریں گے۔ کیونکہ ہندوستان میں ہمارا مرکز اوّل قادیان شریف ہے۔ اس کو ہم کیسے ترک کر سکتے ہیں۔ ہم جو پاکستان منتقل ہوئے تو یہ اس بناء پر نہیں کہ ہم انڈیا کے مخالف ہیں۔ بلکہ اسی کی خدمت کے لئے آئے ہیں کہ یہاں رہ کر ہم ان بناوٹی سرحدوں کو ختم کرانے کے لئے جدوجہد کریں گے۔ چنانچہ ہماری وفاداری کا کھلا ثبوت سامنے ہے کہ ہم نے کوشش کر کے کشمیر کا مسئلہ پیدا کر دیا۔ پھر ہم نے کوشش کر کے مشرقی پاکستان کو ختم کر کے بنگلہ دیش بنا کر انڈیا کی جھولی میں ڈال دیا۔ ہمارے حضرت کی رؤیا تو دیکھو اس میں مذکور ہے کہ میں کشف میں گاندھی جی کے ساتھ ایک ہی چارپائی پر لیٹا تھا۔ یہ ہمارے اتحاد کی دلیل ہے۔ برہان ہے۔ دیکھئے ہمارا کسی بھی مسلم حکومت کے ساتھ پرخلوص تعلق نہیں ہے۔ بلکہ ہر مخالف پاکستان کے ساتھ ہمارا رابطہ ہے۔ پیار ہے۔ چنانچہ اسرائیل جو کہ تمام عرب اور عالم اسلام کا کھلا دشمن ہے۔ پاکستان نے آج تک اسے تسلیم نہیں کیا۔ لیکن ہمارا وہاں بھی ایک مضبوط مرکز ہے۔ وہاں سے تربیت حاصل کر کے

یہودیوں کے ساتھ ہمارا رضا کار بھی برابران کے شریک کار رہتے ہیں۔ چنانچہ یہ سب کے سامنے آ چکی ہے کہ سینکڑوں قادیانی کمانڈو اور تخریب کار مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کو ختم کرنے یا دبانے کے لئے آ چکے ہیں۔ خود اسرائیلی فوج میں چھ سو مرزائی کمانڈوز کی اطلاع زبان زد ہے۔ اس لئے عالم کفر کو ہمارے متعلق اپنی حمایت اور وفاداری میں کبھی بھی تر ددنہ ہونا چاہئے۔ ہم تمہارے ہیں اور تمہارے ہی رہیں گے۔ ہمیں کفر و الحاد دنیا کے جس خطے میں چاہے استعمال کر کے ہمارے خلوص اور وفاداری کا امتحان لے سکتا ہے۔ دیکھو نا! ہماری تاریخ کہ ہمارے جد اوّل حضرت مرزا غلام مرتضیٰ قادیانی نے جنگ آزادی میں مسلمانوں کے خلاف محاذ میں پچاس گھوڑے بمع سوار انگریز کو پیش کر کے تمغہ وفادای حاصل کیا اور اس سے پہلے سکھوں کے ساتھ مل کر بھی ہمارا خاندان مسلمان مجاہدین کو کرش کرتا رہا۔ یہ تو ہماری فطرت اور خاندانی کردار ہے۔ جس کے پیش نظر ہمارے مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنے کے لئے دعویٰ مسیحیت اور نبوت پر آمادہ کیا گیا تھا۔ جسے آنجناب نے آبائی سرشت کے پیش نظر ہنسی خوشی قبول فرمالیا۔ تو پھر دادا جان! انڈیا سرکار نے یہ معروف حالات و کوائف جانتے ہوئے ہمیں قادیان میں سالانہ میلہ لگانے کی اجازت دے دی اور خوشی سے دے دی۔ تو ہم نے وہاں بڑے جوش و خروش اور طمطراق سے میلہ لگایا۔ جس میں میں خود شریک ہوا اور وہاں پاکستانی حکومت کے خلاف خوب زہر اگلا۔ دل کی بھڑاس نکالی۔ مسلم علماء کو خوب لتاڑا۔ یہ ہماری ایک کامیابی کی حوصلہ افزاء شق تھی۔ علاوہ ازیں ایک کامیابی ہمیں ہمارے سرپرستوں عیسائیوں سے یوں حاصل ہوئی کہ ایک موقعہ پر مسلمانوں نے یہ مطالبہ کیا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ الگ ہونا چاہئے۔ جس طرح پاسپورٹ میں ہوتا ہے۔ سروس بکوں میں مذہب کا اندراج امتیازی طور پر ہوتا ہے تو اس طرح شناخت کے لئے شناختی کارڈ میں بھی ہونا چاہئے۔ چنانچہ اس مطالبہ کو معقول جانتے ہوئے حکومت نے تسلیم بھی کر لیا۔ مگر ہمارے مہربان عیسائیوں نے اندرون و بیرون سطح پر اتنا پراپیگنڈہ کیا کہ حکومت کو مجبوراً یہ فیصلہ واپس لینا پڑا۔ یہ بھی ہماری کامیابی کا ایک اہم قدم تھا۔

مرزا قادیانی: شاباش بیٹے بہت خوب تو نے واقعی اپنی بساط سے بڑھ کر محنت کی۔ آفرین ہے تم پر۔ نعروں کی جھنکار۔ قادیانیت کی جے۔ غلام احمد کی جے۔ کرشن اوتار کی جے وغیرہ۔ پھر وقفہ بول کا اعلان ہوتا ہے۔ وقفہ بول و براز......

چند لمحے بعد ہی جناب مرزا قادیانی واپس تشریف لا کر مسند گفتگو سنبھالتے ہیں اور بڑے فکر مند اور سنجیدہ انداز میں یوں گوہر افشانی فرمانا شروع کرتے ہیں۔

ہاں میرے دل کی بھڑاس، بیٹے طاہر کچھ اور سناؤ۔ میرا جی لگ رہا ہے۔

مرزا طاہر: جی دادا جان، ایک اور مسئلہ یہ سامنے آیا کہ جس طرح آپ کے عہد نحوست میں کئی آپ کے مخلص مرید آپ کے چنگل سے آزاد ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ جیسے میر عباس لدھیانوی، حافظ یوسف، منشی الٰہی یوسف اکاؤنٹ، عبدالحکیم پٹیالوی وغیرہ۔ اس کے بعد خلیفہ دوم کے عہد میں عبدالکریم ناقد، مولانا لال حسین اختر وغیرہ ہمارے دجل وفریب سے نکل کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اسی طرح میرے دور میں بھی کئی خوش نصیب ہمارے پر گھٹن حلقہ سے نکل کر شاہراہ اسلام پر آ گئے۔ خاص کر ١٩٨٩ء میں فلسطینی نوجوان حسن عودہ جو کہ میرا خصوصی آدمی تھا، عربی مجلّہ کا ایڈیٹر بھی تھا۔ مگر آہستہ آہستہ اس کی قسمت نے پلٹا کھایا تو وہ ہمارے راز سے واقف ہو کر حلقہ اسلام میں چلا گیا۔ اس نے مجھے بڑا دھچکا لگایا۔ اسی طرح ١١/اپریل ١٩٨٦ء کو انڈونیشیا کا ایک بہترین اور کامیاب مبلغ احمد یار ہادی حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔ جس پر ہم نے بے پناہ محنت و دولت صرف کی تھی۔ مگر طلیحہ اور سجاح کی طرح اس کی قسمت بھی اچھی تھی کہ وہ علیٰ وجہ البصیرت ہمارے مکروفریب سے نکل کر دائرہ اسلام میں شامل ہو گیا اور پھر مجھے ہی دعوت مباہلہ دینے لگا۔ جیسا کہ ہفت روزہ ختم نبوت اور دیگر رسائل وکتب میں تصیلات درج ہیں۔ اب ایسے مواقع میں، میں بھی بے بس تھا۔ میں نے آپ اور اپنے ابو محمود کی طرح دم سادھنے کا کردار ہی اپنایا۔ اس کے علاوہ بھی بے شمار اہم شخصیات حلقہ بگوش اسلام ہوتی رہیں۔ وقفہ بول اور نعرے۔

کچھ دیر کے بعد......

میرے جانثارو اور چہیتے امتیو! آپ لوگ یہاں مدت سے میری اور دیگر مختلف حضرات کی زبانی اصل حقائق سن رہے ہو۔ اگر آپ لوگ توجہ سے کام لیں تو ہماری اصل حقیقت یہی تھی اور یہ کچھ صرف اس مقام پر ہی ظاہر نہیں ہوا۔ بلکہ دار دنیا ہی میں سب کچھ موجود تھا۔ چنانچہ میں نے بھی اپنی تحریرات میں نہایت اہم اور بنیادی حقائق درج کر دیئے تھے اور بعد میں خود ہر ذی شعور انسان ان حقائق کو سابقہ بنیاد کے پیش نظر اخذ کر سکتا تھا۔

دیکھو خالق کائنات نے انسان کے سامنے تمام حقیقت، یعنی ہدایت وضلالت، خیر وشر اور حق وباطل واضح کر دیا تھا۔ چنانچہ اس کا ارشاد ہے۔ ”انا ھدیناہ السبیل اما شاکراً واما کفوراً (الدھر:٣)“ ﴿ہم نے انسان کے سامنے راہ ہدایت کھول دی ہے۔ اب وہ ہدایت کو قبول کر کے شکر گذار بن جائے یا اس کو نظر انداز کر کے کفر وضلالت میں جا گے۔﴾

ہاں یہ بات ضرور تھی کہ دار دنیا میں انسان کے ذہن وقلب پر نفسانی خواہشات کا غلاف بھی پڑا ہوا تھا۔ جس کی بناء پر اس کا شعور اتنا اجاگر نہ تھا۔ اس میں اتنی فکرمندی اور رغبت الی الاخرۃ کا جذبہ اتنا قوی نہ تھا۔ لہٰذا وہ راہ حق کے مقابلہ میں خواہشات کے چنگل میں بہت جلد پھنس جاتا تھا۔ نیز ایک اور قومی دشمن بھی اس کے درپے رہتا تھا۔ یعنی ابلیس جو اسے ہمیشہ خواہشات ہی کی جانب مائل رکھتا اور حق وصداقت کی طرف سے ہمیشہ بدظن اور دور رکھنے کی تگ ودو میں مصروف رہتا۔ اللہ کریم نے ہزارہا نبی اور رسول علیہم السلام انسان کو راہ حق پر قائم کرنے کے لئے بھیجے۔ جن کا کردار نہایت اعلیٰ اور فائق ترین ہوتا تھا۔ وہ نہایت بے لوث اور خلق خدا کی ہمدردی میں ہمہ وقت مصروف رہتے تھے۔ ان سے اپنی کوئی غرض بھی نہ رکھتے بلکہ بار بار اعلان کرتے کہ: ''لا اسئلکم علیہ من اجر (ھود:۵۱)'' پھر اپنے نظریات اور اعمال وکردار میں ہمیشہ مطابقت رکھتے۔ جو کہتے اس پر خود بھی قائم ہوتے۔ ان کے قول وفعل میں کوئی تضاد نہ ہوتا تھا۔ وہ ہمیشہ زہد وتقویٰ کی زندگی گذارتے۔ وہ اپنے سے پہلے نبیوں اور ان کی تعلیمات کی کبھی ناقدری نہ کرتے۔ کسی کی کردارکشی نہ کرتے۔ ان کی زبان سے کبھی خلاف واقعہ بات نہ نکلتی۔ وعدے کے پکے اور کردار کے سچے ہوتے تھے۔ کسی کو کسی بھی موقع پر ان کے کردار کے کسی بھی گوشے پر انگشت نمائی کا موقعہ نہیں ملتا۔ وہ صداقت وامانت، تقویٰ وطہارت، للّٰہیت اور عبودیت، صدق اور راست بازی کے پیکر ہوتے۔ وہ بلاتمیز اپنے اور غیر ہمیشہ ہر ایک کے ساتھ عدل وانصاف، ایثار وہمدردی اور حسن سلوک کا ہی برتاؤ کرتے۔ ان کی تعلیمات میں کوئی تناقض یا تضاد نہ ہوتا۔ وہ کبھی دھونس بازی، غلط پریشر یا بے تکی باتیں نہ کرتے، کبھی انہوں نے معجزہ نمائی کا تماشہ نہیں دکھایا۔ بلکہ خدا کی رضا کے تحت ہمیشہ عاجزانہ سیرۃ کے پیکر ہوتے تھے۔ مگر میرے جانثارو! میرے تمام حالات وکوائف، سیرت وکردار سراسر ان کے خلاف تھی۔ نہ میرا کوئی ذاتی کردار ہی نمایاں تھا۔ جیسا کہ تم نے ملاحظہ کرلیا۔ نہ مجھے قول وقرار اور وعدے کا ہی پاس ہوتا۔ بلکہ ادھر بات کر کے ادھر اس کے خلاف دوسری کردی۔ نہ مجھ میں زہد وتقویٰ کی کوئی بوتھی۔ دیکھو ہمہ وقت مال ودولت کی ہوس۔ عیش وعشرت کے سامان کی فراہمی کی فکر۔ ہر شخص کے مال ودولت پر حریصانہ نظر۔ میں نے تو اس سلسلہ کو حصول زر کا بہترین ذریعہ بنایا ہوا تھا۔ تقویٰ کے مفہوم سے مجھے رتی بھر واقفیت اور لگاؤ نہ تھا۔ ہاں ایک دفعہ دورہ جو پڑا تو میں نے تقویٰ کی حقیقت وہ بیان کی جو براہین میں مذکور ہے۔ دیکھو (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۷۳، خزائن ج۲۱ ص۹۴) دیکھو میرا تقویٰ۔

مخلوق کی ہمدردی اور پیار اتنا تھا کہ ذرا کسی نے مخالفت کی فوراً الہام جڑ دیا۔ پیش گوئی کھڑ کا دی کہ یہ عنقریب مر جائے گا۔ یہ مصیبت میں پھنس جائے گا۔ حالانکہ سچے نبی ایسے ڈرامے نہیں دکھاتے۔ کوئی بیماری پھیلتی، زلزلہ آتا یا کوئی اور حالت ظاہر ہوتی تو میں فوراً اسے اپنی مخالفت سے جوڑ دیتا۔ حالانکہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق کہہ چکا تھا کہ اس کے یہ معجزے ہیں کہ کال پڑیں گے، زلزلے آئیں گے، یہ ہوگا وہ ہوگا۔ مگر خود انہی امور کو اپنی حقانیت میں پیش کرتا مسیح سے برتری کا اور اگر کہیں ناکامی ہوتی یا کوئی گپ غلط ہو جاتی تو فوراً کہہ دیتا کہ سچے نبیوں کی پیش گوئی بھی غلط ہو جاتی تھیں۔ (معاذ اللہ) تا کہ اپنے فراڈ پر پردہ ڈال سکوں۔ میں کسی بھی شریف اور نیک انسان کی پرواہ نہ کرتا۔ حتیٰ کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں بھی بے دھڑک کچھ نہ کچھ ضرور بک دیتا تھا۔ نہ مجھے قرآن کا لحاظ نہ حدیث کا۔ دیکھئے اللہ کریم نے قرآن میں فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو میں نے تورات وانجیل کی تعلیم دی تھی۔ (آل عمران، مائدہ)

مگر میں نے یہ بک دیا کہ مسیح نے ایک یہودی عالم سے سبقاً سبقاً تورات پڑھی تھی۔ العیاذ باللہ! اور اپنے متعلق لکھا کہ میں نے کسی سے ایک حرف بھی نہیں پڑھا۔ جب کہ یہ سب بالکل جھوٹ تھا۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ میں نے فضل الٰہی، فضل احمد اور غلام علی شاہ وغیرہ کئی اساتذہ سے بہت کچھ پڑھا تھا۔ میں نے لکھ دیا کہ مسیح سے کوئی معجزہ صادر نہیں ہوا۔ جب کہ مجھ سے ١٠ لاکھ نشان ظاہر ہوئے ہیں۔ اچھا اگر کہیں ان کو شمار کر کے کتاب میں لکھتا تو ١٨٧ سے اوپر نمبر ہی نہ جاتا۔ دیکھو میری حقیقت الوحی وغیرہ۔ میں تو اسے ایک ہزار تک بھی نہ پہنچا سکا۔ یہ میری کذب بیانی اور دجل وفریب کا نتیجہ تھا۔ دیکھئے کسی نبی برحق نے امت سے چندہ مانگ کر اپنا مکان وغیرہ نہیں بنایا۔ مگر میں نے طاعون کا بہانہ بنا کر وسع مکانک کا الہام نکال مارا۔ ہر نبی برحق بنفس نفیس میدان تبلیغ میں جاتے۔ کٹھن سے کٹھن مرحلہ پر بھی میدان سے نہ ہٹتے۔ دیکھئے ابراہیم علیہ السلام نے خود نمرود سے مقابلہ کیا۔ کسی نمائندہ کو نہیں بھیجا یا تحریری مقابلہ نہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام خود فرعون کے دربار میں مردانہ وار گئے۔ کسی نمائندہ کو نہ بھیجا۔ ساحروں کے مقابلہ میں بھی خود ہی گئے۔ اسی طرح ہر نبی کی شان ہے۔ خود ختم المرسلین ﷺ کی شان دیکھئے کہ ہر میدان میں خود تشریف لے گئے۔ بدر میں خود قیادت فرمائی۔ احد اور احزاب میں بنفس نفیس قیادت فرمائی۔ جب مشکل مرحلہ آتا تو مردانہ وار فرماتے: ”ھلموا الیّ عباد اللّٰہ انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب “ ایک دفعہ نصاریٰ نجران سے گفتگو کا مرحلہ آیا تو بھی بنفس نفیس ان سے گفتگو

فرمائی۔ کسی نمائندہ کے ذریعے نہیں اور نہ ہی تحریری مباحثہ کیا۔ مگر میری حالت بالکل اس کے برعکس تھی۔ مباحثہ دہلی ہوا تو وہ بھی تحریری۔ آتھم کے ساتھ گفتگو ہوئی تو وہ تحریری۔ ایسے ہی دیگر مواقع پر اور جب کوئی مخالف للکارتا۔ جیسے پیر مہر علی صاحب تو میں بہانہ بنالیا کہ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ یہ میری اوقات تھی۔ ادھر سید دو عالم ﷺ نے بادشاہاں زمانہ کو نہایت شاہانہ انداز سے پیغام حق دیا کہ اطاعت اختیار کرلو بچ جاؤ گے۔ مگر میں نے بجائے دعوت کے ہمیشہ ملکہ کی چاپلوسی ہی میں زندگی برباد کردی۔ کبھی عدالت کے روبرو معذرت، کبھی گورنر کے حضور جی حضوری۔ یہ میرا کردار ہے جو میری تاریخ سے واضح ہے تو بندگان خدا۔ آخر تم کیوں اس دلدل میں پھنس گئے تھے۔ تمہیں حق وباطل اور کھرے کھوٹے میں فرق کیوں معلوم نہ ہوا۔ بھلا کہاں قرآن کی دلنواز تلاوت اور بے مثال فصاحت وسلاست اور کہاں میری خرافات۔ مثلاً ''تین استرے، عطر کی شیشی'' کیا بکواس ہے؟ کہاں قرآن کا دعویٰ اور اعلان۔

''قل للذین کفروا ستغلبون وتحشرون الیٰ جهنم (آل عمران:۱۲)''

جو چند ہی دنوں بعد میدان بدر میں سب نے دیکھ لیا اور کہاں میری بڑ کہ آج یہ میرا مقابلہ کرنے والے بٹالوی وغیرہ میرے مطیع ہو جائیں گے۔ آتھم مرجائے گا۔ محمدی بیگم عقد میں آجائے گی۔ بکر وشیب وغیرہ۔

وقفہ اجابت۔ نعرے۔ غلام احمد کی جے۔ کرشن مہاراج کی جے۔ کذب وافتراء کی نشانی، مرزا قادیانی مرزا قادیانی۔ جے سنگھ بہادر کی جے، جے، جے۔

چند منٹ بعد دوبارہ مسند پر براجمان ہوکر ذرا نیم باز آنکھ کو مٹکا کر یوں گویا ہوئے کہ:

میرے چہیتے جانثارو! دیکھو، کیا میرے مخالفین محمد حسین بٹالوی، مولوی ثناء اللہ امرتسری وغیرہ کوئی بھی میرا مطیع ہوا۔ ہرگز کچھ بھی نہ ہوا۔ ہاں بٹالوی نے تو آخر تک میرا ناطقہ بند کئے رکھا اور ثناء اللہ نے تو مجھے یہاں جہنم میں پہنچا کر ہی دم لیا۔ جب کہ سید دو عالم ﷺ اسی طرح سابقہ انبیاء کے مخالفین ان کے سامنے اپنے منطقی انجام کو پہنچ گئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ امیہ کو میں ہی قتل کروں گا تو وہ ہوا کہ نہیں؟ ادھر میرا آتھم میرے سامنے دندناتا پھرا۔ باقی الہام بکر وشیب۔ جس کو میں نے بڑے طمطراق سے بٹالوی صاحب کو بھی سنایا تھا۔ وہ آخر تک پورا نہ ہوسکا۔ وہ بکر ہی بکر (نصرت بیگم) میرے پاس رہی۔ شیب کا کچھ پتہ نہ چل سکا کہ وہ کدھر تحلیل ہوگئی۔ باقی محمدی بیگم کا قصہ تو ایک طویل رونا ہے۔ جس کا

دکھ لے کر میں قبر میں پہنچ گیا تھا اور پھر یہاں بتایئے میں نے کون سا الہامی اعلان نہ کیا تھا کہ یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ اگر کچھ نہ ہوا تو مجھے ذلیل کیا جائے مجھے جھوٹا سمجھا جائے۔ الغرض میں نے اس پیش گوئی کو اپنے صدق وکذب کا معیار قرار دیا تھا اور کہہ دیا کہ، کسی ملہم کا اپنی پیش گوئیوں میں جھوٹا نکلنا سب سے بڑی رسوائی ہے۔ (تریاق القلوب ص ۱۰۷، خزائن ج ۱۵ ص ۳۸۲)

مگر نتیجہ سب کے سامنے ہے کہ میں اس کی صورت بھی نہ دیکھ سکا۔ آخر میں تو اس کا داغ جدائی لے کر واصل جہنم ہوا اور وہ مزے سے مدت تک پرسکون زندگی گذارتی ہے۔ تو یہ میری پیش گوئی کا حال تھا۔ آخر تم کسی مرحلہ پر کچھ سمجھنے کی کوشش کرتے۔ دیکھو خود یہ محمدی بیگم اور اس کے خاندان کے لوگ جو میری مکاری سے خوب واقف تھے۔ انہوں نے میری ہر الہامی بات کو چنڈوخانے کی گپ سمجھ کر جوتے کی نوک پر رکھا۔ نہ یہ بی بی متاثر ہوئی اور نہ ہی اس کا خاندان۔ آخر تم اسی واقعہ ہی سے کچھ عبرت حاصل کرتے۔ اب بتایئے ایسا مکار اور فریبی کسی بھی باعزت منصب کا اہل ہوسکتا ہے۔ چہ جائے کہ وہ مجدد بن جائے۔ مسیح یا نبی بن جائے۔ العیاذ باللہ!

باقی رہا مسیحیت کا معاملہ تو وہ بھی نہایت عجیب ہے۔ میں نے وہاں بھی معاندانہ اور ملحدانہ روش کا ہی اظہار کیا۔ دیکھئے خاتم المرسلین ﷺ صاف فرماتے ہیں کہ: ”والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم (مشکوٰۃ ص۴۷۹، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) “اور میں اس کے مقابلہ میں یوں جسارت کرتا رہا ہوں کہ مسیح ناصری مرگیا حق کی قسم۔ یعنی آپ کے ارشاد کے خلاف قسم کھا رہا تھا۔ آخر کچھ تو حیا ہونی چاہئے۔ اس رسول معظم ﷺ کے فرمان کو کاٹ رہا ہوں اور وہ بھی قسم کھا کر بتایئے۔ اس سے بڑھ کر کوئی کفر اور الحاد ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ باقی تفصیل آپ پہلے سن چکے ہیں۔ بھائیو! میری ایسی ہی مکاریوں سے واقف ہوکر کئی مریدان خاص پلٹ کر دوبارہ دامن خاتم الانبیاء ﷺ سے وابستہ ہوگئے۔ جیسے میر عباس علی، حافظ محمد یوسف، عبدالکریم ناقد وغیرہ اور کئی آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا کی مثال بن گئے۔ جیسے عبدالحکیم اور چراغ دین جمونی وغیرہ۔

ہمارے مراکز اور دارالامان اور ربوے۔ ساتھیو، ملاحظہ کرو اور غور کرو۔ ابتداء میں میں نے سلطنت برطانیہ جس کا میں خود کاشتہ پودا تھا، اس کے متعلق لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ”جعل لی السلطنة البرطانیة ربوة امن وراحة ومستقرا حسنًا فالحمد لله“

(ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص ۴۶، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۸)

کہ اللہ نے میرے لئے سلطنت انگریزی کو ربوہ امن وراحت بنایا اور یہ مستقر ومرکز بہت خوب ہے۔ فلله الحمد!

پھر مزید لکھا کہ اے بھائیو! جان لو کہ ہم نے ملکہ وکٹوریہ کی حکومت کے سائے میں ظالموں کے ہاتھوں سے نجات پائی ہے۔ ہم اس حکومت کے زیر سایہ اس طرح سرسبز ہوئے جیسے زمین موسم بہار میں۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۱۷، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

تیسری جگہ لکھا کہ: ’’لولا هيبة سيف سله عدل سلطنة البريطانية لحث الناس على سفك دمى‘‘ (دفع الوسواس ص ۵۱۸، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

دیکھئے ان اقتباسات میں مرزا قادیانی نے قادیان کو کس طرح دار الامن اور مرکز امن قرار دیا حکومت انگریزی کے زیر سایہ۔ حتیٰ کہ وہاں دار الامان بھی بنایا اور کعبہ والی صفت من دخلہ کان آمنا بھی لکھ دیا۔ مگر حقیقت دنیا کے سامنے ہے کہ انگریز کے چلے جانے کے بعد یہ دار الامن اور پناہ گاہ برباد ہوگئی۔ امن بے امنی سے بدل گیا۔ حتیٰ کہ مرزا محمود اور ظفر اللہ گورنر پنجاب کے سامنے اپنے وعدے یاد کراتے رہے۔ مگر اس نے بھی اپنی لاچاری کا اظہار کیا تو نہایت حسرت ویاس کے ساتھ وہاں سے نکلے اور لاہور آ کر پھر نیا ربوہ اور دار الامن تلاش کرنے لگے۔ حتیٰ کہ موجودہ ربوہ کو آباد کیا۔ پھر یہاں سے بھی ایک مرکز قادیانیت اکھڑا اور مرزا طاہر نہایت حسرت سے تیسرا ربوہ تلاش کرنے لندن براجمان ہوگیا۔ اب وہاں سے گرونگنیش کی طرح کہیں آگے جانے کا پروگرام ہے۔ چونکہ یہ سب تماشا اور ڈرامہ تھا یہ خدائی پیغام اور پروگرام نہ تھا۔ لہٰذا قدم قدم پر اجڑتا اور ناکام ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ انہوں نے ایک موقع پر کشمیر کے متعلق بھی کہہ دیا کہ: ’’وآوینا هما الىٰ ربوة ذات قرار ومعين‘‘ مگر سب بکواس ہی ثابت ہوا اور ادھر مکہ مکرمہ شروع سے ہی دار الامن ہے اور آج تک بلکہ قیامت تک دار الامن ہی رہے گا۔ اے احمقو! تم اتنی عظیم صداقت دیکھ کر بھی متنبہ نہ ہوئے۔ تف ہے تم پر۔ لعنت ہے تم پر۔ واقعی تمہارا یہی انجام ہونا چاہئے تھا۔ جو ہو چکا ہے۔

تو بھئی اب اس رونے دھونے سے کچھ حاصل نہ ہوگا جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ ہماری قسمت پھوٹ گئی۔ آخرت تباہ وبرباد ہوگئی۔ اب تلافی وتدارک کی بھی کوئی صورت ممکن نہیں ہے۔ حضرات یہ اللہ تعالیٰ کی عمیق حکمت ہے اور اس کی مشیت کا معاملہ ہے۔ ہدایت وضلالت کی تقسیم اسی کے قبضہ اختیار میں ہے۔ آخر وہ خالق ہے وہ صانع ہے تو مخلوق اور مصنوع کو مالک پر اعتراض کا کیا حق پہنچتا ہے؟ کہ ایسا کیوں ہوا اور ایسا کیوں نہ ہوا؟ وہ چاہے صدیق وفاروق کو امت کا پیشوا بنادے اور ابوجہل اور ابولہب کو جو کہ اسی قریش ہی کے فرد تھے جہنم کا ایندھن بنادے اور پھر ابوجہل

کے فرزند کو مدت تک اسلام کے خلاف برسرپیکار رہنے کے بعد آخر قبول فرمالے اور دولت ایمان سے عکرمہؓ بہرہ ور کر کے جنت الفردوس کا باسی بنادے۔ یہ تو اس کی تقسیم ہے۔ طبقہ صحابہؓ میں ایسی سینکڑوں ہزاروں مثالیں ملتی ہیں۔ دیکھو ابولہب کفر کا سرغنہ مگر اللہ کریم اسی کے گھر سے اس کی بیٹی درہ کو دامن مصطفی ﷺ سے وابستہ کر کے بہشت بریں کا وارث بنادیا۔ ابوجہل کے فرزند کو حضرت عکرمہؓ بنادیا۔ اس کی حکمتوں اور قدرتوں کا احاطہ کون کرسکتا ہے؟

ادھر دیکھو! میری پہلی بیوی اور اس کی اولاد کا مسئلہ کہ وہ میرے مکروفریب سے بچ کر کامیاب ہو گئے اور دوسری بیوی اور اس کی تمام اولاد میرے ساتھ جہنم کا ایندھن بن گئے۔ میری مریدوں کی صف میں آنے والوں میں پھر کئی خوش نصیب افراد دوبارہ واپس اسلام میں چلے گئے۔ دیکھو عبدالکریم ناقد۔ لال حسین اختر جس پر میرے محمود کو بڑا فخر تھا کہ یہ بڑا لائق مبلغ ہے۔ کسی کی دال گلنے نہیں دیتا۔ مگر اس کی قسمت اچھی تھی دوبارہ خادم اسلام بن گیا اور ہماری ہی مرمت کرنے لگا۔ ادھر نصرت جہاں بیگم اچھی بھلی تھی۔ بس قسمت نے پلٹا کھایا تو میرے جال میں پھنس کر آج جہنم میں جل رہی ہے۔ جب کہ وہ محمدی بیگم کے متعلق میں نے لاکھ جتن کئے مگر وہ میرے قابو نہ آسکی اور آج جنت الفردوس میں بہاریں لوٹ رہی ہے۔ او محمدی بیگم! تو کتنی خوش نصیب نکلی۔ تجھ پر خدا کا کیسا فضل سایہ فگن رہا کہ تو میرے چنگل سے بچ گئی، میں نے لاکھوں ہاتھ پاؤں مارے مگر تیرے بخت نہایت بیدار تھے۔ تیرا متاع ایمان شیطانی حملے سے بالکل محفوظ رہا اور میری یہ حالت ہو رہی ہے۔ آہ محمدی بیگم! تو دنیا میں بھی میرے لئے سوہان روح بنی رہی اور یہاں بھی تیرا تصور میرے لئے ڈبل جہنم بنا ہوا ہے۔ مگر پھر مجھے اس تصور سے کچھ مسرت اور سکون بھی ہو رہا ہے کہ تو نصرت جہاں بیگم کی طرح میرے ساتھ نار جحیم کا ایندھن نہ بنی۔ بلکہ تیرے مالک حقیقی نے تجھے اپنے فضل وکرم سے شقاوت سے بچا کر سعادت کی بلندیوں پر فائز کر دیا۔ تیری قسمت اور بخت اچھے نکلے اور تو بھی میری حرمت کی طرح آج خلد بریں کی بہاریں لوٹ رہی ہے۔ میں نے دنیا ہی میں عیش وعشرت کے مزے لوٹے۔ نصرت نے بھی میرے ساتھ دنیا کی ہر راحت اور نعمت سے لطف اٹھایا۔ مگر آج ہم دونوں دائمی محرومیوں اور دکھوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ او محمدی بیگم مجھے حرمت اور تیری قسمت پر انتہائی رشک آ رہا ہے کہ تم آج جنتی حوریں بنی بیٹھی ہو اور میں داروغہ جہنم کی ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ ہمہ قسم کی تکالیف اور دکھوں میں سلگ رہا ہوں۔ دنیا کے ٹانک وائن اور یاقوتیوں کے عوض آج غساق وحمیم اور ضریع وزقوم سے واسطہ پڑا ہوا ہے۔

ہائے میری قسمت، ہائے میری بدبختی! کاش میری ماں چراغ بی بی مجھے نہ جنتی، کاش

میں بھی اپنی بہن جنت کے ساتھ اسی وقت مر گیا ہوتا۔" اللھم انی ادعوا ثبورا"

میرے مولیٰ کریم! تو کتنا عظیم ہے تو کتنا عظیم ہے۔ مولیٰ تو نے ہدایت واضلال کا کتنا عجیب نظام مرتب کر رکھا ہے۔ میرے مولائے حقیقی تو نے آزر کے گھر موحد اعظم ابراہیم علیہ السلام پیدا کر دیا۔ تو نے نوح کے ہاں کنعان پیدا کر دیا اور تو نے ہی ابولہب کے گھر درہ اور ابوجہل کے ہاں عکرمہ بھی پیدا کیا تھا۔ مولا کہیں میری پیدائش بھی سعادت کے دائرہ میں کر دیتا تو تجھے کیا فرق پڑ جاتا؟

میرے مولیٰ کریم! تو نے مکہ اور عرب کے جدی مشرکوں کے ہاں صحابہ کرامؓ کی مقدس ترین جماعت کو پیدا فرما کر اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرمایا۔ تو مجھ پر بھی اپنی رحمت کا کوئی قطرہ انڈیل دیتا۔ مولا تو کتنا عظیم ہے تیری قدرت سے کیا بعید تھا تو تو علی کل شئی قدیر ہے۔ تو نے فرعون کے نامی گرامی اور کافر ترین جادوگروں کو صرف موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کی ایک جھلک دکھلا کر "القی السحرة ساجدین" کا ایمان افروز منظر دکھا دیا۔ مجھے بھی سعادت پر قائم رکھتا تو تیری قدرت سے کیا بعید تھا۔ مولیٰ تو نے مدینہ کے اوس وخزرج کو ظلمت کفر سے چند لمحوں میں نکال کر نور ایمان سے منور کر دیا تو مجھ جیسے عبد ضعیف کو بھی راہ ہدایت پر قائم رکھ لیتا تو تیرا کیا بگڑ جاتا۔ اے مولیٰ حقیقی تو حبش سے بلال کو روم سے صہیب کو یمن سے ابوہریرہؓ اور خدا جانے کس کس کو کہاں کہاں سے لا کر اپنے حبیب کریم ﷺ کی جھولی میں ڈالتا رہا تو مولیٰ مجھے بھی اگر آپؐ ہی سے وابستہ رہنے دیتا تو تیرا کیا بگڑتا تھا؟ مولیٰ کریم ہائے میری بدنصیبی، ہائے تیری قہری تجلی جو مجھے تباہ کر گئی۔ اے میرے پروردگار تو نے ہر زمانہ میں ہزاروں لاکھوں کو کفر وضلالت سے نکال کر نور ہدایت میں لایا۔ مولیٰ اگر مجھے بھی سابقہ ہدایت پر قائم رہنے دیتا تو کیا حرج تھا۔ میرے مولیٰ، میرے مالک تیری حکمتیں نہایت عمیق ہیں۔ بندہ کیا اعتراض کرنے کا حق رکھتا ہے۔ مگر ہمارے محدود ذہن میں یہ الجھن رہتی ہے کہ ایک طرف سرکش باغیوں کو نوازا جا رہا ہے اور دوسری طرف مجھ جیسے کمزور ناقص فرماں برداروں کو اپنی جناب سے دھکیلا بھی جا رہا ہے۔" فاللھم لا تسئال عما تفعل" پھر گریہ وزاری کا شور سا اٹھتا ہے۔ اچانک الٰہی اعلان ہوتا ہے۔" اخسئو فیھا ولا تکلمون" کچھ دیر بعد پھر ایک دھیمی سی آہوں اور سسکیوں میں ڈوبی ہوئی آواز آتی ہے۔ اچھا میرے پیارے جانثارو! اب اس اجلاس اور اجتماع کو ختم کیا جاتا ہے۔ کیونکہ کافی وقت گذر چکا ہے۔ اب تو سواء" علینا اجزعنا ام صبرنا مالنا من محیص" پھر ایک طرف سے ابلیس پورے زور سے چیختا ہے۔ میرے غلام احمد کی جے۔ کرشن اوتار کی جے۔ مرزائیت کی جے۔ میرے دل دا جانی، مرزا قادیانی، مرزا قادیانی۔ کفر ودجل کی نشانی، مرزا قادیانی، مرزا قادیانی۔

أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

پنجابی نبوت کے کرشمے

حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ

کیا اس کی مہر لگانے سے اس کے بہن بھائی پیدا ہوتے۔ مکمل تشریح خود کرلیں۔

۸...... حقیقی نبوت کا دعویٰ: ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دفع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ص۲۳۱) ''میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں۔ پہلے بھی کئی نبی گذرے ہیں۔ جنہیں تم لوگ سچا جانتے ہو۔'' (اخبار الفضل ص۱۸) ''پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتے ہے اس کے معنی سے حضرت (مرزا قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقی نبی ہیں۔'' (حقیقت النبوت ص۱۷۴) ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔'' (ملفوظات ج۱۰ص۱۲۷)

آدم نیز احمد مختار
در برم جامۂ ہمہ ابرار
آنچہ داد است ہر نبی راجام
داد آن جام رامرا ابتمام

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

۹...... خاتم النبیین ہونے کا دعویٰ: ''ہم اس امت میں صرف ایک ہی نبی کے قائل ہیں۔ آئندہ کا حال پردۂ غیب میں ہے۔'' (حقیقت النبوۃ ص۱۳۸) ''آنحضرتﷺ کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم ہے اور بہت سارے انبیاء کا ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور حکمتوں میں رخنہ واقع کرتا ہے۔'' (تشحیذ الاذہان ج۱۲ص۱۱، ماہ اگست ۱۹۱۷ء) ''خدا تعالیٰ اور اس کے رسول پاکﷺ نے مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا اور تمام نبیوں نے اس (مرزا قادیانی) کی تعریف کی۔'' (نزول مسیح ص۱۸، خزائن ج۱۸ص۴۲۶)

۱۰...... عین محمد ہونے کا دعویٰ: ''من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما رائی'' ''جس نے میرے اور محمدؐ کے درمیان فرق کیا۔ پس اس نے مجھے نہ دیکھا اور نہ پہچانا۔'' (خطبہ الہامیہ ص۲۵۹، خزائن ج۱۶ص ایضاً)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار البدر نمبر۴۳ ج۲ص۱۴)

ں کے بہن بھائی پیدا ہوتے۔مکمل تشریح خود کرلیں۔
دعویٰ: ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول
۲۲) ''میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں۔ پہلے بھی کئی نبی گذرے
(اخبار الفضل ص۱۸) ''پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی
(مرزا قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقی نبی
عویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔'' (ملفوظات ج۱۰ص۱۲۷)

نیز احمد مختار
جامۂ ہمہ ابرار
است ہر نبی راجام
جام رامرا ابتمام

(نزول المسیح ص۹۹،خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

نے کا دعویٰ: ''ہم اس امت میں صرف ایک ہی نبی کے
ہے۔'' (حقیقت النبوۃ ص۱۳۸) ''آنحضرت ﷺ کے بعد
ت سارے انبیاء کا ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور
ذہان ج۱۲ص۱۱، ماہ اگست ۱۹۱۷ء) ''خدا تعالیٰ اور اس کے
ر رسول رکھا اور تمام نبیوں نے اس (مرزا قادیانی) کی
(نزول مسیح ص۱۸،خزائن ج۱۸ص۴۲۶)

ی: ''من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما
محمدؐ کے درمیان فرق کیا۔پس اس نے مجھے نہ دیکھا اور
(خطبہ الہامیہ ص۲۵۹،خزائن ج۱۶ص ایضاً)

آئے ہیں ہم میں
ھ کر ہیں اپنی شان میں
ں جس نے اکمل
دیکھے قادیان میں

(اخبار البدر نمبر۴۳ج۲ص۱۴)

''پس اس خدا تعالیٰ نے مجھے پیدا کر کے ایک گذشتہ نبی سے تشبیہ دی۔ میرا نام وہی رکھ دیا۔ چنانچہ آدم، نوح، موسیٰ داؤد، سلیمان، یوسف، عیسیٰ وغیرہ یہ تمام نام میرے رکھے گئے۔ اس صورت میں گویا تمام انبیاء اس امت میں دوبارہ پیدا ہوگئے۔'' (نزول المسیح ص۴،خزائن ج۸ ص۳۸۲) ''خدا کے نزدیک اس (مرزا قادیانی) کا نزول مصطفیٰ ﷺ کا ظہور مانا گیا ہے۔'' (خطبہ الہامیہ ص۲۰۰) ''جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوگیا وہ صحابہ میں داخل ہوگیا۔'' (خطبہ الہامیہ ص۲۵۹،خزائن ج۱۶ص ایضاً) ''ادھر بچہ پیدا ہوتا ہے اور اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے اور شروع ہی میں اس کو خدا اور خدا کے رسول کا پیغام سنایا جاتا ہے۔بعینہ یہ بات میرے ساتھ ہوئی میں ابھی احمدیت میں بطور بچہ ہی کے تھا۔ جو میرے کانوں میں یہ آواز پڑی کہ مسیح موعود محمد است وعین محمد است۔'' (مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۷؍اگست ۱۹۱۵ء) ''اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت (اسمہ احمد) کے مصداق مرزا قادیانی ہیں۔'' (انوار خلافت ص۲۱)

۱۱…… ختم المرسلین سے بھی فوقیت: ''اس (نبی کریم ﷺ) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔ میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کرے گا۔'' (اعجاز احمدی ص۷۱،خزائن ج۱۹ص۱۸۳) ''غلبہ کاملہ حضور ﷺ کے زمانہ میں دین اسلام کو نہیں ہوا۔ یہ غلبہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔'' (چشمہ معرفت ص۸۳،خزائن ج۲۳ص۹۱) ''آنحضرت ﷺ کے تین ہزار معجزات'' (تحفہ گولڑویہ ص۴۱،خزائن ج۱۷ص۱۵۳) ''مگر مرزا قادیانی کے دس لاکھ نشان'' (تذکرۃ الشہادتین ص۴۱،خزائن ج۲۰ص۴۳) ''آنحضرت ﷺ کے وقت دین کی حالت پہلی رات کے چاند کی طرح تھی۔ مگر مرزا قادیانی کے وقت چودھویں رات کے بدر کامل جیسی ہوگی۔'' (خطبہ الہامیہ ص۲۷۵،خزائن ج۱۶ص ایضاً) ''خدا نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے کہ اگر وہ ایک ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔'' (چشمہ معرفت ص۳۱۷،خزائن ج۲۳ص۳۳۲)

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے
آنچہ دادست ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بہ تمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(نزول المسیح ص۹۹،خزائن ج۱۸ص۴۷۷،۴۷۸)

''مرزا قادیانی نبی تھے۔ آپ کا درجہ مقام کے لحاظ سے رسول کریم ﷺ کے شاگرد اور آپ کا ظل ہونے کا تھا۔ دیگر انبیاء علیہم السلام میں سے بہتوں سے آپ بڑے تھے۔ ممکن ہے سب سے بڑے ہوں۔''
(الفضل ج۱۴ نمبر۸۵)

زندہ شد ہر نبی بہ آمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

(نزول المسیح ص۱۰۰، خزائن ج۱۸ ص۴۷۸)

اور یہ کہ۔

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۰۳، خزائن ج۲۱ ص۱۳۳)

۱۲...... خدائی دعوے:

دستخط قادر مطلق تیری مسلبوں پہ کرے
اللہ اللہ یہ تیری شان رسول قدنی
آسمان وزمین نئے تو نے بنائے
تیرے کشفوں پہ ہے ایمان رسول قدنی

(اخبار الفضل ج۱۰ نمبر۳۰)

(۱)...... ''خدا کی مانند۔'' (اربعین نمبر۳ ص۲۵ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۱۳)

(۲)...... ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔''
(آئینہ کمالات ص۵۶۴، خزائن ج۵ ص ایضاً)

(۳)...... ''أنت منی بمنزلة اولادی'' ''اے مرزا تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے۔''
(اربعین نمبر۴ ص۱۹، خزائن ج۱۷ ص۴۵۲ حاشیہ)

(۴)...... ''اعطیت صفة الافناء والاحیاء من رب الفعال'' ''مجھے خدا کی طرف سے مارنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔''

(خطبہ الہامیہ ص۵۵،۵۶، خزائن ج۱۶ ص ایضاً)

(۵)...... مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ خدا نے مجھے الہام کیا کہ تیرے ہاں لڑکا ہوگا۔

''کان اللّٰہ نزل من السماء'' گویا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے اترا۔ (ازالہ ص۱۵۶، خزائن ج۳ ص۱۸۰)

۱۳...... عورت ہونے کا دعویٰ: ''بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی اور بیماری پر اطلاع پائے تجھ میں حیض نہیں۔ بلکہ وہ (حیض) بچہ ہوگیا جو بمنزلہ اطفال اللہ کے ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ ص۵۸۱)

''میرا نام ابن مریم رکھا گیا اور مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں حاملہ ٹھہرایا گیا۔ آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔'' (کشتی نوح ص۴۶، ۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۰)

مرزا قادیانی کا ایک مرید قاضی یار محمد اپنے (ٹریکٹ نمبر۳۴ موسومہ اسلامی قربانی ص۱۱) میں لکھتا ہے کہ: ''مرزا قادیانی نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح ہوئی کہ گویا کہ آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔''

۱۴...... مرزا کے منکر کافر نہیں: ''ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر نہیں ہوسکتا۔'' (تریاق القلوب ص۱۳۰، خزائن ج۱۵ ص۴۳۲)

۱۵...... مرزا قادیانی کے منکر کافر ہیں: ''اے مرزا جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا وہ خدا رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۵)

''ولقد جاء کم یوسف من قبل بالبینات فما زلتم فی شك مما جاء کم به حتیٰ اذا هلك قلتم لن یبعث اللّٰه من بعده رسولا (مؤمن:۳۴)'' یعنی (اے اللہ والو) تمہارے پاس حضرت یوسف علیہ السلام اس سے پہلے روشن دلائل لے کر آئے۔ پس تم نے اس میں شک کیا۔ (جو کچھ وہ لائے) حتیٰ کہ جس وقت وہ فوت ہوگئے تو تم کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ اس کے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں بھیجے گا۔ قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کفار مصر حضرت یوسف علیہ السلام پر نبوت کو ختم جانتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ختم نبوت کا عقیدہ کفار کا ہے اور جو نبوت کو بند جانے وہ کافر ہے۔

الجواب: یہ ان لوگوں کا مقولہ ذکر کیا گیا ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کی نبوت پر ایمان نہ لائے تھے۔ جیسا کہ: ''فما زلتم فی شك'' سے ظاہر ہے۔ انہوں نے ازروئے کفر کہا تھا کہ حضرت یوسف فوت ہوگئے ہیں تو چھٹکارا ہوا۔ اب خدا کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ قول کفار سے کفار ہی استدلال کرسکتے ہیں اور یہ کفار پر ہی حجت ہوسکتا ہے۔

عدالتی کارنامے

ملزم نمبر:ا (مرزا قادیانی) اس امر میں مشہور ہے کہ وہ سخت اشتعال دہ تحریرات اپنے مخالفوں کے برخلاف لکھا کرتا ہے۔ اگر اسے روکا نہ گیا تو غالباً امن عامہ میں نقص پیدا ہوگا۔ مجسٹریٹ نے اس سے اقرار نامہ لیا کہ ہچو قسم نقص امن والے فعلوں سے باز رہے گا۔

(فیصلہ جی۔ڈی کھوسلہ)

عدالت کا بیان مظہر ہے کہ مرزا قادیانی طبعاً گندہ دہان ہونے میں مشہور تھے اور اس سے پہلے دو عدالتیں انہیں روک چکی ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی خود راقم ہیں۔ ''ہم نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے سامنے یہ عہد کرلیا ہے کہ آئندہ ہم سخت الفاظ سے کام نہ لوں گا۔''

(اشتہار ۳؍ دسمبر ۱۸۹۷ء)

خودکاشتہ پودا

''اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے۔''

(کتاب البریہ درخواست بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ ص ۱۳، خزائن ج ۱۳ ص ۳۵۰)

موسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام کی توہین

''میں کہتا ہوں کہ مسیح موعود کے وقت میں بھی موسیٰ وعیسیٰ ہوتے تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ضرور اتباع کرنی پڑتی۔'' (کلمتہ الفضل)

مسیح آنے کا اقرار

''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ مسیح کے ذریعےظہور میں آئے گا۔ مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ ان کے ہاتھ سے اسلام جمیع آفاق میں پھیل جائے گا۔'' (براہین احمدیہ ص ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۲، ۵۹۳ حاشیہ)

''جب خداتعالیٰ مجرمین کے لئے قہر اور سختی کو استعمال کرے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں کو صاف کردیں گے۔ کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہے گا اور جلال الٰہی گمراہی کو نیست ونابود کردے گا۔ مگر یہ میرا زمانہ اس زمانہ کے لئے بطور ارہاص واقع ہوا۔'' (براہین احمدیہ ص ۵۰۵، خزائن ج ۱ ص ۶۰۱)

۱۷...... متوفی کا معنی: ''رات کو عجیب الہام ہوا اور وہ یہ ہے۔ ''قبل نصیفك انی متوفیك قبل لا خیك انی متوفیك'' یہ الہام بھی چند مرتبہ ہوا۔ اس کے معنی بھی دو ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم پر اتمام نعمت کروں گا۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ میں تمہیں فوت کروں گا۔ معلوم نہیں کہ یہ شخص کون ہے۔ اس قسم کے تعلقات کے کم وبیش کئی لوگ ہیں۔ اس عاجز پر اس قسم کے الہامات اور مکاشفات اکثر وارد ہوتے رہتے ہیں۔'' (حیات احمد ج۲ ص۲۷ نمبر۲)

۱۸...... تمام نبیوں کا جامع: ''آنحضرت ﷺ کا ایک فرد اکمل واحد وجود ایسا بھی ہوگا جو آپ کی اتباع سے تمام انبیاء کا واحد مظہر اور بروز ہوگا اور جس کے ایک ہی وجود سے سب انبیاء کا جلوہ ظاہر ہوگا اور حسب ذیل کلام سے اپنے نطق حقیقت کو بیان فرمائے تو کچھ خلاف نہ ہوگا۔''

زندہ شد ہر نبی بہ آمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

(نزول المسیح ص۱۰۰، خزائن ج۱۸ ص۴۷۸)

اور یہ کہ۔

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۰۳، خزائن ج۲۱ ص۱۳۳)

۱۹...... کرشن کا دعویٰ: ''دو دفعہ ہم نے رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے سامنے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہیں اور کرشن ہیں اور پھر ہمارے سامنے نظریں رکھتے ہیں۔ پھر ایک دفعہ الہام ہوا۔ ''ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما ہو۔ تیری استتی گیتا میں موجود ہے۔'' (ملفوظات ج۳ ص۲۷۱)

۲۰...... حیات موسیٰ: ''عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے اور وہ اس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے۔ جس پر دودھ پلانے والی حرام کی گئی تھیں۔ یہاں تک کہ اپنی والدہ کی چھاتیوں تک پہنچایا گیا اور اس کا خدا کوہ سینا میں اس سے ہم کلام ہوا اور اس کو پیارا۔ کیا یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہوگیا کہ ہم اس بات پر ایمان لادیں کہ وہ زندہ ہے اور آسمان پر موجود ہے۔ ''ولم یمت ولیس من المیتین'' وہ مردوں میں سے نہیں۔ مگر یہ بات کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے۔ سو ہم

نے اس خیال کا باطل ہونا ثابت کر دیا۔ ہم قرآن میں بغیر وفات عیسیٰ کے کچھ ذکر نہیں پاتے۔"
(نور الحق ص ۵۰، ۵۱)

احمدی دوستو! جہاں آنحضرت ﷺ کے پہلے انبیاء سے موسیٰ علیہ السلام کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ وہاں مہربانی کر کے مسیح کو بھی سمجھ لیجئے۔

۲۱...... مرزا پر درود کی فرضیت: "آپ پر درود بھیجنا آپ کی جماعت کا ایک فرض قرار دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود پر (مرزا قادیانی) درود بھیجنا بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح آنحضور ﷺ پر۔"
(رسالہ درود شریف ص ۲۲۴)

۲۲...... چشم نیم باز: "مولوی شیر علی بیان کرتے ہیں کہ باہر مردوں میں بھی حضرت (مرزا قادیانی) کی یہ عادت تھی کہ آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتیں۔ ایک دفعہ حضرت (مرزا قادیانی) مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ اچھی تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلیف سے آنکھیں کچھ زیادہ کھولیں۔ مگر وہ پھر بند ہو گئیں۔" (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۷۷)

۲۳...... بدزبانی: "قادیان میں ایک بدگو مخالف آیا ہوا تھا۔ جس نے حضرت (مرزا قادیانی) کے خدام میں سے ایک کو اپنے پاس بلایا۔ جو اس کے ساتھ گفتگو کرنے چلا گیا۔ جب اس امر کی حضرت (مرزا قادیانی) کو خبر ملی تو آپ نے فرمایا ایسے خبیث مفسد کو اتنی عزت نہیں دینی چاہئے کہ اس کے ساتھ تم میں سے کوئی بات چیت کرے۔" (ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم ص ۱۴۵)

۲۴...... مرزا کی وحی: "مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ تورات انجیل اور قرآن کریم پر۔"
(اربعین نمبر ۴ ص ۲۰، خزائن ج ۱۷ ص ۴۵۴)

اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہو اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔"
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۰، خزائن ج ۱۷ ص ۵۱ حاشیہ)

۲۵...... آخری وحی: "مرزا قادیانی ۲۶ / اپریل ۱۹۰۸ء کو لاہور تشریف لے گئے۔ اس روز بوقت ۴ بجے صبح آپ پر یہ وحی ہوئی۔ "مباش ایمن از بازئ روزگار" اس کے بعد قادیان میں کوئی موقع نہ ملا کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوا۔ اس لئے وہ قادیان میں آخری وحی تھی۔"
(اخبار الحکم قادیان خاص نمبر مؤرخہ ۲۱ / مئی ۱۹۳۴ء، تذکرہ ص ۱۵۴)

۲۶...... وحی کی بھرمار: مرزا قادیانی پر نماز میں جب وحی نازل ہوتی ہے تو آپ بیتاب ہوکر اندر چلے جاتے۔ (رسالہ دلگداز لکھنؤ بابت مارچ ۱۹۱۶ء)

۲۷...... قرآن وحدیث: ''اور جو شخص حکم ہوکر آیا ہو اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پاکر رد کردے۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۰، خزائن ج۱۷ ص۵۱ حاشیہ)

۲۸...... ہندو عورتوں سے نکاح جائز: ''ہندوستان میں ایسی مشرکات جن سے نکاح ناجائز ہے۔ بہت کم ہیں۔ کثرت ایسے لوگوں کی ہے جن کی عورتوں سے نکاح جائز ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے اس مسئلہ پر عمل کرنے میں زیادہ دقتیں نہیں۔ سوائے سکھوں اور جینیوں کے عیسائیوں کی عورتوں اور ان لوگوں کی عورتوں سے جو وید پر ایمان رکھتے ہیں۔ یعنی ہندوؤں کی عورتوں سے نکاح جائز ہے۔'' (اخبار الفضل ج۱۷ نمبر ۶۵، مورخہ ۱۸ر فروری ۱۹۳۰ء)

۲۹...... بوٹ کا تحفہ: ''ایک دفعہ ایک شخص نے بوٹ تحفہ میں پیش کیا آپ نے (مرزا قادیانی) نے اس کی خاطر سے پہن لیا۔ مگر اس کے دائیں بائیں کی شناخت نہ کرسکتے تھے۔ دایاں پاؤں بائیں طرف کے بوٹ میں اور بایاں پاؤں دائیں طرف کے بوٹ میں پہن لیتے۔ آخر اس غلطی سے بچنے کے لئے ایک طرف کے بوٹ پر سیاہی کا نشان لگانا پڑا۔''

(منکرین خلافت کا انجام ص۹۶)

۳۰...... نزول جبرائیل: ''اور چونکہ حضرت احمد (مرزا قادیانی) بھی نبی اور رسول تھے اور آپ پر اعلیٰ درجہ کی وحی کے ساتھ فرشتہ ضرور آتا تھا اور خدا تعالیٰ نے اس فرشتہ کا نام تک بتادیا ہے کہ وہ فرشتہ جبرائیل ہی ہے۔'' (النبوۃ فی الالہام نمبر ۵،۶،۷)

۳۱...... دیگر فرشتے: ٹیچی ٹیچی۔ (حقیقت الوحی ص۳۳۲، خزائن ج۲۲ ص۳۴۶)

خیراتی، شیر علی۔ (تریاق القلوب ص۹۴،۹۵، خزائن ج۱۵ ص۳۵۱،۳۵۲)

۳۲...... قادیان کا قرآن: ''خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔'' (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۷)

۳۳...... حج: ''اس جگہ نفلی حج سے زیادہ ثواب ہے۔ (یعنی قادیان میں) اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر کیوں کہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۵۲، خزائن ج۵ ص ایضاً)

۳۴...... مرزا کی نئی شریعت: یعنی تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ۔ ''یہ بھی تو سمجھ کہ شریعت

کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر ونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا پس میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام ’’قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم ‘‘ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اس میں امر ونہی دونوں ہیں۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

۳۵…… دو بیماریاں: ’’مجھے دو مرض دامن گیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں۔ یعنی سر درد اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پاؤں سرد ہو جانا۔ نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ کثرت پیشاب اور اکثر دست آتے رہنا۔ دونوں بیماریاں قریب تیس برس کے ہیں۔‘‘ (نسیم دعوت ص۷۰، خزائن ج۱۹ ص۴۳۵)

۳۶…… حرمت جہاد:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے — دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے خدا کا کرتا ہے جو اب جہاد — منکر ہے نبی کا جو رکھتا ہے یہ اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۶، خزائن ج۱۷ ص۷۷)

۳۷…… قادیانی رنگروٹ: ’’جو گورنمنٹ ایسی مہربان ہو اس کی جس قدر بھی فرمانبرداری کی جائے تھوڑی ہے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر مجھ پر خلافت کا بوجھ نہ ہوتا تو میں مؤذن بنتا۔ اسی طرح میں کہتا ہوں کہ اگر میں خلیفہ نہ ہوتا تو والنٹیئر ہو کر جنگ یورپ میں چلا جاتا۔‘‘ (انوار خلافت ص۹۶)

۳۸…… اصل حقیقت: ’’قول مرزا! میں ایک دائم المریض آدمی ہوں۔ ہمیشہ درد سر اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں۔ وہ سب میرے شامل حال ہیں۔‘‘
(ضمیمہ اربعین نمبر۳،۴ ص۴، خزائن ج۱۷ ص۴۷۰،۴۷۱)

’’مریض کے اکثر اوہام اس کام سے متعلق ہوتے ہیں۔ جس میں مریض زمانہ صحت میں مشغول رہا ہو۔ مثلاً مریض صاحب علم ہو تو پیغمبری اور معجزات وکرامات کا دعویٰ کر دیتا ہے۔ خدائی کی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے۔‘‘ (اکسیر اعظم ج۱ ص۱۸۸)

ونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک
ی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام
ا فروجھم ذالك ازکیٰ لھم "یہ براہین
(اربعین نمبر۴ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۳۵)

ن گیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ
ہوجانا۔ نبض کم ہوجانا اور دوسرے جسم کے
تے رہنا۔ دونوں بیماریاں قریب تیس برس
(نسیم دعوت ص۷۰، خزائن ج۱۹ص۴۳۵)

ین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
ین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
ب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
نکر ہے نبی کا جو رکھتا ہے یہ اعتقاد
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۶، خزائن ج۱۷ص۷۷)
ے ایسی مہربان ہو اس کی جس قدر بھی
نے فرمایا کہ اگر مجھ پر خلافت کا بوجھ نہ ہوتا
رنہ ہوتا تو والنٹیر ہو کر جنگ یورپ میں چلا
(انوار خلافت ص۹۶)

ایک دائم المریض آدمی ہوں۔ ہمیشہ درد
ے ساتھ آتی ہے۔ بیماری ذیابیطس ہے کہ
ت یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر
ہیں۔ وہ سب میرے شامل حال ہیں۔"
ین نمبر۳،۴ص۴، خزائن ج۱۷ص۴۷۰،۴۷۱)
ہوتے ہیں۔ جس میں مریض زمانہ صحت
ور معجزات وکرامات کا دعویٰ کر دیتا ہے۔
(اکسیر اعظم ج۱ص۱۸۸)

خاتم النبیین لا نبی بعدی

القول الارشد فی تفسیر اسمہ احمد

المعروف بہ

مرزائیوں کو احمدی کہنا زبردست کفر ہے

حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ

القول الارشد فی تفسیر اسمه احمد

المعروف بہ

مرزائیوں کو احمدی کہنا زبردست کفر ہے

’’الحمدلله وحده والصلوٰة والسلام علی من لا نبی بعده ولا رسول بعده ولا امة بعده اما بعد. فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم واذ قال عیسیٰ بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقالما بین یدی من التوراة ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد فلما جاء هم بالبینات قالوا هذا سحر مبین (الصف:٦)‘‘ ﴿اور وہ (وقت یاد کرو) جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اعلان کیا کہ اے بنی اسرائیل (یہود) میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اور اپنے سے پہلے نازل شدہ کتاب توراۃ کی تصدیق کرنے والا اور اپنے بعد آنے والے ایک عظیم الشان رسول ﷺ کی بشارت سنانے والا ہوں۔ جن کا اسم گرامی احمد (ﷺ) ہوگا۔ پس جب وہ رسول معظمؐ ان کے پاس واضح دلائل کے ساتھ تشریف لے آئے تو کہنے لگے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔﴾

ناظرین کرام! اس آیت مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس عظیم الشان رسول ﷺ کی خوشخبری دے رہے ہیں وہ ازروئے قرآن وحدیث، سیرت وتاریخ وتفاسیر اور بائبل حضرت ختم الانبیاء محمد ﷺ ہیں۔ چنانچہ اس آیت کا آخری حصہ ’’فلما جاء هم‘‘ اور اس سے اگلی آیات بھی اس پر واضح دلیل ہیں۔

۱...... خود سید المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’ساخبرکم باول امری دعوة ابراهیمؑ وبشارة عیسیٰؑ (مشکوٰة ص۵۱۳، باب فضائل سید المرسلین ﷺ)‘‘ یعنی میں تمہیں اپنے ابتدائی معاملہ سے مطلع اور آگاہ کرتا ہوں کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء ’’ربنا وابعث فیهم رسولا (البقره:۱۲۹)‘‘ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی بشارت (آیت مذکورہ بالا) کا مصداق ہوں۔ (مشکوٰۃ ص۵۱۳، تفسیر ابن کثیر ج۸ص۳۴۲، مسند امام احمدؒ)

۲...... فرمایا کہ: ’’دعوة ابراهیم وبشریٰ عیسیٰؑ (تفسیر ابن کثیر ج۸ ص۳٤۲، ابن سعد)‘‘

۳...... فرمایا کہ:''قد بشر بی عیسیٰ بن مریم ان یاتیکم رسول اسمه احمد (تفسیر ابن کثیر ج۱ ص۳۳۱، درمنثور ج۱ ص۹۱)''بلاشبہ میری بشارت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے دی کہ تمہارے پاس ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

۴...... حضرت جبیر بن مطعمؓ اپنے والد مطعمؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:''ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللّٰه بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لا نبی بعده (رواه البخاری ج۱ ص۵۰۱، باب ماجاء فی اسماء رسول اللّٰه ﷺ، ج۲ ص۷۲۷، باب یاتی من بعدی اسمه احمد، مسلم ج۲ ص۲۶۱، باب فی اسماءﷺ، روی الترمذی وانا العاقب لا نبی بعدی ج۲ ص۱۱۱، باب ماجاء فی اسماء رسولﷺ)''فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں۔ میں محمدؐ ہوں اور میں احمدؐ ہوں اور میں ماحیؐ ہوں۔ یعنی وہ ہستی کہ جس کے ذریعہ اللہ کفر کو مٹادے گا۔ میں حاشرؐ ہوں کہ میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا۔ یعنی میرے بعد قیامت آجائے گی اور میرے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہ آئے گا۔ (کما قال بعثت انا والساعته کھاتین) اور میں عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی بھی نبی نہ ہوگا۔

۵...... فتح الباری شرح بخاری لابن حجر العسقلانیؒ (جز۱۴ص۳۱۲) میں ہے کہ:''قیل سمی احمد لا نه هو اسم علم منقول من الصفة (للکرمانی ج۶ ص۱۷)''یعنی کہا گیا ہے کہ آپ کا نام احمد رکھا گیا۔ کیونکہ یہ اسم علم (ذاتی نام) ہے جو صیغہ صفت سے بنا ہے۔

۶...... آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور انہیں ان کی اولاد دکھائی تو وہ ایک دوسرے کی فضیلت اور برتری ملاحظہ فرمانے لگے تو سب کے آخر میں ایک پیکر نور ہستی دیکھی۔ کہا کہ اے میرے رب یہ کون ہے؟ تو فرمایا یہ تیرا فرزند احمد (ﷺ) ہے جو خلق میں اوّل اور بعثت میں آخر ہوگا۔ وہی شفاعت کرنے والا ہوگا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (کنزالعمال بحوالہ ابن عساکر)

۷...... ''انا دعوة ابراهیم وکان اخر من بشر بی عیسیٰ بن مریم (کنزالعمال ج۱۱ ص۳۸۴، حدیث نمبر۳۱۸۳۵، بحواله القول الممجد از احسن امروهی مرزائی لاهوری ص۳۷)''

۸...... ''قال ان اللّٰه اعطانی حظالم یعط احد قبلی سمیت احمد

(الحديث رواه الحكيم عن ابی بن کعبؓ بحواله القول المجد ص۳۶) ''فرمایا کہ اللہ نے مجھے وہ شان دی ہے جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملی۔ میرا نام احمد رکھا گیا۔

۹...... ''عن ابی موسیٰ الاشعریؓ قال کان رسول اللہ ﷺ یسمی لنا اسماء فقال انا محمدؐ وانا احمدؐ (مشکوٰۃ ص۵۱۵، مسلم ج۲ ص۲۶۱) ''حضرت ابوموسیٰؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے اپنی ذات مقدسہ کے کئی نام لیتے تھے۔ فرماتے کہ میں محمدؐ ہوں اور میں احمدؐ ہوں۔

۱۰...... ''اخرج ابو نعیم وغیرہ عن عبدالرحمن بن زیاد بن انعم قال قیل لموسیٰ علیہ السلام یا موسیٰ انما مثل کتاب احمد فی الکتب بمنزلة وعاء فیه لبن کلما مخضة اخرجت زبدته'' (القول المجد ص۴۱)

حافظ ابونعیم وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن زیاد سے نقل کیا ہے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا کہ جناب احمدؐ کی مثال دوسری کتب کی بہ نسبت ایک ایسے برتن کی ہے جس میں دودھ ہو۔ جب بھی تو اسے بلوئے تو اس کا مکھن نکالے گا۔ یعنی جتنا بھی اس میں غور وفکر کیا جائے نت نئے معانی اور اسرار برآمد ہوں گے۔

۱۱...... ''عن کعب ان الحواریین قالوا یا عیسیٰ روح اللہ هل بعدنا من امة قال نعم امة احمد حکماء علماء ابرار اتقیاء کانهم من الفقه انبیاء یرضون عن اللہ بالیسیر من الرزق ویرضی اللہ منهم بالیسیر من العمل (کشاف تحت هذه الاٰمة، القول المجد ص۴۲، از احسن امروهی مرزائی)''

کعب احبارؒ سے منقول ہے کہ حواریوں نے حضرت مسیح علیہ السلام سے پوچھا، اے روح اللہ کیا ہمارے بعد کوئی اور امت بھی ہوگی تو فرمایا ہاں امت احمدؐ ہوگی۔ وہ بڑے دانا، عالم، نیکوکار، تقویٰ شعار، گویا وہ فقاہت میں انبیاء علیہم السلام ہیں۔ وہ خدا کی تقسیم کردہ قلیل روزی پر راضی رہیں گے اور اللہ بھی ان سے تھوڑے سے عمل پر راضی ہوجائے گا۔

۱۲...... ''اخرج ابن ابی حاتمؒ عن عمروبن مرة قال خمسة سموا قبل ان یکونوا محمد ﷺ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد۰ ویحیی انا نبشرك بغلام اسمه یحیی وعیسیٰ مصدقا بکلمة من اللہ واسحاق یعقوب فبشرناه باسحاق ومن وراء اسحاق یعقوب (قال الراغبؒ وخص لفظ احمد فیما بشربه عیسیٰ تنبیها علی انه احمد منه)''

۱۳...... ”واخرج ابن ابی حاتمؒ عن ابن عباسؓ لم یکن من الانبیاء علیهم السلام من له اسمان الا عیسیٰ ومحمد ﷺ (الاتقان للسیوطی ج۲ ص۲۳۸) “بن ابی حاتم عمرو بن مرۃؒ سے نقل کرتے ہیں کہ پانچ رسولوں کے نام ان کی پیدائش سے پہلے ہی رکھے گئے۔ عیسیٰ علیہ السلام، محمد ﷺ!

(۱)...... جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ ”ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمدؐ (صف:۶)“

(۲)...... حضرت یحییٰ علیہ السلام ان کے متعلق بھی فرمان الٰہی ہے۔ ”انا نبشرك بغلام اسمه یحییٰ (مریم:۷)“ یعنی ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔ جس کا نام یحییٰ ہوگا۔

(۳)...... ”یحییٰ مصدقا بکلمة من الله (آل عمران:۳۹)“ یعنی وہ تصدیق کرنے والا ہوگا خدا کے کلام کی۔

(۴)...... حضرت اسحاق ویعقوب علیہم السلام فرمایا: ”فبشرناها باسحاق ومن وراء اسحاق یعقوب (هود:۷۱)“

۱۴...... مکہ مکرمہ میں ایک یہودی رہا کرتا تھا۔ جس رات سید دو عالم ﷺ پیدا ہونے والے تھے۔ ”فقال یا معشر یهود طلع نجم احمدؐ الذی یولد فی هذه اللیلة (رواه البیهقی وابو نعیم، القول ص۶۶)“ یعنی اے گروہ! یہود، اس احمد کا ستارہ طلوع ہو چکا ہے۔ جو اس رات پیدا ہوا۔

۱۵...... امام محمد باقرؒ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”سمیت احمدؐ“ یعنی میرا نام احمد رکھا گیا تھا۔ (طبقات ابن سعدؒ ج۱ص۸۳، باب ذکر اسماء الرسول ﷺ وکنیته)

۱۶...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب جارود مسلمان ہوئے تو انہوں نے کہا کہ اس ذات الٰہی کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا۔ میں نے آپ کی صفت وثناء انجیل میں دیکھی مریم بتول علیہا السلام نے آپ کی ہی بشارت دی ہے۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی ج۱ص۳۵)

۱۷...... حضرت سہل مولیٰ خیثمہ کہتے ہیں کہ اہل مریس میں ایک نصرانی تھا۔ جو انجیل پڑھا کرتا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے محمد رسول اللہ ﷺ کا وصف انجیل میں ملاحظہ کیا کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اولاد سے ہوں گے اور اسم گرامی احمدؐ ہوگا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعدؒ ج۱ص۸۳، باب ذکر اسماء الرسول ﷺ وکنیته)

قرآن کریم کی اس بشارت میں دولفظ قابل غور ہیں۔

’’من بعدی‘‘ اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آنے والا شخص وہی ہو جس کی آپ نے بشارت دی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام اور صاحب بشارت کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہو۔ ’’جس کا نام احمد ہو۔‘‘ یہ مفہوم صرف ہمارا ہی نہیں بلکہ شفاء میں قاضی عیاض اور جلال الدین سیوطی نے خصوصیات صغریٰ میں اور انسان العیون میں ابن دعلان نے بیان کیا ہے کہ اسم احمد ایسا نام ہے جو خاتم الانبیاء سے قبل کسی بھی شخص کا نہیں ہوا تو معلوم ہوا کہ احمد کا مصداق علی وجہ الیقین صرف ذات خاتم الانبیاء ہی ہے۔ دیگر کوئی نہیں۔ (رحمۃ للعالمین ج۲ ص۳۱۳)

ف...... بندہ حقیر راقم السطور عرض کرتا ہے کہ خود آنحضرت ﷺ نے بھی اپنی ذات اقدس کو بشارت عیسیٰ کا مصداق قرار دیا ہے تو اس سے قادیانیوں کی تکذیب واضح ہو جاتی ہے جو وہ کہتے ہیں کہ اس بشارت کا مصداق مرزا قادیانی ہے۔ اس سے تو سید المرسلین ﷺ کی رسالت ہی کا انکار لازم آئے گا۔ گویا عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آنحضور ﷺ مبعوث ہی نہیں ہوئے بلکہ مرزا آ گیا ہے۔ (العیاذ باللہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

علاوہ ازیں عہد رسالت سے لے کر آج تک۔ تمام صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین، فقہائے کرام، جملہ محدثین، مفسرین، متکلمین اور اولیائے کرامؒ اسی بات پر متفق ہیں کہ اسمہ احمد کا مصداق صرف اور صرف خاتم الانبیاء سید المرسلین ﷺ ہی ہیں۔ آپؐ کے سوا کوئی بھی دوسری شخصیت اس کا مصداق نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔

چند تفاسیر کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

۱...... تفسیر قرطبی میں ہے۔’’(یأتی من بعدی اسمہ احمد) واحمد اسم نبینا ﷺ اسم علم منقول من صفتہ لا من فعل...... فمعنی احمد احمد الحامدین لربہ والانبیاء صلوٰت اللہ علیھم کلھم حامدون للہ ونبینا احمد ای اکثرھم حمدا (جز۱۸ ص۸۳)‘‘ یعنی احمدؐ ہمارے نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی ہے اور یہ آپ کا اسم علم ہے۔ (یعنی ذاتی نام ہے، صفاتی نہیں۔ ’’کما قالت المرزائیہ الضالۃ‘‘) جو کہ صفت حمدیت سے منقول ہے نہ کہ فعل سے۔ پس ’’احمد‘‘ کا معنی ہے کہ اپنے رب کی تمام تعریف کرنے والوں سے بڑھ کر تعریف کرنے والا۔ تمام انبیاء علیہم السلام تو اللہ کے حامد (تعریف کرنے والے) ہیں۔ مگر ہمارے نبی کریم ﷺ احمدؐ یعنی سب سے زیادہ تعریف کرنے والے ہیں۔ پھر مفسر جلیلؒ فرماتے ہیں کہ:

پہلے آپ احمدؐ ہیں پھر محمدؐ۔ گویا پہلے آپؐ نے اپنے رب کی تعریف کی تو اللہ نے آپ کو رفعت وشرف سے نوازا۔ اس لئے آپؐ کا اسم احمدؐ۔ محمدؐ سے مقدم ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کا اسم گرامی احمدؐ ذکر فرمایا ہے اور اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی یہی اسم مبارک ذکر فرمایا ہے۔ جب کہ ایک دفعہ خداوند قدوس نے ان کو فرمایا کہ یہ تو احمدؐ کی امت ہے تو آپؑ نے دعا فرمائی۔ ''اللهم اجعلنی من امة احمد ''یعنی اے اللہ مجھے احمدؐ کی امت میں کر دے۔ تو پہلے احمد کا تذکرہ فرمایا پھر محمدؐ کا۔ کیونکہ تمام لوگوں سے پیشتر آپؐ نے اللہ کی تعریف کی۔ تو جب آپؐ مبعوث ہوئے تو آپؐ بالفعل (حقیقتہ) محمدؐ ہوگئے۔ اسی طرح جب آپؐ مقام شفاعت پر اپنے رب کی بے مثال تعریف کریں گے تو احمدؐ ہو جائیں گے۔ یعنی تمام کائنات سے زیادہ تعریف کرنے والے۔ اس کے بعد آپؐ شفاعت فرمائیں گے تو تمام کائنات آپؐ کی تعریف کرے گی تو پھر آپ محمدؐ ہو جائیں گے۔ یعنی بہت ہی تعریف کئے گئے۔

ایک روایت میں یوں منقول ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ توراۃ میں میرا نام احید ہے۔ یعنی ہٹانے والا۔ کیونکہ میں اپنی امت کو آگ سے ہٹاتا ہوں اور زبور میں میرا نام ماحی ہے۔ یعنی اللہ میرے ذریعے سے بت پرستی مٹادے گا اور انجیل میں میرا نام احمدؐ ہے اور قرآن میں میرا نام محمدؐ ہے۔ (ﷺ) کیونکہ میں آسمان وزمین والوں میں سب سے زیادہ قابل تعریف اور ستائش ہوں۔ (تفسیر قرطبی ج۱۸، ص۸۴)

۲...... تفسیر مظہری میں ہے کہ احمدؐ آنحضور ﷺ کے دو ذاتی ناموں میں سے ایک نام ہے۔ تمام نبی تو حامد ہیں۔ مگر آپ احمدؐ ہیں۔ یعنی اللہ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا۔ ایسے ہی دوسرے انبیاء علیہم السلام تو محمود (قابل تعریف) ہیں۔ مگر آپ محمدؐ یعنی آپ کی تعریف سب سے بڑھ کر اور ہمیشہ ہوتی رہے گی [۱]۔ (روح المعانی ج۱۰ ص۴۶۰)

۳...... تفسیر روح المعانی میں ہے: ''اسمه احد، هذا الاسم الجليل علم لنبينا ﷺ وعليه قول حسانؓ''

صلى الاله له ومن يحف بعرشه
والطيبون على المبارك احمدؐ

(روح المعانی ج۱۰ ص۸۶)

---

۱ چونکہ باب تفعیل میں مبالغہ اور تکرار وتسلسل کا خاصہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے اسم محمدؐ میں بھی مبالغہ اور تسلسل ودوام پایا جائے گا۔

یعنی اسمہ احمد۔ یعنی جلیل الشان نام ہمارے نبی کریم ﷺ کا علم (ذاتی نام) ہے اسی پر حضرت حسانؓ کا یہ شعر ہے۔

اللہ تعالیٰ۔ حاملین عرش۔ دیگر معصوم فرشتے اور تمام صالحین اس ذات بابرکات (خاتم الانبیاء علیہم السلام) پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ جن کا اسم گرامی احمدؐ ہے۔

اس کے بعد مفسر جلیل نے اسم احمد کی اشتقاقی تشریح بیان فرما کر توراۃ، زبور صحف انبیاء علیہم السلام اور اناجیل میں مذکور آپؐ کے متعلق متعدد بشارت کا ذکر فرمایا۔ خاص کر انجیل یوحنا کی فارقلیط والی بشارت عیسوی کا تفصیل اور مدلل بیان فرما کر واضح کر دیا کہ ان تمام بشارات کا حقیقی مصداق صرف سید المرسلین ﷺ ہی ہیں۔

ایسے ہی تفسیر حقانی میں تفصیلی وضاحت موجود ہے۔ ملاحظہ کیجئے تفسیر سورہ الصّف، مذکورہ بالا تفاسیر کے علاوہ اوّل سے لے کر آخر تک ہر ایک مفسر نے اسمہ احمدؐ کا مصداق صرف اور صرف محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہی کو قرار دیا ہے۔ کسی دوسری شخصیت کا امکان بھی ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ آج تک کسی بھی مسلمان کے حاشیہ خیال میں کسی دوسری ہستی کا وہم تک نہیں گذرا۔ حتیٰ کہ کئی انصاف پسند عیسائی محققین نے بھی بڑی فراغدلی سے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔

۴...... تفسیر فتح المنان میں اس آیت کی تفسیر مذکور ہے کہ: ”وھو علم منقول من الصفته وھی تحتمل ان تکون مبالغة من الفاعل فیکون معناھا انه اکثر حمدا لله غیره وقال الکرخی انه لما خصه بالذکر لانه فی الانجیل مسمی بھذا الاسم ولانه فی السماء احمدؐ فذکر باسمه السماوی لا نه احمد الناس لربی لان حمده لربه بما یفتح الله علیه یوم القیامة من المحامد قبل شفاعته لا نه سابق علی حمدھم لله“ (القول المجد ص ۴۷)

وہ (احمدؐ) ہمارے نبی ﷺ ہیں۔ اور وہ (اسم احمدؐ) ذاتی نام ہے جو صفتہ سے منقول ہے اور اس صفتہ میں احتمال ہے کہ وہ مبالغہ اسم فاعل سے ہی ہو۔ تو پھر معنی یہ ہوگا کہ آپؐ دوسری مخلوق سے اللہ کی زیادہ حمد وثناء کرنے والے ہیں اور امام کرخیؒ نے فرمایا اور جب خاص کر آپؐ کا اسم گرامی ذکر فرمایا تو اس لئے کہ انجیل میں آپؐ اسی نام سے موسوم ہیں اور اسی لئے آپؐ آسمان میں سب سے بڑھ کر تعریف کرنے والے ہیں۔ لہٰذا آپؐ کا آسمانی اسم ذکر فرمایا۔ اس واسطے کہ آپؐ تمام لوگوں سے زیادہ اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ کیونکہ بروز قیامت شفاعت سے پہلے جب آپؐ اپنے رب کی حمد وثناء بیان کریں گے تو اس کی بدولت آپؐ پر بے مثال حمد وثناء

م ہمارے نبی کریم ﷺ کا علم (ذاتی نام) ہے اسی پر

وم فرشتے اور تمام صالحین اس ذات بابرکات (خاتم
ن کا اسم گرامی احمدؐ ہے۔
ی اشتقاقی تشریح بیان فرما کر توراۃ، زبور صحف انبیاء
ں متعدد بشارت کا ذکر فرمایا۔ خاص کر انجیل یوحنا کی
بیان فرما کر واضح کر دیا کہ ان تمام بشارات کا حقیقی

احت موجود ہے۔ ملاحظہ کیجئے تفسیر سورہ الصّف،
تک ہر ایک مفسر نے اسمہ احمدؐ کا مصداق صرف اور
کسی دوسری شخصیت کا امکان بھی ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ
ں کسی دوسری ہستی کا وہم تک نہیں گذرا۔ حتیٰ کہ کئی
ں سے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔
ں آیت کی تفسیر مذکور ہے کہ: ''وھو علم منقول
بالغة من الفاعل فیکون معناھا انه اکثر
ما خصه بالذکر لانه فی الانجیل مسمی
ذکر باسمه السماوی لا نه احمد الناس
ه یوم القیامة من المحامد قبل شفاعته
(القول المجد ص ۴۷)

ور وہ (اسم احمدؐ) ذاتی نام ہے جو صفتہ سے منقول
فاعل سے ہی ہو۔ تو پھر معنی یہ ہوگا کہ آپؐ دوسری
ں اور امام کرخیؒ نے فرمایا اور جب خاص کر آپ کا
اسی نام سے موسوم ہیں اور اسی لئے آپ آسمان
۔ لہٰذا آپ کا آسمانی اسم ذکر فرمایا۔ اس واسطے کہ
کرنے والے ہیں۔ کیونکہ بروز قیامت شفاعت
یں گے تو اس کی بدولت آپؐ پر بے مثال حمد و ثناء

کے الفاظ منکشف ہوں گے۔ کیونکہ سب سے اوّل اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔
(بحوالہ القول المجد ص ۴۷)

۵...... امام راغب فرماتے ہیں کہ: ''قوله عزوجل ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد، فاحمد اشارة الیٰ النبی ﷺ باسمه وفعله تنبیها انه کما وجد اسمه احمد، یوجد وھو محمود فی اخلاقه واحواله وخص لفظة احمد فیما بشربه عیسیٰؑ صلی الله علیه وسلم تنبیها انه احمد منه ومن الذین قبله (المفردات ص ۱۳۰، بحواله القول المجد ص ۴۲)''

۶...... نووی اور سراج الوہاج میں ہے: ''قال ابن فارس وغیره وبه سمی نبینا ﷺ محمدا واحمد الهم الله ان یسموه به مما علم من جمیل صفاته (بحواله القول المجد ص ۳۶)''

اشعار عرب

آئمہ تاریخ کے ہاں مسلمہ اشعار عرب کی شہادت کسی واقعہ کے متعلق ایسی ہی یقینی ہے۔ جیسا کہ آئمہ لغت کے نزدیک کسی لفظ کے استعمال کے لئے اشعار قدماء کی شہادت یقینی اور قطعی ہے۔

اشعار قبل از ولادت خیر الانام ﷺ

تبع جس کا نام قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔ وہ یمن کے بادشاہوں میں سے تھا۔ ایک دفعہ اس نے یثرب (مدینہ طیبہ) پہنچ کر اوس وخزرج اور یہود سے جنگ شروع کر دی۔ اہل یثرب دن کو لڑتے اور رات کو اس کی مہمانی کرتے۔ تین شب تک یہی ہوتا رہا۔ آخر تبع نادم ہو کر صلح کرنے پر آمادہ ہوگیا اور معاہدہ صلح کے لئے احیحہ بن الحلاج اوسی اور بنیامین قرظی مقرر ہوئے۔ احیحہ تبع سے کہنے لگا کہ ہم تو آپ کی قوم کے لوگ ہیں۔ تم ہم سے کیوں لڑائی کرتے ہو۔ بنیامین یہودی کہنے لگے کہ آپ اس شہر کو کبھی فتح نہیں کر سکتے۔ تبع نے کہا کہ کیوں؟ کہا کہ یہ شہر ایک نبی کی فرودگاہ ہے جو قریش سے ہوگا۔ تبع نے اس پر یہ شعر پڑھا:

القی الی نصیحته کی ازدجر
عن قریة محجورة بمحمدٌ

اس نے مجھے یہ نصیحت کی کہ میں اس آباد سے ہٹ جاؤں جو محمدؐ کی وجہ سے محفوظ کی گئی ہے۔

شهدت علی احمد انه
رسول من الله باری النسم

میں گواہی دیتا ہوں کہ احمدؐ اللہ کے رسول برحق ہیں جو کہ جان آفرین ہے۔

فلو مد عمری الی عمره

لکنت وزیرا لہ و ابن عم

اگر میری عمر اس کی عمر تک لمبی ہوگئی تو میں ضرور آپ کا وزیر اور ابن عم (مددگار) بنوں گا۔

ف...... علامہ تلمسانی کا کہنا ہے کہ مذکورہ بالا اشعار بطور تواتر منقول ہیں اور تسلیم کئے جاتے ہیں۔

۲...... قس بن ساعدہ نجرانی جو کہ حکمائے عرب سے تھا وہ کہتا ہے۔

الحمد لله الذی

لم یخلق الخلق عبثا

ارسل فینا احمدا

خیر نبی قد بعث

لم نحینا منه سدی

من بعدی عیش و اکثرت

صلی الله علیه وسلم

حج له رکب وحث

۳...... مداح خاتم المرسلین ﷺ حسان بن ثابتؓ۔

متی یبد فی اللیل البهیم جبینه

یلح مثل مصباح الدجی المتوقد

جب شب تاریک میں اس کی پیشانی نمایاں ہوتی ہے تو چراغ روشن کی طرح چمکا کرتی ہے۔

فمن کان اومن قد یکون کاحمد

لحق او نکالا لملحد

حق کو مستحکم کرنے اور ملحد کو رسوا کرنے میں احمد جیسا نہ کوئی ہے اور نہ ہی کوئی ہوگا۔ یہ شعر دیوان حسانؓ میں موجود ہیں۔

۴...... حضرت کعب بن مالکؓ بھی دربار رسالت کے ممتاز شعراء میں سے تھے وہ کہتے ہیں۔

غداة اجابت باسیافها
جمیعاً بنوا الاوس والخزرج

بوقت صبح تمام اوس وخزرج نے اپنی اپنی تلواریں سنبھال کر آنحضوﷺ کے فرمان کی تعمیل کی۔

و اشیاع احمد اذا شایعوا
علی الحق ذی النور والمنج

اشیاع احمد (مہاجرین) نے بھی ایسا ہی کیا۔ وہ سب کے سب خاتم الانبیاء کے ساتھ حق پر چلتے تھے۔

۵...... حضرت کعب بن مالکؓ خیبر کے متعلق فرماتے ہیں۔

و نحن وردنا خیبرا و فروضه
بکل فتی عاری الا شاجع نذود

ہم خیبر اور اس کے قلعوں تک پہنچے۔ ہمارا ہر جوان پھرتیلا اور احتیاط سے اڑنے والا تھا۔

یری القتل مجدا ان اصاب شهادة
من الله یرجوها وفوزا باحمد

ہم میں سے ہر ایک یہ سمجھتا تھا کہ اگر شہادت ملی تو ایسی موت خدا کے ہاں سے فضیلت اور احمدؐ کی خوشنودی حاصل کرنے کا سبب ہوگی۔ (یہ اشعار صحابہؓ نے بعد از وفات نبیؐ پڑھے)

شاعر اسلام حسان بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ:

لطالت وقوفا تذرف العین جهدها
علی طلل الذی فیه احمد

آنکھ پورے زور سے بہہ رہی ہے اور میں قبر کے اس ڈھیر پر دیر سے کھڑا ہوں جس میں احمدؐ ہیں۔

فبورکت یا قبر الرسول و بورکت
بلاد ثوی فیه الرشید المسدد

اے قبر رسولﷺ تو مبارک ہے۔ اے عرب تو مبارک ہے کہ بڑے صاحب رشد وسداد معظم تجھ میں استراحت فرما ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰؓ نے بمقابلہ خوارج فرمایا:

یـا شـاهـد الـخـیـر علی فـاشـهـد
انـی عـلـی دیـن الـنـبـیﷺ احـمـد
مـن شك فـی الله فـانـی مهـتـدی

اے خدالگتی بات کہنے والے تو گواہ رہنا کہ میں دین احمدﷺ پر ہوں۔
اگر کوئی خدا کے بارے میں شک میں ہوتو ہوتا رہے۔ میں تو یقیناً ہدایت پر ہوں۔
جگر گوشہ رسول مقبول ﷺ فاطمہ الزہراءؓ نے اپنے والد مکرم ﷺ کے بارے میں کہا کہ:

صـبـت عـلـی مـصـائـب لـو انـهـا
صـبـت عـلـی الایـام صـرن لـیـالـیـها
مـاذا عـلـی من شـم تـربـة أحـمـد
ان لا یـشـم مـدی الـزمـان غـوالـیـا

مجھ پر ایسے مصائب ٹوٹ پڑے کہ اگر وہ دن پر پڑتے تو وہ بھی راتیں بن جاتے۔ جو کوئی قبر احمد سونگھ لے اسے ساری زندگی کوئی اور خوشبو سونگھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

اس کے علاوہ بھی ایسے بکثرت اشعار موجود ہیں مگر یہاں اتنے ہی پر اکتفاء کی جاتی ہے۔ (منقول از کتاب رحمۃ للعالمین ﷺ ج ۳ ص ۳۱۶)

ایھا المسلمون! مندرجہ بالا قرآن وحدیث وتاریخ وادب کے کثیر نصوص اور حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا ہے کہ سید دوعالم خاتم الانبیاء والرسل ﷺ کے دو نام علم ذاتی ہیں۔ محمدﷺ اور احمدﷺ، جو کہ تواتر امت مسلمہ میں معروف ومشہور اور مستعمل ہیں۔ نیز سورۃ الصف آیت ٦ کی پیش گوئی اسمہ احمد کا مصداق حقیقی صرف اور صرف ذات خاتم النبیین والمرسلین ﷺ ہی ہیں۔ دیگر کوئی بھی فرد نہیں ہے اور نہ ہی ایسا ممکن ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ ہی اس اسم گرامی سے مبعوث ہوئے ہیں۔ بلکہ تاریخ عالم میں انبیاء علیہم السلام میں یہ اسم گرامی پایا ہی نہیں جاتا۔ لہٰذا اگر آپﷺ کے علاوہ کسی اور فرد کو اس کا مصداق قرار دے لیا جائے تو دیگر حقائق کے انکار کے علاوہ سرے سے آپ کی بعثت ہی سے انکار لازم آتا ہے۔ معاذ اللہ!

امت مسلمہ کی شناخت اور تشخص

ہر مذہب وملت کے افراد اپنے راہنماء اور بڑے کی طرف نسبت باعث فخر اور ذریعہ بقاء سمجھتے ہیں اور ان کے نام کو اپنے نام کا جزو بنا کر اسے اپنی شناخت اور پہچان قرار دیتے ہیں۔

جیسے ہندو اپنے نام کے ساتھ رام لگاتے ہیں۔ سکھوں کے نام کے ساتھ سنگھ کا لفظ ہوتا ہے۔ عیسائی اپنے نام کے ساتھ مسیح استعمال کرتے ہیں۔ جیسے انور مسیح اور پرویز مسیح وغیرہ۔ شیعہ لوگ اپنے ناموں کے ساتھ اپنے آئمہ کے نام استعمال کرتے ہیں۔ ایسے ہی ہم اہل اسلام اپنے ناموں کے ساتھ محمد اور احمد نام مبارک لگا کر اپنے تعلق کا اظہار کرتے ہیں۔ مثلاً منیر احمد، محمد مسعود، اقبال احمد، بشیر احمد اور نصیر احمد وغیرہ۔ نیز ہمارے اکابر محدثینؒ، مفسرینؒ، فقہائے کرامؒ اور اولیائے کرامؒ کے اکثر اسماء گرامی محمد اور احمد ہیں۔ بے شمار راویان حدیث کا اسم گرامی بطور تیمن وتبرک احمد ہے۔ حتیٰ کہ تقریب التہذیب جیسی مختصر سی تصنیف میں ۱۱۹ رواۃ حدیث کے اسماء احمد ہیں۔

ناظرین کرام! مندرجہ بالا حقائق اس حقیقت کا واضح ثبوت ہیں کہ نبی معظم خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کا اسم مبارک محمدؐ کے ساتھ احمد بھی ہے۔ جو کہ آپؐ کی ولادت باسعادت سے قبل، دور حیات اور بعد از رحلت بھی ہر زمانہ اور ہر علاقہ میں مسلم ومحقق اور عام زبان زد رہا ہے۔ قبل از ولادت یہی اسم گرامی عرب ویمن، نجران اور شام کے یہود ونصاریٰ میں مشہور ومعروف تھا اور ہر طبقہ اپنی فتح ونصرت کو حضور ﷺ کی تشریف آوری اور رونق افروزی عالم پر منحصر سمجھتا تھا۔ حضور ﷺ کی حیات وممات میں آپ کے شاعران خاص اور ذوی القربیٰ آپؐ کو اس نام سے یاد کرتے چلے آئے ہیں۔ ہم نے یہ بھی بتایا ہے کہ آنحضور ﷺ کی ولادت سے پیشتر عرب میں یا کسی بھی ملک میں، جہاں زبان عربی متداول تھی، کسی شخص کا نام احمد نہیں رکھا گیا۔ یعنی قدرت الٰہیہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام والی بشارت کو جو صرف بحق نبی کریم ﷺ تھی، پونے چھ سو سال تک اس قدر محفوظ کیا کہ کوئی بھی اس نام سے موسوم نہیں کیا گیا۔ اب اسی دلیل کی تذئیل اور فرع میں ہم واضح کرتے ہیں کہ سید کائنات ﷺ کے بعد یہ اسم گرامی احمدؐ بطور تیمن وتبرک کس قدر زیادہ مستعمل ہو رہا ہے۔ کیونکہ آپؐ کی ذات گرامی کے بعد من بعدی کی شرائط اٹھ چکی ہے اور التباس واشتباہ کا خطرہ جاتا رہا ہے۔ اب صرف حصول یمن وبرکت مقصد رہ گیا تھا۔ اس لئے قدرت الٰہیہ نے جیسا کہ نبی ﷺ کی ولادت سے پیشتر اس امر کی حفاظت وصیانت فرمائی تھی کہ مبشر اصلی اور موعود حقیقی کے سوا اور کوئی شخص بھی اس اسم سے برائے نام بھی موسوم نہ ہوا۔ اسی طرح رحمت ربانی کا اقتضاء یہ ہوا کہ آنحضور ﷺ کے بعد اس اسم معظم کی خوب اشاعت ہو اور ہر موسوم شخص گویا اپنے ہی سے یہ ثابت کرتا رہے کہ اس اسم کا مبشر دنیا میں آچکا ہے اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام کی صداقت دنیا میں آشکار ہو چکی ہے۔

اب فرمائیے کہ اس قدر وضاحت وشہرت کے بعد قادیانیوں کا خلط وتلبیس اور دجل

وفریب اس اظہر من الشمس کائناتی حقیقت کو کیسے مشتبہ اور مشکوک کر سکتا ہے۔ لہٰذا یہ بندہ ناچیز وحقیر علی الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتا ہے کہ مرزائیوں کو احمدی کہنا صرف کفر نہیں بلکہ شدید ترین اور زبردست کفر ہے۔ کیونکہ دریں صورت تمام حقائق کا انکار کر کے آیت اسمہ احمد کا مصداق مرزا دجال کو قرار دینا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی تکذیب اور انکار ہے۔ جس سے بڑھ کر کائنات میں کوئی کفر نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ان کو قادیانی یا مرزائی کہیں، احمدی بھول کر بھی نہ کہیں۔

قادیانی عقیدہ اور نظریہ

ناظرین کرام! آپ نے مندرجہ بالا قطعی نصوص کی روشنی میں تمام اہل اسلام کا عقیدہ تو معلوم کر لیا۔ اب اس کے برعکس قادیانیوں اور مرزائیوں کا عقیدہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

قادیانیوں کی دو پارٹیاں ہیں۔

۱...... قادیانی پارٹی۔ ۲...... لاہوری پارٹی۔

قادیانی پارٹی کے سربراہ حکیم نور الدین، بشیر الدین محمود، مرزا ناصر احمد اور اب مرزا طاہر احمد ہے۔

لاہوری پارٹی کے پہلے سربراہ مولوی محمد علی تھے۔ پھر صدر الدین وغیرہ اور یہ پارٹی بازی مرزا بشیر الدین سے استحقاق خلافت کے سلسلہ میں وقوع پذیر ظاہر کی جاتی تھی۔

مرزا قادیانی اور مسئلہ اسمہ احمد

حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی منبع الدجل والالحاد ہیں۔ وہ ہر مسئلہ میں اور ہر بات میں متضاد اور متناقض بیانات دینے کے عادی ہیں۔ ان کی تحریرات سے ہر شخص اپنے مطلب کی منفی یا مثبت چیز نکال سکتا ہے۔ گویا وہ الحاد وزندقہ کے سپیر پارٹ کے لئے خام میٹریل کا سٹور ہیں یا مداری کی پٹاری ہیں۔ جہاں انہوں نے مسئلہ ختم نبوت اور دیگر مسائل میں ذوالوجوہ۔ مبہم اور غیر واضح بیانات دیئے ہیں وہاں اس نے مسئلہ زیر بحث میں بھی وہی دورخی اور دجالانہ روش اختیار کی ہے۔ دوٹوک انداز میں کسی پہلو کو واضح نہیں کیا۔ بلکہ ملحدانہ طور پر اس کی ٹھوس بنیاد مہیا کر دی۔ جس پر بعد میں آنے والوں خاص کر مرزا بشیر الدین نے خوب کھل کر اظہار کیا کہ ''اسمہ احمد'' کا حقیقی مصداق صرف مرزا قادیانی ہے۔ سید کائنات ﷺ کسی بھی صورت میں اس کے مصداق نہیں ہوسکتے۔ پھر اس پر کئی عقلی اور نقلی دلائل فراہم کئے۔ جیسا کہ آئندہ مع جواب کے آئیں گے۔

لاہوری پارٹی کا عقیدہ

یہ ہے کہ اسمہ احمد کے حقیقی مصداق تو محمد ﷺ ہی ہیں۔ مرزا قادیانی ضمنی اور ظلی طور پر

اس کے مصداق ہوسکتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں محمد احسن امروہی (جو کہ نورالدین کے ہم پلہ پڑھالکھا گمراہ مرزائی تھا) نے ایک کتاب بنام (القول المجد فی تفسیر اسمہ احمد ۱) لکھ کر اس مسئلہ کو خوب واضح کر دیا کہ اسمہ احمد کے حقیقی مصداق صرف حضور نبی اکرم ﷺ ہیں۔ چنانچہ جواب میں مرزابشیر احمد مصنف سیرۃ المہدی نے کلمتہ الفصل کا چوتھا اور دوسرے قادیانی خلیفہ بشیرالدین نے اپنی کتاب انوار خلافت کے ص۱۸ سے ۲۹ تک خوب کھل کر قلم چلایا ہے اور تمام حدود شرافت اور انسانیت پامال کردی ہیں۔

مرزا قادیانی کا دجل وفریب

مرزا قادیانی نے جن کا پیدائشی اور خاندانی نام غلام احمد تھا۔ اپنی شیطانی وحی اور الہام میں بکثرت اسم احمد کا استعمال کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

۱...... ''یا احمد بارك الله فيك ''(حقیقت الوحی ص۷۰، خزائن ج۲۲ ص۷۳، البشریٰ ج۱ ص۱۲) یعنی اے احمد، اللہ نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔

۲...... ''یا احمد فاضت الرحمة علی شفتيك ''(حقیقت الوحی ص۷۵، خزائن ج۲۲ ص۷۸، البشری ج۱ ص۱۴، روحانی خزائن ج۱۵ ص۲۳۰) یعنی اے احمد تیرے ہونٹوں پر رحمت جاری ہوگئی۔

۳...... ''یا احمد اسكن انت وزوجك الجنة ''(حقیقت الوحی ص۷۷، خزائن ج۲۲ ص۸۰) یعنی اے احمد (مرزا) تو اور تمہارے ساتھی جنت میں رہیں۔

۴...... ''بورکت یا احمد''

(حقیقت الوحی ص۷۵، خزائن ج۲۲ ص۷۸، اربعین نمبر۲ ص۶)

۵...... ''بشریٰ لك یا احمدی ''(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۴، خزائن ج۱۷ ص۵۹، البشریٰ وغیرہ) یعنی اے میرے احمد تجھے بشارت ہو۔

۶...... ''یا احمدیتم اسمك ولا يتم اسمی ''(اربعین نمبر۲ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۳۵۳) اے احمد تیرا نام پورا ہوگا میرا نام پورا نہ ہوگا۔ (شاید یہ ملہم صاحب جناب مٹھن لال یا

---

۱ اس رسالہ میں قرآن وحدیث تفسیر وفقہ اور صحف سابقہ سے بے شمار دلائل جمع کئے گئے ہیں۔ جس کے مقابلہ میں مرزابشیرالدین کی تحریرات محض ہذیان اور خرافات کا مجموعہ نظر آتی ہیں۔ کیونکہ وہ حقیقت کے بالکل متناقض اور متخالف ہیں۔ راقم سطور نے اس رسالہ سے قادیانیوں کے خلاف اور اہل اسلام کے حق میں کافی مواد لیا ہے۔

خیراتی صاحب ہیں۔ ورنہ خداوند قدوس کا نام تو ازل سے لے کر ابد تک پورا اور کامل ہی ہے۔)

۷...... ’’انا ارسلنا احمد الیٰ قومه فاعرضوا وقالوا كذاب اشر‘‘

(کلمتہ الفصل ص ۱۳۸)

ایسے ہی کئی مقامات پر مرزا قادیانی کھل کر بھی اظہار کر دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو (خزائن ج ۱۸ص ۱۲۸،۱۰۳،۱۱۷) اور کسی جگہ بات کو گول مول اور الجھا کر پیش کرتے ہیں۔ دیکھئے

(خزائن ج ۸ص ۳۷۸، ج ۱۸ص ۱۱۷، خطبہ الہامیہ ص ۲۰، اربعین نمبر ۴ص ۱۷)

مگر کئی مقامات پر اسمہ احمد کا مصداق حقیقی واضح طور پر خاتم المرسلین ﷺ کو ہی قرار دیا۔ جیسے مرزا قادیانی کی مشہور کتاب (ازالہ اوہام ص ۶۷۳، خزائن ج ۳ص ۴۶۳) پر لکھا ہے کہ: مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں، محمد بھی ہیں۔ نمبر۲، ایسے ہی ایک اشتہار ملحق بہ کتاب (تریاق القلوب ص ۴، خزائن ج ۱۵ص ۱۳۴) پر ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام ہیں۔ ایک محمدؐ اور دوسرا احمدؐ۔

۴...... علاوہ ازیں مرزا قادیانی کے بے شمار اشعار ہیں۔ جن میں انہوں نے اسم احمدؐ استعمال کیا ہے۔ نمونہ ملاحظہ ہو۔

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

(توضیح المرام ص ۲۳، خزائن ج ۳ص ۶۲)

تا نہ نور احمدؐ آید چارہ گر
کس نمی گیرد ز تاریکی بدر
برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

(حقیقت الوحی ص ۲۷۶ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ص ۲۸۶)

انبیاء روشن گہر ہستند لیک
ہست احمد زاں ہمہ روشن ترے
زندگی بخش جام احمد ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمدؐ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمدؐ ہے

باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستان کلام احمدؐ ہے

(دافع البلاء ص۲۴،خزائن ج۱۸ص۲۴۰)

دجال ابن دجال

ناظرین کرام! آپ نے دجال اوّل اور بانی دجالیت کی ڈالی ہوئی بنیاد الحاد کو تو ملاحظہ فرمالیا کہ اس میں ہر رنگ اور پہلو موجود ہے۔ اب ابن دجال یعنی جناب مرزابشیر احمد ایم۔اے مصنف کتاب سیرۃ المہدی کی لن ترانی سنئے۔

وہ کہتے ہیں کہ: ’’اللہ نے مندرجہ بالا الہامات اور دیگر مقامات پر مسیح موعود (مرزا قادیانی لعنہ اللہ) کو (معاذ اللہ) احمد کے نام سے پکارا ہے۔ (پھر اوپر والے الہامات ذکر کئے) دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بیعت لینے پر اقرار کر لیتے تھے کہ آج میں احمد (مرزا قادیانی) کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ پھر اس پر بس نہیں بلکہ اپنی جماعت کا نام بھی احمدی جماعت رکھا۔ پس یہ یقینی بات ہے کہ آپ احمد تھے اب معاملہ بالکل صاف ہے۔ قرآن شریف سے سورۃ صف نکال کر دیکھ لو۔ احمد کے نہ ماننے والوں کے لئے کیا فتویٰ ہے۔ وہاں صاف لکھا ہے کہ: ’’واللّٰہ ۰ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ‘‘ یہ آیت بطور الہام مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر اتر چکی ہے۔ جس سے اس خیال کو اور بھی تقویت پہنچتی ہے کہ آپ احمد ہیں اور ان کے منکر کافر ہیں۔‘‘ (کلمۃ الفصل ص۱۳۹، از مرزابشیر احمد پسر مرزاغلام احمد قادیانی)

ملاحظہ فرمایئے کہ اندرونی طور پر تمام بات کہہ بھی گئے ہیں۔ مگر کھل کر اس کو (مرزا قادیانی) اسمہ احمد کا حقیقی مصداق قرار نہیں دے رہے۔ کیونکہ یہ بات اور عنوان نہایت اشتعال انگیز تھا۔ بھلا کون اس خبیث دجال قادیانی کو احمد تسلیم کرے گا۔ پھر اس الحاد اور زندقہ کی تشریح یوں کی کہ: ’’دراصل احمد صرف سیدالانبیاء ﷺ کا ہی اسم گرامی ہے۔ آپ کے سوا کوئی دوسرا احمد نہیں۔ مگر آپ کی دو بعثتیں ہیں۔ پہلی بعثت (تشریف آوری) میں آپ محمدؐ تھے جو کہ جلالی رنگ کا مظہر ہے اور اس دوسری بعثت میں جو مرزا قادیانی کی صورت میں ہے۔ آپ احمدؐ ہیں جو کہ جمالی رنگ یعنی صلح وآشتی اور عدم جہاد وقتال کا مظہر ہے۔ تو گویا بشارت عیسوی آپ کی پہلی بعثت کے متعلق نہیں۔ جس میں آپ بنفس نفیس تشریف لائے اور جلالی رنگ یعنی جہاد وقتال سے دین پھیلایا۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین والملحدین) (دیکھئے! یہ دجال غیر مسلم ملحدین کے ہاتھ مضبوط کر رہا ہے جو کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔) بلکہ یہ پیش گوئی آپ کی

دوسری بعثت کے متعلق ہے۔ جس میں آپ کا مثیل مرزا قادیانی مسیح موعود ہو کر آیا ہے۔ لہٰذا اس کا نام مثیلی اور بروزی طور پر احمد ہے۔" (کلمۃ الفصل از مرزا بشیر احمد ص۱۳۹)

پھر اس نظریہ کی تائید میں دجال اکبر (مرزا غلام احمد قادیانی) کی چند عبارتیں نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ (مرزا قادیانی) (تحفہ گولڑویہ ص۲۲، خزائن ج۱۷ ص۶۸) پر لکھتے ہیں کہ: "ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ایک مظہر آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہے جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا۔ وہ جمالی طور پر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے رنگ میں دین کو پھیلائے گا۔ پھر اس کے حاشیہ میں تحریر کیا ہے کہ آپ کی یہ دونوں بعثتیں اور صفتیں (محمد جلالی واحمد جمالی) اپنے اپنے وقتوں میں ظاہر ہوں گی۔ اسی لئے خدا نے صفت جلالی کو (جو کہ اسم محمد کی مظہر ہے) صحابہؓ کے ذریعہ ظاہر کیا اور صفت جمالی (جو اسم احمد کی مظہر ہے) کو مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور اس کے گروہ کے ذریعہ کمال تک پہنچایا۔ اس کی طرف آیت "واخرین منہم لما یلحقوا بہم" میں اشارہ ہے۔

پھر اسی کتاب (تحفہ گولڑویہ ص۹۶، خزائن ج۱۷ ص۲۵۳) میں لکھتے ہیں کہ: "آنحضرت ﷺ کا زمانہ ہزار پنجم تھا جو اسم محمد کا مظہر تجلی تھا۔ یعنی یہ بعثت اوّل (آپ کی بنفس نفیس تشریف آوری) ہے۔ مگر بعثت دوم (دوسری آمد) جس کی طرف آیت کریمہ "واخرین منہم لما یلحقوا بہم" میں اشارہ ہے وہ مظہر تجلی اسم احمد ہے جو کہ اسم جمالی ہے۔ جیسا کہ آیت "ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" اس کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اس حقیقت کو حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے اپنی کتاب (اعجاز المسیح میں ص۱۰۰ تا ص۱۲۴) تک وضاحت سے ذکر کیا ہے اور کھول کر بتایا کہ نبی اکرم ﷺ کی دو تشریف آوریاں تھیں۔ بعثت اوّل میں اسم محمد کی تجلی تھی۔ مگر بعثت دوم میں اسم احمد کی تجلی ہے۔" (کلمۃ الفصل ص۱۴۰، از بشیر احمد قادیانی)

پھر مزید ایک نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ: "یہ عجیب نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ نبی کریم ﷺ کی دونوں بعثتیں آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے قبل ہی بتلائی جاچکی تھی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو صفت جلالی میں ظاہر ہوئے تھے۔ انہوں نے آپ کی پہلی آمد کی پیش گوئی کی۔ لیکن عیسیٰ علیہ السلام کو جمالی پہلو عطاء کیا گیا تھا۔ اس لئے انہوں نے آپ کی دوسری بعثت یعنی اسم احمد کی پیش گوئی کی۔"

پھر مرزا قادیانی کی کتاب (اعجاز المسیح ص۱۲۲، خزائن ج۱۸ ص۱۲۵) سے اس کی تائیدی عبارت نقل کی کہ: "حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جلالی اسم یعنی محمد کو اختیار کر کے پیش گوئی کی اور

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی مناسبت سے اسم احمدؐ کے ساتھ پیش گوئی کی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ دونوں نبیوں نے اپنے اپنے کامل مثیل کی طرف اشارہ کیا ہے۔'' پھر اسی صفحہ پر مزید وضاحت کی کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کزرع اخرج شطا (الفتح) سے ایک دوسری جماعت واخرین منهم اوران کے امام مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بلکہ اس کے نام کی تصریح کردی۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۴۰، ۱۴۱)

خلاصہ کلام: آخر میں بطور خلاصہ لکھتے ہیں کہ: ''ان تمام حوالہ جات سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ سورہ الصّف میں جس احمد رسول کی پیش گوئی ہے وہ احمد مسیح (مرزا قادیانی) ہی ہے۔ جس کی بعثت حسب وعدہ خداوندی واخرین منہم خود نبی کریم ﷺ کی بعثت ہے۔ پھر سورہ الصّف میں ہم یہ لکھا ہوا دیکھتے ہیں کہ: ''یریدون ان یطفئوا نور اللّٰه بافواههم '' یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ پیش گوئی مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں منہ کی پھونکوں یعنی فتویٰ تکفیر وغیرہ سے اللہ کے نور کو بجھانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ (بالکل غلط ہے۔ ہر مخالف نے مختلف قسم کے الزامات، طعن وتشنیع اور فتوؤں سے مزاحمت کی) بلکہ مخالفین نے تلوار اٹھائی لیکن مسیح موعود کا زمانہ تلوار کا زمانہ نہیں۔ (یہ بھی سراسر غلط) بلکہ یضع الحرب یعنی عدم جہاد کا زمانہ ہے۔ (یہ تو بعد انقطاع شر وفتنہ ہوگا۔ ''کما قال حتیٰ لا تکون فتنة ویکون الدین کله للّٰه '') اس لئے مخالف تلوار نہیں اٹھا سکے۔ مگر انہوں نے ناخنوں تک زور لگایا۔ ''لیطفئوا نور اللّٰه بافواههم '' لیکن ان کے مقابلہ میں بھی کوئی معمولی انسان نہ تھا۔ بلکہ دم سے کافر مرتے تھے۔ فتدبروا! (واہ جی واہ! مرزا کے دم سے کسی کو کیا مرنا تھا، اس کا تو اپنا دم خود قائم نہ تھا)

پھر لکھا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا اللہ نے بار بار الہام میں احمد نام لکھا ہے۔ اس لئے آپ کا منکر کافر ہے۔ کیونکہ احمد کے منکر کے لئے قرآن میں لکھا ہے کہ: ''واللّٰه متم نوره ولو کره الکافرون '' (کلمۃ الفصل ص۱۴۱) یعنی اللہ اپنے نور (دین حق) کو پورا کر کے رہے گا۔ اگرچہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔ یعنی اہل اسلام کی ناگواری اور مخالفت کے باوجود مرزائیت کامیاب ہوگی۔ (مگر بسا آرزو کہ خاک شد)

تنبیہ

۱...... حضرات گرامی! ذرا توجہ سے مندرجہ بالا اقتباسات ملاحظہ فرمائیے اور اندازہ لگائیے کہ کس طرح مرزا قادیانی اور اس کی ذریت متفقہ اسلامی عقائد ونظریات کو پلٹ کر عوام اہل اسلام کو راہ مصطفیٰ ﷺ سے بھٹکا رہے ہیں اور پھر یہ بھی آپ کو معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ

اپنے آپ کو احمدی کیوں کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی اس آیت کریمہ کا مصداق مرزا قادیانی ہے۔ (العیاذ باللہ) اور بزعم مرزا اس پر نازل شدہ مندرجہ بالا الہامات میں بھی جوان کو احمد نام سے خطاب کیا گیا ہے۔ ان کے پیروکاروں کو احمدی کہا جائے گا۔ لہٰذا اگر ہم ان کو احمدی کہنے لگیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے یہ بات تسلیم کر لی کہ واقعی یہ آیت مبارکہ (اسمہ احمد) خاتم المرسلین ﷺ کے بارہ میں نہیں بلکہ مرزائے قادیانی کے متعلق ہے۔ (العیاذ باللہ) نیز مرزا قادیانی کے تمام الہامات اللہ کی طرف سے نازل شدہ اور قرآن مجید کی طرح برحق اور سچے ہیں اور وہ اپنے تمام دعاوی مثل مسیحیت اور نبوت میں بھی سچا تھا۔ (العیاذ باللہ) حالانکہ یہ امور تسلیم کر کے کوئی بھی انسان ہرگز مسلمان نہیں رہ سکتا۔ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ سے اس کا کوئی تعلق باقی نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا ہمیں کسی بھی صورت میں مرزائیوں کو احمدی نہ کہنا چاہئے۔ (اللہ نے اس امت کا نام خود مسلمان رکھا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہمارے جد امجد نے ہمارا نام مسلمان ہی رکھا ہے۔ (الحج) مگر قادیانی حضرات مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر اپنے آپ کو بجائے مسلمان کے احمدی بطور لقب کے کہلاتے ہیں۔ چنانچہ خلیفہ ثانی لکھتے ہیں کہ (جس دن سے تم احمدی (مرزائی) ہوئے ہو تمہاری قوم احمدیت ہوگئی)

۲...... آپ نے یہ بھی ملاحظہ فرمالیا کہ مرزا قادیانی خود تو صاف اور دوٹوک الفاظ میں ''اسمہ احمد'' کا حقیقی مصداق ہونا واضح نہیں کرتے۔ بلکہ مبہم اور ملی جلی بات کرتے ہیں۔ جس سے دونوں باتیں نکل آتی ہیں۔ گویا خام میٹریل مہیا کر دیا اور کہیں کہیں صراحت کے بالکل قریب بھی پہنچ جاتے ہیں یا بالفاظ دیگر معنوں تو مہیا کر دیا۔ لیکن عنوان قائم کرنے کی ذمہ داری اپنی ذریت کے ذمہ لگادی جو اس نے بطریق کمال پورا کر دیا۔

دوسرے نمبر پر مصنف سیرۃ المہدی وکلمۃ الفصل کی چالبازیاں اور ملحدانہ قلابازیاں بھی ملاحظہ فرمالیں کہ کس طرح اس نے مرزا قادیانی کی فراہم کردہ بنیاد پر تدریجی استواری کا حق ادا کیا ہے۔ شاندار طریقے سے بات کو آگے بڑھایا ہے۔ مگر ابھی معاملہ کچھ برزخی حیثیت میں رکھا کہ بعد میں آنے والوں کے لئے بھی کچھ کارروائی کا موقعہ رہ جائے۔ (اب اگلے مرحلہ پر مثیل دجال مرزا بشیر الدین محمود کی کارکردگی سماعت فرمائیے)

مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ ثانی (قصر دجالیت کا کامیاب معمار)

الحاد وزندقہ کو حد کمال تک پہنچانے کی سعادت حاصل کرنے والے جناب مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود علیہ ماعلیہ اپنی مشہور کتاب انوار خلافت میں گوہر افشاں ہیں کہ:

ﻓﺮآن مجید کی اس آیت کریمہ کا مصداق مرزا قادیانی ہے۔
ل شدہ مندرجہ بالا الہامات میں بھی جو ان کو احمد نام سے
کو احمدی کہا جائے گا۔لہٰذا اگر ہم ان کو احمدی کہنے لگیں تو اس
ہم کرلی کہ واقعی یہ آیت مبارکہ (اسمہ احمد) خاتم المرسلین ﷺ
ی کے متعلق ہے۔(العیاذ باللہ) نیز مرزا قادیانی کے تمام
اور قرآن مجید کی طرح برحق اور سچے ہیں اور وہ اپنے تمام
سچا تھا۔(العیاذ باللہ) حالانکہ یہ امور تسلیم کر کے کوئی بھی
طفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ سے اس کا کوئی تعلق باقی نہیں رہ سکتا۔لہٰذا
حمدی نہ کہنا چاہئے۔(اللہ نے اس امت کا نام خود مسلمان
رے جدامجد نے ہمارا نام مسلمان ہی رکھا ہے۔(الحج) مگر
ی بناء پر اپنے آپ کو بجائے مسلمان کے احمدی بطور لقب
ہیں کہ (جس دن سے تم احمدی (مرزائی) ہوئے ہو تمہاری

ملاحظہ فرمالیا کہ مرزا قادیانی خود تو صاف اور دوٹوک الفاظ
ح نہیں کرتے۔ بلکہ مبہم اور ملی جلی بات کرتے ہیں۔جس
یٹریل مہیا کردیا اور کہیں کہیں صراحت کے بالکل قریب
تو مہیا کردیا۔لیکن عنوان قائم کرنے کی ذمہ داری اپنی
کمال پورا کردیا۔
ہدی وکلمۃ الفصل کی چالبازیاں اور ملحدانہ قلابازیاں بھی
دیانی کی فراہم کردہ بنیاد پر تدریجی استواری کا حق ادا کیا
ھایا ہے۔مگر ابھی معاملہ کچھ برزخی حیثیت میں رکھا کہ
وائی کا موقعہ رہ جائے۔(اب اگلے مرحلہ پر مثیل دجال
یئے)

ردجالیت کا کامیاب معمار)

نے کی سعادت حاصل کرنے والے جناب مصلح موعود
ب انوار خلافت میں گوہر افشاں ہیں کہ:

۱...... ''میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت ''اسمہ احمد'' مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں۔لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے ۱؎ کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے۔(واقعی از روئے قرآن وحدیث اور اجماع امت ایسا ہی ہے) لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں۔میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق ہی ہے۔اس بات کے ثبوت میں اپنے پاس خدا کے فضل سے دلائل رکھتا ہوں اور تمام دنیا کے علماء وفضلاء کے سامنے بیان کرنے کو تیار ہوں۔حتیٰ کہ میں انعام رکھنے کے لئے بھی تیار ہوں۔اگر کوئی میرے دلائل غلط ثابت کردے اور قرآن وحدیث سے یہ ثابت کردے کہ احمدؐ نام آنحضرت ﷺ کا تھا۔صفت نہ تھی اور جو نشانات قرآن کریم نے احمد کے بیان فرمائے ہیں۔وہ آنحضرت ﷺ پر چسپاں ہوتے ہیں اور یہ کہ یہ پیش گوئی آنحضرت ﷺ نے اپنے اوپر چسپاں فرمائی ہے تو میں ایسے شخص کو ایک مقرر تاوان جو فریقین کو منظور ہو، دینے کو تیار ہوں۔''

(انوار خلافت ص۱۸،۱۹، مطبوعہ ۱۹۱۶ء)

۲...... خلیفہ صاحب لکھتے ہیں کہ: ''اس آیت کا اصل مصداق مرزا قادیانی ہیں۔قرآن کریم میں جو احمد کی خبر دی گئی ہے۔اس کے متعلق میں نے آیات پڑھ دی ہیں۔جن میں احمد کا ذکر ہے۔اب میں خدا کے فضل سے بتاتا ہوں کہ ان آیات میں احمد کا اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہیں اور آنحضرت ﷺ صرف صفت احمدیت کی وجہ سے اس کے مصداق ہیں۔ورنہ جس احمد نام کے انسان کے متعلق خبر ہے وہ حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔(یعنی مرزائے قادیانی)''

(انوار خلافت ص۲۰)

۳...... مرزا قادیانی، حکیم نوردین اور خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین کا متفقہ عقیدہ:
خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ: ''اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سا رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا ۲؎ اور اس کا نام احمد ہے۔میرا اپنا دعویٰ ہے اور میں نے یہ

۱؎ اس سے مراد لاہوری پارٹی کے احسن امروہی ہیں۔جنہوں نے اس مسئلہ میں القول المجد نامی ایک علمی کتاب لکھی ہے۔

۲؎ اے جاہل! وہ وہی رسول معظم ﷺ ہے۔جس کے متعلق خود صاحب رسالت فرمارہے ہیں کہ: ''انا اولی الناس بعیسی بن مریم لانہ لیس بینی وبینہ نبی او کما قال'' اس لئے یہاں کسی قسم کا سوال پیدا ہونے کا امکان ہی نہیں۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

دعویٰ یوں ہی نہیں کر دیا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود (مرزائے قادیانی) کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے اور حضرت خلیفہ المسیح الاوّل (نوردین) نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا احمد ہیں۔ (معاذ اللہ) چنانچہ ان کے درس کے نوٹوں میں یہی چھپا ہوا ہے اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔'' (انوار خلافت ص۲۱)

۴...... خلیفہ صاحب لکھتے ہیں۔ ''کیونکہ آنحضرت ﷺ کا نام احمد نہ تھا۔ بلکہ محمدؐ تھا۔ چنانچہ اس آیت زیر بحث کو چھوڑ کر جس میں رسول اللہ ﷺ کو احمد کہہ کر مخاطب نہیں فرمایا بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ایک پیش گوئی ہے۔ جو خود زیر بحث ہے، کسی بھی جگہ قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کو احمد نام سے یاد نہیں کیا گیا۔ (مرزا کو کب اس نام سے یاد کیا گیا ہے؟) اگر آپ کا نام احمد ہوتا جیسے یہ لوگ (قادیانی) سمجھتے ہیں تو والدہ محترمہ (حضرت آمنہ) کو الہام کے ذریعہ بتلا دیا جاتا۔ پھر قرآن مجید میں جو وحی الٰہی ہے، اوّل تو احمد نام ہی آتا۔ اگر محمد بھی آتا تو احمد بھی بعض مقامات پر ضرور آتا۔'' (انوار خلافت ص۲۱،۲۲)

۵...... نیز لکھتے ہیں کہ: ''(۱)......کسی حدیث سے احمد نام ثابت نہیں [۱]۔ (۲)......کلمہ شہادت جس پر اسلام کا دارومدار ہے۔ اس میں بھی محمد رسول اللہ ﷺ ہی کہا جاتا ہے۔ (۳)......پنج وقت اذان واقامت میں بھی ''اشھد ان محمد رسول اللّٰہ'' ہی کہا جاتا ہے۔ (۴)......درود شریف میں بھی آپ کا اسم گرامی محمدؐ ہی آیا ہے۔ (۵)......آپ کی مہر مبارک جو خطوط پر لگائی جاتی تھی اس میں بھی لفظ محمدؐ ہی ہے۔ ایک خط میں بھی احمد نام مبارک نہیں آیا۔ تمام صحابہؓ میں سے کسی سے بھی ثابت نہیں کہ اس نے کسی وقت بھی احمد نام لیا ہو۔ (۶)......نہ تاریخ سے ثابت ہے۔ (۷)......آپ کے سب مخالفین اور چچا سے بھی محمدؐ ہی ثابت ہوتا ہے۔ اگر احمد نام ہوتا تو کبھی کلمہ یا اذان یا درود شریف وغیرہ میں ضرور ذکر ہوتا۔''

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) اس امکانی دجل کو اپنے بیان سے خود سید المرسلین ﷺ نے ختم کر دیا ہے۔ نیز یہ بھی سن لیجئے کہ اگر اس آیت کا مصداق مرزا قادیانی کو تسلیم کر لیا جائے تو رسالت خاتم الانبیاء ﷺ کا انکار لازم آتا ہے جو کہ سراسر کفر اور زندقہ ہے۔ وہاں تو صاف بیان کر دیا گیا ہے کہ: ''فلما جاء ھم قالوا ھذا سحر مبین''

[۱] یہ خلیفہ صاحب کا سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ کئی احادیث اوپر نقل ہو چکی ہیں۔ دوبارہ ملاحظہ کیا جائے تاکہ اس کذاب کو اس بے باکی اور جرأت پر داد کے بجائے لعنتیں پڑیں۔

۶...... ’’پس اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ نہیں ہوسکتے۔‘‘ (انوار خلافت ص۲۳)

۷...... ’’(۱)......اس پیش گوئی میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ خاتم النبیین ﷺ کے متعلق ہے۔ (۲)......نہ کوئی اور لفظ ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ پیش گوئی ضرور آنحضرت ﷺ پر چسپاں کرنی پڑے۔ (۳)......باوجود آپ کا نام احمد نہ ہونے کے آپ پر یہ پیش گوئی چسپاں کرنے کی یہ وجہ ہوسکتی تھی کہ آپ نے خود فرمایا ہوتا کہ اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں۔ (یہ بھی ضرور آپ نے فرمایا ہے) لیکن احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہوتا۔ نہ سچی، نہ جھوٹی، نہ وضعی، نہ قوی، نہ ضعیف، نہ مرفوع، نہ مرسل۔ کسی حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا اور اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہو [1]۔ پس جب یہ بات بھی نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم خلاف مضمون آیت کے اس پیش گوئی کو آنحضرت ﷺ پر چسپاں کریں۔‘‘ (انوار خلافت ص۲۳)

۸...... ایک جگہ جناب خلیفہ صاحب پورے جوش دجالیت میں آکر فرماتے ہیں کہ: ’’کیا خدا کا خوف دلوں سے اٹھ گیا ہے کہ اس طرح اس کے کلام میں تحریف کی جاتی ہے اور صریح طور پر اس کے غلط معنی کر کے اس کے مفہوم کو بگاڑا جاتا ہے۔ (جناب والا ذرا دیکھ لیں کہیں اس جرم کے خود آپ ہی مجرم نہ ہوں) جب تک حق نہ آیا تھا۔ اس وقت تک لوگ مجبور تھے۔ (بالکل جھوٹ) لیکن اب جب کہ واقعات سے ثابت ہو چکا ہے کہ احمد سے مراد آنحضرت ﷺ کا ایک خادم ہے تو بھی ہٹ دھرمی سے کام لینا شیوہ مومنانہ نہیں [2]۔‘‘ (انوار خلافت ص۲۴)

---

[1] جناب خلیفہ صاحب صحیح مرفوع احادیث میں یہ سب کچھ آیا ہے اور تمام محدثین اور مفسرین امت اسی بات پر متفق ہیں۔ جیسا کہ اوپر تفصیل سے ذکر ہوا۔ بلکہ خود مرزا قادیانی اور آنجناب نے خود بھی اس بات کی صراحت فرمائی ہے، ذرا اپنی تفسیر صغیر ہی دیکھ لیں۔ (ص۷۴۳)

[2] جناب مراقی صاحب حق تو تمام کا تمام لے کر محمد رسول اللہ ﷺ آج سے چودہ سو برس پیشتر ہی تشریف لے آئے تھے۔ اب کوئی نیا حق لانے کا کون مدعی ہوسکتا ہے۔ جو بھی ہوگا وہ ختم نبوت کا منکر اور مسیلمہ کذاب کا بھائی ہوگا۔ آپ لوگوں نے یہ مسئلہ بھی مثل حیات مسیح کے بنادیا کہ پہلے مرزا قادیانی حیات مسیح جسمانی کے قائل تھے۔ مگر بعد میں انگریزی وحی کے تحت ہو کر منکر ہوگئے۔ جہلا کو یہ بھی خبر نہیں کہ نسخ وتبدیلی احکام میں ہوسکتی ہے۔ عقائد واخبار میں ناممکن ہے۔ پھر جناب اس آیت میں تو حقیقی رسول کی خبر دی گئی ہے۔ ظلی بروزی کا اشارہ بھی نہیں۔ پھر تم نے یہ ظل وبروز کا چکر کیوں چلایا؟

مرزائے قادیانی کے احمد ہونے کا قرآن سے ثبوت

۱۰...... آگے چل کر خلیفہ صاحب لکھتے ہیں کہ: ''اب میں اس بات کا ثبوت قرآن کریم سے پیش کرتا ہوں کہ اس پیش گوئی کا مصداق مسیح موعود ہیں۔ (آنحضورﷺ احمدؐ کے ضمنی طور پر مصداق ہیں)''

۱۱...... ''پس اس آیت میں ضمنی طور پر رسول اکرمﷺ کی خبر دی گئی ہے اور اس بیان سے یہ واجب نہیں ہوتا کہ اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نہ ہوں۔ اس کے اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہیں۔'' (انوار خلافت ص۳۷)

۱۲...... آخر میں لکھتے ہیں کہ: ''غرض یہ دس ثبوت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ہی احمد تھے اور آپ ہی کی نسبت اس آیت میں خبر دی گئی ہے۔ (العیاذ باللہ)'' (انوار خلافت ص۳۹)

۱۳...... اور سنئے قادیانی روزنامہ (الفضل بابت ۲،۵؍دسمبر ۱۹۱۶ء ص۵) پر ہے۔

''(۱)...... جب اس آیت میں ایک رسول جس کا اسم ذات احمد ہو، ذکر ہے، دو کا نہیں اور اس شخص کی تعیین، ہم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا ہے کہ دوسرا کوئی اس کا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہوگیا ہے۔ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں ۱؎۔''

۱۴...... اسی اخبار کے صفحہ ۶ پر لکھا کہ: ''ہم تو ظلی طور پر آپ کو اسمہ احمد والی پیش گوئی کا مصداق نہیں مانتے۔ (جیسے کہ لاہوری مرزائی اس کا مصداق آنحضرتﷺ کو حقیقی اور

۱؎ جناب من ہم تمہارے اس قانون اور ضابطہ کو تسلیم کر کے کہتے ہیں کہ: ''ھو الذی ارسل رسولہ، محمد رسول اللہ والذین معہ'' اور ''وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین'' وغیرہ جن کو آپ کے والد محترم مرزا غلام احمد نے اپنے حق میں لکھا ہے۔ کیا ان میں دو نبیوں کا ذکر ہے؟ ذرا دیکھیں ایک غلطی کا ازالہ وغیرہ۔ جب تمام امت اور آقائے امتؐ نے اس رسول اور محمد کی تعیین اپنے حق میں کر دی تھی تو تم کون ہوتے ہو جو ایک کو دو بنانے (اصلی وظلی) کی مذموم کوشش کرتے۔ اسی طرح کسی بھی قرآن کے مفہوم کی تعیین کا حق صرف محمد رسول اللہﷺ کو ہے۔ تمہیں کس نے اتھارٹی دی کہ ۱۵سو سال بعد کسی آیت کے مفہوم کا تعین کرتے پھرو۔ اس طرح جب اسمہ احمد کی تعیین خود سرور عالمؐ، تمام صحابہ، تابعین وتبع تابعین، محدثین ومفسرین، کر چکے ہیں تو تم کس باغ کی مولی ہو کہ پھر نئے سرے سے اپنی ملحدانہ تعیین کرتے پھرو۔ آخر کچھ تو حیا ہوتی۔

مرزا قادیانی کوظلی طور پر مانتے ہیں) بلکہ ہمارے نزدیک آپ (مرزا قادیانی) اس کے حقیقی مصداق ہیں۔"

۱۵...... صفحہ ۷ پر لکھا ہے کہ: "میرا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے اصل مصداق ہیں اور آپ' کا نام احمد تھا۔" (ایسے ہی الفضل ۱۹ر اگست ۱۹۱۵ء اور ۲۸ر اپریل ۱۹۱۶ء، ۱۴ر جولائی ۱۹۳۵ء میں یہی مضمون ہے۔ بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۵۶)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا ۱۵ اقتباسات سے قادیانیوں کے چند مغالطے سامنے آئے۔

مغالطات

۱...... سورۃ الصف کی آیت ۶ میں "اسمہ احمد" سے مراد آنحضرت ﷺ نہیں بلکہ مرزا قادیانی ہے۔ کیونکہ آپ کا ذاتی نام (علم) صرف محمدؐ ہے۔ احمد آپ کا ذاتی نام نہیں، ہاں صفاتی ہوسکتا ہے۔

۲...... مرزا قادیانی کا نام احمد ہے۔ غلام کا لفظ صرف خاندانی رواج اور بطور علامت ہے۔

۳...... اسم محمدؐ مظہر جلال ہے اور اسم احمد مظہر جمال ہے۔ چونکہ آنحضرت ﷺ جہاد وقتال کے ساتھ تشریف لائے اور یہ امر اسم محمدؐ کا مظہر ہے اور مرزا قادیانی چونکہ صرف دلائل وبراہین کے ساتھ آئے ہیں۔ لہٰذا یہ مظہر اسم احمد ہے۔

۴...... کسی بھی حدیث میں آپؐ نے اس کا مصداق اپنے آپ کو نہیں قرار دیا اور نہ صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے آپؐ کے حق میں یہ اسم استعمال کیا ہے۔

۵...... کلمہ شہادت، اذان واقامت اور درود شریف وغیرہ میں صرف اسم محمدؐ ہی استعمال ہوا ہے۔ احمد استعمال نہیں ہوا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ آپ کا اسم گرامی صرف محمدؐ ہی ہے احمد نہیں۔

۶...... اس آیت مبارکہ میں کوئی ایسا لفظ موجود نہیں۔ جس کی بناء پر ہم اس کا مصداق آنحضرت ﷺ کو قرار دیں۔

ان مغالطات کے جوابات (بعون الوہاب)

مغالطہ نمبر:۱...... کہ اس آیت کا مصداق خاتم الانبیا ﷺ نہیں بلکہ (معاذ اللہ) مرزا قادیانی ہے۔ جواب یہ ہے کہ اوپر احادیث اور تفاسیر سے یہ بات نہایت وضاحت سے ثابت کر چکا ہوں کہ اس بشارت عیسوی کا مصداق صرف اور صرف محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہی ہیں۔ امکانی حد تک بھی کسی دوسرے کا احتمال نہیں ہے۔ کیونکہ خود آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

''ساخبرکم باوّل امری دعوة ابراهیم وبشارت عیسیٰ (مشکوٰۃ ص۵۱۳، باب فضائل سید المرسلین علیہ السلام) ''کہ میں دعائے خلیل علیہ السلام اور بشارت عیسوی کا مصداق ہوں تو جب خود صاحب قرآنی نے وضاحت فرمادی تو اب کسی اور کو اختلاف کرنے کی گنجائش کیسے ممکن ہے؟ باقی ذاتی یا صفاتی نام کے متعلق تحقیق یہ ہے کہ:

الف...... آپ کے دونوں اسمائے گرامی محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ذاتی علم ہی ہیں جیسے کہ (تفسیر قرطبی ج۱۸ص۸۳، تفسیر روح المعانی ج۲۸ص۸۶، تفسیر مظہری ج۹ص۲۷۱) اور دیگر تفاسیر کے حوالہ سے اوپر گذر چکا ہے۔

ب...... صحیحین میں حضرت جبیر بن مطعمؓ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ: ''ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی یمحو اللّٰہ بی الکفر وانا الحاشر یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب لا نبی بعدی (ترمذی ج۲ ص۱۱۱، باب فی اسماء النبی علیہ السلام) ''فرمایا کہ بے شک میرے کئی نام ہیں۔ میں محمدؐ ہوں، میں احمدؐ ہوں، میں ماحی ہوں، (مٹانے والا) میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹادے گا اور میں حاشر ہوں۔ (اکٹھا کرنے والا) میرے قدموں پر لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔ یعنی میرے بعد قیامت آجائے گی اور میں عاقب (پچھلا) ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

یہ حدیث پاک بخاری کے علاوہ بے شمار دیگر کتب حدیث میں بھی ہے۔

ملاحظہ فرمائیے کہ اس حدیث میں آپؐ نے کل پانچ اسمائے مبارکہ ذکر فرمائے۔ پہلے دو کی تشریح نہیں فرمائی۔ جب کہ آخری تینوں کی تشریح فرمائی ہے۔ یہ ایک بیّن دلیل ہے کہ پہلے دونوں نام علم یعنی ذاتی نام ہیں۔ کیونکہ اعلام کا ترجمہ نہیں ہوتا اور آخری تین کا ترجمہ اور تشریح فرمائی کیونکہ وہ صفاتی نام ہیں۔

الاعتراض: یہ صفاتی ناموں کی فہرست ہے۔ اگرچہ پہلا اسم گرامی محمد ذاتی ہے۔ مگر دوسرے تمام نام صفاتی ہونے کی وجہ سے یہاں وہ ذاتی بھی بصورت صفاتی ہے۔ کیونکہ صرف ذاتی نام پر فخر کرنا کوئی پسندیدہ امر نہیں ہے اور یہاں انا محمد وانا احمد بطور اظہار فخر کے بیان ہو رہے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب: جناب من، حقیقت یوں نہیں۔ بلکہ پہلے دو نام ذاتی اور اعلام ہیں۔ جیسا کہ بحوالہ تفسیرات معتبرہ بیان ہو چکا۔ صرف صفاتی ناموں کے ساتھ بیان اور ذکر ہونے سے علمیت سے خارج نہ ہوں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ صفت موصوف (یعنی ذات) کے تابع ہوتی ہے۔ لہٰذا بطور تعارف ذات کے پہلے دونوں نام بطور موصوف کے ذکر فرمائے، اسی لئے ان

کا ترجمہ بھی نہیں فرمایا۔ تو جب ذات بحیثیت ذات کے خوب متعارف ہو چکی تو پھر اس کی صفات کا تذکرہ فرمایا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اس کی بے شمار آیات سے تائیدات موجود ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے: (۱)......''الحمدللہ رب العالمین ۰ الرحمن الرحیم ۰ مالک یوم الدین'' پہلے علم یا اسم ذات کا ذکر فرمایا پھر اس کی صفات رب رحمٰن رحیم کا تذکرہ فرمایا۔ رحمٰن رحیم کا تذکرہ ''اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم'' نیز ''ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم'' وغیرہ۔ کیا جناب کہہ سکتے ہیں کہ لفظ اللہ بھی ذات واجب الوجود کا ذاتی نہیں، صفاتی نام ہے۔ کیونکہ یہ صفاتی ناموں کے ساتھ ذکر ہوا ہے۔

بریں عقل ودانش بباید گریست

کیا کوئی ذی ہوش انسان کہہ سکتا ہے کہ چونکہ لفظ اللہ بھی صفاتی ناموں کے ساتھ مذکور ہوا ہے۔ لہٰذا یہ بھی صفاتی نام ہے۔ ذاتی نہیں؟

مزید سنئے: ''قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی ۰ قل ھو اللہ احد''

ویسے بھی آپؐ کے یہ دونوں ذاتی نام عین حقیقت کے مطابق ہیں۔ گویا آپ اسم با مسمیٰ ہیں۔ کیونکہ آپ ہی محمد (جس کی سب سے زیادہ تعریف کی جائے) اور آپ ہی احمد (جو سب سے زیادہ تعریف کرنے والا ہو) ہیں۔ دوسرا کوئی نہ ہوا ہوگا۔

جیسے محمد ﷺ علم ذاتی ہے۔ ایسے ہی احمد بھی علم ذات ہے۔ کیونکہ بلا لام تعریف ذکر کئے ہوئے ہیں۔ نیز احمد تو غیر منصرف ذکر ہوا ہے۔ بوجہ علمیت اور وزن فعل کے اور باقی تینوں معرف باللام ذکر فرمائے۔ ملاحظہ فرمایئے کیسی واضح اور دوٹوک دلیل ہے۔

مرزا قادیانی کی شہادت

الف...... مرزا قادیانی اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام تھے۔ ایک محمد ﷺ اور دوسرا احمد ﷺ۔ (تریاق القلوب ص۵۲۷، روحانی خزائن ج۱۵ ص۳۹۹)

ب...... دوسری جگہ لکھتا ہے کہ: ''فان اللہ سماہ محمدا واحمد وما سما بھما عیسیٰ ولا کلیما'' (اعجاز المسیح ص۱۰۵، خزائن ج۱۸ ص۱۰۷، ۱۰۹)

ج...... (اخبار الحکم بابت ۳۱ر جنوری ۱۹۰۱ء ص۱۱) اور کتاب ملفوظات احمد یعنی (ڈائری ۱۹۰۱ء ص۴، ۵) پر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کا نام محمد بتلایا۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کی طرح جلالی تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بوجہ جمالی ہونے کے آپ کا نام احمد

بتلایا۔ (بحوالہ تردید مرزائیت بطرز جدید از بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری ص ۱۳)

و...... ’’وما اعطی نصیبا کاملا منهما الا نبینا خاتم سلسلة النبوة فانه اعطی اسمین...... اولهما محمد وثانیهما احمد من فضل رب الکونین‘‘ (اعجاز المسیح ص ۱۰۰، روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۱۰۳)

ایسے ہی مرزا قادیانی نے اپنے بے شمار اشعار میں آپ کا اسم گرامی احمد ذکر کیا ہے۔ جن میں سے کچھ اوپر ذکر ہوئے۔

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیے کہ احمد آنحضورﷺ کا ذاتی نام ہونا کتنے مضبوط دلائل سے ثابت ہو چکا ہے۔ اب بتلائیے کہ مرزا کو اس نام یا پیش گوئی سے ذرا برابر بھی تعلق ممکن ہے؟ لہٰذا ان کو احمدی کہنا تمام حقائق کا کھلا انکار ہے۔

قادیانی مغالطہ نمبر:۲...... کہ مرزا قادیانی کا ذاتی نام احمد تھا۔ والدین نے یہی نام رکھا تھا۔ غلام تو صرف خاندانی رواج اور بطور علامت مشہور ہے۔ اسی لئے آپ کے الہامات میں ’’احمد‘‘ استعمال ہوا ہے اور بیعت میں بھی یہی نام استعمال ہوتا تھا۔ (خلاصہ انوار خلافت ص ۳۳)

جواب: یہ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ بلکہ والدین نے آپ کا نام غلام احمد ہی رکھا تھا۔ ملاحظہ ہو:

الف...... (اخبار الحکم ۳۰؍اپریل ۱۹۰۲ء، ۸، ۱۷؍مئی ۱۹۰۲ء ص ۱۲، ۱۳، براہین احمدیہ مطبوعہ ۱۹۰۹ء ص ۶۲، کتاب حیات النبی از یعقوب علی مرزائی ج ۱ ص ۵۱، تحفہ شہزادہ ویلز ص ۲۹، الفضل مورخہ ۶؍ستمبر ۱۹۱۴ء ص ۶، الفضل مورخہ ۱۵، ۱۹؍مئی ۱۹۱۷ء ص ۸، الفضل ۲۷؍نومبر، یکم دسمبر ۱۹۱۷ء ص ۹) پر لکھا ہے کہ آپ کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد رکھا تھا۔ (بحوالہ تردید مرزائیت بطرز جدید ص ۷)

ب...... (کتاب سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۱۱۶، بحوالہ کتاب البریہ) لکھا ہے کہ میرا نام غلام احمد ہے۔

ج...... جناب خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین اپنی مشہور کتاب ’’سیرۃ مسیح موعود‘‘ کے ص ۲ پر ہی فرماتے ہیں کہ احمد قادیانی کا پورا نام غلام احمد تھا۔

لو جی معلوم ہو گیا کہ پورا نام تو غلام احمد ہی تھا۔ مگر مرزائیت کی روایتی بددیانتی نے اس کو احمدؐ کی غلامی سے نکال کر خود آپؐ کے منصب عظیم پر براجمان ہونے کی ناپاک جسارت کا موقعہ فراہم کیا۔

و...... اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اپنی صداقت کی دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ’’غلام احمد قادیانی کے عدد بحساب حروف ابجد ۱۳۰۰ بنتے ہیں اور اس وقت اس نام کا کوئی دوسرا انسان دنیا میں موجود نہیں لہٰذا میں مسیح موعود ہوں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۱۸۶، خزائن ج ۳ ص ۱۹۰)

ناظرین کرام! ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ اگر مرزا کا نام صرف احمد ہو تو پھر سارا بنا بنایا ڈرامہ فیل ہو جائے گا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ مکمل نام غلام احمد ہی تھا۔ ورنہ عدد ۱۳۰۰ کیسے بن سکے گا؟

ہ...... مرزا قادیانی کے دعوائے مسیحیت کی بنیادی اینٹ گلاب شاہ مجذوب والی پیش گوئی ہے جو کہ بروایت کریم بخش (ازالہ ص ۷۰۵ تا ۷۰۷، خزائن ج ۳ ص ۴۸۰ تا ۴۸۷) پر تفصیل سے درج کی گئی ہے۔ جس پر پچاس ساٹھ مسلم غیر مسلم تصدیقی شہادتیں بھی مثبت ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص جناب کریم بخش بیان کرتا ہے کہ آج سے تقریباً تیس برس پیشتر ایک صالح مجذوب گلاب شاہ نے پیش گوئی کی تھی کہ عیسیٰ اب جوان ہو گیا ہے اور لدھیانہ میں آ کر قرآن کی غلطیاں نکالے گا۔ قرآن کریم کی رو سے فیصلہ کرے گا اور مولوی انکار کر جائیں گے۔ پھر یہ پوچھنے پر کہ عیسیٰ اب کہاں ہے؟ جواب دیا ''بیچ قادیان کے'' پھر جناب کریم بخش کہتے ہیں کہ اسی مجذوب نے عیسیٰ کا نام غلام احمد بتلایا تھا۔

معلوم ہوا کہ الہامی، خاندانی اور عام استعمال نام غلام احمد ہی تھا نہ کہ صرف احمد۔ مزید ملاحظہ فرمائیے۔

و...... جناب مرزا قادیانی نے تقریباً تین صد اشتہار و اعلانات تبلیغ رسالت کے نام سے ۱۰ حصوں میں شائع کئے تھے۔ جن کو اب مجموعہ اشتہارات کے عنوان سے تین جلدوں میں جناب نگر ولندن سے شائع کیا گیا ہے۔ ان تمام اشتہارات اور اعلانات کے آخر میں مرزا قادیانی نے اپنا نام غلام احمد ہی لکھا ہے۔ ایک جگہ بھی احمد نہیں لکھا۔

ز...... ایسے ہی متعدد عرضیات و چٹھیات درمیان مرزا غلام احمد قادیانی اور گورنمنٹ انگلشیہ کے اسی نام سے گردش کرتی نظر آتی ہیں۔ کہیں بھی احمد نام درج نہیں ہے۔

نیز آنجناب کی ۸۰ سے زائد تصانیف اسی نام یعنی غلام احمد سے ہی شروع اور اختتام پذیر ہوئی ہیں۔

ح...... اس نام کے الہامی ہونے پر خود بطور نص صریح کے مرزا قادیانی کی ذاتی صراحت بھی ملاحظہ فرمائیے۔ جناب مرزا قادیانی اپنے رسالہ (دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳) پر لکھتے ہیں کہ: ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود کو بھیجا۔ جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔''

ایسے ہی مرزا قادیانی کا حرمت جہاد کے بارے میں ایک مشہور شعر اسی نام کی صراحت کر رہا ہے۔

ابن مریمؑ کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(رسالہ دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰، از مرزا غلام احمد قادیانی)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا سینکڑوں دلائل اور شہادات سے یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ مرزا قادیانی کا خاندانی، الہامی اور خود اختیاری نام احمد نہ تھا بلکہ غلام احمد تھا۔ لہٰذا اب اتنی واضح حقیقت کا انکار کرنا کسی ہوشمند انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔ ہاں کوئی مخبوط الحواس اور مراق کا ستایا ہوا ہو تو اور بات ہے۔ پھر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ ایک طرف قرآن وحدیث تفاسیر اور کتب لغت وغیرہ اور جمیع اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ کہ ''اسمہ احمد'' کا مصداق سید الرسل ﷺ ہی ہیں۔ امت کے کسی ایک فرد کا انکار ثابت نہیں۔ بلکہ کسی کا وہم وگمان بھی منقول نہیں۔ مگر خلیفہ صاحب بڑے دھڑلے سے مکر گئے کہ کسی حدیث وغیرہ میں اس پیش گوئی کو آپؐ نے نہیں فرمایا۔ بلکہ اسمہ احمد ہی کہیں وارد نہیں ہوا اور دوسری طرف مرزا قادیانی کا نام ہر جگہ اور ہر موقعہ پر غلام احمد مذکور ہے۔ مگر خلیفہ صاحب مراق کے جوش میں آ کر صاف انکار کر دیتے ہیں کہ آپ کا نام غلام احمد ہے ہی نہیں بلکہ احمد ہے اور آپ ہی اسمہ احمد کے مصداق حقیقی ہیں۔ یا للعجب! ہے کوئی اس رنگ وبو کے عالم میں اس دجل والحاد کی نظیر، ثبوت کی جگہ نفی اور نفی کی جگہ ثبوت ''فلعنة اللّٰه علی المفترین والملحدین والناس والملائکة اجمعین لعنة بالفة الیٰ یوم القیامة''

قادیانی مغالطہ نمبر:۳...... کہ آنحضرت ﷺ کا اسم گرامی محمدؐ ہے۔ احمد ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اسم محمد جلالیت کا مظہر ہے اور آپ مظہر جلالیت تھے۔ یعنی جہاد وقتال کے ساتھ تشریف لائے تھے اور اسم احمد مظہر جمالیت ہے جو کہ عدم جہاد وقتال پر دلالت کرتا ہے۔ اس رنگ میں تو مرزا قادیانی آئے ہیں۔ لہٰذا اسمہ احمد کے مصداق صرف مرزا قادیانی ہی ہیں۔

الجواب بعون الوہاب، اسم احمد کے مصداق آنحضرت ﷺ ثابت ہو جانے پر (جیسا کہ اوپر بے شمار دلائل قاطعہ سے ثابت ہو چکا ہے) اس قسم کے دجالی اور ملحدانہ شبہات پر کاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ مگر پھر بھی اس ملحدانہ مغالطہ کی خباثت کو واضح کرنے کے لئے کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

ناظرین کرام! اس مغالطہ کی خباثت میرے خیال میں دیگر اکثر مغالطوں سے بڑھی ہوئی ہے۔ جناب خلیفہ قادیان الحاد وزندقہ کی تمام حدود کو پھاند گئے ہیں اور مخالفین اسلام کے مشہور اور زبان زد بہتان (کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے) کی خوب آبیاری کی ہے اور اس

طرح مخبوط الحواس ہوگئے کہ اپنے باپ متنبی قادیان کی تحریرات بھی یکسر نظرانداز کر گئے۔

ملاحظہ فرمائیں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱...... ’’ہمارے نبی ﷺ کے دو نام تھے۔ ایک محمد ﷺ، دوسرا احمد ﷺ اور اسم محمد جلالی تھا اور اس میں یہ مخفی پیش گوئی تھی کہ آنحضرت ﷺ ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمد جمالی نام تھا۔ جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت ﷺ (نہ کہ بقول خلیفہ، مرزا قادیانی) دنیا میں صلح و آشتی پھیلائیں گے۔ سو خدا نے ان دونوں ناموں کی اس طرح تقسیم کی کہ اوّل آنحضرت ﷺ کی مکی زندگی میں اسم احمد کا ظہور ہوا اور ہر طرح سے صبر شکیبائی کی تعلیم تھی اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی۔‘‘ (تریاق القلوب ص۳۹۹، خزائن ج۱۵ ص۵۲۷)

۲...... ’’حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کا نام محمد ﷺ بتلایا۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خود بھی جلالی رنگ میں تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کا نام احمد بتلایا کیونکہ وہ خود بھی جمالی رنگ میں تھے۔‘‘

(ملفوظات یعنی ڈائری ۱۹۰۱ء ص۴،۵، اخبار الحکم ۳۱ رجنوری ۱۹۰۱ء ص۱۱)

۳...... مرزا قادیانی ایک جگہ لکھتے ہیں کہ: ’’جب مسیح علیہ السلام نے پیش گوئی کی تو احمد ﷺ کے نام سے کی۔ کیونکہ وہ خود جمالی شان رکھتے تھے۔ یہ وہی نام ہے جس کا ترجمہ فار قلیط ہے۔‘‘ (اخبار الحکم ۱۰ رفروری ۱۹۰۱ء)

۴...... ’’ایک دفعہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) سے کسی نے سوال کیا کہ ’’ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد‘‘ والی پیش گوئی انجیل میں کہاں ہے تو فرمایا کہ انجیل محرف ہوگئی ہے۔ ہمارے لئے ضروری نہیں کہ ہم تلاش کرتے پھریں۔ قرآن کریم نے اطلاع دی ہے ہم اسے مان لیں گے۔‘‘ (الحکم ۱۷ رنومبر ۱۹۰۲ء ص۲ کالم ۱،۲)

دیکھئے اس اقتباس میں مرزا قادیانی نے اسمہ احمد کا مصداق سید الانبیاء کو تسلیم کر لیا۔

۵...... ’’مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال وجمال ہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۶۷۳، خزائن ج۳ ص۴۶۳)

ملاحظہ فرمائیے کہ کس وضاحت سے خود ان کے گھر ہی سے تمام مسائل حل ہوگئے کہ:

(۱)...... احمدؐ نام آنحضرت ﷺ کا ہے۔ (۲)...... قرآنی پیش گوئی ''اسمہ احمد'' کے مصداق بھی آپؐ ہی ہیں۔ (۳)...... فارقلیط بمعنی احمدؐ (انجیلی پیش گوئی) کے مصداق بھی آپؐ ہی ہیں۔ (۴)...... آنحضرت ﷺ جامع صفات جلال و جمال ہیں۔

عقلی دلائل

جلالیت جمالیت کے منافی نہیں ہے۔ کیونکہ جمالیت کے تحفظ اور بقاء کے لئے جلالیت از بس ضروری ہے۔ ورنہ جمالیت جاتی رہے گی۔ خود خداوند قدوس جلال و جمال، مہر وقہر، رحمت وغضب، عفو وانتقام دونوں قسم کی صفات کے جامع ہیں۔ عفو وکرم کا اظہار اور تکمیل اسی وقت متصور ہوگی جب کہ جبر وقہر سے ظالموں کا ہاتھ روکیں گے۔ بعثت انبیاء علیہم السلام اور نزول کتب سے مقصود انسانی معاشرہ میں عدل وانصاف اور امن وسلامتی کا قیام ہے۔ (الحدید:۲۵) اور اس کے قیام کے لئے دونوں صفات کی ضرورت ہے ورنہ دشمنان امن وسلامتی، عدل وانصاف کی فضاء کو تباہ کر کے رکھ دیں گے۔ اخوت ومحبت کے پھولوں کو مسل دیں گے۔ حقوق وفرائض کے نظام کو تہ وبالا کر دیں گے۔

اسی لئے قیم امن وسلامتی، عدل وعالم کا منصب دار، رحمت کائنات ﷺ اور آپؐ کے قدسی صفات صحابہ کرامؓ دونوں صفات سے متصف کئے گئے۔ فرمایا: ''لیظھرہ علی الدین کلہ '' کی شان والا محمد رسول اللہ ﷺ اور ''والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ''یعنی وہ (امن وسلامتی، عدل وانصاف) کے دشمنوں (کافروں) پر نہایت سخت اور آپس میں نہایت رحیم ہیں۔ (الفتح:۲۸،۲۹)

ناظرین کرام!! ناہنجاروں اور ظالموں کو دیکھئے کہ جس ہستی عظیم کو خدا نے تمام کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ''وما ارسلناك الا رحمة للعالمین (انبیاء:۱۰۷) ''(یعنی آپ کو ہم نے تمام جہانوں کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے) ان کو یہ ظالم، صرف صفات جلالیہ (جہاد وقتال) کا مظہر قرار دیتے ہیں۔ جن کے متعلق فرمایا: ''عزیز علیه ما عنتم حریص علیكم بالمؤمنین رؤف الرحیم (التوبه:۱۲۸)''

''فبما رحمة الله لنت لهم ولو كنت فظا غلیظ القلب لا نفضوا من حولك (آل عمران:۱۵۹) ''ان کو یہ صرف صفت جلالیت کا مظہر قرار دیتے ہیں۔ وہ ذات اقدس ﷺ جو ہر فرد بشر کی ہدایت کے لئے مضطرب وبیتاب رہتی اور ہدایت وایمان قبول نہ کرنے کی صورت میں آپ کو اتنا دکھ ہوتا کہ رب العالمین کو بار بار تسلی کے لئے فرمانا پڑا۔ ''فلعلك باخع نفسك علی آثارهم ان لم یؤمنوا بهذا الحدیث اسفا (الكهف:٦)''

آپؐ نے باوجود پوری قدرت ہونے کے ہر موقعہ پر جس عفو وکرم کا اظہار فرمایا، خاص کر فتح مکہ کے دن اس کی ادنیٰ سی جھلک پیش کرنے سے تمام تاریخ عاجز ہے۔ جنگ کی صورت میں بھی جو احکام ارشاد فرمائے کہ عورت اور بچہ پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ بوڑھے پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ قتل کے بعد اعضاء بدن نہ کاٹے جائیں۔ عہد ومعاہدہ کا سختی سے پاس رکھا جائے۔ قیدیوں سے عمدہ سلوک کیا جائے وغیرہ۔ ان کی نظیر کوئی بھی ملت ومعاشرہ پیش نہیں کر سکتا تو پھر ایسی ہستی کو صرف صفات جلالیہ کا مظہر قرار دینا کتنا ظلم اور جہالت ہے۔

اس کے برعکس خود مرزا قادیانی کا یہ حال ہے کہ ذرا کسی نے مخالفت کی یا سوال وجواب کر لیا تو مخبوط الحواس ہو کر سب کچھ اگلنا شروع کر دیا۔ کوئی معظم سے معظم فرد بھی مرزا قادیانی کی انتہائی قبیح بدزبانی اور ہرزہ سرائی سے محفوظ نہیں رہ سکا۔ حالانکہ اس کے مظہر جمال ہونے کا دعویٰ کیا جارہا ہے۔ (العیاذ باللہ) لوگوں نے مرزا قادیانی کی زہرناک گل فشانیوں کے مجموعے کتابی صورت میں شائع کر رکھے ہیں۔ جیسے مغلظات مرزا وغیرہ۔ نیز اسی بدزبانی کی بناء پر کئی دفعہ مرزا قادیانی کو معذرت بھی کرنا پڑی ہے۔

ایک ضروری تنبیہ

خواص وعام کا یہ جملہ کہ موسیٰ علیہ السلام نہایت جلالی تھے۔ گویا ان میں رأفت وشفقت نہ تھی۔ یہ بات سراسر خلاف واقع اور منصب نبوت کے خلاف ہے۔ کیونکہ انبیاء کرام امت کے حق میں نہایت مہربان اور شفیق بھی ہوتے ہیں۔ مگر احکام الٰہی کی بے حرمتی پر نہایت غیور بھی ہوتے ہیں اور یہ وصف ہر نبی میں پایا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اگر قوم کے بگڑ جانے پر غیرت دینی کی بناء پر سرزنش کی تو یہ چیز نامناسب نہ تھی۔ بلکہ ان کے مقام عالی کے عین مناسب تھا۔ خود سید دوعالم ﷺ کسی حکم الٰہی کی خلاف ورزی پر نہایت غضب ناک ہو جاتے تھے۔ حالانکہ آپؐ کے اوصاف رؤف رحیم اور رحمت للعالمین ہیں۔ مگر ہر وصف اپنے اپنے موقع پر بتمام وکمال ظہور پذیر ہوتا ہے۔ خود رب کریم بھی دونوں صفات (قہر ومہر، عفو وانتقام) سے متصف ہے۔ مگر غضب وقہر کے اتصاف سے اس کی رحمانیت متاثر نہیں ہوگی۔ بلکہ ہر وصف کا اپنے اپنے موقعہ پر ظاہر ہونا عین مناسب ہوتا ہے۔ اب ذیل میں جمالیت موسوی اور جلالیت عیسوی کے جلوے ملاحظہ فرمائیں۔

جمالیت موسیٰ علیہ السلام

’’واذ قال موسیٰ لقومه يقوم لم توذونني وقد تعلمون انی رسول الله

الیکم (الصف:٥)'' ﴿اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم تم مجھے کیوں ستاتے ہو۔ حالانکہ تم خوب جانتے ہو مانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔﴾

ف...... فرمایئے کیسی شفقت اور جمالیت کا مظہر ہے۔ بنی اسرائیل جیسی اکھڑ اور بد طینت قوم سے گزارا کرنا صرف موسیٰ علیہ السلام کا ہی حوصلہ اور حلم و بردباری کا نتیجہ تھا۔ جو قدم قدم پر آپ کی مخالفت، متنوع مطالبے، مظاہرے اور احتجاج کرتے رہتے تھے۔ ''اور موسیٰ تو روئے زمین کے سب آدمیوں سے زیادہ حلیم تھا۔'' (گنتی ١٢:٣) فرمایئے خدا تو موسیٰ علیہ السلام کو تمام مخلوقات سے بردبار اور حلیم اور جمالیت کا مظہر فرما رہا ہے اور یہ دجال قدم قدم پر انہیں جلالیت کا نمونہ کہہ کر ان کی تنقیص شان کر رہا ہے۔ اس طرح اکثر جاہل واعظ اور عوام حضرت کلیم اللہ کو اسی صفت والا تصور کرتے ہیں۔

سنئے! جب بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی اور موسیٰ علیہ السلام کو واپسی پر یہ منظر دیکھنا پڑا تو خدا کا کلیم یہ حالت دیکھ کر تڑپ اٹھا اور فوراً حضرت ہارون علیہ السلام کو اس گناہ امت کے کفارہ کا بندوبست کرنے کا فرمایا اور خود خدا کے حضور سجدہ میں پڑ کر امت کے لئے معافی مانگتا رہا۔ ان سے غضب الٰہی ٹل جانے کی دعاء کرتا رہا اور آخر میں حد کر دی بار الٰہی میں عرض کیا کہ اے میرے خدا ''اگر تو ان کو معاف نہیں کرتا تو میرا نام اپنی کتاب سے کاٹ دے۔'' ہائے ہائے، اے موسیٰ کو جلالی کہنے والو۔ آنکھیں پھاڑ کر دیکھو یہ موسیٰ جلالیت والا ہے یا عفو و رحمت کا پیکر ہے؟ ہوش کرو خدا کا خوف کرو۔ (دیکھئے توراۃ کا دوسرا پارہ، خروج باب ٣٢، آیت ١١، ٢٧ تا ٣٥، نیز گنتی ١٦)

جلالیت عیسیٰ علیہ السلام

دیگر لوگوں کی طرح خود عیسائی بھی مسیح علیہ السلام کو نہایت رحیم و شفیق کہتے ہیں۔ مگر حقیقت وہی ہے کہ دین اور خدا کے لئے غیرت رحمت و شفقت کے منافی نہیں۔ جب خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں غیور خدا ہوں۔ (خروج ٢٠:٥۔ استثناء ٥:٩۔ خروج ٣٤:١٤۔ استثناء ٤:٢٤، ٦:١٥۔ حزقیل ٣٩:٢٥۔ ناحوم ١:٢ وغیرہ) تو اس کے نمائندے اور نبی و پیغمبر وغیرہ اس کے لئے غیرت مند ہوں گے۔

مگر یہ آپ کی حلیمی کے خلاف نہ تھا۔ بلکہ خدا کے لئے غیرت تھی جو ہر نبی ہی نہیں ہر خدا پرست انسان میں ہوتی ہے۔ اے دجال قادیانی ذرا دیکھ حقیقت کو، ہر نبی میں جلال و جمال کے مظاہرے دیکھ۔ محض اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے انبیاء کرام کی توہین کا ارتکاب نہ کر۔ تو انگریز کا ایجنٹ ہے تجھے خدا سے کیا تعلق؟ تو اس بازار میں مت قدم رکھ۔ لعنک اللہ!

اسم محمد جلالی ہے یا جمالی؟ ایک نئی حقیقت کا حیران کن انکشاف

مرزا قادیانی نے اسم محمد کو جلالی اور اسم احمد کو جمالی قرار دیا ہے۔ مگر ان کے دست راست محمد احسن امروہی اپنے مشہور رسالہ القول المجد فی تفسیر اسمہ احمد میں لکھتے ہیں اور بادلیل لکھتے ہیں کہ: ''اسم محمد جمالی اور اسم احمد جلالی ہے، کیونکہ اسم احمدؐ والی پیش گوئی سورۃ الصف میں بیان ہوئی ہے۔ جس میں مسئلہ جہاد کو بڑی اہمیت سے بیان فرمایا گیا ہے اور جہاد کی روح (صف بندی) کو نمایاں انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا آنحضرت ﷺ کے اسمہ احمد کے مصداق ہونے کی یہ ایک قوی دلیل ہے۔ پھر از روئے لغت ثابت کرتے ہیں کہ اسم محمدؐ میں جمالی شان پائی جاتی ہے۔ کیونکہ مختار الصحاح ص۱۱۹ وغیرہ میں لکھا ہے'' والمحمد بالتشدید الذی کثرت خصاله المحمودة ''یعنی لفظ محمد تشدید کے ساتھ وہ شخصیت ہے۔ جس کی عمدہ صفات بکثرت ہوں۔ ایسے ہی بحر المحیط، قاموس اور صراح اور المنجد وغیرہ میں ہے۔'' (القول المجد ص۲۱،۲۰)

پھر (القول المجد ص۲۸،۲۹) پر لکھتے ہیں کہ: ''یہ امر تو مسلم ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک میں ایک شان جلالی ضرور تھی۔ چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ: ''نصرت بالرعب مسيرة شهر واحلت لى الغنائم وبينا انا نائم اذا اوتيت بمفاتح خزائن الارض فوضعت فى يدى '' یہ الفاظ حدیث متفق علیہ دلالت کرتے ہیں کہ آپ کی شان جلالی تھی اور مرزا قادیانی کو بھی یہ امر مسلم ہے۔ قرآن مجید سے بھی یہ شان جلالی ثابت ہوتی ہے۔ ''ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها فباذن الله وليخزى الفاسقين '' اور چونکہ مادہ حمد میں ایک معنی ایسا ہے جو شان جلالی کی طرف مشعر ہے (کما فی القاموس)'' الحمد والشكر والرضاء والجزاء وقضاء الحق ''پس قضاء اور جزاء جس میں سزا بھی داخل ہے، یہ شان جلالی کی مشعر ہے۔ قطر المحیط میں ہے۔'' حمد حقه قضاه وحمد على الشى جزاه وحمد ايضا يحمد حمدا غضب الحمادى شدة الحر حمدة النار صوت التهابها يوم محمد شديد الحر '' صراح میں ہے۔'' حمد النار '' آواز آتش۔ اس تمام مواد میں وصف جلالی کی طرف ضرور اشارہ ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس معنی جلالی کی طرف اسم محمدؐ میں اشارہ پایا جاتا ہے یا اسم احمدؐ میں۔ پس یہ تو ظاہر ہے کہ صیغہ محمدؐ مفعول کا صیغہ ہے۔ جس میں انفعال پایا جاتا ہے تو اگر معنی غضب ملحوظ رکھے جائیں تو معاذ اللہ یہ معنی ہرگز نہیں ہوسکتا اسی طرح قضاء اور جزاء کے معنی بھی درست نہیں ہوسکتے۔ غرضیکہ از روئے لغت بلحاظ شان جلالی یہ صیغہ مفعول آپؐ کے حق میں درست نہیں ہوسکتا۔''

اب رہا صیغہ احمد جو کہ افعل التفضیل ہے۔ اگرچہ کبھی مفعول کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ مگر اکثر فاعلیت کے معنوں میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ جس میں شان جلالی پائی جاتی ہے۔ پس جب کہ آپ میں شان جلالی موجود ہے اور اسم محمدؐ میں تو حسب دلائل مذکورہ شان جلالی موجود نہیں تو متعین ہوگیا کہ اسم احمدؐ ہی میں شان جلالی پائی جاتی ہے اور سورۃ الصف میں اسی رسول معظم ﷺ کی پیش گوئی ہے۔ جس میں شان جلالی ہو پس متعین ہوا کہ آیت ''اسمہ احمد'' میں اصلی اور حقیقی مصداق صرف آنحضرت ﷺ ہی ہو سکتے ہیں۔ (لاغیر) کیونکہ مرزا قادیانی تو باتفاق فریقین (لاہور و قادیانی) شان جمالی کے ساتھ آئے ہیں۔ (القول المجد ص ۲۸، ۲۹)

ناظرین کرام! لیجئے یہ صاحب تو اپنے گرو مرزا قادیانی کو بھی لتاڑ گئے ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے صاف لکھا ہے کہ آپ کے دونوں ناموں میں سے اسم محمدؐ جلالی اور اسم احمدؐ جمالی ہے اور آپ میں دونوں صفات پائی جاتی ہیں۔ مکی زندگی مظہر جمال یعنی اسم احمدؐ کے مصداق اور مظہر تھی اور مدنی زندگی مظہر جلال یعنی اسم محمد کی مصداق تھی۔ مگر امروہی صاحب نے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا اور انصاف کی بات کی کہ اسم محمد میں جلالیت پائی ہی نہیں جاتی۔ یہ تو صرف احمد میں ہوسکتی ہے۔

قادیانیت اپنے ہی تیار کردہ جال میں

نیز اگر بقول خلیفہ صاحب آنحضور ﷺ کا ذاتی نام محمدؐ ہی ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیونکہ آپ جہاد وقتال کے ساتھ تشریف لائے اور مرزا قادیانی احمد ہیں۔ کیونکہ یہ صرف دلائل وبراہین کے ساتھ آئے ہیں۔ اب جہاد وقتال کا زمانہ گذر چکا ہے تو پھر جناب مرزا قادیانی خود کو اسم محمدؐ سے کیوں موسوم کرتے ہیں؟ ملاحظہ ہو۔

۱...... منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد۔ یعنی میں ہی وہ محمد اور احمد ہوں کہ جو برگزیدہ تھے۔

۲...... میں بروزی طور پر محمد ہوں۔ مختلف کتب مرزا خصوصاً ''ایک غلطی کا ازالہ'' جو اسی ظل وبروز کی چکر بازیوں سے بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ اس رسالہ میں مرزا قادیانی صاف لکھتے ہیں کہ: ''محمد رسول اللہ (اس آیت کو اپنے حق میں نازل شدہ سمجھ کر) اس وحی میں میرا نام محمد واحمد رکھا گیا ہے۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷)

۳...... آگے لکھا کہ: ''جو فنافی الرسول ہو جاتا ہے، اس پر ظلی طور پر وہی چادر پہنا دی جاتی ہے جو محمد کی نبوت آخر محمدؐ ہی کو ملی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۸)

۴...... ''میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔''

۷...... ”خدانے مجھے ہرایک بات میں وجودِ محمدی میں داخل کردیا ہے۔“
(نزول المسیح ص۳۶ حاشیہ،خزائن ج۱۸ص۳۸۱)

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں مرزا قادیانی خلیفہ کے دعویٰ کے خلاف بار بار اقرار کر رہے ہیں کہ میں محمد بھی ہوں اور احمد بھی۔ بلکہ لکھا کہ تمام محمدی کمالات کا مجھ پر انعکاس ہوگیا ہے اور مجھے ہرایک بات میں وجود محمدی میں داخل کردیا گیا ہے۔ تو اب ہم خلیفہ صاحب سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا عقیدہ اور دعویٰ کہ مرزا قادیانی بوجہ احمد ہونے کے جمالی شان رکھتے ہیں۔ یعنی وہ دلیل وبرہان کے ساتھ آئے ہیں۔ جب کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو شان جلالی کا کامل نمونہ قرار دے رہے ہیں جو کہ جہاد وقتال کا مظہر ہونا چاہئے تو اب بتلایئے کہ کیا مرزا قادیانی کو بوجہ محمد ہونے کے جہاد وقتال کرنا چاہئے تھا یا نہ؟ ورنہ اس جلالی نام سے دست برداری کا اعلان کیا ہوتا۔[1]

مراق کی کرشمہ سازیاں

ناظرین کرام! مندرجہ بالا پیش کردہ اقتباسات پر سرسری نظر ڈالنے سے ہر شخص محسوس کرے گا کہ ان میں واضح طور پر تضاد اور تناقض پایا جاتا ہے۔ بندہ دعویٰ سے کہتا ہے کہ تمام مرزائی لٹریچر ہو بہو اسی طرح دجل وفریب کی چکر بازی ہے۔ ایک جگہ کچھ لکھ دیا اور دوسری جگہ اس کے بالکل برعکس خامہ فرسائی کردی گئی اور پھر تیسری جگہ سب سابقہ نظر انداز کر کے ایک تیسرا گل کھلا دیا۔ یہ مراقی اور مخبوط الحواس انسان کی علامت ہے نہ کہ کسی مجدد ونبی ومہدی وغیرہ کی۔

مرزا قادیانی چونکہ بقول خود مرض ہسٹریا اور مراق کے مریض تھے، لہٰذا وہ تو طبعاً شاید معذور ہو سکتے ہوں۔ مگر یہ آنکھیں بند کر کے ان کے متضاد دعاوی کو تسلیم کرنے والے اصل مجرم ہیں۔ کیونکہ از روئے طب وعقل، مراقی آدمی کا کوئی دعویٰ قابل توجہ نہیں ہوتا۔

ایک جدید انکشاف

مرزا قادیانی نے پہلے تو واقعی دعویٰ مسیحیت کیا تھا۔ مگر خلیفہ قادیان اور ان کے حواریوں کو شاید علم نہیں کہ آنجناب اس مقام جمالیت سے ترقی کر کے مرتبہ جلالیت یعنی مقام موسویت پر براجمان ہو چکے ہیں۔ سماعت فرمایئے۔

مرزا قادیانی اپنی آخری کتاب تتمہ حقیقت الوحی میں اپنا ایک الہام نقل کرتے ہیں کہ:
”ایک موسیٰ ہے کہ میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اسے عزت دوں گا۔ جس نے میرا

---

[1] معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی بقول خود وبقول خلیفہ اپنے فرائض منصبی (جہاد وقتال) ادا نہ کر سکنے کی صورت میں، کسی بھی مقام کے لائق نہیں۔ وھو المقصود!

گناہ کیا میں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤں گا۔ یعنی عیسیٰ بن مریم کے ظہور سے تو لوگ کچھ بھی متنبہ نہ ہوئے اب میں اپنے اس بندہ کو (مرزا قادیانی) موسیٰ کی صفات میں (صفات جلالیہ) ظاہر کروں گا۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص۸۳،۸۴، خزائن ج۲۲ ص۵۱۹)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا اقتباس سے صاف طور پر معلوم ہوگیا کہ مرزا قادیانی مقام جمالیت سے (دلیل وبرہان) سے ترقی کر کے مقام جلالیت (جہاد وقتال) پر فائز ہو چکے ہیں۔ لیکن نہ خلیفہ قادیان کو یہ بات معلوم ہوئی اور نہ کسی دیگر قادیانی کو۔ چنانچہ وہ ابھی تک ان کو احمد (یعنی صفات جمالیہ کا مظہر) ظاہر کر رہے ہیں کہ آپ جنگ وجدال کے ساتھ نہیں بلکہ صلح وآشتی پھیلانے آئے ہیں۔ جب کہ آنحضور ﷺ جہاد وقتال (یعنی صفات جلالیہ) کے ساتھ دین پھیلانے آئے تھے۔ خلیفہ صاحب کا دامن جھنجھوڑ کر دریافت کیجئے کہ یہ کیا تماشہ ہے؟ مرزا قادیانی تو اپنے آپ کو دلیل وبرہان (مسیحیت) کے مقام سے ترقی کر کے مقام موسوی پر فائز کر رہے ہیں جو کہ صفات جلالیہ کے مظہر تھے۔ بتلائیے اب تمہاری ثابت کردہ جمالیت کے ڈرامہ کا کیا حشر ہوگا؟

بتلائیے اب حرمت جہاد کا فتویٰ کس بناء پر ہے؟ نیز ہوش وحواس قائم کر کے بتلائیے کہ جب مرزا قادیانی عیسیٰ سے موسیٰ بن گئے ہیں جو مظہر جلالیت تھے تو تم ابھی احمدی کس بناء پر کہلا رہے ہو۔ کیونکہ احمد تو مظہر جمال ہے۔ یعنی تمہیں اب احمدی نہیں بلکہ متبعین موسیٰ ہونے کی بناء پر یہودی یا اسرائیلی کہلانا چاہئے۔ بینوا وتسلموا!

میرا مشورہ تو یہی ہے کہ تمام قادیانی اس دجل وفریب کی چکر بازیوں پر تین حرف بھیج کر سچے دین اسلام پر ہی آجائیں۔ صرف محمد رسول اللہ ﷺ ہی کے دامن رحمت وعافیت سے وابستہ ہو کر اپنی عاقبت بنالیں۔ ورنہ قادیانیت تو محض ایک سیاسی چکر بازی اور چال ہے۔

خلیفہ قادیانی کے نظریے کا ایک خطرناک نتیجہ

اگر خلیفہ قادیانی کا نظریہ پیش رکھیں تو پھر دشمنان اسلام کا مشہور بہتان صحیح ثابت ہو جاتا ہے کہ "اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے" مگر اس میں خلیفہ صاحب کا کوئی خاص قصور نہیں بلکہ قادیانیت کی بنیاد ہی ایسے خاندان سے رکھوائی گئی جو نسلاً بعد نسلٍ دشمنان اسلام کے ساتھ مل کر مسلم کشی کرتا رہا ہے۔ انگریزی عملداری سے پیشتر سکھ مہاراجوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو قتل کراتے رہے۔ جس کی کچھ تفصیل خود خلیفہ کی کتاب "سیرت مسیح موعود" میں ہے اور جب انگریز غالب ہوتے نظر آئے تو ان کے ٹوڈی بن کر اپنی مسلم دشمنی کا ثبوت فراہم کرتے رہے۔ جناب مرزا قادیانی اپنی مشہور کتاب تریاق القلوب وغیرہ میں بڑے فخر سے لکھتے ہیں کہ: "۱۸۵۷ء کے مفسدہ (جنگ آزادی) میں

میرے باپ (مرزا غلام مرتضیٰ) نے ۵۰ گھوڑے بمع سوار انگریزی فوج کی امداد کے لئے بھیجے اور مزید بھی بھیجنے کا وعدہ کیا اور قدم قدم پر انگریزی ہموائی کا ۱۸ ان کرتے رہے اور دین اسلام کے مرکزی مسئلہ جہاد کو ایک خطرناک اور خلاف تہذیب مسئلہ کا عنوان دیتے رہے۔'' حالانکہ خدا کے آخری رسول علیہ نے الجهاد ذروة الاسلام فرمایا ہے اور الجهاد ماض الیٰ یوم القیامة فرما کر اسے اسلام کی آن وشان اور ذریعہ بقاء قرار دیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جس چیز میں قوت مدافعت ہی نہ رہے وہ باقی نہیں رہ سکتی اور جو چیز اپنا تحفظ نہ کر سکے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ اسی حقیقت کو حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت کے پہلے خطبہ میں بیان فرمایا تھا۔ (تاریخ الخلفاء)

جناب خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ: ''مرزا قادیانی اس جمالی نام احمد کے مصداق ہیں۔ (معاذ اللہ) کیونکہ اس زمانہ میں دین کے لئے جہاد وقتال جائز نہیں بلکہ دلائل سے دین اسلام کی تائید کا زمانہ ہے۔'' یہ سب باتیں صرف ان لوگوں کا دجل وفریب اور انگریز پرستی ہے۔ جب کہ درحقیقت اس زمانہ میں جہاد کی اہمیت کچھ بڑھ گئی ہے۔ یعنی یہ خاص توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔

تصویر کا دوسرا رخ

مصنف انوار خلافت جناب خلیفہ بشیر الدین کے جمالیاتی فرامین اور صلح وآشتی کی جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں:

۱...... خلیفہ صاحب لکھتے ہیں کہ: ''اب زمانہ بدل گیا ہے۔ دیکھو پہلے جو مسیح آیا تھا اسے دشمنوں نے صلیب پر چڑھا دیا۔ (بالکل جھوٹ) مگر یہ مسیح (مرزا قادیانی) اس لئے آیا کہ اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ اتارے۔'' (الفضل ۲۹ر جولائی ۱۹۳۷ء)

۲...... ایک جگہ باغی اور منحرف مرزائیوں کے خلاف لکھتے ہیں کہ: ''ان دنوں ان کی زندگیوں کی ایک ایک گھڑی میرے احسان کے نیچے ہے۔'' (الفضل ۲۹ر جولائی ۱۹۳۷ء)

۳...... ایک موقعہ پر پیکر جمالیت یوں اعلان کرتے ہیں کہ: ''اگر تم میں رائی کے دانہ کے برابر بھی حیاء ہے اور تمہارا سچ مچ عقیدہ ہے کہ دشمنوں کو سزا دینی چاہئے تو پھر یا تو تم دنیا سے مٹ جاؤ گے یا گالیاں دینے والوں کو مٹا دو گے...... اگر کوئی انسان سمجھتا ہے کہ اس میں مارنے کی طاقت ہے تو میں اسے کہوں گا اے بے شرم تو آگے کیوں نہیں جاتا اور اس منہ کو کیوں نہیں توڑ دیتا۔'' (الفضل ج ۲۵ نمبر ۱۲۹ ص ۶، مورخہ ۵ر جون ۱۹۳۷ء) ۲۹ر مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ (چناب نگر) اسٹیشن پر نشتر کالج کے طلباء پر تشدد اسی نظریہ کے تحت کیا تھا۔

۴...... پیکر صلح وآشتی کا ایک قاہرانہ اعلان: ''سب سے مقدم اور پہلی چیز جس کے لئے ہر احمدی (قادیانی) کو اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادینے میں دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ وہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور سلسلہ کی ہتک ہے۔'' (الفضل ۱۲/اگست ۱۹۳۵ء)

ملاحظہ فرمایئے کہ دین اسلام کے دفاع اور تحفظ کے لئے تو جہاد حرام ہے۔ مگر مرزائیت کے تحفظ کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہادینا فرض ہے۔ کیا یہی خدمت اسلام ہے؟ لعنۃ اللہ علی الملحدین والزندیقین۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ خدمت دین اور کسر صلیب کا دعویٰ محض فراڈ ہے۔ اصل مقصد مسلم کشی اور انگریزی حکومت کی ایجنٹی اور حمایت ہے۔ خود مرزا قادیانی نے اس راز کو فاش کر دیا ہے۔ وہ اپنی خدمت اسلام اور مناظرہ بازی کی غرض وغایت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ: ''مجھ سے جو کچھ پادریوں کے مقابلہ میں (مناظرہ، تحریر، تقریر) وقوع میں آیا ہے، اس کا مقصد محض وحشی مسلمانوں کے جوش کو ٹھنڈا کرنا ہے۔ (دفاع اسلام مقصود نہیں) ورنہ میں تو اوّل درجہ کا خیر خواہ حکومت کا ہوں۔'' (تریاق القلوب ص۳۶۳، روحانی خزائن ج۱۵ ص۴۹۱)

۵...... پیکر حلم وجمال نے جمعہ ۱۶/اگست ۱۹۳۷ء کو ایک ایسا اشتعال انگیز خطبہ دیا تھا جو ڈی، سی گورداسپور نے حکماً روک دیا اور جو آج تک شائع نہیں ہوا۔

(بحوالہ رسالہ ''خلیفہ ربوہ کے ناپاک سیاسی منصوبے'' ص۲۶،۲۷)

۶...... ان جہاد حرامیوں کی مزید لن ترانیاں ملاحظہ فرمایئے: ''ہم دنیا میں نابود ہونا منظور کر لیں گے۔ احمدی (قادیانی) جماعت زندہ جماعت ہے۔ وہ ہر قربانی پیش کرے گی۔ مظلومیت کے رنگ میں عمر قید چھوڑ پھانسی پر بھی لٹکا دیا جائے تو ہم اسے باعث عزت سمجھیں گے۔'' (الفضل ۱۱/جولائی ۱۹۳۷ء، بحوالہ خلیفہ ربوہ کے ناپاک سیاسی منصوبے ص۱۸)

۷...... قول مرزا ''دین کے لئے اب لڑنا حرام'' مگر خلیفہ صاحب لکھتے ہیں کہ: ''اگر تبلیغ کے لئے کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کی جائے تو یا تو ہم اس ملک سے نکل جائیں گے یا اگر اللہ اجازت دے تو پھر ایسی حکومت سے لڑیں گے۔'' (الفضل ۱۳/نومبر ۱۹۵۳ء) دوسری جگہ کہا کہ: ''شاید کابل کے لئے کسی وقت جہاد بھی کرنا پڑے۔'' (۲۷/فروری ۱۹۲۲ء)

فرعونی تعلی کی مزید جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے۔ خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ: ''جماعت ایک ایسے مقام پر پہنچ چکی ہے کہ بعض حکومتیں بھی اسے ڈر کی نگاہ سے دیکھتی ہیں اور قومیں بھی اسے ڈر کی نگاہ سے دیکھنے لگی ہیں۔'' (الفضل ۳۰/اپریل ۱۹۳۸ء)

’’قبولیت کی رو چلانے کے لئے طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔‘‘

(الفضل ۱۱؍جولائی ۱۹۳۶ء)

خلیفہ قادیان کا مذہبی لبادہ اوڑھ کر سیاست کا کھیل دیکھئے۔ چنانچہ خلیفہ قادیان اکثر کہا کرتے تھے کہ: ’’ہم قانون کے اندر رہتے ہوئے اس کی روح کو کچل دیں گے۔ ایسے ہی مقاصد کے لئے یہ دفتر امور عامہ ایسے احمدی (مرزائی) آفیسران جو گورنمنٹ یا ڈسٹرکٹ بورڈوں یا فوج یا پولیس، سول، بجلی، جنگلات، تعلیم وغیرہ کے محکموں میں کام کرتے ہیں۔ ان کے مکمل پتے مہیا کرتا ہے۔‘‘ (الفضل ۸؍نومبر ۱۹۳۲ء، بحوالہ ناپاک منصوبے ص ۱۹)

یہ داعی امن و سلامتی کبھی یوں گل فشانی کرتا ہے: ’’پس جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم میں سیاست نہیں وہ نادان ہیں وہ سیاست کو سمجھتے ہی نہیں۔ جو شخص یہ نہیں مانتا کہ خلیفہ کی بھی سیاست ہے وہ خلیفہ کی بیعت ہی کیا کرتا ہے۔ اس کی کوئی بیعت نہیں۔‘‘ (الفضل ۱۹۲۶ء)

جمالی صفات خلیفہ ہر فرد کو حق بغاوت دیتا ہے۔

خلیفہ قادیان ہر اس فرد کو بغاوت اور مقابلہ کا حق دیتے ہیں۔ جس نے دل سے اور عمل سے حکومت وقت کی اطاعت نہ کی ہو۔ ایک دفعہ کسی نے دریافت کیا کہ جس ملک کے لوگوں نے کسی حکومت کی اطاعت نہ کی ہو کیا انہیں حکومت کا مقابلہ کرنے کی اجازت ہے؟ تو کہا: ’’اگر کسی قوم کا ایک فرد بھی ایسا باقی رہتا ہے جس نے اطاعت نہیں کی نہ عمل سے نہ زبان سے تو وہ آزاد ہے اور وہ دوسرے لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کر کے مقابلہ کر سکتا ہے۔‘‘

(الفضل ۱۹؍ستمبر ۱۹۳۴ء)

جہاد حرامی ٹولے کا اعلان ایک خواب کا سہارا لے کر جماعت کو یہ حکم دیا کہ: ’’ٹیری ٹوریل فورس میں احمدیوں (مرزائیوں) کو بھرتی ہونا چاہئے اور مجھے اللہ نے یہ بتایا ہے کہ یہ فوجی نظام آئندہ جماعت کے لئے بہت برکتوں کا موجب ہوگا۔‘‘ (الفضل ۶؍اکتوبر ۱۹۳۶ء)

جماعت کے نوجوان طبقہ کو بار بار یہ تحریک کی جاتی ہے کہ: ’’احمدی (مرزائی) نوجوانوں کو چاہئے کہ ان میں سے جو بھی شہری ٹیری ٹوریل فورس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ شامل ہو کر فوجی تربیت حاصل کریں۔‘‘ (الفضل ۸؍مارچ ۱۹۳۹ء)

احمدیہ کور کی سرپرستی، ایک فوجی نظام اور اس کے متعلقات

۱...... ’’حضرت امیر المؤمنین نے احمدیہ (مرزائیہ) کور کو اپنی سرپرستی کے فخر سے سرفراز کرنا بھی منظور فرما لیا ہے۔‘‘ (الفضل ۷؍اگست ۱۹۳۲ء)

۲...... ''اس فوجی تربیت کی کلاسیں شروع ہوگئیں۔فوجی طرز پر سلامی ہوتی اور خلیفہ صاحب اس فوجی سلام کا ہاتھ سے جواب بھی دیتے۔'' (الفضل ۱۷رستمبر ۱۹۳۳ء)

۳...... ''اس فوج کا اپنا خاص پرچم تھا۔ جو سبز رنگ کے کپڑے کا تھا۔ اس پر منارة المسیح بنا کر ایک طرف اللہ اکبر اور دوسری طرف عباداللہ لکھا ہوا تھا۔ جو اس فوج کا اصلی نام تھا۔ یہی وہ فوج ہے جو کیمپنگ کے لئے دریائے بیاس کے کنارے بھیجی گئی تھی۔''

(الفضل ۴رستمبر ۱۹۳۳ء)

جبری بھرتی کے احکام خلیفہ قادیان اعلان کرتے ہیں کہ: ''میں ایک دفعہ امور عامہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ میرا فیصلہ یہ ہے کہ پندرہ سال کی عمر سے لے کر پینتیس سال کی عمر تک کے تمام نوجوانوں کو اس میں جبری طور پر بھرتی کیا جائے۔''

(الفضل ۵راکتوبر ۱۹۳۳ء، بحوالہ خلیفہ ربوہ کے ناپاک سیاسی منصوبے ص ۴۱ تا ۴۳)

ف...... ناظرین کرام! ان اقتباسات سے اس حقیقت کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ قادیانیت محض مغربی استعمال کا آلہ کار ہے۔ یہ محض تحریک آزادی اور مسئلہ جہاد کو نا کام کرنے کے لئے معرض وجود میں لائی گئی ہے۔ اسی لئے اس کے قول وعمل میں اتنا فرق ہے کہ دین کے لئے تو جہاد حرام ہے۔ مگر مرزائیت کے لئے ہر حربہ اختیار کرنے کی تاکید کی جارہی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار! مزید سنئے:

ایک تنظیم خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھنے پر خلیفہ قادیان فرماتے ہیں کہ: ''خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا اور اس کے مقررہ قواعد کے ماتحت کام کرنا اور ایک اسلامی فوج تیار کرنا ہے۔''

(الفضل ۱۷راپریل ۱۹۳۹ء)

پیکر صلح وآشتی ایک موقعہ پر حکم جاری کرتے ہیں کہ: ''جو احباب بندوق کا لائسنس حاصل کرتے ہیں وہ لائسنس حاصل کریں اور جہاں جہاں تلوار رکھنے کی اجازت ہے وہ تلوار رکھیں۔'' (الفضل ۲۲رجولائی ۱۹۳۰ء، بحوالہ خلیفہ ربوہ کے ناپاک سیاسی منصوبے ص ۴۵)

امن ومحبت کے دعوے دار (خلیفہ قادیان) کے جارحانہ منصوبے، قادیان میں احمدیہ (قادیانی) کور کی بنیاد ڈالی۔ جس کا ممبر ۱۵سال سے ۳۵ سال کا ہر احمدی (مرزائی) تھا اور اسے ٹیری ٹوریل فورس کی انگریزی حکومت کی طرف سے فوجی تربیت لینا ضروری تھا۔ پھر ۸/۱۵ پنجاب رجمنٹ میں خالص احمدی (مرزائی) کمپنی کا ہونا۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ خلیفہ صاحب کے عقل وقلب میں بادشاہت کی آرزوئیں لہریں مار رہی تھیں۔ پھر تقسیم کے بعد

سیالکوٹ، بنوں، سرحد پر انہیں احمدیہ (مرزا) کمپنی کے ولنٹیر زشدہ سپاہی منظم طور پر خلیفہ قادیان کے حکم کے مطابق پہنچ گئے۔ ان کو دھڑا دھڑ اسلحہ میسر ہونے لگا۔ پھر فرقان فورس جو خالص قادیانی فورس تھی۔ کشمیر میں کھڑی کر دی گئی اور خلیفہ قادیان نے خود محاذ جنگ پر جا کر اس فوجی تنظیم کا جائزہ لیا اور سلامی لی۔

اس فوج کا استعمال کرنے کے لئے خلیفہ قادیان فرماتے ہیں کہ: ''انڈین یونین کا مقابلہ کوئی آسان بات نہیں۔ گر انڈین یونین چاہئے، صلح سے ہمارا مرکز دے۔ یا جنگ سے ہم نے وہ مقام لینا ہے اور ضروری لینا ہے۔ اگر جنگ کے ساتھ ہمارے مرکز کی واپسی مقدر ہے تب بھی ضروری ہے۔ آج ہی ہر احمدی (قادیانی) اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔''

(الفضل ۳۰/اپریل ۱۹۴۸ء)

''تقسیم ہند کے بعد دوبارہ اکھڑی ہوئی فوجی تنظیم فرقان فورس کی شکل میں جمع ہوگئی تو خلیفہ قادیان کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ایک مرکز ہونا چاہئے۔ جہاں اپنے نوجوانوں کو مزید فوجی تربیت دی جاسکے۔ اس کے ساتھ ہی اپنی بے اعتدالیوں، عفونتوں، گندگیوں، ناپاکیوں اور برائیوں پر پردہ ڈالا جاسکے۔ خلیفہ قادیان نے ایک خطبہ میں فرمایا کہ یاد رکھو تبلیغ اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک ہماری **Base** مضبوط نہ ہو۔ پہلے **Base** مضبوط ہو تو تبلیغ مضبوط ہوسکتی ہے۔ بلوچستان کو احمدی بنایا جائے تا کہ ہم کم از کم ایک صوبہ تو اپنا کہہ سکیں۔ میں جانتا ہوں کہ اب یہ صوبہ ہمارے ہاتھوں سے نکل نہیں سکتا۔ یہ ہمارا ہی شکار ہوگا۔ دنیا کی ساری قومیں مل کر بھی ہم سے یہ علاقہ چھین نہیں سکتیں۔''

(الفضل ۱۳/اگست ۱۹۴۸ء، بحوالہ ناپاک منصوبے)

مگر ہوا کیا؟ سب کے سامنے ہے۔ بلوچستان وہیں ہے۔ مگر قادیانی پھریرا دور دور نظر نہیں آ رہا۔ بلوچستان بلکہ تمام پاکستان چھوڑ کر اپنے جنم بھومی (برطانیہ) میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئے۔ ''**فاعتبروا یا اولیٰ الابصار۔ یفعل اللہ ما یشاء وھو علی کل شئی قدیر**''

ناظرین کرام! مندرجہ بالا تفصیلی حوالہ جات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ قادیانیت کوئی مذہبی جماعت نہیں۔ بلکہ محض ایک سیاسی چکر بازی ہے جو صرف حکومت انگلشیہ کے استحکام کے لئے وجود میں لائی گئی ہے۔ (جیسا کہ تحفہ قیصریہ اور ستارہ قیصریہ وغیرہ کتب مرزا میں یہ حقیقت بالکل عیاں ہے) چونکہ مسئلہ جہاد تحفظ اسلام کے لئے ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور تمام اقوام اس سے خائف ہیں۔ اس لئے مرزا قادیانی نے اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی اس

ی کی کلاسیں شروع ہوگئیں۔ فوجی طرز پر سلامی ہوتی اور
ب بھی دیتے۔''

(الفضل ۱۷/ستمبر ۱۹۳۳ء)

خاص پرچم تھا۔ جو سبز رنگ کے کپڑے کا تھا۔ اس پر
ری طرف عباد اللہ لکھا ہوا تھا۔ جو اس فوج کا اصلی نام
ئے بیاس کے کنارے بھیجی گئی تھی۔''

(الفضل ۴/ستمبر ۱۹۳۳ء)

ن اعلان کرتے ہیں کہ: ''میں ایک دفعہ امور عامہ کو
ل کی عمر سے لے کر پینتیس سال کی عمر تک کے تمام
ئے۔''

۱۹ء، بحوالہ خلیفہ ربوہ کے ناپاک سیاسی منصوبے ص ۴۱ تا ۴۳)

تباسات سے اس حقیقت کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ
محض تحریک آزادی اور مسئلہ جہاد کو ناکام کرنے کے
ں کے قول و عمل میں اتنا فرق ہے کہ دین کے لئے تو
ار کرنے کی تاکید کی جارہی ہے۔ فاعتبروا یا

نے پر خلیفہ قادیان فرماتے ہیں کہ: ''خدام الاحمدیہ
کام کرنا اور ایک اسلامی فوج تیار کرنا ہے۔''

(الفضل ۱۷/اپریل ۱۹۳۹ء)

ں کرتے ہیں کہ: ''جو احباب بندوق کا لائسنس
جہاں جہاں تلوار رکھنے کی اجازت ہے وہ تلوار

۱۹ء، بحوالہ خلیفہ ربوہ کے ناپاک سیاسی منصوبے ص ۴۵)

یان) کے جارحانہ منصوبے، قادیان میں احمدیہ
سے ۳۵ سال کا ہر احمدی (مرزائی) تھا اور اسے
سے فوجی تربیت لینا ضروری تھا۔ پھر ۸/۱۵
کا ہونا۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ خلیفہ
ئیں لہریں مار رہی تھیں۔ پھر تقسیم کے بعد

مسئلہ کو ہدف تنقید بنا کر پوری کرنے کی کوشش کی ہے۔ ورنہ اسلام سے اسے ذرہ برابر ہمدردی اور تعلق نہیں ہے۔ جیسا کہ تریاق القلوب کے حوالہ سے گذر چکا ہے۔ ایسے ہی براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۶۸ کے حاشیہ پر اس حقیقت کو قبول کیا گیا ہے۔ تو پھر ایسے گروہ کی دجالانہ تحریف کے نتیجہ میں سورۃ الصف آیت ۶ کی بناء پر ان کو احمدی کہنا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔ جب کہ اس کے نتیجہ میں قرآن وصاحب قرآن نیز تمام آئمہ امت کی تکذیب لازم آتی ہے۔ لہٰذا اہل اسلام کو چاہئے کہ ان کو کسی بھی صورت میں احمدی نہ کہیں۔ بلکہ ان کو ان کے حقیقی لقب قادیانی یا مرزائی سے پکاریں۔ تا کہ ان کی حقیقت دنیا کے سامنے واضح ہوتی رہے اور ان کا صحیح تشخص اور قومیت (غیر مسلم ملحدین وزنادقہ) واضح ہو جائے۔

مغالطہ نمبر:۴...... کہ اسم احمد کا استعمال صحابہ کرامؓ کے کلام میں کہیں نہیں ہوا۔

الجواب: یہ بھی اسی طرح جھوٹ ہے۔ جیسے یہ جھوٹ ہے کہ کسی بھی حدیث میں یہ نام نہیں آیا۔

ملاحظہ فرمایئے! حضرت حسان بن ثابتؓ شاعر دربار رسالت کہتے ہیں کہ:

صلی الاله ومن یحف بعرشه
رسول من الله باری النسم
له امة سمیت فی الزبور
بامة احمد خیر الامم
فلو مد عمری الی عمره
لکنت وزیرا له وابن عم

(بحوالہ فتوح الشام ص ۷۰ ورحمۃ للعالمین ج ۲)

۳...... رفاعہ بن زبیرؓ اپنے بیٹے عامر کو جو کہ مرتد ہوگیا تھا۔ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

ابنی غرتك الحیوة ۔ فصرت تکفر بالعلیم
ابنی صرت فی الشفاء ۔ من بعد کونك فی النعیم
ابنی اما تخشی العذاب ۔ اذا عبرت علی الجهیم
امـا تستحی من احمد ۔ یوم القیامة والخصوم
امـا ابوك فقد غدا ۔ من اجل کفرك فی هموم

ایــن الــمـفـر اذا دعــا	الله فــی یــوم الــعـظـیـم
ویـقـول یـا عـبـدی کـفـرت	بـواحــد صـمــد قـدیـم

(فتوح الشام ص۴۲)

۴...... ایک مسلمان کفار کے مقابلہ میں کہہ رہا ہے:

وادخــل الــجــنـة ذات تسـق
مـجــاور لا حــمـد فـی الـمـرفـق

(فتوح الشام ص۴۲)

۵...... حضرت خالد بن ولید کہتے ہیں کہ:

لا نــنــی نــجـم بــنــی مـخـزوم
وصــاحــب لا حــمــد کــریـم

(فتوح الشام ص۱۴۹)

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیے کہ اسم مبارک احمدؐ اتنا مشہور معروف ہے کہ عربی، فارسی، اردو ہر زبان میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ مثنوی رومی میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔ ایسے ہی اہل اسلام کے محاورہ میں عام استعمال ہوتا ہے۔ اکثر کتب و رسائل میں ملتا ہے۔ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ خود مرزا قادیانی نے اس اسم مبارک کو آپ ﷺ کے حق میں بکثرت استعمال کیا ہے۔

اب اتنی وضاحت اور صراحت کے بعد کیسے کہا جاسکتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے محاورہ کلام میں یہ اسم گرامی مستعمل اور معروف نہیں ہے؟ درحقیقت قادیانیت نام ہی کتمان حق اور دجل و فریب کا ہے۔ یہ ٹولہ اپنے سرپرست انگریز بہادر کے اسی فارمولے پر عمل پیرا ہے کہ جھوٹ اس شدومد سے بولو کہ لوگ اسے سچ تصور کرنے لگیں۔ ہر بات میں قادیانی اسی ضابطہ کو اپنائے ہوئے ہیں۔

مغالطہ نمبر:۵...... یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کا اسم گرامی صرف محمدؐ ہی ہے۔ اس لئے کلمہ، اذان واقامت، درود شریف وغیرہ میں یہی اسم آیا ہے۔ اگر احمد بھی ہوتا تو وہ بھی کسی نہ کسی موقعہ پر ضرور آتا۔

الجواب: جب قرآن وحدیث، تفاسیر، سیر وتواریخ بلکہ خود مرزا قادیانی کی تحریرات سے روز روشن کی طرح ثابت ہوچکا ہے کہ آپؐ کے دونوں نام ذاتی ہیں تو پھر کثرت استعمال سے ایک نام کو ذاتی اور دوسرے کو غیر ذاتی کہہ دینا کوئی عقل ودانش کی بات نہیں ہے۔ اصل تو دلائل

ں کی ہے۔ ورنہ اسلام سے اسے ذرہ برابر ہمدردی اور
حوالہ سے گذر چکا ہے۔ ایسے ہی براہین احمدیہ جلد پنجم
ہے۔ تو پھر ایسے گروہ کی دجالانہ تحریف کے نتیجہ میں
ہنا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔ جب کہ اس کے نتیجہ میں
تکذیب لازم آتی ہے۔ لہٰذا اہل اسلام کو چاہئے کہ
کہ ان کو ان کے حقیقی لقب قادیانی یا مرزائی سے
ضح ہوتی رہے اور ان کا صحیح تشخص اور قومیت (غیر

عمال صحابہ کرامؓ کے کلام میں کہیں نہیں ہوا۔
ہے۔ جیسے یہ جھوٹ ہے کہ کسی بھی حدیث میں یہ

ت شاعر دربار رسالت کہتے ہیں کہ:

یحف بعرشه
ساری النسم
فی الزبور
خیر الامم
ری الی عمره
له وابن عم

(بحوالہ فتوح الشام ص۷۰ ورحمۃ للعالمین ج۲)
ر کو جو کہ مرتد ہوگیا تھا۔ نصیحت کرتے ہوئے

فصرت تكفر بالعليم
من بعد كونك فى النعيم
اذا عبرت على الجهيم
يوم القيامة والخصوم
من اجل كفرك فى هموم

وبراہین ہوتے ہیں۔ جب ان سے کوئی حقیقت ثابت ہو جائے تو پھر صرف آثار وقرائن اور حیلے بہانے سے اس کے خلاف اور برعکس کچھ بھی ثابت نہیں ہوسکتا۔

ایک قیمتی نکتہ: اہل زمین اکثر تعریف کے طالب اور متمنی ہوتے ہیں۔ عمدہ افعال واعمال پر ان کی تعریف وستائش کی جاتی ہے۔ مگر آسمان والوں کا وظیفہ حیات ہی خدا کی حمد وثناء اور تسبیح وتحلیل ہے۔ لہٰذا زمین پر آپ کا اسم گرامی محمد ﷺ رکھا گیا تاکہ معلوم ہو کہ اگرچہ زمین پر بڑے بڑے قابل تعریف لوگ ہوئے ہیں۔ مگر آپؐ ان سے بڑھ کر قابل تعریف یعنی محمدؐ ہیں اور آسمان والے چونکہ حامدین ہیں۔ مگر وہاں آپؐ کا اسم گرامی احمدؐ ہے۔ گویا آپؐ اہل زمین کے محمودین میں محمدؐ ہیں اور اہل آسمان کے حامدین میں احمدؐ ہیں۔ پھر چونکہ یہ کلمہ شہادت واذان واقامت اور درود شریف دائرہ دنیا تک کے احکام ہیں۔ لہٰذا ان میں آپ کا اسم گرامی محمدؐ ہی مناسب ہے اور جب حامدین کے جہان میں جائیں گے تو وہ احمد کہلائیں گے۔ ویسے بھی کسی نام کا کثرت استعمال اور شہرت کا یہ معنی نہیں کہ کم استعمال والا نام، نام ہی نہیں رہتا۔ جیسے قرآن مشہور زبان زد نام ہے۔ مگر اس سے فرقان، ذکر، تذکرہ وغیرہ کی نفی نہیں ہوسکتی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ابوہریرہؓ کی کنیت مشہور ہونے اور ذاتی نام مستور ہو جانے سے ان کے اعلام کی نفی نہیں ہو جاتی۔ ''فافهم وتدبر ولا تكن من الهالكين''

قادیانی مغالطہ نمبر:۶...... کہ اس آیت میں کوئی ایسا لفظ موجود نہیں۔ جس کی بناء پر ہم اس کا مصداق آنحضرت ﷺ کو قرار دیں۔

الجواب: سابقہ پانچ مغالطوں کے جوابات میں جو تفصیلات آچکی ہیں۔ ان کی روشنی میں اس مغالطہ میں ذرہ بھی معقولیت نہیں ہے۔ ناظرین کرام! انہیں دوبارہ مطالعہ فرما کر شیطانی وسواس کا ازالہ فرما سکتے ہیں۔

مسئلہ جہاد اور قادیانیت

امت مسلمہ کے تشخص کے تحفظ اور اشاعت حق کے لئے مسئلہ جہاد نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ قرآن مجید میں جہاد اور قتال کے عنوان سے اس کا ۱۰۰ امرتبہ تذکرہ آیا ہے۔ مندرجہ بالا مقاصد کے تناظر میں اسے ایمان باللہ والرسولؐ کے بعد اس کا تذکرہ نہایت مہتمم بالشان عنوانات کے تحت فرمایا گیا ہے۔ اسے دنیوی اور آخروی سعادت اور کامرانی کا ایک اہم اور بنیادی سبب قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ: ''وقاتلوهم حتىٰ لا تكون فتنة ويكون الدين لله (البقرہ:۱۹۳)''

دوسری جگہ ہے کہ: ''وقاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنة ویکون الدین کله لله (الانفال:۳۹)'' ﴿اور (اشاعت حق کے راستے کی رکاوٹ کو ہٹانے کے لئے) کفار اور منکرین حق سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ وفساد مٹ جائے اور دین (عبودیت اور اطاعت) صرف اللہ تعالیٰ کی قائم ہوجائے۔﴾

دوسری آیت کریمہ میں فرمایا یہاں تک کہ تمام عبودیت اور اطاعت محض اللہ تعالیٰ کے لئے قائم ہوجائے۔ (یہ ہر قسم کا شرک وکفر، سرکشی اور بغاوت، اعتقادی اور عملی خرابیاں مٹ کر ہی ہوسکتا ہے)

۳...... رحمت عالم ﷺ نے بھی مسئلہ جہاد کی اہمیت نہایت تفصیل وضاحت سے متعدد ارشادات میں بیان فرمائی: ''الجهاد ذروة الاسلام'' یعنی جہاد (راہ حق میں کفار و منکرین سے مقابلہ کرنا) اسلام کی شان وشوکت ہے۔

نیز فرمایا کہ جہاد قیامت تک باقی رہے گا۔ ''الجهاد ماض الیٰ یوم القیامة''
ایک روایت میں یوں فرمایا کہ: ''میری امت کی ایک جماعت مسئلہ جہاد کو قائم رکھے گی۔ حتیٰ کہ ایک جماعت حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ مل کر جہاد کرے گی۔''

۳...... خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی پہلی نشری تقریر میں فرمایا: ''لا یدع قوم الجهاد فی سبیل الله الا صوبهم الله بالذل'' (تاریخ الخلفاء ص۵۱)

یعنی جو قوم جہاد ترک کردیتی ہے وہ ذلت اور پستی کے گڑھے میں گر جاتی ہے۔ یعنی وہ عروج سے تنزل میں گر پڑتی ہے۔

۴...... ہمارے قومی شاعر علامہ اقبالؒ نے فرمایا:

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر وسناں اوّل طاؤس و رباب آخر

گویا مسئلہ جہاد سابقہ شرائع (توراۃ وزبور) کی طرح اس آخری اور کامل ترین شریعت میں بھی مرکزی حیثیت کا حامل ہے۔ اس لئے کہ جہاد کی حیثیت قومی تشخص کے ذریعہ تحفظ اور بقاء کی ہے۔ بلکہ اس سے آسان پیرایہ میں اس کی پوزیشن قوت مدافعت کی ہے تو ظاہر ہے کہ جس فرد یا قوم سے قوت مدافعت ہی ختم ہوجائے۔ وہ اپنے تشخص کا تحفظ ہی نہ کرسکے تو وہ قوم کیسے زندہ رہ سکتی ہے؟

دین اسلام قیامت تک کلی طور پر غیر متبدل اور غیر منسوخ ہے۔ اس لئے اس کے دیگر تمام بنیادی امور کی طرح یہ مسئلہ جہاد بھی قیامت تک نافذ اور قابل عمل رہے گا۔ یہ کسی بھی زمانہ میں منسوخ اور کالعدم نہیں ہوسکتا۔ ہاں بعض حکم کچھ اسباب وشرائط سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اگر وہ شرائط نہ پائی جائیں تو اس حکم پر فی الوقت عمل نہ ہو سکے گا۔

ایسے ہی مسئلہ جہاد کے بھی کچھ شرائط اور اسباب ہیں۔ جن کی عدم موجودگی میں اس فریضہ پر عمل درآمد نہ ہوگا۔ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول ثانی پر جہاد زوروں پر ہوگا۔ حتیٰ کہ کفر ختم ہو جائے گا۔ اشاعت حق کی تمام مزاحمت اور رکاوٹیں ختم ہو جائیں گی۔ ہر طرف اسلام ہی اسلام پھیل جائے گا۔ چنانچہ مرزا قادیانی بھی نزول مسیح کے وقت اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ (دیکھئے ان کی کتاب براہین احمدیہ ص۴۹۸،۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳) تو اس صورت میں چونکہ ”ویکون الدین کله لله“ کی فضاء قائم ہو جائے گی۔ لہٰذا جہاد وقتال موقوف ہو جائے گا۔ نہ یہ کہ سرے سے مسئلہ جہاد ہی کالعدم ہو جائے گا۔ یہ تو قرآن مجید کے مزاج ہی کے خلاف ہے۔ ایسے ہی جب کفار نہ رہے تو جزیہ بھی موقوف ہو جائے گا۔

ناظرین کرام! مندرجہ بالا حقائق ذہن نشین کر لینے کے بعد اب قادیانیت کی لن ترانی بھی سنئے:

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں چونکہ مسیح موعود ہوں۔ (محض جھوٹ وفریب) اور حدیث میں آیا ہے کہ مسیح دوبارہ آ کر جہاد کو موقوف کر دیں گے۔ لہٰذا اب میں چونکہ آ گیا ہوں۔ لہٰذا جہاد ختم ہو گیا۔

جواب یہ ہے کہ جہاد اور اس کی موقوفی کا مفہوم تو آپ نے اوپر ملاحظہ فرما لیا۔ قادیانی آگے یہ مغالطہ پیش کرتے ہیں کہ جہاد صرف مرزا قادیانی نے ہی منع نہیں فرمایا بلکہ اور بھی کئی علمائے اسلام نے ایسا ہی فتویٰ دیا ہے اور ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیا ہے۔ تو اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ مرزا قادیانی اور بعض دوسرے علماء کے فتویٰ میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی تو مطلق جہاد کو حرام کہتا ہے۔ چاہے کسی بھی علاقہ میں ہو کیسے ہی حالات ہوں کہ دین کے لئے لڑنا بالکل حرام ہے۔ وہ کہتا ہے کہ۔

دوستو! چھوڑ دو اب جہاد کا خیال
دین کے لئے اب حرام ہے قتال

جب کہ علمائے اسلام نے جہاد کو مطلق منع اور حرام نہیں فرمایا بلکہ صرف ہندوستان کے متعلق اظہار کیا تھا کہ یہاں بوجہ فقدان شرائط کے جہاد جائز نہیں۔ جن کی تفصیل کتب فقہ میں مذکورہ ہے۔ گویا ان کے ہاں یہ تشخیص زیر بحث ہے کہ آیا ہندوستان میں شرائط جہاد پائی جاتی ہیں یا نہیں؟ پھر جن کے نزدیک شرائط جہاد مفقود ہیں وہ جہاد کے قائل نہیں اور جن کے ہاں شرائط موجود ہیں وہ جہاد کے قائل ہیں۔ پہلے نظریہ کے قائل مولانا احمد رضا خان بریلوی، بعض علماء دیوبند اور علماء غیر مقلدین ہیں اور دوسرے نظریے کے قائل اکثر علمائے دیوبند ہیں۔ باوجود اس اختلاف عمل کے دونوں فریق نفس مسئلہ کے قائل ہیں۔ لہٰذا قادیانی اس نظریہ باطل میں مغربی استعمار کے ایجنٹ ہوتے ہوئے تنہا اور اکیلے ہیں۔ کوئی بھی مسلم ان کا ہمنوا نہیں ہے۔

ان حضرات کا اختلاف صرف ایک خاص حالت اور خاص علاقے کے متعلق تھا نہ کہ مرزا قادیانی کے نظریہ کلی حرمت جہاد کے موافق، اس لئے قادیانیوں کا علمائے اسلام کو اپنا ہم خیال بتلانا سراسر دھوکا اور دجل وفریب ہے۔ جملہ اہل اسلام اس کے دیگر مغالطوں اور وسوسوں کی طرح اس دجل سے بھی چوکنے رہیں۔

قادیانیوں کے اس ملحدانہ نظریہ کے سلسلہ میں ایک ہی بات کافی ہے کہ تم نے ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ اسٹیشن پر جو نہتے طلباء پر حملہ کیا تھا۔ وہ دین کے لئے کیا تھا۔ یا محض غنڈہ گردی تھی؟

آیت کریمہ (اسمہ احمد) کے متعلق چند قادیانی شبہات اور ان کے جوابات

قادیانی ٹولہ جیسے ہر نظریہ اور مسئلہ میں دجل وفریب کے تحت شبہات اور وسوسے ڈالتے رہتے ہیں۔ ایسے ہی اس آیت کریمہ میں بھی کئی شبہات ڈالتے ہیں۔ مثلاً:

قادیانی مغالطہ نمبر:۱...... وہ کہتے ہیں کہ اس آیت کے مطابق مسیح اپنے بعد آنے والے ایک رسولؐ کی بشارت دے رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔ کیونکہ آپ فرما رہے ہیں کہ: ’’ومبشراً برسول یأتی من بعدی ‘‘ کہ میں اپنے بعد آنے والے (یعنی موت کے بعد) رسول کی بشارت دے رہا ہوں۔ اگر یہ مفہوم نہ لیا جائے کہ مسیح فوت نہیں ہوئے تو لازم آئے گا کہ ابھی تک آنحضو ﷺ کی بعثت ہی نہیں ہوئی۔ یہ دوسری بات تو بالکل بالبداہت باطل ہے۔ لہٰذا پہلی بات ہی ثابت ہوگئی کہ مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔

جواب یہ ہے کہ بعد کا معنی اور مفہوم موت تو کسی بھی لغت اور محاورہ میں نہیں بلکہ اس کا مفہوم مطلق کسی کی عدم موجودگی ہے۔ وہ موت کے ذریعہ ہو یا ویسے کسی اور بناء پر ہو۔ ویسے قادیانیوں کو ہر طرف سے موت ہی موت نظر آتی ہے۔ جیسے وہ توفی کا معنی موت کرتے ہیں۔

انہیں قد خلت میں بھی موت ہی نظر آتی ہے۔اسی طرح لفظ بعد میں بھی انہیں یہی موت نظر آتی ہے۔مرزا قادیانی کو تو قران مجید کی تیس آیات میں بھی موت ہی موت نظر آئی۔اس کو آیت خاتم النبیین میں بھی موت ہی نظر آئی۔ادھر آپ کے لئے چونکہ موت کا کوئی علاج نہیں۔اس لئے قادیانی قدم قدم پر موت کا شکار ہوئے۔

پہلے تو مرزائی اپنے الہام ''اخرج منه الیزیدیون ''کے تحت قادیان سے نکلے اور دریا کے کنارے سرزمین ربوہ کی شورزمین میں ڈیرے لگائے۔جوان کو موڈی نے چندٹکوں پر لے کر دی تھی، وہاں سے بھاگ کر اب اپنے جنم بھوی برطانیہ میں اپنے انگریزی خدا اور انگریزی فرشتوں کے زیر کفالت زندگی کے سانس پورے کر رہے ہیں۔پھر وہاں سے بھی بعض دفعہ دل برداشتہ ہو کر گنیش کی طرح اور کسی جزیرہ میں پناہ لینے بھاگ دوڑ کرنے لگتے ہیں۔

ادھر ان کی نظریات موت کے حادثات بھی ملاحظہ فرمائیے:

مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت ونبوت کرنے پر تمام وارثان خاتم الانبیاء ﷺ نے ان کی نظریاتی اور ایمانی موت کا سرٹیفکیٹ (فتویٰ) جاری کیا۔پھر ساتھ ہی عدالتی اور قانونی فیصلہ ہائے موت کے سرٹیفکیٹ جاری ہونے شروع ہوگئے۔بہاولپور عدالت نے ۱۹۳۵ء میں بعد میں پنڈی عدالت، کراچی عدالت اور دیگر متعدد (۱۲تا۱۳) عدالتوں نے قادیانیوں کی نظریاتی موت کا سرٹیفکیٹ جاری کیا۔(یعنی ان کو غیر مسلم قرار دیا)

پھر عہد قریب میں رابطہ عالم اسلامی اور دیگر تمام عالمی تنظیموں نے متفقہ طور پر ان کی موت کا (غیر مسلم ہونے کا) سرٹیفکیٹ جاری کیا۔حتیٰ کہ مصر، ملائیشیاء، نیز ساؤتھ افریقہ کی عیسائی عدالت نے بھی ان کی نظریاتی موت کا سرٹیفکیٹ جاری کر دیا۔۱۹۷۴ء میں پاکستانی قومی اسمبلی نے پوری بحث وتمحیص کے بعد ان کی نظریاتی موت کا سرٹیفکیٹ جاری کیا۔پھر ۱۹۸۴ء میں مزید مؤثر طور پر اس کی تصدیق کر دی گئی۔حتیٰ کہ قادیانیوں پر ہر طرف سے اور ہر پہلو سے موت ہی کے سائے منڈلا رہے ہیں۔

بعد کا معنی موت نہیں، دیکھئے! قرآن مجید میں ہے:

۱...... ''فبای حدیث بعد الله وآیته یؤمنون (الغاشیه:۶)'' ﴿تو پھر یہ اللہ اور اس کی آیات کے بعد کسی بات پر ایمان لائیں گے۔﴾

اب فیصلہ فرمائیے کہ یہاں بعداللہ یعنی اللہ کے بعد کا لفظ ہے تو کیا کوئی قادیانی جیالا یہاں من بعدی والا اختراعی معنی کرنے کی جرأت کرے گا؟

۲…… ’’قال فانا قدفتنا قومك من بعدك واضلهم السامری (طـــہ:۸۵) ‘‘ ﴿فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ہم نے آپ کے بعد (یعنی آپ کی غیر موجودگی میں) آپ کی قوم کو آزمائش میں ڈال دیا اور ان کو (قادیانی سرشت) سامری نے گمراہی میں ڈال دیا ہے۔﴾

اب فرمایئے کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد یہ واقعہ رونما ہوا تھا یا ہمارے مفہوم کے مطابق ان کی عدم موجودگی میں یہ فتنہ رونما ہوا۔

۳…… ’’واذ وعدنا موسیٰ اربعین لیلة ثم اتخذتم العجل من بعده (البقرہ:۵۱) ‘‘ ﴿اور جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا کہ طور پر آ کر عبادت میں مصروف ہو جاؤ پھر تم نے ان کے بعد (یعنی ان کی عدم موجودگی میں) بچھڑے کو معبود بنا لیا۔﴾

۴…… ’’وان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعده (آل عمران:۱۶۰) ‘‘ ﴿اور اگر وہ ذات قدوس تمہیں بے آسرا اور بے سہارا چھوڑ دے تو کون ہستی اس کے بعد تمہاری دستگیری اور مدد کر سکتی ہے۔﴾

الغرض اس قسم کی کئی آیات ہیں جو کہ اپنے مفہوم میں واضح ہیں کہ بعد کا معنی حقیقی موت نہیں بلکہ صرف عدم موجودگی ہے۔ یہ عدم موجودگی بذریعہ موت ہو یا کسی دوسرے مقام پر منتقل ہو جانے کی صورت میں ہو۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ کہ وہ قوم سے منتقل ہو کر کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے تو اس کو بعد کے لفظ سے تعبیر فرمایا۔ ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی من بعدی سے مراد یہی عدم موجودگی ہے کہ وہ انہی رسالت کا پیریڈ پورا کر کے وہاں سے منتقل ہو کر آسمان پر تشریف فرما ہو گئے تو اس کے بعد خاتم الانبیاء ﷺ ہدایت عالم کے لئے تشریف لائیں گے۔ بس اتنی سی بات تھی جس کو مکاروں نے بڑھا چڑھا کر اہل حق کے ذہنوں کو منتشر کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ اللہ ہر مؤمن کو ان ابلیسی وساس سے محفوظ رکھے۔

قادیانی مغالطہ نمبر:۲…… کبھی کہتے ہیں کہ اگر مسیح زندہ ہیں اور دوبارہ تشریف لائیں گے تو اس آیت کا کیا مفہوم ہوگا۔ کیا پھر بھی ایسے ہی پڑھیں گے کہ میرے بعد وہ اسمہ احمد کا مصداق آئے گا۔

جواب یہ ہے کہ اگر اس آیت کریمہ کو مکمل طور پر تلاوت کیا جائے تو یہ شبہ پیدا ہی نہیں ہوتا۔ کیونکہ آیت یوں شروع ہوتی ہے کہ: ’’واذ قال عیسیٰ بن مریم ‘‘یعنی اے مخاطب ذرا

یاد کرو۔ جب کہ زمانہ ماضی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا کی طرف سے مبعوث ہوکر یہ اعلان فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف خدا کا رسول بن کر آیا ہوں۔

تو گویا یہ ایک سابقہ واقعہ اور پیش گوئی ذکر کی گئی ہے کہ ایک وقت ماضی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ اعلانات فرمائے تھے۔ اس کے بعد ان کی یہ پیش گوئی اپنے وقت پر پوری ہوگئی تو اب بھی آیت اس طرح پڑھی جائے گی۔ اس میں تبدیلی کی کیا ضرورت پڑے گی۔ اب یہ کہیں گے کہ دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ پیش گوئی تھی اب کتنی صفائی سے پوری ہوگئی۔ گویا پہلے صرف پیش گوئی تھی اور اب اس کی تصدیق بھی ظہور پذیر ہوچکی ہے۔ تمہارے مقابلے میں کہتا ہوں کہ اگر بقول شما اس کا مصداق مرزا قادیانی ہے۔ (العیاذ باللہ) تو اس کی آمد کے بعد یہ آیت کس طرح پڑھتے ہو؟ جیسے تم مرزا قادیانی کی آمد کے بعد پڑھ رہے ہو۔ اسی طرح ہم بھی مسیح علیہ السلام کی آمد کے بعد پڑھا کریں گے۔ بتلایئے دونوں میں کیا فرق ہے؟

چنانچہ اس آیت کے آخر میں مذکور ہے۔ ''فلما جاء هم قالوا هذا سحر مبين ''یعنی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی کے مطابق آپ کے عہد رسالت کے بعد وہ اسمہ احمد کے مصداق خاتم المرسلین ﷺ آ گئے تو بنی اسرائیل بجائے ان کو تسلیم کرنے کے الٹا انہیں جادوگر بتلا کر جھٹلانے لگے۔

اس طرح یہ آیت کریمہ پیش گوئی بمع اس کی تکمیل وتصدیق پڑھی جارہی ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے بعد بھی اسی طرح پڑھی جائے گی۔ وہ آ کر یہود کو ملزم قرار دیں گے کہ اے ناانصافو! میں تو ہزاروں سال پیشتر ہی صاحب قرآن کے ظہور کی خبر بمطابق توراۃ بمع دیگر صحائف انبیاء کرام دے گیا تھا۔ مگر جب آپ تشریف لے آئے تو تم تسلیم کرنے کے بجائے الٹا ان کی تکذیب اور مزاحمت پر کمربستہ ہوگئے۔ دریں صورت تم نے بڑے ظلم اور ناانصافی کا ارتکاب کیا۔

قرآن مجید میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے بعد منجملہ دیگر دعاؤں کے ایک دعا یہ بھی فرمائی تھی: ''ربنا وابعث فيهم رسولا منهم (البقره:۱۲۹)'' ﴿اے میرے پروردگار تو ان میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما۔﴾

تو ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء کا مصداق محمد رسول اللہ ﷺ صدیوں پیشتر تشریف لاکر گہوارہ عالم کو ہدایت واصلاح سے منور فرما کر تشریف بھی لے جاچکے۔ مگر یہ آیت اسی طرح تلاوت ہورہی ہے کہ اے اللہ ان میں وہ عظیم رسول مبعوث فرما۔

اس میں نہ کوئی شبہ ہے نہ کسی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ تو سابقہ زمانہ کی ایک دعاء تھی۔ جو کہ پوری ہوچکی ہے۔ جس سے آنحضرتﷺ کے حق میں سابقہ پیش گوئیوں کی حقانیت اور آپ کی عظمت شان کا اظہار مقصود ہے۔ ایسے ہی حضرت مسیح علیہ السلام کی اس پیش گوئی کا معاملہ ہے کہ ایک زمانہ میں مسیح علیہ السلام نے بھی پیش گوئی فرمائی تھی جو کہ پوری شان وشوکت اور آب وتاب کے ساتھ پوری ہوچکی ہے۔

۳…… ’’لقد صدق اللّٰہ ورسولہ الرؤیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللّٰہ آمنین‘‘ ﴿بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول معظم کا خواب سچا کر دکھایا کہ تم ضرور انشاء اللہ مسجد حرام میں بامن وامان داخل ہوگے۔﴾

اب دیکھئے یہ بھی ایک اسی طرز پر آئندہ کے لئے پیش گوئی بمع ظہور مذکور ہے جو کہ اپنے وقت پر بعینہ ظاہر ہوچکی ہے۔ مگر آیت کی تلاوت اسی طرح جاری ہے۔ اس کے مفہوم میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مذکورہ بالا پیش گوئی کا معاملہ ہے کہ وہ بھی بمع تصدیق کے مکمل ہوچکی ہے جو کہ آنحضورﷺ کی جلالت شان اور کلام الٰہی کے برحق ہونے کی عظیم دلیل ہے۔ اس کے ظہور کے بعد قادیانی شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

قادیانی مغالطہ نمبر:۳…… آیت نمبر۶ کے بعد یہود کے ردعمل کا ذکر کر کے فرمایا گیا:

’’ومن اظلم ممن افتری علی اللّٰہ الکذب وھو یدعی الی الاسلام واللّٰہ لا یھدی القوم الظالمین یریدون ان یطفئوا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون‘‘ ﴿اور بتلاؤ اس شخص سے زیادہ بے انصاف اور ظالم کون ہوگا، جو خدا کے ذمہ جھوٹ لگائے۔ حالانکہ اسے تو اسلام کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔ (اگر کوئی نہ مانے تو سن لو کہ) اللہ تعالیٰ ایسے بے انصاف لوگوں کی راہنمائی نہیں کرتا۔ یہ ظالم بجائے حق کو تسلیم کرنے کے الٹا اس تگ ودو میں ہیں کہ خدا کے اس نور ہدایت کو اپنے منہ سے بجھا دیں۔ خدا کے اس نور ہدائے نور (ہدایت) کو مکمل کر کے رہے گا۔ اگرچہ خدا کا یہ نور ہدای ناگوار گذرے۔﴾

ف…… ملاحظہ فرمائیں کہ ان آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام کی امت اسرائیل کو دعوت اسلام کے ردعمل میں ان کے کردار کا ذکر کیا جارہا ہے کہ ان بے انصافوں کے، خاتم الانبیاءﷺ کے پیغام حق کو نہ تسلیم کرنے کی صورت میں ان سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے کہ ان کو دین اسلام کی دعوت دی جارہی ہے اور یہ مانتے نہیں بلکہ الٹا اسے ناکام کرنے کے لئے تگ ودو کر کے اس نور ہدایت کو بجھانا چاہتے ہیں۔ جب کہ اللہ اسے مقام تکمیل تک پہنچا کر رہے گا۔

قادیانی مغالطہ نمبر:۴...... مرزا البشیر الدین بمع قادیانی گروہ آیت نمبر ۷ کا معنی یوں کرتے ہیں کہ بھلا اس سے بڑا ظالم کون ہے۔ جو خدا کے ذمہ جھوٹ لگا کر یعنی مرزا کی نبوت کا انکار کر کے الٹا اسے اسلام کی دعوت دینے لگے کہ تو مسلمان ہو جا۔ (انوار خلافت ودیگر تحریرات)

ناظرین کرام! اب آپ خود ہی دونوں تشریحات کا تقابل کر کے فیصلہ کر لیں کہ حق کیا ہے؟ اور مغالطہ اور دجل وفریب کون سا ہے؟

ظاہر ہے کہ میرا بیان کردہ مفہوم عین الفاظ قرآنی کے مطابق ہے۔ نیز سابقہ اکابرین امت، آئمہ کرام، مجتہدین کرام اور مجددین وملہمین عظام سب نے یہی مفہوم بیان فرمایا ہے۔ ایک مرزا البشیر الدین اور ان کے پیروکار ہیں جو بالکل بے جوڑ مفہوم بیان کر کے عوام الناس کو گمراہی میں ڈال رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دجالوں سے ہر فرد انسانی کو محفوظ رکھے۔ ہم علی الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ اگر تمہارا ظاہر کردہ معنی کسی بھی مفسر یا مجدد نے بیان فرمایا ہے تو آؤ میدان مقابلہ میں تاکہ حق وباطل میں امتیاز ہو جائے۔ ورنہ مجددین کا منکر بقول مرزا قادیانی کافر اور فاسق ہوگا نہ کہ محقق اور مسلم۔

۲...... دیکھئے من کا مصداق یہود اور تبعاً دوسرے منکرین ہیں اور وھو یدعی میں ضمیر اس من کی طرف راجع ہے۔ مرزا قادیانی کا یہاں کیا کام؟ اس کا کام تمام تو ہم نے اسمہ احمد کی تحقیق میں ہی کر دیا ہے۔ تم پھر اسے قبر سے نکال کر ہمارے سامنے کھڑا کر رہے ہو۔ کچھ تو خدا کا خوف ملحوظ رکھو۔ آخر تم نے مر کر قبر میں جانا ہے۔ حشر میں محاسبہ کے کٹہرے میں کھڑا ہونا ہے، ظالمو وہاں کیا جواب دو گے؟

۳...... مرزا قادیانی نے خود بھی تسلیم کیا ہے کہ قرآن مجید کا صحیح مفہوم ہر زمانہ میں موجود رہا ہے۔ دیکھئے ان کی کتاب (شہادۃ القرآن ص۳۵، ۴۵، خزائن ج۶ ص۳۳۹) تو اب اس اقرار کے بعد ہم یہ مطالبہ کریں گے کہ اس جملہ ''وھو یدعی الی الاسلام'' بلکہ ساری آیات کا۔ نہیں بلکہ تمہارے اپنے نظریات کی تائید میں پیش کردہ تمام آیات کا مفہوم اپنے حق میں سلف صالحین سے ثابت کر دو تو تم جیتے ہم ہارے۔ ورنہ ''فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین (البقرہ:)''

''واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین سبحان ربك رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین''

ن بمع قادیانی گروہ آیت نمبرے کا معنی یوں
ا کے ذمہ جھوٹ لگا کر یعنی مرزا کی نبوت کا
مان ہوجا۔(انوار خلافت ودیگر تحریرات)
یحات کا تقابل کر کے فیصلہ کرلیں کہ حق کیا

قرآنی کے مطابق ہے۔ نیز سابقہ اکابرین
ظام سب نے یہی مفہوم بیان فرمایا ہے۔
ے جوڑ مفہوم بیان کر کے عوام الناس کو گمراہی
انسانی کو محفوظ رکھے۔ ہم علی الاعلان اور
بھی مفسر یا مجدد نے بیان فرمایا ہے تو آؤ
ورنہ مجددین کا منکر بقول مرزا قادیانی کافر

دوسرے منکرین ہیں اور وهو يدعى
ں کیا کام؟ اس کا کام تمام تو ہم نے اسمہ
مارے سامنے کھڑا کر رہے ہو۔ کچھ تو خدا
یں محاسبہ کے کٹہرے میں کھڑا ہونا ہے،

ہے کہ قرآن مجید کا صحیح مفہوم ہر زمانہ میں
،خزائن ج٦ص٣٣٩) تو اب اس اقرار
الی الاسلام" بلکہ ساری آیات کا۔
مام آیات کا مفہوم اپنے حق میں سلف
م تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا
فرین (البقره:)"
المین سبحان ربك رب العزة
رب العالمين"

خاتم النبیین لا نبی بعدی

قصر مرزائیت میں ایک اور شگاف

عدالتی فیصلہ

مسجد کے انتظام وانصرام کے حقدار صرف مسلمان ہیں

حضرت مولانا عبد اللطیف مسعودؒ

قصر مرزائیت میں ایک اور شگاف

عدالتی فیصلہ

۱۹۸۹ء سال ختم نبوت کی پہلی پیشکش

...... ۱۸۸۹ء میں مرزا قادیانی نے اپنی بیعت شروع کی۔ ۱۸۹۱ء میں دعویٰ مسیحیت اور ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا۔ لیکن محافظان ناموس مصطفیٰ ﷺ کی یلغار کی تاب نہ لاتے ہوئے ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو آخری فیصلہ کے نتیجہ میں عبرتناک موت (وبائی ہیضہ) سے واصل جہنم ہوا۔

...... اس کے بعد اس کے نام نہاد خلیفے یکے بعد دیگرے اپنی اپنی ڈفلی بجاتے ہوئے حق کی تاب نہ لاکر عبرتناک انجام سے دوچار ہوئے۔

...... اہل حق نے مختلف مراحل خصوصاً ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں اپنی جدوجہد کو مزید تیز کرتے ہوئے بےمثال قربانیاں پیش کیں۔ جس کے نتیجہ میں سرکاری طور پر ان کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔

...... مختلف پاکستانی عدالتوں نے دس مقدمات کے فیصلوں میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ آخر ۲ رمئی ۱۹۸۸ء کو سول جج ڈسکہ جناب منظور حسین ڈوگر نے تحصیل ڈسکہ کے ملحق گاؤں موسے والا کی متنازع مسجد کے متعلق مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دے کر قصر مرزائیت میں ایک اور شگاف ڈال دیا۔

...... ۳۵ رمسلم ممالک نے ان کو غیر مسلم قرار دیا۔ حتیٰ کہ بعض غیر مسلم ممالک میں بھی مسلم تنظیموں ان کو اپنی تنظیموں سے خارج کر دیا۔ مالدیپ اور ملائیشیا وغیرہ نے ان کی شہرت کو ختم کر کے ان کو دیس نکالا دے دیا۔

...... علمائے حق کی یلغار کی تاب نہ لاکر ان کا امام مرزا طاہر اپنا مرکز (ربوہ) چھوڑ کر راتوں رات اپنے روحانی مرکز (جنم بھومی) اور انگریز کے ملک میں پناہ لینے پر مجبور ہو گیا اور ان کا سالانہ میلہ بھی ختم ہو گیا۔

...... اہل حق نے نصف کروڑ کی لاگت سے ان کے روحانی مرکز (لندن) میں ایک چرچ خرید کر وہاں ایک بین الاقوامی تبلیغی مرکز قائم کر دیا۔ جہاں سے دنیا کے کونے کونے میں اس دعوت کو پھیلایا جائے گا۔

۞...... لہٰذا اتنی نمایاں فتوحات کے بعد خدا کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ۱۹۸۹ء کا سال ختم نبوت کا سال منایا جائے گا۔ اس لئے تمام اہل اسلام متحد ہو کر تن، من، دھن کی قربانی دے کر اس شجرہ خبیثہ کی رہی سہی جڑوں کو بھی نکال پھینکیں۔

۞...... چنانچہ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے دس لاکھ روپے کی لاگت سے لٹریچر تیار کر کے دنیا کے آخری کونے تک پہنچانے کا پروگرام بنایا ہے۔ انجمن اشاعت الاسلام ڈسکہ اس کی ابتداء کرتے ہوئے یہ رسالہ معہ عدالتی فیصلہ پیش کر رہی ہے۔ ''ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم''

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

پیش لفظ!

اگرچہ مسجد کے حیثیت کے بارے میں قانونی اور شرعی لحاظ سے جناب منظور حسین ڈوگر سول جج ڈسکہ کا فیصلہ جامع ہے اور اس سلسلہ میں مرزائی وکلاء کے دلائل کا واضح جواب بھی دیا گیا ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ مسلمانان پاکستان کو گاؤں موسے والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ اور مسجد متدعویہ کے بارے میں کچھ تفصیلات بتادی جائیں تا کہ قادیانی غلط پراپیگنڈہ کر کے اس معاملہ سے ناواقف مسلمانوں اور افسران کی ہمدردی حاصل کرنے کی جو کوشش کرتے ہیں اس کا ازالہ ہو سکے اور ان مسلمان وکلاء علماء اور دیگر حضرات کا شکریہ ادا کیا جائے۔ جنہوں نے اس سلسلہ میں تعاون فرمایا ہے۔

جس گاؤں میں یہ مسجد ہے۔ اس کا نام موسے والا ہے اور اس کو کم از کم چار پانچ سو سال پہلے موسیٰ نامی کسی مسلمان نے آباد کیا تھا۔ اس لئے یہ اسی کے نام سے موسوم ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مسلمان جہاں کہیں کوئی بستی آباد کرتے ہیں وہاں مسجد ضرور بناتے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا بالکل درست ہے کہ یہ مسجد بھی جب سے گاؤں آباد ہوا اس وقت سے موجود ہے اور اس بات سے انکار کسی شخص کو نہیں ہے۔ کیونکہ گاؤں میں کسی دوسری مسجد کا نہ ہونا ہی اس بات کی دلیل ہے۔ مقدمہ کی شہادتوں میں جس دوسری مسجد کا ذکر ہے اس کے بارے میں فریقین نے اعتراف کیا ہے کہ یہ نئی مسجد ہے اور ایک چاہ پر ہے اور یہ کہ بیس پچیس سال پہلے تعمیر ہوئی ہے۔

قیام پاکستان سے کچھ عرصہ پہلے چند بوڑھے آدمی قادیانی ہوئے۔ جن میں سے اکثر کی اولاد مسلمان ہی رہی اور ان کے خاندان اسلام کی سعادت سے محروم نہ ہوئے۔ بہت ہی کم

...ب اور شگاف

...لہ

...اپنی بیعت شروع کی۔ ۱۸۹۱ء میں دعویٰ
...اموس مصطفیٰ ﷺ کی یلغار کی تاب نہ لاتے
...موت (وبائی ہیضہ) سے واصل جہنم ہوا۔
...ملنے کے بعد دیگرے اپنی اپنی ڈفلی بجاتے
...ئے۔

...صا ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں اپنی جدوجہد کو
...کے نتیجہ میں سرکاری طور پر ان کو غیر مسلم

...ں مقدمات کے فیصلوں میں قادیانیوں کو
...ب منظور حسین ڈوگر نے تحصیل ڈسکہ کے
...ں کے حق میں فیصلہ دے کر قصر مرزائیت

...سلم قرار دیا۔ حتیٰ کہ بعض غیر مسلم ممالک
...الدیپ اور ملائیشیا وغیرہ نے ان کی شہرت

...کران کا امام مرزا طاہر اپنا مرکز (ربوہ)
...نگریز کے ملک میں پناہ لینے پر مجبور ہو گیا

...سے ان کے روحانی مرکز (لندن) میں
...دیا۔ جہاں سے دنیا کے کونے کونے میں

قادیانیوں کی اولاد نے مرزائیت کو قبول کیا۔ جن بوڑھے افراد نے ترک اسلام کیا اور ان کی اولاد نے ان کی پیروی کی۔ ان میں سے صرف دو تین خاندان جاٹ (زمیندار) تھے اور وہ بھی نقل مکانی کر کے گاؤں میں آباد ہوئے تھے۔ ان کے پاس جو زرعی زمین تھی وہ موروثی طور پر انہیں ملی تھی اور شاملات اراضی میں ان کا کوئی حصہ نہ تھا۔ یہ حقیقت اس لئے بیان کی گئی ہے کہ قادیانی ناواقف مسلمان کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ مسجد مذکورہ شاملات اراضی میں تعمیر ہوئی تھی اور قادیانیوں کا بھی شاملات اراضی میں حصہ ہے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب مسجد تعمیر ہوئی تو گاؤں میں موجود قادیانی مالکان اراضی کے آباؤ اجداد (اگرچہ وہ مسلمان تھے) نقل مکانی کر کے گاؤں نہ آئے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد مسلمانان دیہہ کی لاعلمی/ بے حسی اور قادیانیوں کی چالاکی کی وجہ سے مشرقی پنجاب سے آنے والے قادیانی زمیندار گاؤں میں آباد ہوئے۔ اس وجہ سے تقسیم ہند کے بعد آنے والے قادیانیوں کا کسی لحاظ سے بھی مسجد کی اراضی سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔

قیام پاکستان کے بعد مسلمانان پاکستان قادیانیوں کی پاکستان اور اسلام کے خلاف سازشوں کی وجہ سے زیادہ حساس ہوگئے اور انہیں غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ زور پکڑتا گیا۔ دوسری طرف مسلمانان دیہہ مذکورہ کی نئی نسل دینی اور دنیوی تعلیم کے حصول کے بعد قادیانیوں کی شرعی حیثیت سے آگاہ ہوگئی۔ تعلیم یافتہ نوجوان مسلمان گاؤں میں قادیانیوں کی اس پالیسی سے بھی آگاہ ہوگئے کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑاؤ اور کچھ ایک فریق کے ساتھ ہو جاؤ اور کچھ دوسرے فریق کے، اور اس طرح مسلمانوں کا نقصان کرتے رہو۔ آخرکار مسلمانان پاکستان کی کوششیں کامیاب ہوئیں اور ستمبر ۱۹۷۴ء میں مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔

مسلمانان دیہہ نے قادیانیوں کو ان کے شرعی اور قانونی طور پر غیر مسلم ہونے کی وجہ سے کہا کہ ''وہ مساجد میں نہ آیا کریں'' قادیانیوں نے گاؤں میں موجود دو مساجد میں سے ایک میں بالجبر داخل ہونے اور عبادت کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ مسلمانوں سے بہت کم ہونے کی وجہ سے کامیاب نہ ہوئے تو انہوں نے مسلمانوں پر جھوٹے فوجداری مقدمات درج کروانے شروع کر دیئے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے سرکاری ملازمین کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ تاکہ وہ اپنی ملازمتوں کے تحفظ کے لئے مسلمانوں پر زور دیں کہ وہ مذکورہ مسجد قادیانیوں کو دے دیں۔ اس صورتحال کے پیش نظر مسلمانوں نے سول عدالت ڈسکہ میں قادیانیوں کو مسجد میں داخلہ سے روکنے کے لئے حکم امتناعی حاصل کرنے کے لئے دعویٰ دائر کر دیا۔ قادیانی لڑائی جھگڑے پر اتر آئے اور آئے دن کسی نہ کسی مسلمان کے ساتھ شرارتاً جھگڑا کرتے اور فوجداری مقدمہ مخصوص مسلمانوں

یا۔جن بوڑھے افراد نے ترک اسلام کیا اور ان کی اولاد
دوتین خاندان جاٹ (زمیندار) تھے اور وہ بھی نقل مکانی
کے پاس جوزرعی زمین تھی وہ موروثی طور پر انہیں ملی تھی اور
۔ یہ حقیقت اس لئے بیان کی گئی ہے کہ قادیانی ناواقف
ہیں کہ مسجد مذکورہ شاملات اراضی میں تعمیر ہوئی تھی اور
ہے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب مسجد تعمیر ہوئی تو
ء آباؤاجداد (اگرچہ وہ مسلمان تھے) نقل مکانی کر کے
سلمانان دیہہ کی لاعلمی / بے حسی اور قادیانیوں کی چالا کی
نی زمیندار گاؤں میں آباد ہوئے۔ اس وجہ سے تقسیم ہند
ے بھی مسجد کی اراضی سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا۔

پاکستان قادیانیوں کی پاکستان اور اسلام کے خلاف
انہیں غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ زور پکڑتا گیا۔ دوسری
اور دنیوی تعلیم کے حصول کے بعد قادیانیوں کی شرعی
مسلمان گاؤں میں قادیانیوں کی اس پالیسی سے بھی
د کچھ ایک فریق کے ساتھ ہو جاؤ اور کچھ دوسرے فریق
ے رہو۔ آخر کار مسلمانان پاکستان کی کوششیں کامیاب
م قرار دے دیا گیا۔

ان کے شرعی اور قانونی طور پر غیر مسلم ہونے کی وجہ
یانیوں نے گاؤں میں موجود دو مساجد میں سے ایک
شش کی۔ مگر وہ مسلمانوں سے بہت کم ہونے کی وجہ
ں پر جھوٹے فوجداری مقدمات درج کروانے شروع
ی ملازمین کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ تاکہ وہ اپنی
دیں کہ وہ مذکورہ مسجد قادیانیوں کو دے دیں۔ اس
ت ڈسکہ میں قادیانیوں کو مسجد میں داخلہ سے روکنے
ں دائر کردیا۔ قادیانی لڑائی جھگڑے پر اتر آئے اور
جھگڑا کرتے اور فوجداری مقدمہ مخصوص مسلمانوں

کے خلاف دائر کردیتے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ان مسلمانوں کے افراد خانہ کو مقدمات کی زد میں خاص طور پر لیا۔ جن کے نام پر دیوانی عدالت میں دعویٰ کیا گیا تھا یا جو پیروی کرنے میں پیش پیش تھے۔ اس وقت کی تحصیل انتظامیہ نے قادیانیوں کا پورا پورا ساتھ دیا اور قادیانیوں کے بیان کردہ من گھڑت واقعات کی بنیاد پر کئی مسلمانوں کے خلاف زیر دفعات ت، پ ۲۹۵، ۴۴۸، ۱۴۸/ ۱۴۹ اور ۱۰۷/ ۱۵۰ بار بار مقدمات کا اندراج کیا۔ قادیانیوں کا خیال تھا کہ اس طرح مسلمانوں اور تحصیل انتظامیہ کا جھگڑا شروع ہو جائے گا۔ مگر مسلمانوں نے حکمت عملی اور صبر و تحمل سے کام لیا اور ایسا نہ ہوسکا۔ اس دوران میں جناب گلزار احمد بٹ سول جج ڈسکہ نے مقدمہ کی سماعت جاری رکھی۔ مسلمان وکلاء کی بحث ختم ہوئی۔ پھر قادیانی وکلاء کی بحث بھی ختم ہوئی اور صرف مسلمانوں کی طرف سے جوابی بحث باقی تھی کہ ۱۹۷۶ء کی عید الفطر کے بعد ۹ر اکتوبر ۱۹۷۶ء کی تاریخ سماعت مقرر ہوئی۔ قادیانی بحث میں اپنی ناکامی اور مسلمانوں کے صبر و تحمل کی وجہ سے مایوس ہو چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ۲۶ر ستمبر ۱۹۷۶ء کو عید الفطر کے دن مسلمانوں سے لڑائی کا منصوبہ بنایا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اپنی تحصیل، ضلع اور مرکزی قیادت سے صلاح مشورہ کے بعد عید کے روز مسلمانوں پر عید گاہ میں (جو سرکاری ریکارڈ کے مطابق اور عملاً اہل اسلام ہے) حملہ کردیا۔ غیر مسلح ہونے کے باوجود مسلمانوں نے اپنے دفاع کی کوشش کی۔ لڑائی میں دو قادیانی مارے گئے۔ قادیانیوں نے مخصوص مسلمانوں کے خلاف قتل کا مقدمہ دائر کردیا۔ انکوائری رپورٹ کے مطابق (اور حقیقتاً بھی) انہیں حملہ آور قرار دیا گیا۔ آٹھ سال تک (کراس کیس) مقدمات کی سماعت اس وجہ سے نہ ہوسکی کہ قادیانی عدالت میں بیان دیتے کہ ہم صلح کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کا اصرار تھا کہ مسلمان مسجد انہیں دے دیں تو صلح ہوسکتی ہے۔ مسلمانوں نے غیر مشروط صلح کی پیش کش کی۔ کیونکہ مقدمات فریقین کے خلاف تھے اور مسلمانوں کو سزا ملنے کا احتمال نہ تھا۔ قادیانیوں کو حملہ آور قرار دیا جا چکا تھا۔ اس لئے انہوں نے بعد از خرابی بسیار آٹھ سال بعد صلح اس خوف سے کی کہ عدالت بالآخر یہ قرار دے گی کہ مسلمانوں کی عیدگاہ (عبادت گاہ) سے قادیانیوں کا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے اور یہ ایک مثال بن جائے گی۔ جس کی وجہ سے پورے ملک میں انہیں مسلمانوں کی مساجد اور عیدگاہوں سے بے دخل کیا جاسکے گا۔

مذکورہ بالا سطور کے سے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ قادیانی ناواقف مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ مسجد کی زمین میں ان کا بھی حصہ ہے۔ مگر حقائق بیان کرنے کے بعد ہر ایک کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ قادیانیوں کی یہ بات غلط ہے۔ اسی طرح قادیانی لڑائی کا

اور ہلاک ہونے والے دو افراد کا ذکر کر کے حالات سے ناواقف مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے عید کے روز عیدگاہ میں ہونے والی اس لڑائی کا ذکر مختصراً کر دیا گیا ہے تاکہ دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کو معلوم ہو سکے کہ قادیانیوں نے مسلمانوں پر عیدگاہ میں جو حملہ کیا اس کا منصوبہ انہوں نے کئی ماہ پہلے بنایا تھا اور اپنی ہر سطح کی قیادت سے اس کی منظوری لی تھی۔ مگر ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ قادیانی اپنی سازش کا شکار ہو گئے اور لڑائی کو مسجد پر قبضہ کے لئے استعمال نہ کر سکے۔ یاد رہے کہ قادیانی ایسے فوجداری اور دیوانی مقدمات کے موجب اس لئے بھی بنتے ہیں کہ ان کی نقول کے ذریعے بیرونی ممالک میں پناہ اور روزگار حاصل کر سکیں۔

ہمارے ہاں بعض تعلیم یافتہ افراد قادیانیوں کی ''بنیادی انسانی حقوق'' ''مذہبی آزادی'' اور ''انسانی ہمدردی'' سے متعلق باتیں سن کر دھوکے میں آ جاتے ہیں اور غور نہیں فرماتے کہ حقوق اور فرائض آپس میں لازم و ملزوم ہوتے ہیں۔ اس طرح آزادی اور پابندی کا آپس میں تعلق ہوتا ہے۔ ہمدردی بھی صرف ایک فریق پر لازم نہیں آتی۔ آپ کسی بنیادی حق، مذہبی آزادی کے تحت ایک سکھ کو مسجد پر قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے اور نہ ہی کسی مسلمان کو گرجے یا مندر پر قبضہ کرنے کا حق دے سکتے ہیں۔ ایک محفل میں ایک بڑے افسر ایک مولوی صاحب سے پوچھ رہے تھے کہ آپ قادیانیوں کو اذان دینے اور کلمہ طیبہ کا بیج لگانے سے کیوں روکتے ہیں؟ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ اس طرح اسلام اور نفاق کی تمیز مٹ جاتی ہے اور منافقین/کفار کو مسلمانوں کو دھوکہ دینے کا موقع مل جاتا ہے۔ مسلمانوں نے بہت سی قربانیوں کے بعد ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم اور ۱۹۸۴ء کا آرڈیننس جاری کروایا ہے۔ اس کا مقصد ہی کفر و اسلام میں تفریق و تمیز پیدا کرنا ہے۔ مگر بڑے افسر کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا۔ آخر مولوی صاحب نے کہا کہ اگر کوئی شخص آپ کے دفتر کے پاس ایک کمرہ کے دروازے پر آپ کے عہدہ کی تختی لگا کر کام شروع کر دے تو کیا آپ اور حکومت کو کوئی فرق نہیں پڑے گا؟ کیا آپ اور حکومت پاکستان اس کو روکنے کی کوشش نہیں کریں گے؟ اس کے بعد اس افسر کی سمجھ میں بات آ گئی۔

آخر میں ان مسلمانوں کے سامنے سورۃ التوبہ کی آیات کا ترجمہ پیش کرنا چاہتا ہوں جو اپنی لاعلمی کی وجہ سے قادیانیوں کی اسلام اور پاکستان کے خلاف ریشہ دوانیوں اور سازشوں کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے یا اپنے دنیوی مفادات کے تحت اپنے دلوں میں ان کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ بعض تو مختلف سطح کے انتخابات میں ان کی مدد کے طالب ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ اور مسلمانوں پر انہیں بھروسہ ہی نہیں ہوتا۔

کے حالات سے ناواقف مسلمانوں کی ہمدردی حاصل
ں ہونے والی اس لڑائی کا ذکر مختصراً کر دیا گیا ہے تاکہ
قادیانیوں نے مسلمانوں پر عیدگاہ میں جو حملہ کیا اس کا
سطح کی قیادت سے اس کی منظوری لی تھی۔ مگر ہوتا وہی
ا کا شکار ہو گئے اور لڑائی کو مسجد پر قبضہ کے لئے استعمال
ور دیوانی مقدمات کے موجب اس لئے بھی بنتے ہیں
ں پناہ اور روزگار حاصل کر سکیں۔

ادیانیوں کی ''بنیادی انسانی حقوق'' ''مذہبی آزادی''
وکے میں آجاتے ہیں اور غور نہیں فرماتے کہ حقوق
اس طرح آزادی اور پابندی کا آپس میں تعلق ہوتا
ں آتی۔ آپ کسی بنیادی حق، مذہبی آزادی کے تحت
ے سکتے اور نہ ہی کسی مسلمان کو گرجے یا مندر پر قبضہ
ے بڑے افسر ایک مولوی صاحب سے پوچھ رہے
نچ لگانے سے کیوں روکتے ہیں؟ مولوی صاحب
زمٹ جاتی ہے اور منافقین/کفار کو مسلمانوں کو
ہت سی قربانیوں کے بعد ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم
ا مقصد ہی کفر و اسلام میں تفریق و تمیز پیدا کرنا
ولوی صاحب نے کہا کہ اگر کوئی شخص آپ کے
ہدہ کی تختی لگا کر کام شروع کر دے تو کیا آپ
ر حکومت پاکستان اس کو روکنے کی کوشش نہیں
گی۔

لتوبہ کی آیات کا ترجمہ پیش کرنا چاہتا ہوں جو
کے خلاف ریشہ دوانیوں اور سازشوں کو سمجھنے
اپنے دلوں میں ان کے بارے میں نرم گوشہ
امدد کے طالب ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ اور

''اے مؤمنو! اپنے باپوں اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ۔ اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ پسند کریں اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائیں وہی ظالم ہیں۔ (اے نبی ﷺ) فرما دیجئے کہ اگر تمہارے باپ، بیٹے، بھائی، بیویاں، خاندان، اموال جو تم نے کمائے ہیں تجارت جس کے مندے کا تمہیں خوف ہے اور تمہارے مکانات جو تمہیں پسند ہیں، اللہ اس کے رسول اور اس کے راستے کے جہاد سے تمہیں زیادہ محبوب ہیں تو اللہ کے حکم (عذاب) کے نازل ہونے کا انتظار کرو۔ اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتے۔''

یہ دونوں آیات ہر مسلمان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں۔ ہم مسلمانان موسے والا جناب محمد انور مغل، جناب محمد ارشد رانا اور دیگران تمام حضرات کے بہت شکرگذار ہیں جنہوں نے مقدمات کے سلسلے میں ہماری بوجہ اللہ تعالیٰ مدد کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطاء فرمائے۔

العارض! عنایت اللہ بٹ

قادیانیوں کا مؤقف

یہ ہے کہ مسجد کا لفظ صرف مسلمانوں کی عبادت گاہ سے خاص نہیں۔ بلکہ قرآن مجید نے غیر مسلموں اور سابقہ نبیوں کی امتوں کے عبادت خانوں کو بھی مسجد فرمایا ہے۔ دیکھئے! (الکھف:۲۱، بنی اسرائیل:۱، التوبہ:۱۰۷) لہٰذا ہمیں مسجد کہنے سے روکنا ظلم ہے۔'' ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللّٰہ ان یذکر فیھا اسمہ (البقرۃ:۱۱۴)''

الجواب: ہمیں تسلیم ہے کہ قرآن حکیم نے سابقہ امتوں کی عبادت گاہوں کو مسجد کہا ہے اور ہم یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ مسجد صرف مسلمانوں کی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ:

سابقہ تمام انبیاء علیہم السلام کا دین اسلام ہی تھا اور وہ امتیں مسلمان ہی کہلاتی تھیں۔ بعد میں جب انہوں نے اپنے دین میں بگاڑ پیدا کر لیا تو انہوں نے اپنے نام بھی بدل لئے۔ ملاحظہ ہو (قاموس الکتاب از پادری خیر اللہ ص ۱۲۱، ۹۵ص ۱۱۸۷ اور کتاب اعمال باب ۱۱ آیت ۲۶، کتاب اعمال ب ۵، ۱۴، ۱۴، طیطاؤس ب ۴، ۱۰)

تمام سابقہ انبیاء علیہم السلام اور امتوں کا مذہب اسلام تھا۔ ملاحظہ ہو آیات قرآن الشوریٰ ۱۳، البینۃ ۵، آل عمران ۱۸، ۱۹، انبیاء ۲۵، ۹۲، جد انبیاء۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا مذہب! بخاری ص ۴۹۰، ج ۱، البقرہ ۱۳۱، ۱۳۳ تا ۱۴۰، آل عمران ۶۵، ۶۶، ۸۴، صاحب توراۃ حضرت کلیم اللہ علیہ السلام اور ان کی امت کا مذہب یونس ۸۴، ۹۰، الاعراف ۱۲۶ بعد میں ان کا نام یہود ہو گیا۔ دیکھئے گھر کی گواہی

قاموس الکتاب ص ۱۱۸۷، طبع لاہور۔ حضرت لوط کا مذہب الذاریات ۵۱، حضرت یوسف علیہ السلام ۱۰۱، حضرت سلیمان علیہ السلام النمل ۳۱، ۳۸، ۴۲، ۴۴، حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی امت کا دین آل عمران ۵۲، ۵۳، مائدہ ۱۱۱، الکہف ۱۴۔ تمام اہل کتاب کا مذہب القصص ۵۲، ۵۳، مائدہ ۴۴ جنات کا مذہب الجن ۱۴۔

ساری کائنات کا دین

آل عمران ۸۳، ۸۵، الروم ۳۰، مشکوٰۃ ص ۲۱۔ مزید ملاحظہ فرمایئے: البقرہ ۱۲۸، پارہ ۱۴، ۱، النساء ۱۲۵، المؤمن ٦٦، الزمر ۱۲، ۵۴، النمل ۹۱، انعام ۱٦۳، آل عمران ۱۰۲، مائدہ ۳، الحج ۳۴، النمل ۸۱، النحل ۸۹، ۱۰۲، لقمان ۲۲، الزمر ۲۲، القلم ۳۵، المؤمن ٦٦، آل عمران ۲۰، ۸۴، الانعام ۷۱ وغیرہ...... جب تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتیں مسلمان تھیں تو محالہ ان کی عبادت گاہیں مسجد کہلائیں گی۔ مسجد اقصیٰ، مسجد حرام، مسجد اصحاب کہف ملاحظہ ہو۔ مدارک ص ٦ ج ۲

''لنتخذن علیهم مسجد ایصلی فیه المسلمون''

مزید دیکھئے کہ سابقہ امتوں کے عبادت خانوں کو مساجد فرمایا۔ (الحج ۴۰) مگر جب انہوں نے دین میں تحریف کر دی تو نہ وہ مسلمان رہے نہ ان کی عبادت گاہیں مساجد کہلائیں گی اور نہ ہی آج کل وہ یہ دونوں لفظ استعمال کرتے ہیں۔

اصول دین

جو عبادت گاہ ابتداءً مسلمان تعمیر کریں وہ مسجد کہلائے گی۔ بعد میں چاہے اس میں کفار بھی دخیل ہو جائیں۔ مگر وہ مسجد ہی رہے گی تا قیامت اس کی مسجدیت ختم نہیں ہو سکتی۔ جیسے کعبۃ اللہ، مسجد اقصیٰ کے ابتدائی بانی چونکہ مسلمان تھے۔ لہٰذا وہ مسجدیں ہی رہیں۔ بعد میں کفار بھی دخیل ہوئے۔ انہوں نے تعمیر وغیرہ کا انتظام و انصرام سنبھالا۔ مگر جب اس کے حقیقی متولی یعنی مسلمان آ گئے تو بغیر کسی تنازعہ کے وہی وارث قرار پائے۔ ''ان اولیاء ہ الا المتقون (الانفال:٣٤)''

اسی طرح متنازعہ مسجد کا معاملہ ہے کہ ابتداءً مسلمانوں نے بنائی۔ لہٰذا اس کی مسجدیت ثابت ہو گئی۔ بعد میں اس میں کوئی بھی دخیل ہو جائے۔ قادیانی ہوں، عیسائی ہوں، ہندو اور سکھ ہوں۔ مگر جب اہل اسلام کا معاملہ آئے گا تو بلا تنازعہ اس کے وارث وہی ہوں گے۔ جیسے شاہی مسجد لاہور، مسجد قرطبہ، روس، سپین کی ہزارہا مسجد، دیگر یورپی ممالک جو ترک حکومت کے تحت تھے۔ انڈیا کی ہزارہا مساجد کا معاملہ ہے۔

جب ابتداء میں مسجد بن گئی تو اب قادیانیوں کو نہیں مل سکتی۔ کیونکہ مسجد کا نام نہیں بدل سکتا اور ان لوگوں نے اپنی عبادت گاہوں کا نام بدل کر بیت الذکر رکھ لیا ہے۔ یہی ان کے کذب کی دلیل ہے۔ ان لوگوں کو مسجد دینے کا مطلب ہوگا کہ مسجد کی مسجدیت ختم ہوگئی اور یہ محال ہے...... غیر مسلم کی بنائی ہوئی عبادت گاہ مسجد کہلا ہی نہیں سکتی۔ نہ اس میں نماز ہوسکتی ہے۔ دیکھئے! منافقین مدینہ نے ایک عمارت بنام مسجد تعمیر کی۔ ان کی فرمائش پر آنحضورﷺ نے اس میں نماز پڑھنے کا وعدہ بھی فرمالیا۔ مگر جب اس کی حقیقت کھلی تو اس کو مسجد تسلیم نہ کرتے ہوئے آپﷺ نے جلانے کا حکم دے دیا۔ (روح المعانی ج۱۱ ص۱۶، زیر آیت اتخذوا مسجداً ضراراً) اس طرح مسیلمیوں کی بنائی ہوئی مسجد مسجد نہ تسلیم کی گئی۔ پتہ چلنے پر اس کو گرانے کا حکم دیا گیا۔ دیکھئے (سنن دارمی ج۲ ص۲۳۵، باب فی النہی عن قتل الرسل) ''انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ '' التوبہ اور ''ماکان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ (التوبہ۱۷تا۲۰)''

قادیانیوں کا دوسرا نکتہ

کہ بالفرض ہم غیر مسلم ہی سہی۔ مگر غیر مسلموں کو بھی اسلام مساجد سے بے دخل نہیں کرتا۔ وہ مسجد میں آجاسکتے ہیں۔ عبادت بھی کرسکتے ہیں۔ دیکھئے مختلف وفود۔ مشرکین، یہود ونصاریٰ آپؐ کی خدمت میں آتے تو آپؐ ان کو مسجد نبویﷺ میں ٹھہراتے۔ حتیٰ کہ وفد نجران کو عبادت کی بھی اجازت فرمائی۔ تمام آئمہ دین، غیر مسلم کا داخلہ مسجد میں جائز رکھتے ہیں۔ متعدد حوالہ جات۔

الجواب

۱...... یہ داخلہ وقتی اور عارضی تھا۔ بطور قبضہ اور اختیار مستقل نہ تھا۔

۲...... یہ داخلہ مشروط بالاجازت تھا۔ مگر ہم انہیں اجازت نہیں دیتے۔

۳...... یہ داخلہ دین کی تبلیغ کے لئے تھا۔ تم بھی آکر ہماری تبلیغ سنو اور اپنی عاقبت کے متعلق فکر کرو۔ جیسے فرمایا! ''وان احد من المشرکین استجارك فاجره حتیٰ یسمع کلام اللہ (التوبہ:۶)''

۴...... یہ داخلہ ''انما المشرکون نجس '' سے قبل تھا۔ بعد میں تمام مشرکوں کو حج سے بھی روک دیا گیا۔

۵...... یہ آنے والے یہود تھے، نصرانی تھے، مشرک تھے۔ مگر تم حضرات کون ہو؟ یہودی ہو یا بت پرست ہو؟

سنو! تم خاتم الرسل ﷺ کی ختم نبوت کے منکر ہو۔ اجرائے نبوت کے قائل اور اس کے دلائل پیش کرتے ہو۔ لہٰذا تمہارا یہ مسئلہ نہیں۔ تم مسیلمہ کذاب، اسود عنسی کی برادری ہو۔ تمہارا حکم بھی وہی ہوگا جو ان کا ہے۔ ان کا مسئلہ کیا ہے؟

دیکھئے! جب مسیلمہ کے قاصد اس کا خط لے کر سید کائنات ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کی کوئی خاطر تواضع نہیں فرمائی۔ بلکہ خط سنتے ہی فرمایا! کہ تمہارا اس کے بارہ میں کیا عقیدہ ہے؟ انہوں نے جب کہا کہ ہمارا عقیدہ بھی وہی ہے جو وہ تلقین کرتا ہے۔ تو فرمایا ''اما والذی'' خدا کی قسم اگر قاصدوں کا قتل نامناسب نہ ہوتا تو ''لضربت اعنا قکما'' تو تم دونوں کی گردن اڑا دیتا...... کیونکہ یہ مرتد تھے اور مرتد کی سزا اسلام میں قتل ہی ہے۔ حوالہ جات (سنن ابوداؤد ج۲ ص۱۳۸، باب بحکم فیمن ارتد، والحاکم فی مستدرکہ ج۲ ص۴۸۴، حدیث نمبر ۲۶۷۹، باب الرسل لاتقتل، مسند امام احمد ج۳ ص۴۸۸، سنن دارمی ج۲ ص۲۳۵، مشکوٰۃ ص۳۴۷، باب الامان) مرتد کی سزا معلوم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل حوالہ جات مکمل تفصیل پیش کریں گے۔

اسلام میں مرتد کی سزا

پہلے اس کو سمجھاؤ۔ جس بناء پر وہ اسلام چھوڑ رہا ہے۔ ان شبہات کا ازالہ کرو۔ پھر بھی اگر نہ مانے تو تین دن کے بعد اس کو قتل کردو۔ آنحضور ﷺ کا متعدد احادیث میں ارشاد ہے کہ: ''من بدل دینه، فاقتلوه'' جو اپنا دین اسلام چھوڑ کوئی دوسرا دین اختیار کرے تو اس کو قتل کر دو۔ نیز فرمایا کہ مسلمان کا قتل سوائے تین وجہ کے جائز نہیں۔ ۱...... شادی شدہ بدکاری کا ارتکاب کرے۔ ۲...... کسی مسلمان کو قصداً قتل کردے۔ ۳...... اسلام چھوڑ کر دوسرے کسی دین میں چلا جائے یعنی مرتد ہو جائے۔

حضرت علیؓ نے متعدد مرتدوں کو زندہ جلا دیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ اگر مجھے پتہ چلتا تو جلانے نہ دیتا۔ انہیں تو قتل کا حکم ہے، جلانا نہیں۔ حضرت علیؓ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو فرمایا کہ ہاں مسئلہ یہی ہے۔ اسی طرح حضرت صدیق اکبرؓ نے مسئلہ ارتداد کا باتفاق جمیع صحابہؓ یہ فیصلہ فرمایا! جب کہ مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں لشکر اسلام روانہ فرمایا۔ آج تک تمام صحابہؓ آئمہ دین، علمائے حق اسی فیصلہ پر متفق ہیں۔ خود مرزائیوں کے ہاں بھی یہی فیصلہ ہے۔

(از رسالہ تشحیذ الاذہان ص۱۴، مورخہ نومبر ۱۹۱۴ء)

طحاوی شریف کتاب السیر ج۲ ص۱۳۶، تاریخ ابن اثیر ج۲ ص۱۵۲، بحوالہ سیرۃ المصطفیٰ ج۳ ص۱۹۲، مزید حوالہ جات دربارہ حکم مرتد، البخاری ج۱ ص۴۲۳، باب لا یعذب

بعذاب اللہ، ج ۲ ص ۱۰۲۳، والترمذی ج ۱ ص ۱۷۶، والنسائی ج ۲ ص ۱۴۹، مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۷، وکذالک البیہقی فی السنن الکبریٰ ج ۸ ص ۱۹۵، وابن ماجہ ص ۱۸۵، واحمد فی المسند ج ۱ ص ۲۱۷، مسند حمیدی ج ۱ ص ۲۴۴، الجامع الصغیر ج ۲ ص ۱۶۸، السراج المنیر ج ۳ ص ۳۲۱، کذانقلہ المحدث الکبیر الصفد ردامت برکاتہ فی مقالتہ المسماۃ بختم النبوۃ ص ۳۸، ۳۹۔

وایضاً ابوداؤد ج ۲ ص ۲۴۲، ۲۴۳، الترمذی ج ۲ ص ۱۷۶، النسائی ج ۲ ص ۱۶۹، وروی النسائی روایات والبخاری مختصراً ج ۲ ص ۱۰۵۹، ج ۲ ص ۶۲۲، وروی المسلم ج ۲ ص ۱۲۱، والبیہقی فی السنن الکبریٰ ج ۸ ص ۲۰۵، والترمذی ج ۱ ص ۱۶۸، ج ۲ ص ۳۸، البخاری ج ۲ ص ۱۰۱۶، ص ۱۰۱۹، المسلم ج ۲ ص ۵۹، احمد فی مسندہ ج ۱ ص ۳۸۲، البیہقی ج ۸ ص ۱۹۴، ج ۸ ص ۲۰۲، وکذالک فی مقالتہ الشیخ بحوالہ مصنف عبدالرزاق ج ۱۰ ص ۱۱۴، الطحاوی ج ۲ ص ۱۳۷، کتاب السیر والمالکؒ فی الموطا......ص ۶۳۹، ۶۴۰۔

مسئلہ استتابۃ المرتد نقلہ مالک وکذالک الطحاوی ج ۲ ص ۱۳۵، النووی فی شرح المسلم ج ۲ ص ۱۲۱ وابن قدامتہ فی المغنی ج ۸ ص ۲۳، بحوالہ مقالتہ الذکور ص ۸۷۔

”ومن ارادہ التفصیل فلیراجع الیہ“ اس مسئلہ کی تمام تفصیلات بمع حوالہ جات عربی واردو ترجمہ، دیگر علمی نکات، نیز مسئلہ ختم نبوت اور مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام نئے انداز پر ہمارے پاس تحریر شدہ ہے۔ ہر طلب گار ہمارے پاس آ کر اس کا فوٹوسٹیٹ کرواسکتا ہے۔

مسئلہ تولیت مسجد

”ماکان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ (التوبہ:۱۷)“ کی رو سے جب غیر مسلم مسجد تعمیر کرنے کا مجاز نہیں اور اس کی تعمیر کی ہوئی عمارت ہرگز مسجد نہیں کہلاسکتی۔ جیسے مسجد ضرار اور مسجد کوفہ کا ذکر گذرا۔ (الدارمی ج ۲ ص ۱۵۳) تو قادیانیوں کو جو کہ باجماع امت مرتد ہیں۔ کیسے تعمیر مسجد کا مجاز تسلیم کیا جاسکتا ہے اور جب یہ حضرات تعمیر کے مجاز نہیں تو اس کے انتظام وانصرام (جو کہ تعمیر کی فرع ہے) کے مجاز کیسے ہوسکتے ہیں؟

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو مساجد کے انتظام وانصرام سے برطرف کرتے ہوئے فرمایا۔”وما کانوا اولیاء ہ ان اولیائہ الا المتقون (انفال:۳۴)“ کہ مسجد کے متولی تو صرف متقی ہی ہوسکتے ہیں...... متقی کون ہیں؟”الذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجۃ عند اللہ واولئک ھم الفائزون (التوبہ:۲۰)“ ﴿متقی وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں جان

ومال سے جہاد کرے۔ وہ اللہ کے ہاں بڑے درجے والے ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔﴾ متقی کی صفات میں جہاد جانی ومالی بھی ہے۔ مرزائی چونکہ جہاد کے منکر ہیں۔ لہٰذا وہ متقی نہیں اور نہ مسجد کے متولی ہوسکتے ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا: ''ذالك الكتاب لاريب فيه هدى للمتقين'' یہ کتاب متقین کی راہنمائی کرتی ہے۔ آگے متقی کی صفات بیان فرمائیں۔ ''الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوٰة...... والذين يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك وبالآخرة هم يؤقنون (البقره:۳،٤)'' متقی وہ ہے جو حضور ﷺ کی وحی کو مانے (قرآن) اور آپؐ سے پہلے نازل شدہ کتب (تورات، انجیل، زبور) پر ایمان رکھے۔ بعد والے کسی کلام کو تسلیم نہ کرے۔ (یعنی) ختم نبوت کا قائل ہو کہ آپؐ اور آپؐ کے پہلے انبیاء پر ایمان رکھتا ہو۔ آپؐ کے بعد کسی کی نبوت کو تسلیم نہ کرے تو جب مرزائی ختم نبوت کے قائل نہیں۔ جہاد کے قائل نہیں تو متقی اور مؤمن کیسے ہوسکتے ہیں۔ جب مؤمن نہیں، تو بنائے مسجد اور انتظام مسجد کے حق دار کیسے ہوسکتے ہیں۔ یہ حق تو مشرک کو بھی نہیں جو صلح اور جزیہ دینے کی صورت میں اسلامی ملک میں بھی رہ سکتا ہے۔ لیکن منکرین ختم نبوت قادیانی مرتد ہیں۔ ان سے صلح یا جزیہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا...... لہٰذا جب حکومت نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم تسلیم کرلیا تو اب یہ لوگ شعائر اسلام میں سے کسی ایک کو بھی استعمال نہیں کرسکتے۔ نہ مسجد، نہ اذان، نہ کلمہ، نہ حج وغیرہ۔ سرظفر اللہ نے خود اس مسئلہ کا فیصلہ کردیا کہ: ''اگر قادیانی غیر مسلم ہیں تو پھر ان کا مسجد کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوسکتا۔'' (تحدیث نعمت ص۱۶۲)

ایک اہم مسئلہ

۱...... جو عمارت کوئی کافر یا مرتد مثلاً قادیانی خود اپنے خرچ سے تعمیر کرے۔ وہ کسی صورت میں مسجد نہیں کہلاسکتی۔ اس کا گرانا لازمی ہے۔ جیسے مسجد کوفہ اور مسجد ضرار۔

۲...... جو عمارت صرف مسلمان بنائیں۔ کوئی کافر یا مرزائی جو کہ مرتد ہیں اگر شرکت کرلے بوجہ عدم علم تو وہ مسجد ہی کہلائے گی۔ مگر کافر اور مرتد اس میں حصہ دار نہ ہوگا۔ قبضہ صرف مسلمان کا ہی ہوگا۔ جیسے مسجد نبوی کی تعمیر ثانی ۷ھ میں بعد از فتح خیبر کہ اس میں منافقوں نے بھی حصہ لیا تھا۔ مگر وضاحت ہوجانے کے بعد ان کو بے دخل کردیا گیا۔

۳...... جو مسجد ابتداً مسلمان تعمیر کریں وہ مسجد ہی کہلائے گی۔ بعد میں اگر وہ خستہ ہوجائے یا منہدم ہوجائے یا ویسے اس کو پختہ یا وسیع کرنا ہو تو اگر اس میں کوئی کافر یا مشرک یا قادیانی بھی

ہاں بڑے درجے والے ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے
نی ومالی بھی ہے۔ مرزائی چونکہ جہاد کے منکر ہیں۔ لہٰذا وہ متقی
۔

الکتاب لاریب فیه هدی للمتقین ''یہ کتاب متقین
صفات بیان فرمائیں۔ ''الذین یؤمنون بالغیب
ین یؤمنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك
٤،٣) ''متقی وہ ہے جو حضور ﷺ کی وحی کو مانے (قرآن)
تورات، انجیل، زبور) پر ایمان رکھے۔ بعد والے کسی کلام کو
قائل ہو کہ آپؐ اور آپؐ کے پہلے انبیاء پر ایمان رکھتا ہو۔
ے تو جب مرزائی ختم نبوت کے قائل نہیں۔ جہاد کے قائل
۔ جب مؤمن نہیں، تو بنائے مسجد اور انتظام مسجد کے حق دار
نہیں جو صلح اور جزیہ دینے کی صورت میں اسلامی ملک میں
قادیانی مرتد ہیں۔ ان سے صلح یا جزیہ کا سوال ہی پیدا نہیں
یانیوں کو غیر مسلم تسلیم کر لیا تو اب یہ لوگ شعائر اسلام میں
۔ نہ مسجد، نہ اذان، نہ کلمہ، نہ حج وغیرہ۔ سر ظفر اللہ نے خود
غیر مسلم ہیں تو پھر ان کا مسجد کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں

(تحدیث نعمت ص ۱۶۲)

کافر یا مرتد مثلاً قادیانی خود اپنے خرچ سے تعمیر کرے۔ وہ
کا گرانا لازمی ہے۔ جیسے مسجد کوفہ اور مسجد ضرار۔
مسلمان بنائیں۔ کوئی کافر یا مرزائی جو کہ مرتد ہیں اگر
لائے گی۔ مگر کافر اور مرتد اس میں حصہ دار نہ ہوگا۔ قبضہ
تعمیر ثانی ۷ھ میں بعد از فتح خیبر کہ اس میں منافقوں نے
بعد ان کو بے دخل کر دیا گیا۔
ن تعمیر کریں وہ مسجد ہی کہلائے گی۔ بعد میں اگر وہ خستہ ہو
وسیع کرنا ہو تو اگر اس میں کوئی کافر یا مشرک یا قادیانی بھی

شریک ہو جائے تو اس کی مسجدیت میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ کیونکہ تعمیر اوّل سے وہ مسجد ثابت ہو چکی ہے۔ جیسے مسجد نبوی کی تعمیر ثانی۔ بلکہ اگر مکمل طور پر بھی غیر مسلم تعمیر ثانی کر دے۔ جیسے کعبۃ اللہ ۳۵ میلاد میں مشرکوں نے تعمیر کیا تھا۔ تو پھر بھی وہ مسجد ہی رہے گی۔ اس کے وارث اور منتظم مسلمان ہی ہو سکتے ہیں۔ غیر مسلم کوئی نہیں ہوگا۔ مرتد کا معاملہ تو بالکل ہی اور ہے۔ کیونکہ وہ تو واجب القتل ہے۔ مباح الدم والمال ہے۔ لہٰذا متنازعہ مسجد کسی بھی صورت میں قادیانیوں کو نہیں مل سکتی۔

۴...... جو عبادت گاہ کوئی مرزائی صرف اپنے خرچ پر تعمیر کرتا ہے وہ مسجد نہ کہلائے گی۔ جیسے ضرار وغیرہ۔ ہاں اس عمارت پر قبضہ ان کا متصور ہوگا۔ وہ ان کی پراپرٹی تصور ہوگی۔ لیکن وہ نہ تو مسجد کی طرز پر بن سکتی ہے۔ جیسے محراب مینار وغیرہ اور نہ اس میں مسلمان نماز ہی ادا کر سکنے کے مجاز ہیں۔ نہ اس میں اذان ہو سکتی ہے۔

ہم قادیانیوں کو احمدی کیوں نہیں کہنے دیتے اور کلمہ طیبہ کے استعمال سے کیوں روکتے ہیں؟

اس لئے کہ: مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ آیت ''واذ قال عیسیٰ ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد (الصف:٦)'' ﴿اور جب عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور اپنے بعد ایک عظیم الشان رسول کی بشارت سناتا ہوں جن کا اسم گرامی احمد ہوگا۔﴾

اس آیت میں جس احمد کی بشارت دی جا رہی ہے اس سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ لہٰذا اس نسبت سے وہ اپنے آپ کو احمدی کہلاتے ہیں۔ لیکن ہم یہ بات کسی بھی صورت قبول نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ آیت ہمارے آقائے نامدار ﷺ کے بارہ میں نازل ہوئی۔ جیسے کہ اب بھی یہی بشارت اناجیل اربعہ خصوصاً انجیل یوحنا کے باب ۱۴، ۱۵، ۱۶ میں واضح تر صورت میں موجود ہے۔ بلکہ خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: ''انا محمد وانا احمد'' کہ میں ہی محمد ہوں اور میں ہی احمد ہوں۔ اس وجہ سے سوائے آپؐ کے کوئی دوسرا اس کا مصداق نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے آج تک اور کسی بھی دجال نے اس کا مصداق بننے کی کوشش نہیں کی۔ لہٰذا اس وضاحت کے بعد بھی کوئی شخص مرزائیوں کو احمدی کہتا ہے تو گویا وہ اس آیت مبارکہ میں لفظ احمد سے مراد مرزا قادیانی لیتا ہے جو کہ خاتم الانبیا ﷺ سے انحراف ہے۔ لہٰذا کوئی باغیرت مسلمان بھول کر بھی مرزائیوں کو احمدی نہ کہے نہ لکھے۔

کلمہ پڑھنے اور استعمال کرنے سے روکنا

اے امت مرحومہ! اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے اور تمہیں صراط مستقیم پر قائم ودائم رکھے۔اے وہ خدا کی لاڈلی امت جس کے لئے اس کا محبوبؐ ساری ساری رات سجدہ ریز ہوکر رو روکر دعائیں مانگتا رہا۔ ذرا سینے پر ہاتھ رکھ کر سنئے کہ ہم ان کو کلمہ سے کیوں منع کرتے ہیں۔

قادیانی کا صاحبزادہ بشیر احمد لکھتا ہے کہ:''ہاں حضرت مسیح موعود کے آنے سے ایک فرق ضرور پڑ گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپؐ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء شامل تھے۔مگر مسیح موعود کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی۔لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ ''لا الـه الا الله محمد رسول الله'' کا کلمہ باطل نہیں ہوتا۔ بلکہ اور بھی شان سے چمکنے لگتا ہے۔ غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے۔صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک نئے رسول (معاذ اللہ) کی زیادتی کردی ہے اور بس (ارے خبیث یہ تھوڑی بات ہے) علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں (لعنة الله علی المفترین) جب کہ خود مرزا قادیانی کہتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی ومارای (یہ مرزا کا کلام ہے۔خطبہ الہامیہ ص۲۵۸،۲۵۹،خزائن ج۱۶ ص ایضاً) میرا وجود بالکل اس کا (نبی کریم ﷺ) وجود ہوگیا۔ جو میرے اور مصطفیٰ ﷺ کے درمیان فرق کرتا ہے۔یعنی مجھے مصطفیٰ نہیں جانتا اس نے مجھے پہچانا ہی نہیں اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین ﷺ کو دنیا میں مبعوث کرے گا۔جیسا کہ آیت آخرین منہم سے ظاہر ہے۔(لعنة الله علی الکاذبین) پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے۔ (معاذ اللہ) جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔''(کلمۃ الفصل ص۱۵۸)

اے اہل اسلام مندرجہ بالا عبارت کو پڑھ کر فیصلہ کریں کہ کیا قادیانیوں کو ہم اپنا پیارا کلمہ پڑھنے اور استعمال کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔

کفریات مرزا وذریت او

۱...... اور سنئے:''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ علیہ

السلام کونہیں مانتا یا عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے۔ مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا۔ یا محمد ﷺ کا مانتا ہے۔ مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

تو گویا تمام مسلمان جو مرزا قادیانی کو نہیں مانتے وہ کافر ہیں۔ صرف چند لاکھ مرزائی مسلمان ہیں۔ (پھر مرزائی ان کافر مسلمانوں میں کیوں گھستے ہیں؟)

۲...... ''محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار''
اس وحی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔'' (معاذ اللہ)
(ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷)

کیا کوئی باغیرت مسلمان یہ بات برداشت کرسکتا ہے کہ یہ آیت مرزا پر اتری یہ تو ہمارے آقائے نامدار ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔

مرزا قادیانی نے بیشمار آیات قرآنیہ کے متعلق لکھا ہے کہ یہ مجھ پر نازل ہوئیں۔ اسی طرح دوسری وحیوں کا تذکرہ کرتا ہے۔ جن کو تذکرہ نامی کتاب میں چھپوایا گیا ہے۔ اسی طرح لاہوریوں نے البشریٰ کے نام سے دو حصوں میں ایک کتاب طبع کرائی ہے۔ پھر مرزا اپنی وحی کو قطعی یقینی مثل قرآن سمجھتا ہے۔ ایسے لوگوں کا انجام قرآن سے پوچھئے۔ دیکھئے: ''ومن اظلم ممن افترىٰ على الله كذباً (الانعام:۹۳)''

۳...... مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: ''میرا وجود بعینہ محمد رسول اللہ کا وجود ہے۔ جو میری جماعت میں داخل ہوا در حقیقت وہ صحابہ کرامؓ میں داخل ہوا۔''
(خطبہ الہامیہ ص ۲۵۸، خزائن ج ۱۶ ص ۲۵۸)

اسی لئے مرزائی اوّلین قادیانیوں کو ''رضی اللہ عنہ'' کہتے ہیں۔ یہ سراسر توہین صحابہؓ ہے۔

۴...... ''قادیان میں محمد رسول اللہ کو دوبارہ مرزا کی صورت میں اتارا۔''
(کلمۃ الفصل ص ۱۰۵)

۵......

صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدر الدجیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا

حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفٰے مرزا بن کے آیا

(الفضل قادیان ج ۱۳ نمبر ۱۱۴، ۲۸ مئی ۱۹۳۸ء)

۶......

اے میرے پیارے مری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلے بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پر پھر اترا قرآن رسول قدنی

(دیوان اکمل، الفضل ج ۱۰ نمبر ۳۰، ۱۶؍اکتوبر ۱۹۲۲ء)

۷...... ''محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں آ گئے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۸، خزائن ج ۱۸ ص ۳۱۲)

۸...... ''میں وہی خاتم الانبیاء ہوں بروزی طور پر خدا نے میرا نام براہین میں محمد احمد رکھا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۸، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

۹...... ''کئی تخت آسمان سے اترے پر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔''

(حقیقت الوحی ص ۸۹، خزائن ج ۲۲ ص ۹۲)

العیاذ باللہ!

۱۰...... ''پہلے نبی تو حضور ﷺ کے کسی ایک کمال کے مظہر تھے۔ مگر میں آپ ﷺ کے تمام کمالات کا مظہر ہوں۔''

(ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰)

۱۱...... مرزا قادیانی ''پہلے محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر اکمل اور اقویٰ ہے۔''

(خطبہ الہامیہ ص ۲۷۲، خزائن ج ۱۶ ص ۲۷۲)

العیاذ باللہ!

۱۲...... ''پہلی صدی میں اسلام مثل ہلال یعنی ابتدائی راتوں کے تھا۔ مگر اب مرزا کے زمانہ میں مثل چودھویں کے چاند کے ہے۔''

(خطبہ الہامیہ ص ۲۷۵، خزائن ج ۱۶ ص ۲۷۵)

۱۳...... مرزا اور اس کے تمام حواریوں کا عقیدہ ہے کہ: ''حضور ﷺ نے دنیا میں دو دفعہ تشریف لانا تھا۔ ایک دفعہ تو مکہ میں تشریف لائے۔ دوسری دفعہ مرزا قادیانی (دجال) کے روپ میں قادیان میں آئے۔ یہ دوسری بعثت پہلی سے کامل ترین ہے۔ گویا پہلا محمد پہلی رات کا چاند تھا اور مرزا چودھویں رات کا چاند ہے۔'' العیاذ باللہ!

(خطبہ الہامیہ ص ۲۷۱، ۲۷۲، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

۱۴...... صرف محمد عربی ﷺ کا کلمہ پڑھنے والا کافر ہے۔ ”جب تک مرزا کو تسلیم نہ کرے۔“ (کلمۃ الفصل ص ۱۴۶، ۱۴۷)

۱۵...... مرزا قادیانی کا ”ذہنی ارتقاء (معاذ اللہ) حضور ﷺ کے ذہنی ارتقاء سے زیادہ کامل ہے۔“ (ریویو آف ریلیجنز ج ۲۸ نمبر ۵، مئی ۱۹۲۹ء)

۱۶...... ”جو مرزا کی بیعت میں شامل نہ ہو۔ چاہے اس نے نام بھی نہ سنا ہو پھر بھی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“ (آئینہ صداقت ص ۳۵)

۱۷...... ”قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یہ آیت مجھ پر نازل ہوئی۔ اگر خدا سے محبت چاہتے ہو تو مرزا کی پیروی کرو۔“ (حقیقت الوحی ص ۸۲، خزائن ج ۲۲ ص ۸۵)

حالانکہ یہ تو محمد رسول اللہ ﷺ کا مقام ہے۔ جس پر یہ دست درازی کر رہا ہے۔ ”لعنة الله عليه لعنة دائمة بالغة الى يوم القيامة“

۱۸...... مرزا نے تمام کمالات محمدیہ حاصل کر لئے۔ ”حتیٰ کہ خود حضور ﷺ کے پہلو میں کھڑے ہو گئے۔“ (کلمۃ الفصل ص ۱۱۳)

۱۹...... ”اب قادیان تمام بستیوں کی ماں ہے۔ کیا اب مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ سوکھ نہیں گیا۔“ (حقیقت الرؤیا ص ۴۶)

۲۰...... قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی نبوت کے بغیر اسلام محض قصے کہانیوں کا مجموعہ۔ یعنی شیطانی اور قابل نفرت دین ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۳۹، خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۶، ۳۵۳)

معاشرتی بائیکاٹ

رحمۃ اللعالمین ﷺ نے مسیلمہ کذاب کے قاصدوں سے کوئی نرمی کا سلوک نہ فرمایا۔ بلکہ قتل کرنے کو تیار ہو گئے۔ صرف ان لوگوں کا قاصد ہونا آڑے آیا۔ بیسیوں احادیث جن کا حوالہ گذر چکا ہے۔ جس میں مرتد کی سزا قتل بیان کی گئی ہے۔ تو ایسے لوگوں کے ساتھ معاشرتی سلوک کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے! ”اذ سمعتم ايت الله يكفر بها ويستهزأ بها فلا تقعدوا معهم (النساء:١٤٠)“ ﴿جب تم سنو کہ اللہ کی آیات سے کفر کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ایسے لوگوں کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھو۔﴾ ایسے سورۃ انعام آیت نمبر ۱۸۔

ایک جگہ فرمایا کہ تم خدا اور آخرت کے ماننے والوں کو ہرگز نہ پاؤ گے کہ اللہ اور